بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَ الْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ()

جولوگ فراخی اور تنگ دستی (دونوں حالتوں) میں خرچ کرتے ہیں، اور غصہ کو روکنے والے ہیں اور لوگوں (کی خطاؤں) سے درگزر کرنے والے ہیں، اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔......(القرآن)

محسنین اِسلام

عقد سیدہ محسنہ ءِ اِسلام صلواۃ اللہ علیہا

مجموعہ ءِ تقاریر

شہزادۂ فصیح البیان

السید محمد جعفر الزمان نقوی

www.jamanshah.com

﴿انتساب﴾

تمام محسنین اسلام کے نام

کہ جن کی قربانیاں اور کاوشیں توحید اور اسلام کے ماتھے کا جھومر ہیں
اور اِسلام اپنی بقاء کیلئے آج تک جن کا ممنونِ احسان ہے

سید محمدؐ جعفر الزمان

www.jamanshah.com

فہرست

نمبر شمار	نفسِ مضمون	صفحہ نمبر
1	اظہارِ خیال ...... دیباچہ از طرف مہتاب اذفر	1
2	عرض مترجم ...... از پروفیسر میاں شمیم اعجاز صاحب	12
3	پہلی مجلس ...... جناب عبدالمطلب علیہ السلام	21
4	دوسری مجلس ...... اوّلیت نورِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	61
5	نظم ...... در شان ...... محسنۂ اسلام صلوٰۃ اللہ علیہا	79
6	تیسری مجلس ...... تمہید جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلوٰۃ اللہ علیہا	87
	ولادت ...... بچپن ...... والد کی وفات ...... پہلی بشارت	
	دوسری بشارت ...... عقد مبارک کی تحریک ...... سفر تجارت	
7	چوتھی مجلس ...... جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلوٰۃ اللہ علیہا	111
	حضورؐ پاک کی محل میں آمد ...... یہودی عالم کی پیش گوئی	
8	پانچویں مجلس ...... جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلوٰۃ اللہ علیہا	125
	روانگی شام ...... جناب خزیمہؓ ...... عمل زیارت	
9	چھٹی مجلس ...... جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلوٰۃ اللہ علیہا	142
	واپسی در مکہ ...... جناب میسرہ کی آمد ...... اظہار خواستگاری	
	جناب ورقہ بن نوفل کو آگاہی ...... شادی کی میٹنگ	

www.jamanshah.com

صفحہ نمبر	نفسِ مضمون	نمبر شمار
178	ساتویں مجلس ...... جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا مشورۂ خواستگاری ......رسم خواستگاری ......رسم عقد مسعود	10
212	آٹھویں مجلس ...... جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا آمد بارات ......آمد مستورات ......دولہا کی آمد	11
235	نویں مجلس ...... جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا سہرہ بندی ......خطبہءِ نکاح	12
256	دسویں مجلس ...... جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا تصورِ تنگدستی کی تردید......جلواتِ سابعہ کی تفصیل	13
291	گیارہویں مجلس ...... جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا پاک اولاد......ولادت شہزادہ قاسم علیہ السلام......فضائل ...... وفات شہزادہ قاسم علیہ السلام	14
308	بارہویں مجلس ...... جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا مقام عصمت و معصومت	15
329	تیرہویں مجلس ...... جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا شعب ابی طالب علیہ السلام......واقعاتِ وصال وارتحال	16
343	محسنین اسلام ......نذرانۂ عقیدت منجانب مہتاب اذفرؔ	17

www.jamanshah.com

یا مولا کریمؑ

بِسْمِ اللّٰہِ الْوَفِیِ الْوَلِیِ الْکَرِیْم اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اظہارِ خیال

محسن حقیقی اور عطا کنندۂ نعمات کی بارگاہِ قدس میں ہر نعمت کا شکرادا کرنا واجب ہی نہیں بلکہ اوجب ہے، فرضِ عین ہے، اور اظہارِ بندگی کا مؤثر ترین ذریعہ ہے قرآنِ کریم میں اس عمل کو دعا کے بعد افضل ترین عمل قرار دیتے ہوئے اس امر کی نشان دہی بھی فرمائی گئی ہے کہ شکرادا کرنے والے انتہائی قلیل ہی ہوا کرتے ہیں ہادیانِ برحق علیہم السلام کی طرف سے شکر ادا کرنے کے دو طریقے تعلیم فرمائے گئے ہیں، پہلا طریقہ یہ ہے کہ انسان زبان سے الفاظ ادا کرتے ہوئے منعم ازل وابد کا شکریہ ادا کرے اوراس میں یہ بھی ضروری ہے کہ یہ صرف زبانی لقلقہ نہ ہو بلکہ دل کی اتھاہ گہرائیوں سے نکلی ہوئی آواز ہو کیونکہ

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں ، طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

شکرادا کرنے کا دوسرا طریقہ عملی ہے، اور یہی سب سے مؤثر بھی ہے یعنی جو نعمت جس مقصد کیلئے عطا ہوئی ہے اُسے صرف اور صرف اسی جگہ استعمال کیا جائے مثلاً قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنات کی تخلیق کا مقصد اپنی عبادت کو قرار دیا ہے، انسان کو دنیاداری کی اجازت شریعت میں فقط اس حد تک ہے کہ

www.jamanshah.com

اپنا نان ونفقہ قوت لا یموت کی حدتک مہیا کرے اور کسی دوسرے پر بوجھ نہ بنے
اب اگر کوئی انسان اپنے مقصد تخلیق کو پس پشت ڈال دیتا ہے اور دنیا داری میں خود کو اِس قدر اُلجھا لیتا ہے کہ اپنے منعم حقیقی سے اور فرائض و واجبات وعبادات سے بالکل غافل ہو جاتا ہے تو یہ کفرانِ نعمت ہے اور یہی بات سلب نعمات کا سبب بھی بن سکتی ہے

مولائے کائنات علیہ السلام اپنے ہر چاہنے والے کو اس بلائے عظیم سے ہمیشہ ہمیشہ محفوظ و مامون رکھیں اور ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں کے باوجود دنیا کے تمام موالیین پر سلسلہءِ نعمات کو ہمیشہ جاری وساری رکھیں اور اپنے فیوضات سے محروم نہ کریں

ہر انسان کو سب سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اسے عقل وشعور، قوت و طاقت، اعضاء و جوارح، مال و دولت، اورعزت و وجاہت جیسی عظیم نعمات کس لئے عطا فرمائی گئی ہیں، جب یہ بات سمجھ میں آ جائے گی تو پھر ان چیزوں کے صحیح استعمال کا شعور بھی خود بخود اُجاگر ہو جائے گا۔

کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے حقیقت یہ ہے کہ تمام مومنین وموالیین کو اِس دنیا میں جتنی نعمات بھی عطا ہوئی ہیں وہ سب اپنے منعم ازل امام زمانہ علیہ الصلواۃ والسلام کی مدد، نصرت اوراعانت کیلئے ہی عطا فرمائی گئی ہیں، اب اگر بارگاہِ رب العزت میں شکرگزار بن کر سرخرو ہونا ہے تو پھر لازم ہے کہ ان نعمات کا صحیح استعمال کریں، بصورتِ دیگران کے بے جا استعمال سے ناشکری یا کفرانِ نعمت کے مرتکب ہونے کا امکان واضح طور پر سامنے ہے جس سے ہر پل ہر لمحہ امان مانگنا چاہیے۔

اس کی مزید تفصیل کیلئے استادِ مکرم ومعظم کی کتاب طریق المنتظرین ملاحظہ فرمائیں

www.jamanshah.com

جس میں اس امر کو ہر پہلو سے واضح کیا گیا ہے
اب ذرا یہ دیکھتے چلیں کہ انسان اپنے محسن حقیقی کے بے حد و حساب نعماتِ عالیہ کا شکر ادا کر بھی سکتا ہے یا نہیں؟

اپنے پاک وارثؑ و مالک سے یہ پاک فرمان سنا تھا کہ ایک آدمی ازل سے ابد تک کی زندگی پائے، اور ساری زندگی اتنے خلوصِ نیت سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہے کہ اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی بجائے خون برستا رہے، اور ساری زندگی اس کا دھیان ایک لمحہ کیلئے بھی کسی اور جانب نہ جائے تو وہ صرف اسی ایک بات کا کَمَا حَقَّہٗ شکر ادا نہیں کر سکتا کہ ہم نے اسے بغیر مانگے اپنی وِلا اور محبت عطا فرمائی ہے...... یہ پاک فرمان بھی عین حق ہے

تو اب لے دے کر آدمی کے پاس فقط ایک ہی راستہ بچتا ہے اور وہ یہ ہے کہ عطا کردہ نعمات کا صحیح استعمال کرتا رہے کیونکہ اس میں کوتاہی یا غفلت ناقابل معافی ہے، اور یہ بھی نفس کا دھوکہ اور فریب ہے کہ آدمی یہ کہہ کر جان چھڑا لے کہ ''ہم تو مجبورِ محض ہیں، ہم کیسے مالک کا شکر ادا کر سکتے ہیں''

اس کے بعد سچے دل سے بارگاہِ منعم حقیقی میں سر بہ سجود ہو کر اقرارِ عجز کرے کہ مالک! میں آپ کی کسی نعمت کا شکر ادا کرنے کے قابل ہی نہیں ہوں، بلکہ محض عاجز و قاصر ہوں اور ہمیشہ عاجز ہی رہوں گا، اور اگر تو میرے اس اقرارِ عجز و ندامت قلبی کو قبول فرما لے تو یہ بھی تیرا احسان ہی ہو گا

یہی اِقرارِ عجز و ندامت ہی اس بندۂ ناچیز کا سرمایہ و افتخار رہے، اس کے علاوہ میرا دامن بالکل خالی ہے، میں وہ دل اور وہ زبان کہاں سے لاؤں کہ جن کے ساتھ

www.jamanshah.com

میں شکر کا حق ادا کر سکوں کہ مالک حقیقی نے مجھ جیسے بے مایہ اور ہیچ مدان پر اتنا زیادہ کرم فرمایا ہے کہ میں اپنے پاک وارثؑ و مالک کے پاک فرزند ارجمند یعنی اپنے استادِ گرامی القدر السید محمد جعفرؒ الزمان نقوی کی تحریروں کو کتابی صورت میں آپ کے سامنے پیش کرنے کی سعادت سے مستفیض ہو رہا ہوں، واللہ باللہ مجھ سے اس نعمت عظمیٰ کا شکر ہرگز ہرگز ادا نہیں ہو سکتا ہے۔ البتہ اپنے پاک امام زمانہ مولا صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی بارگاہِ قدس میں تہہ دل سے ملتجی ہوں کہ وہ پاک ذات مجھے زندگی کی اتنی مہلت ضرور عطا فرمائیں کہ میں اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکوں اور ان کے تمام کلام کو جو ابھی تک چند ناگفتہ بہ مجبوریوں کی وجہ سے شائع نہیں ہو سکا، اشاعت کی منزل تک پہنچا پاؤں۔ آمین

زیرِ نظر کتاب استادِ ذی قدر کی ان مجالس کا مجموعہ ہے کہ جو انہوں نے اپنی حیاتِ طیبہ میں سن 2002 عیسوی میں یکم محرم سے چہلم تک منبر پاک پر پڑھی تھیں اور جیسا کہ آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ یہ اتنا غیر معروف موضوعِ کلام ہے کہ جس پر کم از کم دورِ حاضر کے کسی بھی خطیب و ادیب نے اظہارِ خیال نہیں فرمایا

ان مجالس کا مرکزی خیال یا حقیقی مقصد خاندانِ توحید و رسالت علیہم الصلواۃ والسلام کی عزت و عظمت کو زیادہ سے زیادہ اذہان میں راسخ کرنا اور بطورِ خاص ان کے زُہد و ورع و پرہیزگاری یا ترکِ دنیا کی وجہ سے ظاہری غربت کی نفی کرنا ہے، اور اس تصورِ غربت کو عوام کے ذہنوں سے محو کرنا ہے کہ جو صدیوں سے سمایا ہوا ہے، جس کی وجہ صاحبانِ منبر و قلم کی کوتاہ بینی یا غفلت کو ہی قرار دیا جا سکتا ہے

ایک مجلس پاک کے دوران آپ نے فرمایا تھا کہ

www.jamanshah.com

''ایک سیرت نگار نے لکھا ہے کہ سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تنگ دستی و غربت کے باوجود معظّمہ کونین ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے حق مہر میں بارہ اوقیہ سونا، چار سو دینار سونے کے، نایاب قسم کی بیس ناقہ (اونٹ)، چار سو مثقال مزید سونا، پانچ سو درہم چاندی کے یکمشت ادا فرمائے

''تنگدستی و غربت'' کے باوجود سید العرب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے جب جناب ورقہ بن نوفل نے حق مہر میں اضافہ کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ چار ہزار دینار سونے کے یعنی چار ہزار تولہ سونا اور ایک سو ایسی ناقہ جن کی آنکھیں سیاہ ہوں، رنگ سرخ ہو، پیٹ سفید ہو وہ بھی ادا کرنا ہے، تو سید العرب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باوجود تنگدستی کے یہ بھی قبول فرمایا۔ پھر مطالبہ ہوا کہ آپ دس خلعت شاہی دیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت پانچ سو دینار ہوتی تھی، باوجود تنگدستی و غربت کے انہوں نے یہ بھی قبول فرمایا، یہ بھی مطالبہ تھا کہ 20 غلام اور 20 کنیزیں بھی دو گے، سید العرب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باوجود تنگ دستی کے یہ بھی قبول فرمایا۔

جس کے بعد جناب ورقہ بن نوفل نے ایک تنگ دست اور نادار کے متعلق تمام اہل عرب کے سامنے یہ اقرار کیا کہ یہ سب کچھ آپ کیلئے کوئی بڑی چیز تو نہیں ہے اور سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تنگدستی و غربت کے باوجود فرمایا کہ ہمیں یہ ہر چیز منظور ہے۔

میں اپنے سامعین و قارئین کو منصف بنا کر سچ سچ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ غربت کی کون سی قسم ہے؟ یہ میں کبھی نہیں سمجھ سکا

یعنی یہ کم و بیش 50 ہزار تولہ سونے کا مطالبہ تھا جس کی قیمت آج کی پاکستانی کرنسی

www.jamanshah.com

میں تقریباً ڈیڑھ ارب روپے بنتی ہے، اب آپ خود سوچیں جو اپنے یتیم لعل کے عقد کا حق مہر موٴجل و معجّل ڈیڑھ ارب روپے ادا فرماتے ہیں اور بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی بلکہ سارے مکہ کے ہر امیر و غریب کو پورے تین دن تین راتیں شادی کے بعد عظیم الشان ولیمہ دیتے ہیں، یہ کس قسم کی تنگدستی اور غربت ہے؟ یعنی کروڑوں روپے کا خرچ بعد میں بھی کرتے ہیں، ایسا غریب دنیا میں کوئی اور بھی ہے یا صرف سید العرب علیہ الصلواۃ والسلام ہیں؟

دوستو! حقیقت یہ ہے کہ بنی امیہ نے خاندان پاک علیہم الصلواۃ والسلام کی غربت اور اپنی امارت کا پروپیگنڈا کیا اور تاریخ کو مسخ کیا، جس کی بازگشت آج بھی ہماری اپنی کتابوں میں نظر آتی ہے، ورنہ حقیقت یہ ہے کہ روحانی، نورانی اور معنوی طور پر یہ پاک گھر کائنات سے زیادہ امیر اور دھنوان تو تھا ہی، مگر ظاہری طور پر بھی یہ سارے عرب سے زیادہ امیر، عزت دار اور صاحب ثروت و وقار خاندان تھا اور سب سے زیادہ متمول گھر تھا''

اسی حقیقت کو ایک اور پہلو سے واضح کرنے کیلئے میں اپنے قارئین کرام کی توجہ اس اہم نقطہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ یہ بات تو مسلم اور غیر مسلم تمام موٴرخین تسلیم کرتے ہیں کہ جناب سیدہ محسنۂِ اسلام معظّمہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا دنیائے عرب کی مالدار ترین خاتون تھیں، اور ان کیلئے اُمرائے مکہ کے علاوہ عراق کے مناذرہ، ایران کے کسریٰ، یمن کے تبعان اور روم کے قیصر خواستگاری کیلئے حاضر ہوئے تھے اور ان تمام رشتوں کو آپ نے پائے حقارت سے ٹھکرا دیا تھا، اور شہنشاہِ عالمین، سرورِ دو عالم، سرتاجِ انبیاء و مرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رشتہ قبول کر

لیا تھا...... (آج کے دور کا کوئی کم ظرف ملاّ اگر اس بات کو نہ مانے یا حسد اور بغض و کینہ کی وجہ سے اس کی تردید کرے تو اس سے حقیقت تو نہیں بدل سکتی)

سوچنے اور سمجھنے کی بات یہ ہے کہ کیا کوئی بھی مستور ایسا کر سکتی ہے؟ کہ بادشاہانِ وقت اور اس وقت کے امیر ترین لوگوں کے رشتوں کو ٹھکرا کر ایک انتہائی نادار اور غریب گھر کا رشتہ قبول کر لے کہ جس گھر میں دو وقت کا کھانا بھی میسر نہ ہو۔

کیا یہ بات بعید از عقل و دانش نہیں ہے؟ کیا سیدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا جیسی عظیم المرتبت پاک مستور سے ایسی بات کی توقع رکھنا حماقت نہیں ہے؟

یہ اور ایسی بہت سی باتیں ہیں جو اِس پاک خاندانِ تطہیر علیہم الصلواۃ والسلام کے متعلق مذکورہ تصورِ غربت کی تردید کرنے کیلئے کافی ہیں مگر سمجھنے کیلئے پاک طینت ہونا لازمی ہے البتہ حسد، بغض اور ضد کا علاج تو شاید لقمان حکیم کے پاس بھی موجود نہیں تھا

عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس کتاب کو تعصب سے دُور رہتے ہوئے اسی تناظر میں تلاوت کریں گے تو حقائق خود بخود سامنے آتے چلے جائیں گے

بعد ازاں کتابی روایات میں جو اختلاف و تضاد کہیں کہیں سامنے آتا ہے اس کے بارے میں چند گذارشات ہدیۂ بصارت پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ

شہنشاہ و سرتاجِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد مدینہ منورہ کے سقیفہ بنی ساعدہ میں خاندانِ الٰہیہ یعنی محمدؐ و آلِ محمدؐ علیہم الصلواۃ والسلام کے ازلی و ابدی دشمنوں کی طرف سے ظلم کی جو بنیادیں اُستوار کی گئی تھیں وہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی گئیں، اور ہر آنے والا دن اِس پاک خاندان علیہم الصلواۃ والسلام کی عزت و عظمت پر ایک نیا پردہ ڈالتا رہا، صاحبانِ اقتدار نے سب سے

زیادہ زور اسی بات پر سرف کیا کہ جہاں تک ہو سکے اس پاک خاندانِ اِلٰہیہ علیہم الصلواۃ والسلام کی عظمت کو ظاہر نہ ہونے دیا جائے، اس کے بعد اُموی دورِ حکومت میں مختلف حیلوں اور بہانوں سے برسرِ منبر خاندانِ تطہیر علیہم الصلواۃ والسلام کے بارے میں جبراً اور حکماً ساٹھ سال تک جو زبان درازی ہوتی رہی وہ کسی سے بھی پوشیدہ نہیں اور تاریخ اسلام کے ماتھے پر ایک سیاہ اور انتہائی بدنما داغ ہے۔ اور یہ سلسلہ عباسی دور سے ہوتا ہوا آج تک اپنی پوری شدت کے ساتھ جاری وساری ہے

اس بات کا بیّن ثبوت یہ ہے کہ آپ اُمیہ نواز دشمنانِ اہل البیت میں سے کسی مؤرخ یا سیرت نگار کی کتاب اُٹھا کر اس کا بغور مطالعہ کریں تو آپ پر واضح ہو جائے گا کہ اُس کی ہر ممکن کوشش یہی ہوتی ہے کہ محمد وآلِ محمد علیہم الصلواۃ والسلام کی عزت و عظمت کو ممکنہ حد تک چھپا دیا جائے اور کسی بھی پہلو سے ظاہر نہ ہونے دیا جائے

موجودہ دور میں اِس سلسلہ کی رہی سہی کسر وہابیت نے پوری کر دی ہے کہ توحید کی آڑ لے کر اِن لوگوں نے صفاتِ اِلٰہیہ سے متصف پاک ذواتِ متعالیات علیہم الصلواۃ والسلام کی عزت اور شان پر کچھ اِس انداز میں ڈاکہ ڈالا ہے کہ اب تو شیعہ کہلانے والے اور اِس پاک خاندانِ رسالت علیہم الصلواۃ والسلام کی محبت کا دم بھرنے والے لوگ بھی اُنہیں (نعوذ باللہ) اپنے جیسا عام انسان اور بشر محض سمجھتے ہیں کہ جو اپنی نیکیوں کی وجہ سے کسی حد تک مقبولِ بارگاہِ اِلٰہی تھے۔ اور یہی سقیفیائی، اُموی، عباسی، نجدی اور وہابی مشن ہے جس کے خلاف ہم اپنے تئیں برسر پیکار ہیں

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفویؐ سے شرارِ بولہبی

www.jamanshah.com

جناب شیخ محمدؒ یعقوبؒ الکلینی ، جناب شیخ صدوقؒ ، جناب شیخ مفیدؒ اور جناب شیخ محمدؒ ابن حسن طوسیؒ اور ان کے ہم عصر شیعہ محدثین و مؤرخین نے یا تو تقیہ کرتے ہوئے یا پھر اپنے اپنے دور کی مجبوریوں کے پیشِ نظر تاریخی روایات کی تجمیع کے سلسلہ میں زیادہ تر اہلِ سنت والجماعت کی کتب پر انحصار کیا تھا، مگر بعد میں آنے والوں نے بغیر تحقیق کے اس تمام تاریخی مواد کو حرفِ آخر سمجھ لیا حالانکہ پاک آئمہ معصومین علیہم الصلواۃ والسلام کی طرف سے تحقیق روایات کے جو اصول عطا فرمائے گئے ہیں اُن میں سے ایک اصول یہ بھی ہے کہ

☆ مَا خَالَفَ العَامَّةَ فَفِیهِ الرَّشَادُ

ہماری جو روایت عامۃ کی مخالفت میں آئے اُسی میں آپ لوگوں کی ہدایت ہے اور اسی کی اتباع آپ پر لازم ہے۔ (بحوالہ الکافی، وسائل الشیعہ، بحارالانوار، مستدرک وغیرہ)

ذی عز و شرف صاحبانِ تاریخ و سیر نے ہم لوگوں پر احسان فرماتے ہوئے جو کچھ اپنی کتب میں جمع یا بیان فرمایا ہے ہم مندرجہ بالا اصول کی روشنی میں ان کی کسی بات کو حرفِ آخر نہیں سمجھتے ہیں اور آنکھیں بند کر کے ان کی تمام روایات کو درست تسلیم نہیں کرتے ہیں

بلکہ ہمیں جو اصول اپنے راہنما، اپنے دینی راہبر، اپنے مرکز رُشد و ہدایت، سیرتِ نبوی اور سیرتِ آئمہ معصومین علیہم الصلواۃ والسلام کی عملی اور کامل و اکمل تصویر، دعائے تعجیل فرج اور انتظارِ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے عظیم مشن کے عظیم بانی، اور ہمارے محسن اعظم اپنے وارث پاک صلواۃ اللہ علیہ کی طرف سے عطا ہوا ہے وہ یہ ہے کہ ''تاریخی اور کتابی اور روایتی اختلافات کو نظرانداز کرتے ہوئے ہر اُس روایت

کی تائید اور تصدیق کرو کہ جو پاک خاندانِ توحید و رسالت علیہم الصلواۃ والسلام کی عزت و عظمت اور شان کو اُجاگر کرے چاہے وہ روایت کتنی ہی ضعیف کیوں نہ ہو اور ہر اُس روایت کی بھرپور مخالفت اور تردید کرو یعنی اُسے ری جیکٹ (Reject) کر دو کہ جس کے بیان کرنے سے پاک ذواتِ متعالیات علیہم الصلواۃ والسلام کی عزت پر خدانخواستہ حرف آنے کا معمولی سا امکان یا شائبہ یا اندیشہ ہو، چاہے اُس روایت کا راوی کتنا ہی معتبر اور ثقہ کیوں نہ ہو۔ کیونکہ تاریکی کے اِس دور میں یہ بات بھی محمدؐ و آلِ محمدؐ علیہم الصلواۃ والسلام کی نصرت وحمایت کا ایک ذریعہ ہے''

میں فخریہ طور پر اِس بات کا اقرار کر رہا ہوں کہ ہم سے جہاں تک ہو سکے گا خود بھی اِس اصول کو اپنائیں گے بلکہ ہمیشہ اِسی پر کاربند رہیں گے اور لوگوں کو بھی اسی بات کی تلقین کریں گے کہ جہاں تک ہو سکے ہر ممکن کوشش کرتے ہوئے اور اپنے جملہ وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے پاک خاندانِ توحید و رسالت علیہم الصلواۃ والسلام کی عزت، عظمت، عفت، عصمت اور شان کو اُجاگر کرنے اور اُس کے تحفظ کیلئے خلوصِ نیت سے کوشاں رہیں اور اِس اصول پر کبھی کسی سے کوئی سمجھوتہ نہ کریں کیونکہ اِس دور میں یہی نصرتِ محمدؐ و آلِ محمدؐ علیہم الصلواۃ والسلام کا بہترین ذریعہ ہے۔

اب سب سے پہلے میں اپنے پاک وارثؐ کے مقصدِ عظیم کے موجودہ قائد و نگران جناب سائیں شبیر حسینؒ کاظمی کی خدمت اقدس میں ان کی نعلین بوسی کرتے ہوئے اظہارِ تشکر کرتا ہوں کہ جن کی نگاہِ لطف وعنایت والتفات میرا سرمایۂ حیات ہے

یہ کامیابیاں، عزت، یہ نام، آپ سے ہے ...... خدا نے جو بھی دیا ہے مقام، آپ سے ہے
تمہارے دم سے ہیں میرے لہو میں کھلتے گلاب...... میرے وجود کا سارا نظام، آپ سے ہے

www.jamanshah.com

اس کے علاوہ اپنے تمام معاونین کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ جن کی عملی اعانت سے میں اِس کارِ خیر کی تکمیل کر سکا ہوں اور آئندہ بھی ان تمام احبابِ ذی قدر سے یہی نیک توقع رکھتا ہوں کہ وہ اسی طرح میری مدد کرتے رہیں گے

جناب سید مظہر حسینؑ موسوی صاحب آف کراچی، جناب پروفیسر شمیم اعجاز صاحب، جناب پروفیسر ذوالفقار حسینؑ خان صاحب، جناب علامہ غلام شبیرؑ سندھی صاحب، جناب مخدوم علیؑ رضا قریشی صاحب، اور جناب بلال حسینؑ خان، تمام حضرات کیلئے شکریہ کا لفظ تو بہت چھوٹا سا ہے، البتہ دعائے دل ہے کہ اِس کارِ خیر میں شمولیت کے بدلہ میں مولائے کائنات انہیں اپنے پاک گھر کی خوشیاں دیکھنا نصیب فرمائیں، اور اپنے پاک وارثؑ کے مقصد عظیم کی تکمیل کی ابدی مسرتوں میں انہیں شریک فرمائیں

آخر پر میں خود بھی دعا گو ہوں اور تمام مومنین و قارئین سے بھی التماس کرتا ہوں کہ وہ بھی دعا فرمانویں کہ خاندانِ توحید و رسالت علیہم الصلواۃ والسلام کا پاک گھر جلدی سے پہلے آباد و شاد ہو، ان کی عزت و عظمت کا شمس ضیا بار ہمیشہ ہمیشہ نصف النہار پر چمکتا اور دمکتا رہے، اور ظالمین کے ظلم و جور کی وجہ سے ان کی عظمت پر جو پردے پڑ چکے ہیں وہ آنِ واحد میں نورِ امام زمانہ علیہ الصلواۃ والسلام سے چاک ہو جائیں تاکہ تمام اہل دنیا ان کے حقیقی مقام اعلیٰ و ارفع کا مشاہدہ کر سکیں

﴿آمین یا رب العالمین﴾

دُعا گو......فقیر...................................... مہتاب اذفر

یا مولا کریمؑ

عرضِ مترجم

نہایت عاجزی سے شکرانے کے لاکھوں سجدے اس منعم حقیقی کی پاک بارگاہ میں اور لاکھوں سلام اس ذات پاک پر کہ جن کی پاک نعلین کے حوالے سے ہی اس ذرۂ بے مقدار کی پہچان ہے، اس حقیر پر ان کی بے حساب کرم نوازی اور اَن گنت احسانات ہیں۔ یہ انہی کا کرم بے پایاں ہے کہ مجھے زیر نظر کتاب کی طباعت کیلئے ترجمہ کرنے کا اعزاز وفخر عطا ہوا۔

یہ کتاب سیدی وآقائی السید محمد جعفرؒ الزمان نقوی البخاری دام ظلہ تعالیٰ کی سرائیکی زبان کی مجالس ومحافل کا اُردو ترجمہ ہے۔ کسی ایک زبان سے دوسری زبان میں کسی فن پارے یا تقریر کا ترجمہ کرنا ایک غیر معمولی کاوش کا درجہ رکھتا ہے، ترجمہ میں اصل کی لطافت ونزاکت کو قائم رکھنا دونوں زبانوں پر دسترس کا متقاضی ہے میں نے اپنے طور پر حتی الوسع کوشش کی ہے کہ اصل زبان یعنی سرائیکی کا لطف کسی طرح ہاتھ سے جانے نہ پائے، میں اس کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں اس کا بہتر فیصلہ تو فقط قارئین ہی کر سکتے ہیں

جناب السید محمد جعفرؒ الزمان نقوی البخاری ہفت زبان مصنف ومقرر تھے۔ انہیں اردو، فارسی، عربی، انگریزی پر تو انتہائی ماہرانہ اور استادانہ قدرت تھی ہی، مگر سرائیکی زبان تو ان کی مادری زبان بلکہ گھر کی لونڈی تھی، اس زبان میں گفتگو فرماتے ہوئے وہ ایسے شگوفے چھوڑتے تھے کہ اہل زبان بھی دنگ رہ جاتے تھے

www.jamanshah.com

جس طرح ایک ماہرفن ادنیٰ سے میٹیریل (Material) سے ایسے شاہکار تخلیق کرتا ہے کہ دیکھنے والے عش عش کر اٹھتے ہیں، اسی طرح وہ بھی عام سے الفاظ کو اس طرح استعمال فرماتے تھے کہ وہ انمول موتی بن جایا کرتے تھے

ان کی ذاتِ وافر صفات مختلف علوم کا ایک مجموعہ تھی، دنیا کے کسی علم پر بھی گفتگو چھیڑی جاتی تو اس پر اتنے ماہرانہ انداز میں گفتگو فرماتے کہ

ع ...... وہ کہیں اور سنا کرے کوئی

مختلف زبانیں تو ایک طرف، موسیقی سے لے کر سائنس کی کسی شاخ پر بات کرلیں اس میں آپ کو ان کی علمیت تسلیم کئے بغیر کوئی راستہ نظر نہ آئے گا۔ ایک ایسے نابغہءِ روزگار اور علامہ انسان کیلئے عام یا ان پڑھ آدمیوں سے عام فہم گفتگو کرنا بہت مشکل ہوتا ہے کیونکہ علمیت اس کی طبع ثانی بن جاتی ہے، مگر سیدی وآ قائی تو ہر شخص سے اس کی عقل کے مطابق اس طرح بات کرتے تھے کہ وہ لطف لے لے کر سنتا تھا

اپنی پہلی کتاب ''انتصارِ مظلوم'' مطبوعہ 1978 میں ان کا اپنا فرمان ہے کہ

''میں نے اپنی طرف سے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ عالمانہ بحث میں عالمانہ زبان استعمال کروں، ماڈرن ویوز پر ماڈرن زبان استعمال کروں اور عوام سے تخاطب میں ان کی زبان کا خیال رکھوں۔''

ہمارا ایسی مایۂ ناز ہستی سے محروم ہو جانا سوائے شومیءِ قسمت کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ بقول ایک فارسی شاعر کے

ع ...... خوش درخشید ولے شعلۂ مستعجل بود

www.jamanshah.com

مجھے اس بات کا انتہائی قلق ہے کہ زیرِ نظر کتاب ہم ان کی حیاتِ بابرکات میں مکمل نہ کر سکے ورنہ وہ اس میں شاید نئے نئے نکات سموتے اور اس طرح رہنمائی فرماتے کہ علمیت کے کئی نئے باب کھل جاتے۔ ہمارے لئے اب ان کی یاد میں آنسو بہانے اور آہیں بھرنے کے سوا کچھ نہیں بچا، ان کے محبان اور عقیدت مندوں کیلئے ان کے وصالِ الیٰ اللہ کا حادثہ اس قدر اچانک اور جاں گداز تھا کہ وہ ایک طویل عرصہ تک درد و غم سے نڈھال اور بے سدھ رہے، ان کے ذہن اتنے بڑے صدمہ کو برداشت کرنے سے قاصر تھے، کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ اتنا جلد ہمیں داغِ مفارقت دے جائیں گے، اب بھی جب ہم ان کے رہائشی نور محل کے پاس پہنچتے ہیں تو یہ احساس آ لیتا ہے کہ وہ حسب معمول ابھی ہنستے مسکراتے ہوئے برآمد ہوں گے اور ماحول ان کی موجودگی سے بہار بداماں نظر آنے لگے گا، ان کے آنگن میں انہی کے اپنے دست مبارک سے لگائے ہوئے درخت اور پودے چپ چاپ محسوس ہوتے ہیں جیسے وہ بھی ان کی واپسی کے منتظر ہوں، پاک آنگن میں پھول مجبوراً کھلتے ضرور ہیں مگر ان پر ایک غیر مرئی اُداسی طاری ہوتی ہے، یوں لگتا ہے کہ ان کی ہر پنکھڑی کسی کا رستہ تک رہی ہو

تیرے بغیر پھول بھی کھل کر نہ مسکرا سکے

کوئی بہار کی سی بات اب کے بہار میں نہیں

یہ قیامت خیز ایام آہستہ آہستہ گزر رہے تھے اور ان کا غم ابھی تازہ ہی تھا کہ بادِ خزاں کے ایک اور بڑے جھونکے نے اس گلشن کا ایک اور پھول شاخِ حیات سے گرا دیا، ان کے وصال کے ٹھیک 142 دن بعد ان کے بڑے بھائی السید محمدؒ

www.jamanshah.com

باؑقر زمان نقوی البخاری نے اس عالم آب وگل کو خیر باد کہہ دیا

آہ گل چینِ ازل یہ کس سے نادانی ہوئی

پھول وہ توڑا کہ گلشن بھر میں ویرانی ہوئی

گھر پاک کی مستورات جو ابھی پہلے صدمہ سے سنبھلنے بھی نہ پائی تھیں کہ ایک قلیل وقفے کے بعد نئی قیامت کا سامنا کر رہی تھیں، تمام محبان اور عقیدت مندوں کیلئے بھی یہ قیامت ثانیہ تھی ...... تقدیر نے اسی پر بس نہیں کی، کسی کو کیا پتہ تھا کہ درد والم کا ایک اور سیلاب بھی اُمڈ رہا ہے، اس جاں گداز سانحہ کے ایک سال اور ایک مال بعد ایک اور قیامت اس گھر پاک پر گزر گئی اور ان پاک شہزادگان کے پاک بابا بھی ....

سرکار امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے پاک خروج کی دعا اور مشن ومقصد عظیم کے پاک بانی ان دونوں شہزادوں کے پاک بابا جنہیں معتقدین ''مالکؑ پاک یا وارثؑ پاک'' کہہ کر یاد کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ

''منتقم آلِ عبا عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے خروج تک اور پاک اہل البیت علیہم السلام کے گھر اطہر میں خوشیاں آنے تک یا جب تک سرکار امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف خون کے آنسو رو رہے ہیں ہمارے لئے ہر رات شب عاشورا اور ہر دن یوم عاشور کی طرح ہے''

سرکار سیدؑ الشہداء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غم اور ان کے دل گداز مصائب کا ذکر پاک آپ کے ہاں صرف مجالس عزا تک ہی محدود نہیں تھا بلکہ یہ غم اور پاک دعا آپ کا اور آپ کے اہل خانہ کا اوڑھنا بچھونا ہے، دن اور رات کا کوئی لمحہ شاید ایسا ہو جس میں ذکر اہل البیت علیہم السلام اس پاک گھر میں نہ ہوتا ہو۔

www.jamanshah.com

عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس گھر میں صف ماتم تو پہلے ہی بچھی ہوئی تھی مگر پاک بانئ مقصد اوران کے جواں سال شہزادوں کے یکے بعد دیگرے اچانک، بے وقت اور ناگہانی وصال الیٰ اللہ سے اس گھر پاک پر دکھ درد اور رنج والم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے، ہر وقت گریہ وزاری، ماتم داری، نوحہ خوانی اور عزاداری یعنی یہ گھر پاک مکمل طور پر ماتم کدہ بن گیا، عصمت سرا میں پاک پردہ دار آنسو بہاتے ہوئے سوتے ہیں اور جب جاگتے ہیں تو پھر ان کی آنکھیں آنسوؤں ہی سے وضو کرتی ہیں۔

میری کیا مجال کہ میں یہ سانحے اور ان کے مصائب ضابطۂ تحریر میں لاسکوں بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ دنیا کا کوئی لکھاری بھی گھر پاک کے اتنے بڑے مصائب قلم بند نہیں کرسکتا، میرا مقصد ان کے مصائب کا حوالہ دے کر، واسطہ دے کر گھر پاک کو دعا کرنا ہے۔

آئیں سب مل کر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے دعا کریں کہ پاک آلِ رسولؐ علیہم الصواۃ والسلام آباد وشاد ہو، ہمارے منعم ازل، وارثِ مسند رسالت وامامت، حجۃ اللہ فی العالمین سرکار امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا بلا تاخیر خروج ہو، پاک آلِ عباؐ علیہم السلام کا انتقام ہو، اس پاک گھر کی رونقیں معتد بہ اضافہ کے ساتھ بحال ہوں، رنج والم کے سارے داغ مٹ جائیں، پاک آنگن میں ہمیشہ بہارِ بےخزاں نظر آئے، ہمارے وارثؑ پاک کی سرپرستی میں پاک شہزادوں کی خوشیوں کا جلد قیام ہو اور ہمیں ان کے رُخِ زیبا کی زیارت جلد نصیب ہو

ع ...... ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

www.jamanshah.com

اس وقت عزت مآب جناب السید شبیر حسینؒ کاظمی صاحب عزم قوی لے کر پاک مشن کو آگے بڑھانے کیلئے شب و روز کوشاں ہیں، انہیں پاک بانیءِ مقصد اور ان کے پاک شہزادوں کی ظاہری و باطنی رہنمائی اور حوصلہ افزائی حاصل ہے، وہ بارہا اظہار فرما چکے ہیں کہ یہ سارا نیک پاک سلسلہءِ دعا و نصرت اور یہ پاک مشن انہی کی باطنی رشد و ہدایت سے ہی چل رہا ہے۔ مولا پاک ان کو عمر خضر علیہ السلام عطا فرمائیں، یہ انہی کی حوصلہ افزائی ہے کہ میں اپنے لجپال شہنشاہءِ کی آخری اہم ترین مجالس کا سرائیکی سے اردو ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل کر سکا ہوں اور یہ اتنا بڑا اشرف ہے کہ میں اس کیلئے مالک حقیقی کا جس قدر شکریہ ادا کروں کم ہے

یہ مجالس ایک ایسے موضوع پر ہیں جس کے بیان کے بارے میں اکثر و بیشتر مقررین بلکہ علمائے کرام بھی پہلو تہی کرتے ہیں، اگر کبھی کوئی اس طرف آتا بھی ہے تو چند منٹ کے بعد سلسلہءِ بیان دم توڑ دیتا ہے

لیکن جس گہرائی سے میرے لجپال سردار نے زیر نظر موضوع پر گل افشانی فرمائی ہے وہ فی الحقیقت انہی کا حصہ ہے، اس موضوع پر عام کتب میں بھی بہت کم مواد ملتا ہے، مگر ان مجالس میں اس موضوع کا چھوٹے سے چھوٹا گوشہ بھی منور کیا گیا ہے اور وہ کئی ضخیم کتابوں پر بھاری ہے۔

دعا ہے کہ میری یہ حقیری سی کاوش بارگاہِ عرش رفعت جناب سیدہ ملیکۃ العرب پاک مخدومہ صلواۃ اللہ علیہا کی پاک بارگاہ میں اوجِ قبول پائے اور ہمارے وارثؑ پاک کے مشن کی جلد تکمیل کا باعث ہو۔

اس اہم کام میں جن حضرات نے میری مدد کی ہے ان کے شکریے کیلئے میرے

www.jamanshah.com

پاس الفاظ کا ذخیرہ بہت کم نظر آتا ہے، اپنے رفیق کار و مہربان دوست پروفیسر ذوالفقار حسینؒ خان صاحب کی مجھے ہر قدم پر رہنمائی و معاونت حاصل رہی ہے، وہ نہایت خندہ پیشانی سے مجھے خوش آمدید کہہ کر اس کام میں میری مدد کرتے رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں اپنے عزیزان مہتاب اذفر اور علیؑ رضا صاحب کی خدمات کو بھی فراموش نہیں کر سکتا، ان کیلئے بھی یہی دعا ہے کہ ان کی کوشش کو رنگ قبول عطا ہو اور پاک خروج میں تعجیل کا باعث ہو

جیسا کہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ زیرِ نظر کتاب سیدی و آقائی شہزادہ پاک کی تخلیق ہے، احباب جانتے ہیں کہ اس سے پہلے بھی وہ کئی گراں قدر فن پارے تخلیق فرما چکے ہیں اور اشاعت کا یہ سلسلہ 1978 عیسوی سے قائم ہے۔

واقعاتِ کربلا، دین حق دعا پاک دیگر دینی موضوعات تاریخ السلام غرضیکہ جس موضوع پر بھی قلم اٹھایا وہ ایک منفرد حیثیت کا حامل شاہکار بن گیا، شاعری میں بھی ان موضوعات پر طبع آزمائی فرمائی، ہزاروں نوحہ جات لکھے، خود بھی نوحہ خوانی فرمایا کرتے تھے، تقاریر، مجالس، اور نجی محفلوں کے خطبات میں بھی دین حق پر سیر حاصل بحث فرماتے، ان کی ذاتی ڈائریاں اور نوٹ بکس انہی موضوعات پر اشعار یا نثر کی صورت میں بھری پڑی ہیں جو کہ الگ سے بہت ضخیم ادب پارے ہیں

یہاں جو اہم بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ان کی جملہ تحریروں، نوحہ جات، تقاریر و کلام میں مرکزی حیثیت ''دعائے تعجیل فرج'' کو حاصل ہے۔

جس کیلئے ان کی، ان کے بڑے بھائی اور پاک بابا کی زندگیاں وقف تھیں، اہل

دنیا خصوصاً منتظرین امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف ومعتقدین کو اس دعا کی اور دین حق کی اس طرح تعلیم دیتے تھے کہ رشد و ہدایت و معرفت کے نئے نئے باب کھل جاتے تھے، اس دعا پاک کی قبولیت کے جملہ آداب سکھلائے، گریہ و زاری کو سید الآداب گردانتے ہوئے انتہائی رقت سے دعا مانگنے کا درس دیا، پورے سال میں قبولیت دعا کے اوقات اور لمحات کو ملحوظِ خاطر رکھا جاتا، جس میں لمحہ بھر کا وقفہ نہ ہوتا، پاک اہل البیت علیہم السلام کے مصائب کا واسطہ دے کر ہر زاویے سے مرکزی نقطہ اسی دعا پاک کو رکھا، پاک رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ رسول علیہم الصلواۃ والسلام کی جملہ ذواتِ مقدسہ کو وسیلہ بنا کر دعا مانگی، ان کے روزمرہ کے معمولات میں لنگر (کھانا) کھانے سے پہلے اور بعد میں دعا، روزہ رکھتے ہوئے سحری کے وقت دعا، افطاری کرتے ہوئے دعا، وضو اور نماز میں دعا، سفر پر جاتے ہوئے دعا، مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کرتے ہوئے دعا، اس کے علاوہ اس دعا پاک کیلئے سال بھر میں بہت سے ایام مخصوص فرمائے، ان کی دعا کی تفصیل اس قدر زیادہ ہے کہ جس کو لکھنے کیلئے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے

المختصر اس دعا پاک کو دلوں کی دھڑکنوں سے ہم آہنگ فرماتے ہوئے اور قبولیت دعا کے جملہ تقاضوں و آداب کو معراج کرواتے ہوئے اتنی دعا فرمائی کہ وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ زمانہءِ غیبت میں آج تک کسی اور نے اس قدر دعا نہ کی ہوگی اور ''یا مولاً العجل'' کی ہی صدا دیتے ہوئے اس مقصد پاک پر قربان ہو گئے۔

مالک حقیقی کی پاک بارگاہ میں نہایت عاجزی سے دعا ہے کہ اب تو ان کی محنت رنگ لائے، یہ دعائیں مستجاب ہوں، فاصلے سمٹ جائیں اور ہمارے وارثؑ

www.jamanshah.com

پاک کا مقصد عظیم بلا تاخیر پورا ہو

﴿آمین یارب العالمین﴾

پروفیسر فقیر شمیم اعجاز

www.jamanshah.com
By Maddah Hussain
Regd. 15-06-2001

هو الله المستعان الكريم
يا مولا كريم عجل الله فرجك و صلوات الله عليك و علىٰ آبائكؑ و آلكؑ و اولادكؑ واصحابك و خدامك ما دام الله تعالىٰ

پہلی مجلس

جناب عبدالمطلب

علیہ الصلوٰۃ والسلام

دوستو!

سب سے پہلے میں آگاہ اور خبردار کرنا چاہتا ہوں اس کم ظرف دور میں سانس لینے والے تمام مومنین اور موالیین کو کہ اس نازک دور میں خود کو موالی یا شیعہ کہلانے والے حضرات میں معرفت دشمنی کا خطرناک زہر پھیلایا جا رہا ہے اور خاندان پاک علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین ہر روز خاندان پاک علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کا انجکشن مومنین کے عقائد کو لگاتے ہیں

آج کے نام نہاد مسلمان ایک طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازلی دشمن ابوسفیان کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں تو دوسری طرف شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجدادِ طاہرین علیہم الصلوٰۃ والسلام کو (نعوذ باللہ) غیر مسلم کہنے کی مذموم جسارت کر رہے ہیں

حالانکہ ایک مشرقی عیسائی کا ایک قول میری نظر سے گزرا ہے، وہ لکھتا ہے کہ اگر تمام انبیاء علیہم السلام کی تعداد ایک لاکھ اور چوبیس ہزار تسلیم کر لی جائے تو جب تک

انبیاء کی فہرست میں سرتاجِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجدادِ طاہرین علیہم الصلواۃ والسلام کے نام شامل نہ کئے جائیں یہ تعداد پوری ہو ہی نہیں سکتی ہے

اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ عیسائی محققین شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جملہ اجدادِ طاہرین کو منصب نبوت پر فائز سمجھتے ہیں۔ آخر کیوں ......؟؟؟

اس کی کئی وجوہات ہیں

﴿پہلی وجہ﴾

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد ان کا خاندان دو حصوں میں تقسیم ہوا یعنی ایک جناب اسحاق علیہ السلام کی اولاد اور دوسری جناب اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کہ جس سے شہنشاہ وتاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

جناب اسحاق علیہ السلام کے فرزند ہیں جناب یعقوب علیہ السلام کہ جن کا لقب ہے اسرائیل (عبداللہ) جن کی اولاد بنی اسرائیل کہلائی ...... اب اسی خاندان میں جناب یوسف علیہ السلام، جناب موسیٰ علیہ السلام، جناب یحییٰ علیہ السلام، جناب ہارون علیہ السلام، جناب عزیز علیہ السلام، جناب زکریا علیہ السلام، اور آخر پر ہیں جناب عیسیٰ علیہ السلام، یعنی ہر زمانہ میں بنی اسرائیل میں کوئی نہ کوئی نبی ہدایت کے واسطے موجود رہا ہے

مگر جناب اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں ان سے لے کر شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ہزاروں سال تک کوئی بھی نبی مبعوث بہ رسالت نہیں ہوا...... آخر کیوں؟

چونکہ یہ نظریہ عدلِ الٰہی کے خلاف ہے اس لئے باطل ہے

جبکہ عدلِ الٰہی کا تقاضہ تو یہ تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعائے مستجاب کے

تحت کہ جو انہوں نے کعبہ مکرم کی تعمیر و تجدید کے بعد مانگی تھی اور عرض کیا تھا کہ

☆قال و من ذریتی

کہ خالق عالمین اس سلسلۂ نبوت کو میری اولاد میں جاری رکھنا اور پروردگار کی طرف سے جواب عطا ہوا تھا جسے سورۂ بقرہ کی آیہ 124 میں بیان فرمایا گیا ہے کہ

☆قال لا ینال عہدی الظالمین

کہ تمہاری اولاد میں سے جو ظالمین ہوں گے ان کے بغیر یہ منصب سب کو ملے گا

سلسلۂ نبوت ان کے دونوں فرزندان کی اولاد میں ہونا چاہیے تھا

اور اجداد پیغمبر انام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں خالق کا ارشاد ہے کہ

☆ وتقلبك فی الساجدین ......(سورہ الشعراء آیہ 219)

یعنی آپ کا نورِ وحدت مزاج کسی غیر معصوم کے پاس امانت کے طور پر رکھا ہی نہیں گیا......سب ساجدین علیٰ امر اللہ تھے گویا معصوم تھے، لہٰذا اس طرح سے بھی ان میں نبوت کا عہدہ تسلیم کرنا پڑتا ہے

﴿ دوسری وجہ ﴾

یہ ہے کہ جناب اسماعیل علیہ السلام کی اولادِ طاہرہ میں جو نامور شخصیات تشریف لائی ہیں، اگر ان کی حیاتِ طیبہ کو دیکھا جائے تو معجزات و کرامات کا اتنا بڑا سلسلہ یہاں موجود ہے کہ دیگر کسی نبی میں بھی نظر نہیں آتا

محتاط الفاظ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان پاک ذوات علیہم السلام کی حیاتِ طیبہ جس انداز سے گزری ہے وہ انداز کسی نبی کی حیات طیبہ سے کم نہیں تھا

چاہیے تو یہ تھا کہ میں یہ سلسلہ جناب عدنان علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شروع کرتا مگر وقت کی قلت کے پیش نظر اس سلسلہ کی ایک اہم کڑی یعنی ایک ایسی ذات پاک کے حالات ہی پر اکتفیٰ کر رہا ہوں جن کی شخصیت وعظمت سے میں ذاتی طور پر بہت متاثر ہوں اور یہ سمجھتا ہوں کہ میں محققین کی سوچ کو ایک راستہ دکھاؤں گا اور بعد میں تحقیق کرنے والے اس پر تحقیق کریں گے تو اس زاویے پر بہت کچھ اسرار و رموز کو پائیں گے اور معرفت کا ایک درخشاں راستہ ان کی فکر کو میسر آئے گا

اس مقدس ذات کے دس نام ایسے تھے کہ جن سے لوگ آپ کو یاد کیا کرتے تھے

نمبر 1......سید البطحاؑ
نمبر 2......العامرؑ
نمبر 3......ساقی الحُججؑ
نمبر 4......حاضر الزمومؑ
نمبر 5......ابوالسادۃ العشرہؑ
نمبر 6......ساقی الغیثؑ
نمبر 7......غیث الوریٰ فی العام الجذبؑ
نمبر 8......شیبۃ الحمدؑ
نمبر 9......ابوالحارثؑ (کنیت)
نمبر 10۔ جناب عبدالمطلبؑ

کسی شخص نے سرکار امام محمد باقرؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہِ قدس میں عرض کیا کہ آقا جناب عبدالمطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک لقب ہے ''ابوالسادۃ العشرہ'' اس کا مطلب کیا ہے؟

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسکرا کر فرمایا کہ ہمارے جد اعلیٰ جناب عبدالمطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دس فرزند تھے جو سب کے سب سید تھے اس لئے انہیں دس سید فرزندان کا والد کہا جاتا تھا

ان کے پاک فرزندان کے اسمائے گرامی یہ ہیں

نمبر 1 ...... جناب حارث بن عبدالمطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام

نمبر 2 ...... جناب زبیر بن عبدالمطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام

نمبر 3 ...... جناب غیدان بن عبدالمطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام

نمبر 4 ...... جناب مقوم بن عبدالمطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام

نمبر 5 ...... جناب حجل بن عبدالمطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام

نمبر 6 ...... جناب عبدالعزیٰ بن عبدالمطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام

نمبر 7 ...... جناب ضرار بن عبدالمطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام

نمبر 8 ...... جناب حمزہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بن عبدالمطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام

نمبر 9 ...... جناب عمران بن عبدالمطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام

نمبر 10 ...... جناب عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بن عبدالمطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام

(بحوالہ حیات القلوب جلد دوم)

سائل نے عرض کیا کہ حضور آپ نے عباس بن عبدالمطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام ان کے فرزندان میں شمار نہیں کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر وہ ان کا فرزند ہوتا تو اس کا نام بھی ہم ضرور شامل فرماتے

اس پاک خاندان علیہم الصلوٰۃ والسلام میں ازل سے ہی یہ دستور رائج تھا کہ جس ذات پاک کی جبین مبین میں نورِ رسالت جلوہ گر ہوتا تھا وہی ذات ہی مسند سیادت و قیادت پر جلوہ آراء ہوتی تھی ...... چونکہ نورِ رسالت جناب ہاشم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منور پیشانی سے جھلکتا تھا اس لئے جملہ بھائیوں میں سے انہی کے سر اطہر پر اس پاک خاندان علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سرداری کی دستار موزوں کی گئی تھی

یہ گھر پاک چونکہ تمام صحرائے عرب میں عزت، وجاہت، شان، شرف، بزرگی، امانت، دیانت، صداقت اور شرافت میں ممتاز ترین گھر تھا اس لئے جس وقت جناب ہاشم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ظاہراً جوانی کی سرحدوں کو چھوا تو ان کی وجاہت اور حسن کو دیکھتے ہوئے اس وقت کے تمام سربراہانِ مملکت (جن میں قیصر روم، تبع یمن، حبشہ کا نجاشی، ایرانی کسریٰ شامل تھے) اور اکثر رؤسائے عرب نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ یہ ذات پاک ان کی دختر کو اپنی کنیزی کا شرف عطا فرمائیں مگر جناب ہاشم علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ امین نورِ الٰہی تھے اس لئے امانت کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے وہ پروردگارِ عالم کے حکم کے منتظر رہے اور خاموش رہے کہ اس غیب مطلق ذات کی امانت اس کی رضا کے بغیر کسی کے سپرد کرنا مناسب نہیں تھا جس وقت بھائیوں کا عقد کے سلسلہ میں اصرار بڑھا تو انہوں نے اپنے دو بھائیوں کو علیحدگی میں بلایا یعنی جناب مطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جناب نزار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لے کر یہ حرم کعبہ میں تشریف لے آئے اور دو گواہوں کی موجودگی میں دعا فرمائی

اے رب کعبہ محترم، اے مالک صفا و زمزم، اے رب ابراہیم و اسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام اے اس پاک نور کے رب کہ جس کا میں امین ٹھہرایا گیا ہوں تیری پاک ذات دانا و بینا ہے کہ میں اب تک تیرے حکم کا منتظر رہا ہوں کہ تیری رضا کے مطابق ہی اس پاک نور کی امینہ ذات کا تعین کرسکوں مگر اب ان بھائیوں کے اصرار پر عرض گزار ہوں کہ تیری پاک ذات خود ہی آگاہ کرے کہ تیرے اس مقدس نور کی امینہ ذات کون سی ہے جس کا انتخاب کیا جائے ...... یہ عرض کرنے کے بعد یہ تینوں

www.jamanshah.com

بھائی کعبہ کے سامنے رب العزت کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو گئے
اب یہاں پر دو روایات ہیں، ایک یہ کہ آپ کو خواب کے ذریعہ سے آگاہ کیا گیا تھا اور دوسری روایت یہ ہے کہ عین اسی وقت جب یہ بھائی سجدہ کی حالت میں تھے اندرونِ کعبہ سے آواز آئی کہ میرے اس پاک نور کی امینہ ذات بنی نجار کی بستی میں اس خاندان کے رئیس اعظم جناب عمر و النجاری کے گھر میں اس امانت کے حصول کی منتظر ہیں
بہر حال جو بھی صورت حال تسلیم کی جائے وہی درست ہے کہ حکم خالق کون و مکاں پہنچ ہی گیا
جناب ہاشم علیہ الصلواۃ والسلام کے عقد کے تفصیلی واقعات کافی طویل ہیں اور دامن وقت میں گنجائش نہ ہونے کے سبب ترک کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ کس طرح یہ اپنے بھائیوں کے ساتھ مدینہ منورہ پہنچے جہاں اس وقت بنی نجار آباد تھے، ان کے بھائیوں نے وہاں جا کر کس طرح خواستگاری کی، کس طرح ابلیس اور آل ابلیس نے اس مقصد میں روڑے اٹکائے، کیا کیا معجزات رونما ہوئے
اختصار کے ساتھ صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ جب عقد ہوا تو جو شرائط طے ہوئے وہ کچھ اس طرح تھے کہ بنی نجار نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کی جملہ نعمات کا مرکز و مصدر ہمیشہ سے آپ کا پاک خاندان علیہم الصلواۃ والسلام ہی چلا آرہا ہے لہٰذا عقد کے بعد یہ معظّمہ کونین صلواۃ اللہ علیہا مکہ نہیں جائیں گی بلکہ مدینہ میں ہی تشریف فرما رہیں گی
دوسری شرط یہ رکھی گئی کہ ان کی اولاد میں سے جو شہزادہ بھی نورِ رسالت کا امین قرار پائے گا وہ بھی عنفوانِ شباب تک کا زمانہ مدینہ منورہ ہی میں گزاریں گے اور

اس وقت مکہ تشریف لے جائیں گے جب ان کی والدہ پاک چاہیں گی
جو شرائط رکھے گئے تھے انہیں منظور کیا گیا اور رسم تزویج ادا ہوگئی
نکاح کے بعد جناب ہاشم علیہ الصلواۃ والسلام مدینہ منورہ میں قیام پذیر ہو گئے اور امورِ تولیت بیت اللہ، کلید کعبہ، علم اِلٰہی، سقایت حجاج اور تبرکاتِ انبیاء اپنی نیابت میں انہوں نے اپنے بھائی جناب نزار علیہ الصلواۃ والسلام کے سپرد فرمائے
اس دوران خود وقتاً فوقتاً مکہ مکرمہ تشریف لے آتے تھے، تا اینکہ نورِ اِلٰہی معظّمہ کونین صلواۃ اللہ علیہا کی جبین مبین میں منتقل ہوگیا
معظّمہ کونین صلواۃ اللہ علیہا سے روایت ہے کہ ہمیں اس امر کا احساس بھی نہیں تھا کہ یہ پاک نور ہماری جبین مبین میں منتقل ہو چکا ہے ہم ایک روز صحن میں تشریف لائے جہاں اس وقت چند کھجوروں کے درخت تھے، صحن میں چند پتھر اور کنکر بھی موجود تھے......جس وقت ہمارا قدم حجرے سے باہر صحن میں آیا تو اچانک در و دیوار سے آواز آئی

☆اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ الْبَشَرْ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْكَ

ہم نے اطراف میں نگاہ دوڑائی تو دیکھا کہ کھجوروں کے درخت ہماری طرف جھک رہے تھے اور ہمیں مخاطب کرتے ہوئے سلام عرض کر رہے تھے
ہم حیران ہوئیں کہ اگر یہ ہمیں سلام کرتے تو السلام علیکِ کہتے علیکَ نہ کہتے
ہم نے فوراً اپنے پاک سرتاج جناب ہاشم علیہ الصلواۃ والسلام کی بارگاہ میں یہ واقعہ عرض کیا تو انہوں نے مسکرا کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا نورِ خالص آپ کی جبین میں جلوہ گر ہو چکا ہے......معظّمہ کونین صلواۃ اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ اس واقعہ کے بعد پھر اکثر ہم دیکھتے تھے

www.jamanshah.com

کہ ہم جہاں سے بھی گزرتے تھے وہاں موجود درخت اور کنکر وغیرہ ہمیں سجدہ کرتے اور اسی انداز میں فصیح عربی میں ہمیں سلام کرتے تھے
☆اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ الْبَشَرْ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْکَ
یہ پاک معظّمہ صلواۃ اللہ علیہا خود روایت فرماتی ہیں کہ کچھ روز بعد ہم عبادتِ اِلٰہی مصروف تھیں کہ اچانک غیب سے ایک آواز ہمیں سنائی دی کہ اے خیرالنساء العالمین آپ کو ایک لختِ جگر کی بشارت و مبارک ہو جس کی مثل اس روئے زمین میں کوئی نہیں ہے...... اس بشارت سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ پاک بی بی بھی عہدۂ عصمت اِلٰہی پر فائز تھیں یعنی جس طرح جناب مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت دی گئی تھی اسی طرح ان کو بھی اپنے نورالعین کی بشارت دی گئی
عرب اور ملحقات عرب کے جتنے قبائل یا حکومتیں تھیں وہ تمام اس پاک خاندان علیہم الصلواۃ والسلام کے افراد کو گھر بلانا یا دعوت دینا اپنے لئے فخر سمجھتی تھیں اور ان کی تشریف آوری کو باعث برکت جانا جاتا تھا......اسی دوران حاکم شام (جو اس وقت قیصرِ روم کا ماتحت حاکم ہوتا تھا) نے جناب ہاشم علیہ الصلواۃ والسلام کو شام آنے کی دعوت دی آپ انتہائی عظیم خدم و حشم اور شان و شوکت کے ساتھ شام تشریف لے گئے
شام میں ہی وصالِ اِلٰہی کا پیغام پہنچا، جب آپ کا آخری وقت آیا تو آپ نے اپنے خدام اور خواص کو یاد فرمایا اور ان کے روبرو ایک خط تحریر فرمایا جس میں اپنے بھائیوں کیلئے چند وصیتیں تحریر فرمائیں اور جملہ تبرکات اور عہدہ ہائے اِلٰہی جناب نزار سے جناب مطلب علیہ الصلواۃ والسلام کی طرف منتقل فرمائے اور جناب مطلب علیہ الصلواۃ والسلام کو خصوصی وصیت فرمائی کہ

www.jamanshah.com

میرے بھائی! جملہ تبرکات اور مناصب اِلٰہی آپ کے پاس امانت ہیں، ان کے حقیقی وارث ابھی دنیا میں تشریف نہیں لائے، آگاہ رہو کہ وہ مدینہ منورہ میں ظہور فرمائیں گے...... دستارِ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وارث وہی ہیں، حل وحرم کے مالک وہی ہیں، سیدالبطحا وہی ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کا ایسا نور ہیں کہ جو ہمارے گھر اطہر کیلئے باعث عزت وافتخار ہیں، آپ کبھی بھی ان کو فراموش نہ کریں اور ان کے عہد شباب تک پہنچنے پر یہ ہر چیز ان کے حوالے کر دیں

اور جب وہ اس دنیا میں تشریف لائیں تو میری طرف سے اس پاک شہزادے کو سلام کہنا اور اس کی نسل طیب وطاہر پر میرے لاکھوں سلام ہوں

تا حیات اس پاک نور کی امینہ یعنی ان کی والدہ کی کفالت کرنا کیونکہ آپ کا نورِ عزت وافتخار ان کے پاس امانت ہے، اس کے علاوہ دنیاوی امور کے متعلق بھی بہت سی باتیں اس وصیت نامہ میں شامل تھیں

یہ وصیت نامہ اپنے معتمدین کے حوالے کرنے کے بعد کچھ دیر آرام فرما ہوئے اسی دوران آپ دنیائے فانی سے ہجرت فرما کر ملک باقی ودائمی کی طرف وصال الیٰ اللہ میں تشریف لے گئے

ایک روایت یہ ہے کہ حاکم شام نے عروۂ شام یا عزوۂ شام میں ان کی تدفین شاہی پروٹوکول کے ساتھ کی...... دوسری روایت یہ ہے کہ ان کے خدام وخواص ان کے جسد اطہر کو ایک تابوت میں مکہ مکرمہ لے کر آئے اور ان کے بھائیوں نے جنت معلیٰ میں ان کو دفن کیا اور ان کا مرقد بنایا

ویسے آج کل ان دونوں مقامات پر ان کے نام پاک سے منسوب مزاریں موجود

www.jamanshah.com

ہیں ...... (واللہ اعلم بالصواب)

جس وقت جناب ہاشم علیہ الصلواۃ والسلام کا تابوت مکہ مکرمہ پہنچا یا بروایت دیگر ان کے وصال کی اطلاع پہنچی تو پورا مکہ ماتم کدہ بن گیا ہر چیز ان کے غم میں سوگوار تھی اور کافی عرصہ مکہ اور اس کے اطراف میں ان کا سوگ منایا گیا

جس وقت یہی اطلاع مدینہ منورہ پہنچی تو معظّمہ کونین صلواۃ اللہ علیہا نے نہایت ہی عزت اور وقار سے بیوگی کی رسمیں ادا کیں ، اپنے سرتاج کی سواری کیلیئے استعمال ہونے والے تمام اونٹ اور گھوڑے پے کروا دیئے کہ جس سواری پر سید العرب علیہ الصلواۃ والسلام سوار ہوا کرتے تھے اس پر اور کوئی دوسرا سوار ہونے کی جسارت نہ کر سکے ، بعدازاں تمام حلال جانور ذبح کروا کر غرباء میں تقسیم فرما دیئے

اس سانحہ عظیم نے آپ کے دل پر اتنا زیادہ اثر کیا کہ باقی زندگی آپ نے خلوت نشینی اور گوشہ گیری میں گزار دی اور کسی سے زیادہ ملنا جلنا پسند نہیں فرماتے تھے دن رات اسی خلوت کدہ میں روتے ہوئے بسر ہوتے ، مگر ہر حال میں نورِ الٰہی اس پاک ذات کا معاون و مونس و غم گسار بن کر سہارا دیتا رہا تا اینکہ اس پاک نور کے ظہورِ اجلال کا وقت آ پہنچا

معظّمہ کائنات صلواۃ اللہ علیہا سے روایت ہے کہ ہم اپنے خلوت کدہ میں تشریف فرما تھے کہ اچانک آسمان سے ایک نورانی پردہ نازل ہوا جس نے مکمل طور پر ہمیں چھپا لیا جنات و شیاطین تو بجائے خود اس پردۂ نور میں ملکوتِ ارض و سما کو بھی داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی

علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے بحار میں معظّمہ کا یہ فقرہ تحریر کیا ہے اس سے یہ بات

www.jamanshah.com

صاف ظاہر ہوتی ہے کہ وہ پاک معظّمہ صلواۃ اللہ علیہا معمولاتِ زندگی میں بھی ملکوتِ ارض وسما کا مشاہدہ فرماتی تھیں

جبکہ جناب ابراہیم علیہ السلام کو فقط ایک مرتبہ ملکوت ارض وسما کا مشاہدہ کرایا گیا تھا یعنی شیخ الانبیاء نے جس چیز کا مشاہدہ اپنی زندگی میں صرف ایک مرتبہ کیا تھا وہ چیز ان کی حیاتِ طیبہ کے معمولات میں شامل تھی

معظّمہ کائنات صلواۃ اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ ہم اس پردۂ نورِ وحدت میں مصروفِ عبادت تھے کہ اچانک ہمارے دائیں پہلو سے آواز آئی

☆الحمد الله الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن له شریك فی الملك

ہم نے سجدہ سے سر اُٹھا کر دیکھا تو کمرے میں ایک ایسا نور ساطع تھا کہ آنکھوں کو خیرہ کر رہا تھا اور ایک کم سن معصوم شہزادہ عین اسی وقت سجدہ سے سر اُٹھا کر ہماری جانب دیکھ رہا تھا، ہم اسے دیکھ کر زیادہ حیرت زدہ ہونے لگیں تو ہمارے تحیر کو دیکھ کر ان کے معصوم ہونٹوں پر تبسم کی ایک لہر دوڑی ایک معصوم کو متبسم دیکھ کر ہماری حیرت کچھ اور زیادہ ہوئی تو اس کم سن معصوم نے بہ آوازِ بلند ہنس کر فرمایا

☆السلام علیكِ یا امی

اے پاک والدۂ گرامی القدر ہمارا سلام قبول فرمائیں

معظّمہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ اس معصوم نے اتنے پیار بھرے انداز میں سلام کیا کہ ہم نے فوراً انہیں اُٹھا کر اپنی گود میں لے لیا اور ہمارے قلب میں پیار کے لاکھوں سمندر موجزن ہو گئے تو ہم نے فوراً ان کی پیشانی منور پر بوسہ ثبت فرمایا پیشانی کے سامنے ہمیں کچھ سفید بال نظر آئے تو ہم نے فوراً پیار سے سوال کیا

www.jamanshah.com

☆ ءَانت شيبة الحمد

کیا سفید سر والے اور حمد کرنے والے ہمارے لخت جگر آپ ہی ہیں؟

فرمایا جی ہاں ہمارا نام شيبة الحمد ہی ہے یعنی روزِ ولادت ہی سے آپ کا یہ نام پاک مقرر ہوا تھا یا یہ کہنا زیادہ بہتر ہوگا کہ جناب عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام کا اصل نام پاک یہی ہے

ایک مہینہ تک معظّمہ کونین صلواۃ اللہ علیہا اپنے نورِ نظر کے ساتھ اسی خلوت کدہ میں جلوہ آراء رہے اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہیں تھی کہ شہنشاہِ عرب دنیا میں ظہور پذیر ہو چکے ہیں...... ایک ماہ بعد یہ معظّمہ بی بی اپنے لعل کو زینتِ آغوش بنا کر اپنے والد ماجد کی خدمت میں حاضر ہوئیں، جس وقت ان کی نگاہ پڑی تو بے ساختہ تعظیم کیلئے اُٹھ کھڑے ہوئے، اپنے نواسے کو گود میں لیا اور جی بھر کر پیار کیا

بعدازاں مدینہ منورہ اور اس کے اطراف واکناف میں خوشی کا اعلان کرایا گیا اور کئی ماہ تک مسلسل لوگ تہنیت و مبارک بادی کیلئے آتے رہے اور غرباء میں کھانے تقسیم ہوتے رہے

معظّمہ کونین صلواۃ اللہ علیہا والدہ جناب عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام فرماتی ہیں کہ ہم نے اپنے لخت جگر کی ہر چیز فطرتِ انسانی سے ماوریٰ اور معمولاتِ دنیا کے برعکس دیکھی

جب ان کی دنیا میں آمد کو دو ماہ گزرے تو ہم نے اپنے نورِ چشمین کو صحن اطہر میں چلتے پھرتے اور دوڑتے ہوئے دیکھا تمام گھر والے حیران ہوئے کہ دو ماہ کا لعل کجا اور چلنا پھرنا کجا...... پیشانیءِ اطہر سے ہمیشہ ایک نور ساطع رہتا تھا جو رات کی تاریکی میں بھی ستارۂ صبح کی مانند درخشاں رہتا تھا

www.jamanshah.com

سات برس کی ظاہری عمر میں یہ پاک شہزادہ عرب کے ایک قوی ہیکل جوان کی طرح دِکھائی دیتے تھے

دحیہ نامی ایک یہودی نے اپنے بیٹے لاطیہ کو اکسایا کہ تم ان کو (نصیب دشمناں) نقصان پہنچاؤ، لاطیہ اس وقت عین جوان تھا اور کافی مضبوط اعصاب کا تھا

جب اس ملعون نے باپ کے کہنے پر آپ کی طرف جسارت کا ہاتھ بڑھایا تو آپ نے اسے سر سے اوپر اُٹھا کر زمین پر پٹخ دیا اور پھر اس کے سر پر ایک لکڑی سے ایسا بھرپور وار کیا کہ اس کا سر پھٹ گیا اور وہ ملعون خون میں غلطان ہو گیا

اسے مخاطب کر کے فرمایا کہ اے زنِ یہودیہ کے ناخلف اب تمہاری موت کے دن قریب آ چکے ہیں

سرکار عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام کے بچپن کا واقعہ ہے کہ مدینہ منورہ میں خشک سالی تھی کافی عرصہ سے بارش نہیں ہو رہی تھی، انسان اور جانور پیاس کی شدت سے قریب المرگ تھے، لوگ اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق بڑی منتیں مان رہے تھے بارگاہِ اِلٰہی میں گڑگڑا کر دعائیں اور فریادیں کر رہے تھے مگر پھر بھی بارش کا نام و نشان تک نہیں تھا ایک دن اہل مدینہ شہر سے باہر آ کر رو رو کر دعا مانگ رہے تھے کہ آپ وہاں تشریف لائے اور ان لوگوں سے پوچھا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں انہوں نے عرض کیا کہ ہم بارش کی دعائیں مانگ رہے ہیں مگر کوئی دعا شاید بابِ اجابت تک پہنچ ہی نہیں رہی ...... آپ نے فرمایا کہ آج تمہاری جگہ پر ہم بارش مانگتے ہیں، یہی فرماتے ہوئے آسمان کی طرف نگاہ فرمائی، ابھی دعا کے الفاظ ہونٹوں پر نہیں آئے تھے کہ اچانک اس قدر تیز بارش شروع ہوئی کہ مدینہ منورہ کی

گلیاں دریا کا نظارہ پیش کر رہی تھی اور لوگ اپنا مال واسباب بارش سے بچا نہیں پا رہے تھے، اس واقعہ کے بعد جب تک آپ مدینہ منورہ میں موجود رہے کبھی خشک سالی نہیں آئی ...... اسی دن سے اہل مدینہ اس پاک ذات کو نام لے کر پکارنے کی بجائے ''غیث الوریٰ فی عام الجذب'' (قحط کے سالوں میں بے انتہا بارش سے سیراب فرمانے والے شہنشاہ) کے نام سے پکارا کرتے تھے

ان کے رُخِ انور کا واسطہ بارش مانگنے کا معتبر ترین ذریعہ سمجھا جاتا تھا اس لئے ان کے القاب میں سے ایک لقب ''ساقی العطشان'' بھی تھا جس کے معنی ہیں پیاسوں کو سیراب فرمانے والی پاک ذات

جب تک آپ مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہے اہل مدینہ کا یہ دستور تھا کہ جسے بھی کوئی مشکل در پیش ہوتی وہ بارگاہ رب العزت میں اس طرح دعا کرتا کہ

اے رب کعبہ! تجھے جناب عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام کے چہرۂ نورانی کا واسطہ میری مشکل آسان فرما

ان کی حیات طیبہ کے لاتعداد محیر العقول واقعات اور معجزات کتب سیر میں موجود ہیں، میں اختصار کے پیش نظر ان کو ترک کرتے ہوئے صرف حالاتِ زندگی پیش کرنا چاہتا ہوں

جس وقت ان کا ظاہری سن مبارک ساڑھے سات سال کا ہوا، اس وقت کا واقعہ ہے کہ حضور ایک دن مدینہ منورہ میں اپنے ہم عمر لڑکوں کے ساتھ فن شمشیر زنی کے کھیل میں مصروف تھے کہ مکہ کے قبیلہ بنی حارث کا ایک شخص وہاں سے گزرا جب اس کی نظر جناب عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام پر پڑی تو پہلے تو وہ کافی دیر تک ان

www.jamanshah.com

کے حسن کے سحر کا اسیر ہو کر اور مبہوت ہو کر ان کے چہرہ اطہر کی تلاوت کرتا رہا پھر بے ساختہ کہہ اُٹھا کہ کتنے خوش نصیب ہیں مدینہ منورہ کے لوگ کہ جن کے درمیان حسنِ اِلٰہی کا ایسا مرقعہ موجود ہے اور وہ روز و شب ان کی زیارت سے مستفیض ہوتے ہیں، پھر وہ شخص آپ کے قریب آیا اور سوال کیا کہ اے شہزادہ بدر جمال آپ کون ہیں؟...... آپ نے فرمایا کہ

☆انا بن الصفاء والحرم وابن سید الهاشم المکرم

آپ نے ایسی فصاحت و بلاغت سے لب کشائی فرمائی کہ وہ حیران رہ گیا پھر آپ نے سوال کیا کہ اے اجنبی تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ میں مکہ سے آیا ہوں، فرمایا کہ مکہ میں تو ہمارے چچا رہتے ہیں کیا تم ان کو میرا پیغام پہنچا سکتے ہو؟ اس شخص نے عرض کیا کہ اگر آپ کے کسی کام آ سکوں تو میں اسے اپنی خوش نصیبی تصور کروں گا...... فرمایا کہ ان کو میری طرف سے سلام عرض کرنا اور کہنا کہ آپ کا یتیم بھتیجا کہہ رہا تھا کہ جب بھی مکہ کی جانب سے ہوا مدینہ آتی ہے تو مجھے آپ کی خوشبو بے قرار کر دیتی ہے۔ میرے پاک بابا علیہ الصلواۃ والسلام کی وصیت پر آپ کب عمل کریں گے، کب میں حرم توحید کی زیارت کر سکوں گا؟ میں تو اپنے رشتہ داروں سے ملنے کیلئے بہت بے قرار ہوں، مگر ہمارے ننھیال مجھے آپ کے سپرد کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں، میرا دل چاہتا ہے کہ آپ فوراً تشریف لائیں اور مجھے مکہ مکرمہ لے جائیں

(درحقیقت جناب عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام کے ننھیال والوں کا خیال تھا کہ مدینہ منورہ میں برکات ونعماتِ اِلٰہی کا نزول اسی پاک ذات کے سبب سے ہے اور اگر

www.jamanshah.com

یہ یہاں سے کہیں اور چلے گئے تو ہم ان فیوضاتِ الٰہیہ سے محروم ہو جائیں گے)
جب یہ شخص واپس مکہ مکرمہ پہنچا تو سب سے پہلے یہ جناب مطلب علیہ الصلواۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور ان کی بارگاہِ قدسی میں سارا احوال اور مذکورہ پیغام پہنچایا، جناب مطلب علیہ الصلواۃ والسلام نے جس وقت یہ بات سنی تو بے ساختہ آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے اور روتے ہوئے انتہائی اشتیاق سے اس شخص سے آپ کا احوال جزئیات تک دریافت فرماتے رہے کہ ان کا حسن و جمال کیسا تھا؟ وہ کلام کس انداز میں کرتے تھے؟ ان کی نگاہوں میں کس قدر کشش تھی وغیرہ وغیرہ

جناب مطلب علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا کہ ہمارا خیال تو یہ تھا کہ ابھی ان کا بچپن ہوگا اب ہم فوراً مدینہ جائیں گے

ادھر مدینہ منورہ میں بنی نجار کو ان کے ہم عمر لڑکوں نے یہ خبر پہنچا دی کہ جناب شیبة الحمد علیہ الصلواۃ والسلام نے مکہ کے ایک آدمی کے ہاتھ اپنے چچاؤں کی طرف پیغام بھیجا ہے کہ وہ آ کر انہیں لے جائیں۔ عنقریب کوئی شخص مکہ مکرمہ سے انہیں لینے ضرور آئے گا

یہ خبر سنتے ہی تمام قبیلہ پریشانی کے عالم میں جمع ہوا کہ ہمارے ساتھ تو یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ جب یہ جوان ہوں گے تو تب اپنے چچا کے پاس تشریف لے جائیں گے جبکہ ابھی ان کا سن شہزادگی ہے اور اگر ابھی سے یہ مدینہ سے چلے گئے تو یقیناً ہم برکاتِ الٰہی سے محروم ہو جائیں گے...... واضح رہے کہ مدینہ کے نواح میں بسنے والے بنی قحطان کے قبائل جو کہ یہودی تھے ہمیشہ سے اس پاک خاندان علیہم الصلواۃ

والسلام کے دشمن تھے انہوں نے اس معاملہ کو کچھ زیادہ ہی ہوا دی اور اسے اتنا اچھالا کہ اگر کوئی جناب شیبۃ الحمد علیہ الصلواۃ والسلام کو یہاں سے لے جانے کی بات بھی کرے گا تو ہم اس کے ساتھ جنگ کریں گے اور یہ تجویز دی کہ مکہ مکرمہ سے اگر کوئی شخص انہیں لینے کیلئے آئے تو اسے راستے ہی میں قتل کر دیا جائے ، یہ سب باتیں جو قبیلہ بنی قحطان کے لوگ کر رہے تھے ان کی وجہ ان کی جناب عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام کے ساتھ محبت نہ تھی بلکہ یہ خاندان پاک علیہم الصلواۃ والسلام کی دشمنی کی وجہ سے تھیں

ان تمام باتوں کا علم بنی نجار کو بھی تھا اس لئے وہ ان ملاعین سے غافل نہیں تھے جس وقت جناب مطلب علیہ الصلواۃ والسلام مکہ سے مدینہ پہنچے تو شہر سے کچھ فاصلے پر اپنے لخت جگر جناب شیبۃ الحمد علیہ الصلواۃ والسلام کو اپنا منتظر پایا ان کی جبین مسعود سے ساطع ہونے والے نور کی کرنوں نے آگے بڑھ کر اپنے ذی عزت و عظمت چچا جان کا استقبال کیا

جناب مطلب علیہ الصلواۃ والسلام فوراً گھوڑے کی زین سے اترے، آ کر اپنے لخت جگر کو اُٹھایا، اپنے سینہ سے لگا کر کافی دیر تک بے تحاشا پیار کرتے رہے اور روتے رہے

جناب عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام نے عرض کیا کہ ہمارے ننھیال والے ہمیں آپ کے ساتھ نہیں جانے دیں گے اور شاید ہماری والدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا بھی اس بات پر آمادہ نہیں ہوں گی اس لئے آپ ان کو بتائے بغیر ہمیں یہاں ہی سے فوراً مکہ لے چلیں

جناب مطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آپ کے پاک بابا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی نجار سے عہد کیا تھا، اس لئے ہم کبھی بھی یہ مناسب نہیں سمجھتے کہ ان کے علم میں لائے بغیر ہم آپ کو یہاں سے لے جائیں لیکن تسلی رکھو اب آپ کو ہمارے ساتھ جانے سے دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی ...... ابھی یہی گفتگو جاری تھی کہ داحیہ یہودی ملعون کا بیٹا ستر 70 قحطانیوں کو ساتھ ملا کر جناب مطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حملہ کرنے وہاں آ پہنچا

جناب عبدالمطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں آتے دیکھ کر اپنے چچا جان سے عرض کیا کہ آپ اپنی عبا فوراً میری پیشانی پر ڈال دیں تاکہ یہ پہچان نہ سکیں جناب مطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ردا کے چار تہہ کئے اور آپ کی پیشانی پر ڈالی مگر پھر بھی ان کی جبین مبین کا نور ویسے ہی ساطع رہا...... اتنے میں وہ قحطانی ملاعین ننگی تلواریں ہاتھ میں لے کر قریب تر آ گئے، اچانک جناب عبدالمطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہیں زمین پر سجدہ کیا اور ابھی سجدہ سے سر نہیں اُٹھایا تھا کہ حملہ آور ہونے والے تمام ملاعین کے اعضاء مضمحل ہو گئے اور وہ گھوڑوں سے بے حس ہو کر گر پڑے گویا ملکوت نے انہیں پا بہ زنجیر کر کے جناب مطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کر دیا...... جب یہ زمین بوس ہوئے تو جناب مطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تم کس مقصد کیلئے یہاں آئے تھے انہوں نے کپکپاتے ہوئے عرض کیا کہ حضور ہم تو جناب شیبۃ الحمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی والدہ پاک کے پاس لے جانے کی خاطر حاضر ہوئے ہیں، ہمارا کوئی غلط ارادہ نہیں تھا

اتمام حجت کی خاطر نہ صرف ان کو معاف کر دیا گیا بلکہ انہیں آزاد کر دیا

داحیہ ملعون کے ملعون بیٹے لاطیہ نے دور جا کر کہا کہ تمہیں یہ تو علم ہی ہے کہ اس خاندان کے تمام افراد (نعوذ باللہ) بہت بڑے جادوگر ہیں اور ہم جادو کے زیر اثر بے حس ہوئے ہیں، اب ہمیں ایک کوشش اور کرنا چاہیے، جب انہوں نے دوبارہ حملہ آور ہونے کی کوشش کی تو ملکوتِ سماوی نے انہیں مہلت دئے بغیر فی النار کر دیا...... خس کم جہاں پاک

ادھر بنی نجار تک جب یہ اطلاع پہنچی کی قحطانی نوجوان غلط ارادے سے مدینہ سے روانہ ہوئے ہیں تو بنی نجار کے چارسو 400 گھوڑے سوار نوجوان فوراً جناب عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام کی حفاظت کیلئے انتہائی سرعت سے روانہ ہوئے

جناب عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام کی والدہ ماجدہ معظّمہ کونین صلواۃ اللہ علیہا کو جب اس تمام صورت حال کا علم ہوا تو آپ نے فوراً حکم دیا کہ ہمارے لئے محمل تیار کیا جائے ہم خود اپنے لخت جگر کے پاس جانا چاہتی ہیں اور فوراً ایک تیز رو گھوڑا سوار غلام کو یہ حکم فرما کر روانہ کیا کہ بنی نجار کو ہماری طرف سے جا کر کہو کہ ہمارے وہاں پہنچنے تک کوئی کاروائی نہ کی جائے، دراصل ان کو شفقت مادری کے تحت یہ احساس تھا کہ اس جنگ میں کہیں ہمارے نورِ چشم کو خدانخواستہ کوئی نقصان نہ پہنچے

ابھی قحطانی ملاعین کی کٹی ہوئی گردنوں سے خون جاری تھا کہ بنی نجار کے چارسو گھوڑے سوار وہاں پہنچ گئے، جناب مطلب اور بنی نجار کے لوگوں کے درمیان ابھی سوال و جواب ہو ہی رہے تھے کہ معظّمہ کونین صلواۃ اللہ علیہا کے غلام نے آ کر یہ حکم پہنچایا کہ ہماری تشریف آوری تک کوئی کاروائی نہ کی جائے

تھوڑی دیر بعد معظّمہ کونین صلواۃ اللہ علیہا باپردہ محمل میں تشریف لے آئیں تو آپ نے

www.jamanshah.com

محمل ہی سے کلام فرمایا اور جناب مطلب علیہ الصلواۃ والسلام سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ آپ پر رب کعبہ کی رحمت ہو کیا آپ یہ بتانا پسند کریں گے کہ آپ کون ہیں اور آپ کا ہمارے لختِ جگر سے کیا تعلق ہے؟

جناب مطلب علیہ الصلواۃ والسلام نے آگے بڑھ کر اپنی محترم بھاوج کو سلام کیا اور اپنا تعارف کرایا کہ ہم مکہ مکرمہ سے آئے ہیں، آپ کے سرتاج کے بھائی اور اس نورِ چشم کے رشتہ کے لحاظ سے تو چچا ہیں مگر حقیقت میں اس کے غلام ہیں اور آئے اس لئے ہیں کہ حرم کعبہ اپنے وارث کی زیارت کو ترس رہا ہے، مسند امامت ابراہیم علیہ السلام اپنے مسند نشیں کیلئے بے قرار ہے، جناب عبدالمناف علیہ الصلواۃ والسلام کا منبر جناب عدنان علیہ الصلواۃ والسلام کی دستار کے وارث کیلئے سوگوار ہے اور کلید کعبہ مکرم سید البطحا کی آمد کی منتظر ہے

ان وجوہات کی بنیاد پر ہم اپنے نورِ چشمین کو اپنے ساتھ مکہ مکرمہ لے جانا چاہتے ہیں ......عہد کے مطابق آپ سے اجازت لینے کیلئے آپ ہی کی طرف آرہے تھے کہ بنی قحطان کے لوگ دیرینہ دشمنی کی بنا پر راہ میں حائل ہوئے، اس لئے آپ کو یہاں تک زحمت کرنا پڑی جس کیلئے ہم معذرت خواہ ہیں

معظّمہ کونین صلواۃ اللہ علیہا نے فرمایا بھائی حقیقت یہ ہے کہ اپنے اس لختِ جگر کی میں مالک نہیں ہوں کیونکہ یہ خود پوری کائنات کے مالک ہیں لہٰذا جو فیصلہ یہ خود کریں گے ہمیں بسر و چشم منظور ہوگا، ہم اپنے راحت جاں کو ہر حال میں خوشحال دیکھنا چاہتے ہیں، پاک شہزادے کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے اور والدہ گرامی کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو فی الحال ہمیں اپنے چچا جان

www.jamanshah.com

کے ساتھ مکہ جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں کیونکہ اس وقت حکم حبیب یہی ہے کہ ایک پاک والدہ اپنے پیار کی قربانی اس کی بارگاہ میں پیش کرے

اپنے نورِ نظر کے مدعا کو سمجھتے ہی پاک والدہ کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسوؤں کی بارش ہونے لگی، اپنے لختِ جگر کو سینہ سے لگا کر کئی مرتبہ پیار کیا اور بار بار یہی فرماتی رہیں کہ وہاں جا کر والدہ کو بھول نہ جانا اور وقتاً فوقتاً ہمیں مدینہ آ کر ملتے رہنا......سات سال کا یہ شہزادہ اپنی والدہ سے اجازت لے کر اپنے چچا جان کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ کی جانب روانہ ہوا

کس قدر خوش نصیب ہیں جناب عبدالمطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ اپنے چچا جان کے ساتھ والدہ پاک کی دعاؤں کا زادِ راہ لے کر گھر سے روانہ ہو رہے ہیں

لاکھ جان سے قربان جاؤں مظلوم دوراں امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی مظلومیت پر کہ جن کا ظاہری سن اطہر صرف پانچ سال تھا، پاک بابا کا جنازہ در اطہر پر ابھی موجود تھا، اور آپ کو بیوہ ماں سے بہت جلد وداع ہونا پڑا، کم سن ہمشیر پاک کو جی بھر کے پیار نہ کر سکے اور گھر اطہر کو چھوڑ کر انجانی منزل کی طرف سفر اختیار فرمایا

اس دور میں مدینہ اور مکہ کے درمیان بہت سے قحطانی اور یہودی قبائل آباد تھے جو ہر وقت اس پاک خاندان علیہم الصلوٰۃ والسلام کے درپئے آزار رہتے تھے اس لئے حفظ ماتقدم کے طور پر اس سفر کے دوران جو شخص بھی جناب مطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس شہزادے کے بارے میں سوال کرتا تو آپ یہی جواب دیتے کہ یہ ہمارے غلام ہیں جنہیں ہم نے مدینہ منورہ سے حاصل کیا ہے

اس لئے جناب شیبۃ الحمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام پاک عبدالمطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام مشہور

ہوا......یعنی اپنے پاک چچا جان جناب مطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام جس وقت یہ دونوں پاک ذوات علیہ الصلوٰۃ والسلام مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو شام کا وقت تھا، جناب عبدالمطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جبین مبین کے نورِ وحدت مزاج نے اپنے گھر کو سامنے پایا تو چمک کر کعبہ کی دیواروں سے ٹکرایا اور کعبہ کی دیواروں سے ایک ایسا نور ساطع ہوا کہ مکہ کا ہر گھر اس قدر روشن ہو گیا کہ سورج نکل آنے کا گمان ہونے لگا، لوگ جب گھر چھوڑ کر باہر نکلے تو دیکھا کہ جناب مطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایک معصوم شہزادہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے ہیں اور کعبہ کی دیواریں فرطِ مسرت سے شمس نصف النہار کی طرح چمک رہی ہیں

المختصر جس وقت مسند ابراہیمی کو دستارِ ابراہیم علیہ السلام کے حقیقی وارث نے زینت بخشی تو تولیت کعبہ کا نظام ان کے سپرد کر دیا گیا، جوان ہوئے، عقد ہوا، اور آپ کے پہلے فرزند جناب حارث علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دنیا میں آمد ہوئی جس کی وجہ سے آپ کی کنیت ''ابوالحارث'' ہے عربی میں ابوالحارث ببر شیر کو بھی کہتے ہیں

﴿ واقعہ حضر زمزم ﴾

ان کی حیات طیبہ کا ایک اہم واقعہ چاہِ زمزم کی بحالی ہے

جناب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے فرزند جناب اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر جب کعبہ مکرم کی تعمیر نو فرمائی تو سونے کے دو ہرن کعبہ کی نذر کئے جو ہمیشہ کعبہ کے اندر موجود رہتے تھے...... اس کے بعد خالق دو جہاں نے آسمان سے تیرہ 13 تلواریں نازل فرمائیں جو خاندان تطہیر علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تیرہ پاک ذوات کے نام

سے منسوب تھیں اور جناب ابراہیم علیہ السلام کی وصیت کے مطابق انہیں کوئی مس نہیں کرسکتا تھا، وہ بھی کعبہ کے اندر رکھوادی گئی تھیں جن کی حیثیت تبرکات کی تھی
جناب اسماعیل علیہ السلام سے اولادِ بنی جرہم تک یہ تبرکات کعبہ کے اندر موجود رہے اور چاہِ زمزم بھی جاری رہا
جب کعبہ مکرم کی تولیت اولادِ بنی جرہم کے سپرد تھی تو ایک ایسا وقت بھی آیا کہ بنی خزاعہ نے کعبہ مکرم کو بنی جرہم سے جبراً حاصل کرنے کا پروگرام بنایا
بنی جرہم نے محسوس کیا کہ ان کے ممکنہ حملہ کے دوران کہیں یہ مقدسات تلف نہ جائیں، اسی خطرہ کے پیش نظر انہوں نے سونے کے مذکورہ ہرن اور تلواریں چاہِ زمزم کے سپرد کردیں اور چاہِ زمزم کو پتھروں سے بھر دیا تاکہ یہ تبرکات غیروں کے ہاتھ سے محفوظ رہیں
اس وقت سے جناب عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام کے زمانہ تک چاہِ زمزم مخفی رہا
ایک دن جناب عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام کعبہ کے اندر مصروفِ عبادت تھے کہ اچانک ایک ندائے غیبی ان کی سماعت تک پہنچی کہ ''برہ تلاش کرو'' انہوں نے عرض کیا کہ وہ کیا ہے؟ دوبارہ آواز آئی کہ ''مضوفہ کھودو'' یہ ابھی سوچ ہی رہے تھے کہ مضوفہ کیا ہے کہ پھر ہاتف غیب نے آواز دی کہ ''طیبہ کھودو'' انہوں نے سوال کیا کہ واضح حکم دیا جائے تاکہ ہم عمل کرسکیں تو اس وقت یہ حکم ملا کہ
چاہِ زمزم کو اپنے دست مبارک سے برآمد فرمائیں تاکہ حاجیوں کو پانی کے حصول میں جو مشکلات درپیش ہیں وہ دور ہوسکیں ...... انہوں نے عرض کیا کہ وہ کس مقام پر ہے تو آگاہ فرمایا گیا کہ آپ باہر تشریف لے جائیں وہاں ایک سفید کوا

www.jamanshah.com

چیونٹیوں کے بل کے اوپر بیٹھا ہے اور چیونٹیاں اسے چمٹی ہوئی ہیں آپ اسی جگہ کو کھودیں

آپ فوراً کعبہ مکرم سے باہر تشریف لائے اور اس مقام کو دیکھا جہاں ایک سفید کوا چیونٹیوں کے بل پر بیٹھا تھا پھر یہ وہاں سے اپنے گھر اطہر تشریف لائے اور شہر کے لوگوں کو جمع کیا اور ارشاد فرمایا کہ ہمیں پروردگارِ عالم کی طرف سے حکم پہنچا ہے کہ چاہِ زمزم کو کھود کر برآمد کریں اور ہم نے یہ کام ابھی کرنا ہے، اس وقت جو لوگ ہمارے ساتھ اس کارِ خیر میں شریک ہوں گے کل وہ لوگ چاہِ زمزم کی ملکیت میں بھی حصہ دار بنیں گے......کوئی ہے جو اسی وقت اس کام میں ہمارا ساتھ دے؟

قریش کے جملہ قبائل نے عرض کیا کہ چاہِ زمزم کے آپ خود ہی وارث و مالک ہیں اور یہ کام بھی آپ ہی کا ہے۔فرمایا کہ آپ کا یہ فیصلہ ہمیں منظور ہے

اس وقت تک آپ کے صرف ایک ہی فرزند جناب حارث علیہ الصلواۃ والسلام تھے، آپ نے انہیں ساتھ لیا اور مقام زمزم کو کھودنا شروع کر دیا

امام موسیٰ کاظم علیہ الصلواۃ والسلام نے اصحاب سے فرمایا تھا کہ جس وقت سید البطحا علیہ الصلواۃ والسلام اپنے ایک فرزند جناب حارث علیہ الصلواۃ والسلام کے ساتھ اس کام میں مصروف تھے تو انہیں اولاد کی قلت کا احساس ہوا، انہوں نے فوراً منت مانی اور خلاقِ کائنات کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کیا کہ

اے ربِ کعبہ، اے رب ابراہیم و اسماعیل، اے اس نور کے خالق جو میری جبین متین میں جلوہ نما ہے اگر تیری ذات مجھے دس فرزند عطا فرمائے تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ سنت ابراہیمی کے تحت زیر دیوارِ کعبہ ایک فرزند کی قربانی پیش کروں گا

www.jamanshah.com

پھر کھدائی کا کام شروع فرمایا جو کئی دن تک جاری رہا

ایک دن آپ نے جناب حارث علیہ الصلواۃ والسلام سے فرمایا کہ اب ہم کافی گہرائی تک پہنچ چکے ہیں اب ہم بھی آرام فرمانا چاہتے ہیں، تم بھی کچھ دیر کیلئے آرام کرلو

امام موسیٰ کاظم علیہ الصلواۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ہمارے جدا طہر سید البطحا علیہ الصلواۃ والسلام کو چاہِ زمزم کی گہرائی میں ہمارے منتقم عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کی بشارت ملی تھی، جس کی مکمل تفصیلات سنتے ہی انہوں نے سجدۂ شکر ادا فرمایا، سجدہ سے سر اُٹھا کر کھدائی شروع کی تو ایک طرف سے انہیں ایک چمکتی ہوئی چیز نظر آئی، آپ نے جب اس جگہ کو کدال سے صاف کیا تو وہاں سے تیرہ تلواریں برآمد ہوئیں، انہوں نے فوراً بآوازِ بلند فرمایا ''اللہ اکبر''

(1)......اسلام میں نعرۂ تکبیر جناب عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام کی سنت مبارکہ ہے جو آج تک باقی ہے

سرکار امام موسیٰ کاظم علیہ الصلواۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جس وقت انہوں نے تمام تلواروں کو بغور دیکھا تو ہر تلوار پر کلمہ طیبہ اس انداز میں تحریر تھا

☆لا اله الا الله محمدؐ رسول الله علیؑ ولی الله [فلان خليفة الله]

حیات القلوب جلد دوم میں علامہ مجلسی علیہ رحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ دراصل لفظ فلاں کی جگہ ہمارے امام زمانہ آقا صاحب الامر عجل اللہ فرجہ الشریف کا وہ نام پاک تحریر تھا کہ جس کی تلاوت کی ممانعت فرمائی گئی ہے اس لئے عبارت میں نام پاک کی بجائے لفظ فلاں لکھ دیا گیا ہے

اس کے بعد سونے کے ہرن برآمد ہوئے شہنشاہِ معظم نے ہر ہرن کی پیشانی پر

www.jamanshah.com

بوسہ ثبت فرمایا اور انہیں باہر نکال لیا، بعد ازاں کھدائی کا کام شروع فرمایا تو چند بالشت کی کھدائی کی تھی کہ چشمۂ زمزم ابل کر برآمد ہوا، آپ نے پھر نعرۂ تکبیر بلند فرمایا...... چاہِ زمزم کی کھدائی کی تکمیل اور آبِ زمزم کے برآمد ہونے کے بعد آپ نے سونے کے ہرن کعبہ کے اندر رکھ دئے اور تلواریں کعبہ کی دیواروں پر آراستہ فرمائیں، زائرین جوق در جوق ان مقدسات کی زیارت کو آنے لگے

رات کو عالم رویا میں منتقم عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی پاک ذات نے جناب عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام سے فرمایا کہ کل کعبہ مکرم سے ایک تلوار غائب ہوگی اس بات کا فکر نہیں کرنا ہے کیونکہ جب تک ہم خود غیب رہیں گے ہماری تلوار بھی غیب رہے گی بعد ازاں علائم خروج بیان فرمائے کہ ان علائم کے بعد ہم اسی تلوارِ آبدار کو بے نیام فرما کر خروج فرمائیں گے...... صبح جا کر دیکھا تو واقعی ایک تلوار غائب تھی اور بارہ تلواریں موجود تھیں...... آپ نے حکم فرمایا کہ یہ بارہ تلواریں شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے گیارہ انوارِ ذات کی ہیں انہیں کبھی کوئی غیر معصوم ہاتھ نہ لگائے

جناب عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام کی حیاتِ طیبہ کے واقعات کیلئے مجھے کئی عشرے درکار ہیں، اختصار کے پیشِ نظر ایک اور واقعہ بیان کرنے پر اکتفا کرتا ہوں

﴿قربانی﴾

فخر موجودات، علت غائی ممکنات، سرتاجِ مرسلین، شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فخریہ انداز میں فرمایا کرتے تھے کہ انا ابن الذبحتین کہ ہم قربان ہونے والی دو پاک ذوات کے وارث ہیں

www.jamanshah.com

اپنی حیاتِ طیبہ میں جناب عبدالمطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چھ عقد فرمائے تھے، آپ کے آخری حرم اطہر جناب مخزوم کی اولاد اور مخزومی قبیلہ کے سردار جناب عمرو کی پاک دختر تھیں جو جناب ام الحسنین معظّمہ کونین صلوٰۃ اللہ علیہا کی ہمنام تھیں

اس حرم اطہر سے جناب عبدالمطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو فرزند ہوئے یعنی جناب ابو طالب عمران علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مصباح حرم جناب عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک بابا کا سن ظاہری جب گیارہ سال کا ہوا تو جناب عبدالمطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم اِلٰہی پہنچا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ آپ چاہِ زمزم کی کھدائی کے وقت کیئے گئے عہد کو پورا فرمائیں

رات کے کھانے پر دس فرزندان ارجمندان علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جمع ہونے کا حکم فرمایا، رات کا کھانا آپ نے اپنے دس بیٹوں کے ساتھ تناول فرمایا، اس کے بعد اپنے سعادت مند فرزندان کو مخاطب فرماتے ہوئے سلسلۂ کلام شروع کیا کہ

اے میرے سعادت مند بیٹو! آپ سب میرے نورِ چشم، لختِ جگر، میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور میرے قوتِ بازو ہیں، آپ میں سے کوئی بھی ہماری نگاہ میں کم تر یا کم پیارا نہیں ہے مگر میری گردن میں حق اِلٰہی ہے جو میں ادا کرنا چاہتا ہوں، اس حق عظیم کی ادائیگی میں مجھے آپ کی حمایت اور رضامندی کی ضرورت ہے کیونکہ والدین اور اولاد اور رشتہ داروں کے حقوق سے اولیٰ، اعلیٰ اور مقدم حق خالق کائنات کا ہوتا ہے جس کی ادائیگی میں کسی قسم کی ہچکچاہٹ، پریشانی یا پشیمانی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ...... ہمارا اپنے خالق حقیقی سے ایک عہد ہے ایک وعدہ ہے کہ جب وہ پاک ذات مجھے دس فرزند عطا فرمائے گا تو ان میں سے ایک کو میں

www.jamanshah.com

سنت ابراہیمی کے تحت راہِ خدا میں قربان کروں گا
اب آپ بتائیں کہ اس معاملہ میں آپ کا کیا ارادہ ہے اور کیا آپ اس عہد کی تکمیل میں میرا ساتھ دیں گے؟
جواب میں سبھی فرزندان نے لبیک کہنا چاہی مگر جناب ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک والد مصباحِ حرم جناب عبداللہ علیہ الصلواۃ والسلام نے باقی بھائیوں سے چھوٹا ہونے کے باوجود سبقت کرتے ہوئے کلام کا آغاز فرمایا اور عرض کیا کہ بابا جان! جس طرح آپ نے فرمایا ہے بے شک خالق کائنات کا حق سب سے عظیم ہے، آپ ہمارے نہ صرف والد ہیں بلکہ حاکم اور مالک جان بھی ہیں آپ کی اطاعت ہی ہمارے لئے اللہ کی اطاعت ہے اور ہم آپ کے حکم کے منتظر ہیں
جناب عمران علیہ الصلواۃ والسلام اور جناب حارث علیہ الصلواۃ والسلام نے عرض کیا کہ بابا جان! پہلے تو یہ پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں تھی، اگر آپ نے شفقت پدری کے تحت پوچھ ہی لیا ہے تو ہم فقط اتنا ہی عرض کریں گے کہ اگر آپ ہم دس فرزندوں کو بھی قربان ہونے کا حکم دیں تو انشاءاللہ تعمیل میں کسی ایک کو بھی آپ متامل نہیں پائیں گے
جناب عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام نے اپنے ہر فرزند کی پیشانی پر بوسہ ثبت فرمایا پیار کیا اور فرمایا کہ کل حرم کعبہ میں ہم قرعہ اندازی فرمائیں گے جس کا نام قرعہ میں نکلے گا اس خوش نصیب کو ہم خالق کی بارگاہِ قدس میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں گے، تم سب رات کو اپنی اپنی والدہ ماجدہ سے وداع کر لینا...... سبھی سعادت مند فرزندان بہت خوش تھے اور اپنی اپنی جگہ دعاگو اور متمنی تھے کہ کل یہ منصب عظیم ہمیں نصیب ہو

www.jamanshah.com

فطرتِ انسانی ہے کہ والد کی نسبت والدہ کا دل اپنی اولاد کیلئے بہت زیادہ حساس ہوتا ہے اس لئے ہر پاک والدہ نے یہ رات اپنے فرزندوں کے ساتھ کس طرح گزاری یہ الفاظ میں واضح کرنا ممکن ہی نہیں ہے، ہر ماں کو جب اس بات کا یقین ہو کہ یہ میرے جگر گوشہ کی زندگی کی آخری رات ہے تو انہوں نے اپنے لختِ جگر کی زندگی کی آخری رات سمجھتے ہوئے ان کو کتنا پیار کیا ہوگا ؟ اس کو تصور بھی محال ہے گویا کربلا کی شب عاشور کا منظر سامنے تھا

جناب عمران علیہ الصلواۃ والسلام اور جناب عبداللہ علیہ الصلواۃ والسلام کی والدہ ماجدہ نے اپنے فرزندان کو عجیب نصیحت فرمائی، اپنے دونوں بیٹوں سے مخاطب ہو کر فرماتی ہیں کہ بیٹو ! میں ماں ہوں میرا دل گواہی دیتا ہے کہ کل قرعہ اندازی کے دوران تم دونوں میں سے ہی کسی ایک کے نام قرعہ ضرور نکلے گا، میرے دودھ کی لاج رکھنا قربانی میں کسی قسم کی گھبراہٹ یا ہچکچاہٹ کا اظہار نہ کرنا، اس قدر خوش دلی سے قربان ہونا کہ دیکھنے والے عش عش کر اُٹھیں، اب میری عزت اور لاج آپ کے ہاتھ میں ہے اور مجھے اپنے دونوں بیٹوں پر مکمل اعتماد ہے کہ کل انشاء اللہ ضرور آپ ماں کو سرخرو کریں گے

صبح ہوئی، جناب عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام نے تمام تبرکاتِ انبیاء زیب تن فرمائے جناب آدم علیہ السلام کی عبا، جناب شیث علیہ السلام کی نعلین، جناب نوح علیہ السلام اور جناب سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھیوں سے دست ہائے کرم کو مزین فرمایا...... ایک نرم و ملائم سی رسی اور ایک خنجر اُٹھایا، اسے دوبارہ تیز کیا تا کہ ذبیح اللہ کو کوئی تکلیف نہ ہو، اپنے حجرہ مبارک سے باہر تشریف لائے اور اللہ اکبر کی صدا بلند فرمائی

www.jamanshah.com

اس آواز کو سنتے ہی آپ کے آٹھ فرزند فوراً ہی اپنے گھروں سے باہر تشریف لائے مگر دو بیٹے باہر نہیں آئے

آپ نے جا کر دیکھا تو معظّمہ کونین جناب ام عمران علیہ الصلواۃ والسلام اپنے دونوں بیٹوں کو سجانے سنوارنے میں مصروف تھیں، فاخرہ لباس زیب تن کرنے کے بعد آپ بیٹوں کی زلفوں میں کنگھی کر رہی تھیں مگر اس کے ساتھ ساتھ آنکھوں سے آنسو بھی جاری تھے، باری باری بیٹوں کو سجا رہی ہیں پیار کر رہی ہیں مگر دل کی حسرت ہے کہ تمام ہونے کا نام ہی نہیں لیتی، رو رو کر فرماتی ہیں کہ مجھے یقین ہے کہ خالق اکبر کی نگاہِ انتخاب میرے سبط اصغر پر ہی مرکوز ہو گی کیونکہ جب بھی میں ان کی منور پیشانی پر بوسہ ثبت کرتی ہوں تو میرا دل زیادہ زور سے دھڑکتا ہے

واضح رہے کہ شہنشاہِ انبیاء و مرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نورِ مبین نسل در نسل منتقل ہوتا ہوا اس وقت تک مصابحِ حرم توحید جناب عبداللہ علیہ الصلواۃ والسلام کی پیشانی منور تک پہنچ چکا تھا اس لئے باقی بھائیوں کی نسبت ان کا چہرہ اس قدر زیادہ منور اور روشن تھا کہ اس بات سے پاک خاندان علیہم الصلواۃ والسلام کے سب لوگ آگاہ تھے کہ یہی پاک ذات ہی خالق اکبر کے نورِ ازل کی امین ہے

جناب عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام کے قدموں کی آہٹ سن کر دونوں بھائیوں نے اپنی پاک والدہ گرامی کے گلے سے باہیں نکالیں اور فوراً اپنے کمرے سے باہر تشریف لائے، اس وقت ان کی والدہ ماجدہ نے اپنے سرتاج سے عرض کیا کہ مجھے صرف ایک مرتبہ اپنے بیٹوں کو پیار کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیں، اجازت ملنے پر دوبارہ اپنے بیٹوں کو جی بھر کر پیار فرمایا، تاریخ بتاتی ہے کہ ان دونوں پاک

www.jamanshah.com

بھائیوں کی ایک کمسن پاک ہمشیر بھی اس موقعہ پر موجود تھیں جو ان دونوں کے ساتھ چلتی ہوئی گھر اطہر کے دروازہ تک آئیں اور وہیں سے بھائیوں کو الوداع کہا، دونوں نے اپنی معصوم بہن کو گلے لگا کر بے ساختہ پیار کیا اور منزل شہادت کی طرف روانہ ہوئے ...... مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہاں پر کربلا معلّٰی کے کچھ مناظر قبل از وقت لوگوں کو دکھائے جا رہے تھے

یہاں قربان ہونے والی ذات کا سن اطہر گیارہ سال کا تھا وہاں فقط چھ ماہ کا صغیر تھا جو تین روز کا پیاسہ بھی تھا، جسے اپنی چار سال کی کم سن بہن رُخصت کرنے درِ خیام تک تشریف لائی تھیں، یہاں والدین کو یقین تھا کہ قرعہ کسی ایک کے نام ہی نکلے گا شاید میرا یہ بیٹا بچ جائے مگر وہاں پر یہ یقین تھا کہ میرے لعل نے ہرگز واپس نہیں آنا ہے اور میدان میں جا کر اپنے بابا کے پاک مشن پر قربان ہو کر ہمیں سرخرو کرنا ہے

جناب عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام گھر اطہر سے برآمد ہوئے، مکہ کے لوگ روتے ہوئے ساتھ روانہ ہوئے، حرم کعبہ میں داخل ہوئے، دس بیٹوں کے ساتھ سب سے پہلے بیت اللہ کے گرد سات مرتبہ طواف کیا

(2)......اسلام میں اِسی دن سے بیت اللہ کے گرد طواف کے چکروں کی تعداد سات مقرر ہوئی تھی جو ہمیشہ باقی رہے گی جبکہ اس سے پہلے یہ تعداد متعین نہیں تھی طواف کی تکمیل پر حجر اسود کے سامنے دس فرزندان سمیت حاضر بارگاہِ قدس ہوئے اور دستِ دعا اُٹھا کر فرمایا

اے رب کعبہ وحرم، اے مالک حطیم و زمزم، اے رب ملائکہ و امام و امم! میں

www.jamanshah.com

اپنے عہد کی تکمیل کیلئے حاضر ہوں، میرے دس فرزند بھی تیری بارگاہ قدس میں حاضر ہیں، اب تو جس کو قربانی کیلئے پسند فرمائے تو ہم سب کا مالک کل ہے

اس کے بعد اپنے ترکش سے دس تیر برآمد فرمائے، ہر تیر کی نوک پر ایک ایک فرزند کا نام پاک لکھا، پھر خود جا کر ان تیروں کو بیت اللہ کے اندر جا کر رکھ دیا، اس کے بعد ایک غلام کو حکم دیا کہ یہ ہماری ردا ہے اسے اپنے ہاتھوں پر اُٹھا لے اور اندر جا کر آنکھیں بند کر کے ایک تیر اُٹھا، باہر آ کر دیکھ کہ اس تیر پر میرے جس بیٹے کا نام تحریر ہو یہ ردا اس کے گلے میں پہنا دینا ہم سمجھ جائیں گے کہ خالق دوجہاں نے میرے اس بیٹے کو قربانی کیلئے پسند فرمایا ہے یعنی جس طرح قربانی کے جانور کے گلے میں رسی پہنائی جاتی ہے یہاں رسی کی جگہ میری عبا ہوگی

(3)......اس دن سے یعنی اس رسم کی ادائیگی کے بعد سے قربانی کے جانور کے گلے میں ڈالی جانے والی رسی کا احترام واجب قرار دیا گیا تھا جسے اسلام نے بطریق اولیٰ آج تک باقی رکھا ہے

قرعہ اندازی کرنے والا غلام کعبہ کے اندر گیا اور ایک تیر اُٹھا کر واپس آیا، باہر آ کر دیکھا تو اس پر جناب عبداللہ علیہ الصلواۃ والسلام کا اسم گرامی تحریر تھا، غلام نے جناب عبداللہ علیہ الصلواۃ والسلام کے قریب جا کر مؤدبانہ انداز میں ردا پیش کی، آپ نے ردا کو دونوں ہاتھوں پر لیا، چوم کر اسے آنکھوں سے لگایا اور فرط مسرت سے آپ کا چہرہ گلنار ہو گیا اور ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی، ردا کا ایک سرا اپنے گلے میں موزوں فرمایا اور دوسرا سرا پکڑ کر اپنے پاک بابا کے ہاتھ میں دیا، مسکرا کر فرماتے ہیں بابا جان اپنے تمام بھائیوں سے میں کس قدر زیادہ خوش نصیب ہوں

کہ اس منصب اعلیٰ کو حاصل کر چکا ہوں کہ جس کے حصول کے ہم سبھی متمنی تھے
جناب عمران علیہ الصلواۃ والسلام نے دوڑ کر اپنے چھوٹے بھائی کا ہاتھ پکڑ لیا اور رو کر اپنے پاک بابا کی بارگاہ میں عرض کیا کہ کیا میں ان کا فدیہ بن سکتا ہوں؟
گھر اطہر کے دروازہ پر مخدراتِ عصمت موجود تھیں، جب یہ خبر ان تک پہنچی تو وہاں ایک کہرام برپا ہو گیا، تمام اہل خانہ کی یہ خواہش تھی کہ چاہے اور تمام فرزندان کو قربان کر دیا جائے مگر جناب عبداللہ علیہ الصلواۃ والسلام ہمیشہ زندہ وسلامت رہیں کیونکہ یہ نورِ الٰہی کے امین ہیں
لوگوں نے عرض کیا کہ حضور خالق اکبر نے اپنی قربانی تو منتخب فرمائی ہے مگر ہم آپ سے التجا کرتے ہیں کہ آپ ایک مرتبہ اور قرعہ اندازی فرمائیں
جناب عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام نے لوگوں کے اصرار پر تین مرتبہ قرعہ اندازی فرمائی اور ہر مرتبہ قرعہ میں مصباح حرم جناب عبداللہ علیہ الصلواۃ والسلام کا نام پاک ہی برآمد ہوا (4)......اسی دن سے اسلام میں استخارہ کی مقدار تین مرتبہ مقرر ہوئی
جناب عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام نے اپنے لخت جگر جناب عبداللہ علیہ الصلواۃ والسلام کو دیوارِ کعبہ کے نزدیک سجدہ ریز ہونے کا حکم دیا اور خود خنجر برآمد فرما کر ان کے قریب تشریف لائے، اس وقت باقی نو 9 بھائی آ کر اپنے پاک بابا کے قدموں پر گر پڑے اور عرض کیا کہ ہم سب اپنے اس بھائی پر قربان ہونے کو حاضر ہیں مگر آپ ان کو قربان نہ کریں......اس وقت سبھی موجودگان گریہ کناں تھے، کسی نے خنجر پکڑ لیا، کچھ قدموں پر گر پڑے اور کچھ نے دست بستہ گزارش کی
اس وقت رؤسائے مکہ میں سے عکرمہ بن عامر آگے بڑھا اور روتے ہوئے عرض

www.jamanshah.com

کیا کہ حضور آپ یہ نہ سمجھیں کہ ہم آپ کے اور آپ کے خالق کے درمیان حائل ہو رہے ہیں، ہم تصدیق کرتے ہیں کہ آپ کا مقصد حق ہے مگر ہم سب سے اس لخت جگر کی قربانی کا منظر برداشت نہیں ہوتا جس کی وجہ آپ کو بھی معلوم ہے

قربانی کا ایک طریقہ یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ مال بھی انسان کا فدیہ وصدقہ ہوسکتا ہے اور انسانی جان کی دیت اونٹوں کی شکل میں تمام اہل عرب ادا کرتے ہی ہیں

آپ نے ان تمام بھائیوں کے درمیان قرعہ اندازی فرمائی ہے، اب ہماری گذارش پر جناب عبداللہ علیہ الصلواۃ والسلام اور اونٹوں کے درمیان قرعہ اندازی فرمائیں اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ اپنے اس لخت جگر کی دیت کے طور پر خلاقِ دوجہاں کی بارگاہ میں آپ اونٹوں کی قربانی پیش کریں

فرمایا مجھے یقین ہے کہ خالق کون ومکاں میرے محبوب ترین بیٹے کو پسند فرما چکا ہے چاہے ہزار مرتبہ قرعہ اندازی کروں اسی کا انتخاب ہی ہوگا بہر حال آپ کی رائے کا احترام کرتے ہوئے ہم یہ بھی کر کے دیکھ لیتے ہیں مگر پہلے قربانی کیلئے سو اونٹ مہیا کئے جائیں کیونکہ جب تک اونٹ موجود نہ ہوں اس وقت تک قرعہ اندازی مناسب نہیں ہے اور کل تک یہ انتظام کرلیں ہم کل دوبارہ قرعہ اندازی فرمائیں گے

تاریخ کا ایک المیہ یہ ہے کہ کتب تاریخ میں واقعات تو بیان کر دئے جاتے ہیں مگر جذبات واحساسات کو بے دردی سے کچل دیا جاتا ہے...... اب کوئی تاریخ ہمیں یہ نہیں بتاتی کہ یہ رات جناب عبداللہ علیہ الصلواۃ والسلام کے ساتھ ان کی پاک والدہ صلواۃ اللہ علیہا نے کس حال میں گزاری یا اس وقت ان کے احساسات کیا تھے

دوسرے دن پہلے دس اونٹ منگوائے گئے ان کو بیت اللہ کے گرد بغرض طواف سات مرتبہ پھرایا گیا اس کے بعد کعبہ مکرم کے ایک طرف اونٹوں کو کھڑا کر دیا گیا دوسری جانب جناب عبداللہ علیہ الصلواۃ والسلام تشریف لے آئے قرعہ اندازی ہوئی اور قرعہ جناب عبداللہ علیہ الصلواۃ والسلام کے نام نکلا، جناب عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام کے چہرۂ اطہر پر خوشی کی ایک لہر دوڑی اور آپ نے سجدۂ شکرادا فرمایا کہ خالق نے میرے لختِ دل کو پسند فرمایا ہے

بعض روایات میں ہے کہ نو مرتبہ قرعہ اندازی ہوئی اور ہر مرتبہ اونٹوں کی تعداد میں دس کا اضافہ کیا گیا، دوسری روایت یہ ہے کہ ہر مرتبہ اونٹوں کی تعداد کو پہلے کی نسبت دگنا کیا گیا، بہر حال جو بھی صورت ہو 80 اونٹوں تک قرعہ اندازی میں جناب عبداللہ علیہ الصلواۃ والسلام کے نام پاک کا انتخاب ہوا

جناب عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام نے اپنی اولاد اور اپنے اہل خاندان علیہم الصلواۃ والسلام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اب تو آپ سب کو یقین ہو چکا ہے کہ خالق کائنات کو صرف اور صرف میرے اسی فرزند کی قربانی منظور ہے میرے خیال میں اب کوئی گنجائش باقی نہیں رہی ہے

اس کے بعد اپنے لختِ جگر کو سینے سے لگایا، پیشانی پر بوسہ دیا، رُخسار چومے اور پوچھا کہ بیٹے اللہ کی راہ میں قربان ہونا کیسا محسوس ہورہا ہے؟

☆ یا ابت احلی من العسل کہ شہادت کا ذائقہ شہد سے زیادہ میٹھا محسوس ہورہا ہے

میدانِ کربلا میں یہی سوال شہنشاہِ کربلا علیہ الصلواۃ والسلام نے اپنے فخر یوسف بیٹے شہزادہ امیر قاسم علیہ الصلواۃ والسلام سے کیا تھا اور انہوں نے بالکل انہی الفاظ میں جواب دیا تھا

www.jamanshah.com

جناب عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ اگر کوئی وصیت کرنا چاہیں تو کرلیں ......شہزادے پاک نے جواب دیا کہ لاکھ حمد ہے خالق کائنات کی کہ جس نے اپنی قربانی کیلئے مجھے منتخب فرمایا ہے اور میں اس احسانِ عظیم پر اس غیب ذات کا شکر گزار ہوں ......آپ کی بارگاہ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ

1 ...... آپ میرے ہاتھ پاؤں مضبوطی کے ساتھ باندھ دینا تاکہ قربان ہونے کے دوران مجھ سے کوئی ایسی بات سرزد نہ ہو جو قربانی کے شایانِ شان نہ ہو

2 ......قربان کرتے وقت میرے چہرے کو کپڑے سے ڈھانپ دینا تاکہ آپ کی ذات پر شفقت پدری غالب نہ آنے پائے

3 ...... میرے خون سے اپنے لباس اطہر کو آلودہ نہ ہونے دینا کیونکہ خون آلود لباس کے ساتھ آپ گھر اطہر میں تشریف لے جائیں تو شاید مستورات برداشت نہ کرسکیں

4 ...... ہماری آخری وصیت یہ ہے کہ اولاد کے حق میں والدہ بہت زیادہ حساس ہوتی ہے ہماری والدہ شاید یہ صدمہ نہ سہہ سکیں اس لئے میری والدہ ماجدہ کا خاص خیال رکھنا اور ان کو صبر اور حوصلہ کی تاکید فرماتے رہنا

یہی وصیت بوقت آخر میدانِ کربلا میں شہزادہ علیؑ اکبر علیہ الصلواۃ والسلام نے اپنے مظلوم بابا سے کی تھی کہ میرے بعد میری پاک والدہ کا خیال رکھنا تو شہنشاہِ کرب و بلا علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ بیٹے یہ وصیت تو آپ کو اُسے کرنا چاہیے تھی کہ جس نے اس دنیا میں زندہ رہنا ہو، ہم سبھی تو راہیءِ ملک عدم ہیں، تھوری دیر بعد ہم بھی اسی منزل پر پہنچنے والے ہیں جہاں آپ جارہے ہیں

جناب عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام نے اپنے نورِ چشمین کو سجدہ کا حکم فرمایا، سجدہ ادا کرنے کے بعد ایک نرم و ملائم رسی کے ساتھ مضبوطی سے آراستہ فرمایا، پھر دیوارِ کعبہ کے قریب آپ کو لٹا دیا، اپنی عبا اور قبا کو بڑی احتیاط کے ساتھ سمیٹتے ہوئے آپ نے دست دعا بلند فرمائے اور دعائے قربانی کی تلاوت شروع فرمائی

جب یہ اطلاع پردہ داروں تک پہنچی تو جناب عبداللہ علیہ الصلواۃ والسلام کی کمسن پاک ہمشیر جن کا نام پاک (ع ات ک ہ) صلواۃ اللہ علیہا ہے انہوں نے اپنی پاک والدہ سے عرض کیا کہ اماں ہمیں اجازت عطا فرمائیں ہم اپنے بھائی سے آخری بار ملنے جانا چاہتی ہیں، انہوں نے فرمایا کہ بیٹی حرم اطہر کے صحن میں لوگوں کا اژدھام ہے، تل دھرنے کی جگہ نہیں ہے اور آپ پردہ دار ہیں کیسے جائیں گی؟ عرض کیا کہ برقعہ پہن کر جائیں گی اور امید ہے کہ لوگ مجھے راستہ دے دیں گے...... اجازت ملنے پر یہ معصوم بہن روانہ ہوئیں اور مخلوق کے رش میں سے راستہ بناتی ہوئی عین اس وقت وہاں پہنچیں کہ جب جناب عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام دعائے قربانی کی تکمیل فرما کر اپنے لختِ جگر کے گلے پر خنجر چلانے ہی والے تھے

معصوم بہن یہ دردانگیز منظر برداشت نہ سکی اور اپنے بھائی کے اوپر خود کو گرا لیا اور دونوں ہاتھوں سے اپنے پاک بابا کا ہاتھ پکڑ لیا

پہلی مرتبہ جناب عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے، فوراً اپنی عبا اتار کر اپنی دختر پاک کے برقعہ کے اوپر ڈالی اور دھیمے لہجے میں فرمایا کہ بیٹی آپ کیا چاہتی ہیں کہ ہم اپنے مقصد سے دست بردار ہو کر وہ منت، وہ عہد پورا نہ کر سکیں جو کہ ہم اپنے پروردگار سے کر چکے ہیں، عرض کیا بابا جان میں ہرگز

ہرگز یہ نہیں چاہتی، نہ ہی آپ کو روک سکتی ہوں، صرف اتنا عرض کرتی ہوں کہ لوگوں کے کہنے پر آپ نے نو مرتبہ قرعہ اندازی فرمائی ہے صرف ایک مرتبہ میرے کہنے پر بھی قرعہ اندازی فرمالیں تو یہ آپ کا احسان ہوگا اور اس مرتبہ خالق کائنات کی طرف سے جو فیصلہ بھی صادر ہوا مجھے منظور ہوگا

جناب عبدالمطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ بیٹی آپ گھر تشریف لے جائیں، ہم آپ کے کہنے پر ایسا ہی کرتے ہیں...... جناب عمران علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کمسن پاک بہن کو گھر اطہر تک پہنچایا، جناب عبدالمطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہم آخری مرتبہ قرعہ اندازی تو کراتے ہیں مگر ہم خود اسی مقام پر اسی حالت میں موجود رہیں گے، میرا لختِ جگر زمین سے نہیں اُٹھے گا، ہمارا زانو اس کے سینہ پر ہی رہے گا اور ہمارا خنجر اسی طرح ان کے گلے پر ہی رہے گا اور اگر اس مرتبہ بھی قرعہ ہمارے نورِ چشم کے نام نکلا تو پھر ہم ایک پل کی بھی تاخیر نہیں کریں گے

فوراً سو اونٹ منگوائے گئے، ان کو بیت اللہ کا طواف کرایا گیا، قرعہ کیلئے تیر کعبہ مکرم کے اندر رکھوائے گئے، جب قرعہ برآمد کیا گیا تو اس میں اونٹوں کا انتخاب سامنے آیا، سب لوگوں کے چہروں پر سکون کی لہر دوڑی، مگر جناب عبدالمطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ فیصلہ حق و انصاف سے بعید ہے کیونکہ دس مرتبہ قرعہ اندازی کی گئی نو مرتبہ قرعہ میرے بیٹے کے نام آیا اور صرف ایک مرتبہ اونٹوں کا منتخب ہونا میرے لئے باعث اطمینان نہیں ہے، جتنی مرتبہ قرعہ میں میرے لختِ دل کا نام برآمد ہوا ہے جب تک اتنی ہی مرتبہ اونٹوں کے نام قرعہ نہیں نکلے گا رب کعبہ کی قسم ہم اپنے ارادے سے پیچھے نہیں ہٹیں گے اور اپنی بات پر قائم رہیں

www.jamanshah.com

گے، اس لئے نو مرتبہ اور قرعہ اندازی کی جائے...... آپ کے حکم پر قرعہ اندازی شروع ہوئی اور ہر مرتبہ قرعہ اندازی میں اونٹوں کا انتخاب سامنے آتا رہا، جب قرعہ اندازی کرنے والا غلام چوتھی مرتبہ کعبہ کے اندر قرعہ اُٹھانے کیلیئے داخل ہوا تو کعبہ کی دیواروں میں لرزہ پیدا ہوا اور اندر سے آواز آئی کہ بے شک آپ کو ہم نے ثابت قدم پایا ہے اور آپ کی قربانی خالق نے قبول و منظور فرمائی ہے

سب سے پہلے جناب عمران علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بجلی کی سی سرعت سے دوڑ کر اپنے بابا جان کے زانو کے نیچے سے اپنے پاک بھائی کو اُٹھایا، تمام بھائی سجدۂ شکر میں کعبہ مکرم کے سامنے سر بہ سجود ہو گئے، سجدۂ شکر بجا لانے کے بعد بھائیوں نے روتے ہوئے جناب عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رُخساروں سے، جسم سے اور لباس سے خاک صاف کی

جناب عبدالمطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ صفا و مروہ کے درمیان مقام خرورہ پر ان اونٹوں کو ذبح کیا جائے اور جب تک یہ تمام اونٹ ذبح نہ کر دیئے جائیں ہم گھر نہیں جائیں گے، اونٹ فوراً ذبح کر دیئے گئے اور ان کا گوشت غرباء میں تقسیم کر دیا گیا تو پھر حضور اپنے لخت جگر کے ساتھ اپنے گھر اطہر میں تشریف لے گئے

(5)...... اس دن سے انسانی دیت کی مقدار سو 100 اونٹ مقرر ہوئی جو آج تک اسلام کا حصہ ہے کہ انسانی جان کی دیت سو 100 اونٹ ہی ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّل فَرَجھُم بِقَائِمِھِمٔ عَجَلَ اللّٰہُ فَرَجَہُ الشریف
وَ صَلَوَاتُ اللّٰہُ عَلَیہِ وَ عَلٰی آلِہٖ اَجمَعِین

www.jamanshah.com

هو الله المستعان الكريم
يا مولا كريم عجل الله فرجك و صلوات الله عليك و علىٰ آبائكؑ و آلكؑ و اولادكؑ واصحابك و خدامك ما دام الله تعالىٰ

دوسری مجلس

اوّلیت نورِ محمدؐ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دوستو!

حبیب رب اکبر، حامل نورِ منور، شفیع الآثمین، رحمتہ اللعالمین، مالک عرش اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات طیبہ کے کلی حالات وواقعات کو مجالس کے قلیل وقت میں بیان کرنا انتہائی مشکل ہے کیونکہ مجالس میں عزادار کا ایک مخصوص مزاج ہوتا ہے سامعین کی سماعت کا ایک مخصوص پیٹرن (pattern) ہوتا ہے، قلت وقت کا سامنا بھی ہوتا ہے۔اپنے اس سلسلۂ مجالس میں چاہتا یہ ہوں کہ سیرت طیبہ کے کچھ حصے پیش کرنے کی سعادت حاصل کرکے ان کے انصار وعباد میں اپنا نام شامل کرلوں

دوستو جب بھی کوئی سیرت نگار سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ لکھنے کا آغاز کرتا ہے تو سب سے پہلے ان کے نورِ اقدس کے ظہورِ اول سے آغاز کرتا ہے اس لئے میں بھی اسی مقام سے آغاز کررہا ہوں مگر میں اپنی طرف سے کچھ عرض کرنے کی بجائے وہ واقعات شہنشاہ معظم امیر کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے پیش کرکے ان کی ترجمانی کرنا چاہتا ہوں

☆روی عن امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام قال کان الله ولا شیء معه فاول ما خلق نور حبیبه محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک وقت تھا جب صرف اللہ جل جلالہ کی ذات واجب الوجود موجود تھی اور اس کے ساتھ کوئی بھی چیز موجود نہ تھی اس وقت اللہ جل جلالہ نے اپنے پاک حبیب شہنشاہ معظم سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس ومطہر نور کو خلق فرمایا

☆ان الله خلق نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من نور اخترعه من عظمتهٖ و جلاله و هو نور هویته

فرمایا اللہ جل جلالہ نے اپنے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور اقدس کو اپنے نور عظمت وجلال میں سے اختراع فرمایا جو اس کی ہویت ذات کا نور تھا......

☆قبل خلق الماء والعرش والكرسی و السماوات والارض واللوح والقلم والجنه والنار والملائكة وآدم وحواء باربعة وعشرين و اربع مائة الف عام

فرمایا اللہ جل جلالہ نے اپنے نورِ ذات میں سے اپنے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو الما، عرش، کرسی، زمین، آسمان، لوح، قلم، جنت، جہنم، ملائکہ، جناب آدم علیہ السلام اور حوا سے چار لاکھ چوبیس ہزار سال پہلے اختراع فرمایا۔ یہ سال زمینی سال نہیں بلکہ اِلٰہی سال ہیں جن کا ایک سیکنڈ ہمارے اربوں کھربوں سالوں سے بھی زیادہ طویل ہوتا ہے

☆ فلما خلق الله تعالی نور نبینا محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقی الف عام بین یدی الله عزوجل واقفا یسبحه ویحمده والحق تبارك وتعالی ینظر الیه ویقول یا عبدی

www.jamanshah.com

انت المراد و المرید وانت خیرتی من خلقی وعزتی وجلالی لولاک لما خلقت الافلاک من احبک احببته ومن ابغضک ابغضته......(بحار جلد15)

شہنشاہ معظم حبیب رب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک نور جب ہویت ذات کے نور سے جدا ہوکر ظہور پذیر ہوا تو ایک ہزار سال تک خلوت اِلٰہیہ میں واجب الوجود کے روبرو رہا۔ گویا خالق اپنے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرکے ان کے جمال وحدت مثال پر صلوات نچھاور کرتا رہا اور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی ذات کی حمد و تسبیح میں مصروف رہے، یہ اس کی حمد کرتے تھے، وہ ان پر صلوات پڑھتا تھا یہ سلسلہ ایک ہزار سال اِلٰہی تک قائم رہا اس کے بعد اللہ جل جلالہ نے اپنے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رُخ انور پر نظر وحدانیت فرمائی اور اپنے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب فرمایا اے میرے پاک محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ہی میری مراد ہیں اور آپ ہی میرے ارادہ فرمانے والے ہیں اور آپ کی ذات ہی خیرالخلائق ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم اگر میں آپ کی ذات کو ظاہر نہ فرماتا تو کائنات و ارض وسما کو بھی خلق نہ کرتا اب میری ذات کا یہ فیصلہ ہے کہ جو آپ کی ذات کے ساتھ محبت کرے گا میں اس کے ساتھ محبت کروں گا اور جو آپ کی ذات کے ساتھ بغض رکھے گا میں اس کے ساتھ بغض رکھوں گا آج سے آپ کی محبت میری محبت ہے، آپ کی عداوت میری عداوت ہے، یعنی جو آپ کے ساتھ رویہ ہوگا وہ میرے ساتھ ہوگا

☆ فتلألأ نوره و ارتفع شعاعه فخلق الله منه اثنی عشر حجابا اولها حجاب القدرة ثم حجاب العظمة ثم حجاب العزة ثم حجاب الهيبة ثم حجاب الجبروت ثم

www.jamanshah.com

حجاب الرحمة ثم حجاب النبوة ثم حجاب الكبرياء ثم حجاب المنزلة ثم حجاب الرفعة ثم حجاب السعادة ثم حجاب الشفاعة

جس وقت اللہ جل جلالہ نے یہ فرمایا کہ آپ کی محبت میری محبت ہے اس وقت اللہ جل جلالہ کے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور موجزن ہوا، ان اُٹھتی ہوئی موجوں میں سے اللہ جل جلالہ نے یکے بعد دیگرے بارہ نورانی حجابات خلق فرمائے یعنی

() حجاب قدرت () حجاب عظمت () حجاب عزت () حجاب ہیبت () حجاب جبروت () حجاب رحمت () حجاب نبوت () حجاب کبریا () حجاب منزلت () حجاب رفعت () حجاب سعادت () حجاب شفاعت

☆ ثم ان الله تعالى امر نور رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان يدخل فى حجاب القدرة فدخل وهو يقول سبحان العلى الاعلى وبقى على ذلك اثنى عشر الف عام

جس وقت سارے حجابات مکمل ہو گئے تو اللہ جل جلالہ نے اپنے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا آپ سب سے پہلے حجاب قدرت میں داخل ہو جائیں سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجاب قدرت میں داخل ہوئے اور پورے بارہ ہزار سال تک یہاں انہوں نے سبحان العلی الاعلی کی تسبیح فرمائی ہے

☆ ثم امره ان يدخل فى حجاب العظمة فدخل وهو يقول سبحان عالم السر واخفى احد عشر الف عام

پھر شہنشاہ معظم سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجاب عظمت کے اندر داخل ہوئے اور پورے گیارہ ہزار سال تک یہاں انہوں نے سبحان عالم السر کی تسبیح فرمائی ہے

☆ ثم دخل فى حجاب العزة وهو يقول سبحان الملك المنان عشرة آلاف عام

پھر شہنشاہ معظم سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجاب عزت میں داخل ہوئے اور پورے دس ہزار سال تک یہاں انہوں نے سبحان الملك المنان کی تسبح فرمائی ہے☆

ثم دخل فی حجاب الهية وهو يقول سبحان من هو غنى لا يفتقر تسعة آلاف عام

پھر شہنشاہ معظم سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجاب اِلٰہیہ میں داخل ہوئے اور پورے نو ہزار سال تک یہاں انہوں نے سبحان من هو غنى لا يفتقر کی تسبیح فرمائی ہے☆

ثم دخل فی حجاب الجبروت وهو يقول سبحان الكريم الاكرم ثمانية آلاف عام

پھر شہنشاہ معظم سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجاب جبروت میں داخل ہوئے اور پورے آٹھ ہزار سال تک یہاں انہوں نے سبحان الكريم الاكرم کی تسبیح فرمائی ہے

☆ثم دخل فی حجاب الرحمة وهو يقول سبحان رب العرش العظيم سبعة آلاف عام

پھر شہنشاہ معظم سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجاب رحمت میں داخل ہوئے اور پورے سات ہزار سال تک یہاں انہوں نے سبحان رب العرش العظيم کی تسبیح فرمائی

☆ ثم دخل فی حجاب النبوة وهو يقول سبحان ربك رب العزة عما يصفون ستة آلاف عام

پھر شہنشاہ معظم سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجاب نبوت میں داخل ہوئے اور پورے چھ ہزار سال تک یہاں انہوں نے سبحان ربك رب العزه عما يصفون کی تسبیح فرمائی

ثم دخل فی حجاب الكبرياء وهو يقول سبحان العظيم الاعظم خمسة آلاف عام

پھر شہنشاہ معظم سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجاب الکبر یا میں داخل ہوئے اور پور پانچ ہزار سال تک یہاں انہوں نے سبحان العظيم الاعظم کی تسبیح فرمائی ہے

☆ ثم دخل فی حجاب المنزلة وهو يقول سبحان العليم الكريم اربعة آلاف عام

پھر شہنشاہ معظم سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجاب منزلت میں داخل ہوئے اور چار ہزار سال تک یہاں انہوں نے سبحان العليم الكريم کی تسبیح فرمائی ہے

☆ ثم دخل فی حجاب الرفعة وهو يقول سبحان ذی الملك و الملكوت ثلاثة آلاف عام

پھر شہنشاہ معظم سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجاب رفعت میں داخل ہوئے اور تین ہزار سال تک یہاں انہوں نے سبحان ذی الملك و الملكوت کی تسبیح فرمائی ہے

☆ثم دخل فی حجاب السعادة وهو يقول سبحان من يزيل الاشياء ولا يزول الفي عام

پھر شہنشاہ معظم سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجاب سعادت میں داخل ہوئے اور دو ہزار سال تک یہاں انہوں نے سبحان من يزيل الاشياء ولا يزول کی تسبیح فرمائی ہے

☆ ثم دخل فی حجاب الشفاعة و هو يقول سبحان الله و بحمده سبحان الله العظيم الف عام

پھر شہنشاہ معظم سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجاب شفاعت میں داخل ہوئے اور ایک ہزار سال تک یہاں انہوں نے سبحان الله و بحمده سبحان الله العظيم کی تسبیح فرمائی ہے

☆قال الامام علیؑ بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام ثم ان الله تعالى خلق من نور محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشرين بحرا من نور فی كل بحر علوم لا يعلمها الا الله تعالى ثم قال لنور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انزل فی بحر نور العلم

شہنشاہ معظم امیر کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ان مراحل کے بعد اللہ جل جلالہ نے اپنے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور میں سے بیس سمندر خالق فرمائے ہر سمندر

ایسے انوار عالم سے معمور و مملو تھا جن کا علم سوائے ذات واجب الوجود کے کسی کو نہیں ......اس کے بعد اللہ جل جلالہ نے نور اقدس سے فرمایا کہ آپ اب علم کے چودہ سمندروں میں اتر جائیں

☆ فنزل ثم فی بحر الصبر ثم فی بحر الخشوع ثم فی بحر التواضع ثم فی بحر الرضا ثم فی بحر الوفاء ثم فی بحر الحلم ثم فی بحر التقی ثم فی بحر الخشیة ثم فی بحر الانابة ثم فی بحر العمل ثم فی بحر المزید ثم فی بحر الهدی ثم فی بحر الصیانة ثم فی بحر الحیاء

نور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان چودہ نور کے سمندروں میں داخل ہوا یعنی بحر صبر، بحر خشوع، بحر تواضع، بحر رضا، بحر وفا، بحر حلم، بحر تقی، بحر خشیہ، بحر انابت، بحر عمل، بحر مزید، بحر ھدی، بحر صیانت، اور بحر حیا ☆

حتی تقلب فی عشرین بحرا فلما خرج من آخر الابحر قال الله تعالی یا حبیبی ویا سید رسلی ویا اول مخلوقاتی ویا آخر رسلی انت الشفیع یوم المحشر

نور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان چودہ سمندروں کے اندر منقلب رہا جس وقت آخری سمندر کو عبور فرمایا تب رب ذوالجلال والاکرام نے اپنے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے میرے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کے سردار و سرتاج وشہنشاہ اے میرے نور اول اے میرے آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی ذات کے پاک سر پر گنہگاروں کی شفاعت کا تاج موزوں رہے گا

☆فخرّ النُّور ساجدا ثم قام فقطرت منه قطرات كان عددها مائة الف واربعة وعشرين الف قطرة فخلق الله تعالى من كل قطرة من نوره نبيا من الانبياء فلما

www.jamanshah.com

تکاملت الانوار صارت تطوف حول نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کما تطوف الحجاج حول بیت اللہ الحرام

جس وقت رب ذوالجلال والاکرام نے یہ خطاب فرمایا تو اس کے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ میں سر جھکا دیا اور ایک طویل سجدہ ادا فرمایا اس سجدے کے دوران ان کے جسم اقدس سے پسینے کے قطرات ٹپکنے لگے۔

ادھر تمازتِ نورِ الٰہی سے پسینے کے ایک لاکھ چوبیس ہزار قطرات ٹپکے اس خلوت کی یادگار قائم کرنے کیلئے اللہ جل جلالہ نے پسینے کے ہر قطرہ سے ایک نبی کی روح تخلیق فرمائی۔ کسی قطرے سے جناب آدم علیہ السلام کی روح خلق ہوئی، کسی سے جناب نوح علیہ السلام کی روح وجود میں آئی، کسی قطرے سے جناب ابراہیم علیہ السلام کی روح خلق فرمائی گئی، کئی قطروں سے جناب موسیٰ علیہ السلام و جناب عیسیٰ علیہ السلام کی روح خلق ہوئی، جس وقت ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ورسل علیہم السلام کی روحیں کامل ہوگئیں تو اللہ جل جلالہ نے حکم فرمایا کہ تم میرے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد ایسے طواف کرو جیسے حاجی بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں حکم ملنے کی دیر تھی سارے انبیاء علیہم السلام تسبیح وتہلیل وتقدیس وتحمید کرتے ہوئے مصروفِ طواف ہو گئے

☆ فناداھم اللہ تعالی تعرفون من انا ؟......

اس وقت اللہ جل جلالہ نے ندا دی اے گروہ انبیاء ورسل کیا تم کو معلوم ہے کہ میں کون ہوں؟ سارے انبیاء ورسل علیہم السلام متحیر ہوئے کہ ہم کیا جواب دیں

☆فسبق نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل الانوار و نادی انت اللہ الذی لا الہ الا انت وحدك لا شريك لك رب الارباب وملك الملوك

www.jamanshah.com

اس وقت اللہ جل جلالہ کے نور ازل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انبیاء ورسل علیہم السلام کو درس دینے کیلئے سبقت فرمائی اور جواب میں عرض کیا کہ آپ وہ اللہ ہیں جس کے سوا کوئی اللہ ہے ہی نہیں، آپ واحد ولاشریک ہیں، آپ رب الارباب اور شہنشاہوں کے شہنشاہ ہیں۔ جس وقت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا تو اللہ جل جلالہ نے فرمایا کہ میری ذات صفات واسما سے منزہ وپاک تھی آج آپ نے میرا نام اللہ رکھا تو آج کے بعد یہ میرا اسم ذات ہے

☆ ثم خلق من نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جوهرة وقسمها قسمين فنظر الى القسم الاول بعين الالهية فخلق منها الماء عذبا ونظر الى القسم الثانى بعين الشفقة فخلق منها العرش فاستوى على وجه الماء

اس کے بعد اللہ جل جلالہ نے سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نورانور سے ایک جوہر خلق فرمایا، اس جوہر کو اللہ جل جلالہ نے دوحصوں میں تقسیم فرمایا، اس کے پہلے حصہ پر خالق نے نگاہ ہیبت وجلال فرمائی جس کے ساتھ ایک خوش ذائقہ آبِ نور خلق ہوا، اس کو عرفا الماء کا نام دیتے ہیں اوراس کو روحانیات میں حقیقت محمدیہ بھی کہا جاتا ہے۔ اوراس سے اگلے مراتب میں یہ نوراول کسی کے ادراک میں نہیں آتا یعنی مخلوق کے سامنے اس کی کوئی پہچان نہیں ہوتی بلکہ وہ رازِ الٰہی کی صورت رکھتا ہے جس کوسوائے اللہ جل جلالہ کے کوئی بھی نہیں سمجھ سکتا

اس کے بعد اللہ جل جلالہ نے دوسرے حصے کی طرف نگاہ شفقت فرمائی

☆فخلق العرش من نوره فخلق الكرسى من نور العرش وخلق من نور الكرسى اللوح وخلق من نور اللوح القلم وقال له اكتب توحيدى فبقى القلم الف عام

سکران من کلام الله تعالی

نور سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس دوسرے حصے سے اللہ جل جلالہ نے عرش اِلٰہی کی تکوین فرمائی ہے اور نورِ عرش سے کرسی رفیع کے نور کی تخلیق وتکوین فرمائی اور پھر نورِ کرسی رفیع سے لوح محفوظ کو ایجاد فرمایا اور نورِ لوحِ محفوظ سے نورِ قلم کو جامہ وجود بخشا۔اس کے بعد قلم کو حکم فرمایا کہ تو میری توحید لکھ۔کلام اِلٰہی سننے سے قلم پر وجدوعرفان کی کیفیت طاری ہوگئی ، لذتِ کلام اِلٰہی کے نشہ سے قلم مخمور ہوگیا اور ایک ہزار سال تک قلم پر یہ نشہ طاری رہا

☆ فلما افاق قال اکتب قال یارب ما اکتب قال اکتب لا اله الا الله محمد رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلما سمع القلم اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرّ ساجدا وقال سبحان الواحد القهار سبحان العظیم الاعظم

جس وقت قلم سے کلام اِلٰہی کا خمار اترا تو پھر آواز آئی اے قلم لکھ قلم نے عرض کیا میں کیا لکھوں ارشاد ہوا لکھو لا اله الا الله محمدؐ رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت قلم نے سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک سنا تو فوراً لوحِ محفوظ کو سجادۂ عبادت سمجھ کر نام کے ادب سے سجدہ ریز ہوگیا اور اس مقدس نام کی تعظیم کیلئے اللہ جل جلالہ کی حمد کرنا شروع کی کہ تم نے مجھے یہ نام لکھنے کا اعزاز عطا فرمایا اور سر بہ سجود ہو کر عرض کیا

☆قال سبحان الواحد القهار سبحان العظیم الاعظم...... ثم رفع راسه من السجود وکتب لا اله الا الله محمد رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب قلم نے سجدے سے سر اُٹھایا تو اس کے بعد کلمہ طیبہ لکھا اور اس کے بعد سوال

www.jamanshah.com

کیا☆ قال یارب ومن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الذی قرنت اسمه باسمك وذکره بذکرك میرا خالق یہ کون ذات ہیں جن کا نام پاک آپ کے نام پاک سے جڑا ہوا اور تجھ لاشریک کا شریک کلمہ ہے

☆قال الله تعالى له يا قلم فلولاه ما خلقتك ولا خلقت خلقى الا لاجله فهو بشير ونذيروسراج منير وشفيع وحبيب فعند ذلك انشق القلم من حلاوة ذكر محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ جل جلالہ نے فرمایا او قلم سن اگر یہ ذات نہ ہوتی تو تمہیں خلق نہ کیا جاتا اور میری پاک ذات نے ہر چیز اپنے اس پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر تخلیق وتکوین فرمائی ہے، یہ میرے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشیر ونذیر ہیں، سراج منیر ہیں شفیع العالمین ہیں، شہنشاہ انبیاء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کے میٹھاس کو محسوس کر کے قلم شق ہوا۔ اس وقت قلم نے ایک کلام کیا

☆ ثم قال القلم السلام عليك يا رسول الله صلی اللہ علیک وآلک وسلم فقال الله تعالى وعليك السلام منى ورحمة الله وبركاته

قلم نور نے فوراً شہنشاہِ انبیاء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان الفاظ کے ساتھ سلام کیا

☆السلام عليك يا رسول الله صلی اللہ علیک وآلک وسلم

یعنی ایک جزو نے اپنے کل کو سلام کیا، جس وقت قلم نور نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام عرض کیا تو سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب نہیں دیا بلکہ فوراً اللہ جل جلالہ نے قلم کو جواب دیا کہ میرا تجھے سلام ہو اور میری رحمت بھی نصیب ہو اور برکت کا نزول بھی ہو۔ یہاں غور کریں کہ جو بھی شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کرتا ہے اس کا جواب دینا اللہ جل جلالہ اپنی ذات پر واجب سمجھتا ہے۔ صلوات وسلام سے

www.jamanshah.com

روکنے والوں کیلئے یہ لمحہ ءِ فکریہ ہے

☆فلا جل هذا صار السلام سنة والرد فريضه

شہنشاہ معظم امیر کائنات علیہ الصلواۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اس دن سے سلام کرنا سنت ہوگیا اور جواب دینا واجب ہوگیا

☆وجری القلم فی اللوح المحفوظ فی ام الکتاب ثم اخوه صاحب اللوا یوم المحشر الاکبر وصیه و وزیره و خلیفته فی امته ......ثم احدا عشر اماما......

جواب اِلٰہی پا کر قلم لوح محفوظ پر جاری ورواں ہوگیا اور یہ لکھا کہ شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور ان کے بردار بجان برابر امیرالمومنین علیہ الصلواۃ والسلام محشر اکبر کے روز حامل لواء الحمد ہوں گے جو ان کے وصی بھی ہیں اور وزیر امور بھی اور امت مسلمہ میں ان کے خلیفہءِ مطلق بھی ہیں۔

اس کے بعد گیارہ آئمہ معصومین علیہم الصلواۃ والسلام کا ذکر بھی تحریر ہوا

☆ثم قال الله تعالى اكتب قضائی وقدری وما انا خالقه الی یوم القیامه

اس کے بعد اللہ جل جلالہ نے فرمایا اے قلم اب میری قضا وقدر کو تحریر فرما اور جو کچھ میں قیامت تک تخلیق وتکوین فرماؤں گا وہ سب کچھ لکھ دے

☆ثم خلق الله ملائكة يصلون على محمدؐ وآل محمدؐ علیہم الصلواۃ والسلام ويستغفرون لامته الی یوم القیامة

اس کے بعد اللہ جل جلالہ نے ملکوت کو خلق فرمایا جن کو حکم فرمایا کہ تم نے میرے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک آل پر قیامت تک صلوات پڑھنا ہے اور ان کے چاہنے والوں کی مغفرت طلب کرنا ہے

☆ ثم خلق الله تعالی من نور محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الجنة وزینها باربعة اشیاء التعظیم و الجلالة والسخاء والامانة وجعلها لا ولیائه و اهل طاعته

اس کے بعد اللہ جل جلالہ نے سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نورِ اقدس میں سے جنت کو خلق فرمایا اور اس کو چار چیزوں کے ساتھ زینت بخشی یعنی تعظیم، جلالت، سخاوت اور امانت کے ساتھ جنت کو آراستہ فرمایا اور اس کو پاک ذواتِ متعالیات کے چاہنے والوں اور اطاعت کرنے والوں کے نام وقف کر دیا

☆ثم خلق من بعدهم ارواح المؤمنین من امة محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم خلق الشمس و القمر والنجوم واللیل والنهار والضیاء والظلام وسائر الملائکة من نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس کے بعد بہت کچھ تخلیق ہوا، اس کے بعد مومنین کی روحوں کو تخلیق فرمایا گیا، ان کے بعد شموس و اقمار یعنی نظام سیارگان و نظام ہائے شمسی کو خلعت وجود بخشی گئی سلسلۂ لیل ونہار جاری ہوا، نظام ظلمت ونورانیت ایجاد ہوا، اور سارے ملائکہ کو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نورِ اقدس میں سے خلق فرمایا گیا یعنی پوری نوری مخلوق کو ان کے نور سے اختراع فرمایا گیا ☆فلما تکاملت الانوار سکن نور محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحت العرش ثلاثة و سبعین الف عام

جس وقت یہ سلسلۂ تخلیق مکمل ہوا تو اللہ جل جلالہ نے اپنے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو اپنے عرش کے سائے میں سکونت عطا فرمائی، یہاں اس پاک نور نے 73 ہزار اِلٰہی سال تک قیام فرمایا

☆ثم انتقل نوره الی الجنة فبقی سبعین الف عام ثم انتقل الی سدرة المنتهی فبقی سبعین الف عام

اس کے بعد سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک ذات کو جنت میں منتقل فرمایا گیا یہاں سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور اقدس نے ستر ہزار الٰہی سال گزارے، اس کے بعد ان کو ہبوط پذیر فرمایا گیا اور سدرۃ المنتہیٰ پر سکونت عطا فرمائی گئی۔

یہاں انہوں نے ستر ہزار سال رہائش رکھی ☆

ثم انتقل نوره الى السماء السابعة ثم الى السماء السادسة ثم الى السماء الخامسة ثم الى السماء الرابعة ثم الى السماء الثالثة ثم الى السماء الثانية ثم الى السماء الدنيا فبقى نوره فى السماء الدنيا الى ان اراد الله تعالى ان يخلق آدم علیہ السلام

اس کے بعد یہ ذات اقدس مسلسل ہبوط پذیر رہی، سب سے پہلے ساتویں آسمان پر، پھر چھٹے آسمان پر، پھر پانچویں آسمان پر، پھر چوتھے آسمان پر، پھر تیسرے آسمان پر، پھر دوسرے آسمان پر، پھر سمائے دنیا یعنی پہلے آسمان پر ان کا نزول ہوا، اور یہاں اربوں کھربوں سال تک قیام رہا۔ اس کے بعد جناب آدم علیہ السلام کی مٹی زمین سے منگوائی گئی اور شہنشاہ معظم امیر کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مل کر انہوں نے آدم علیہ السلام کا جسد خاکی تیار کروایا۔

یہی وجہ تھی کہ اللہ جل جلالہ نے ابلیس ملعون کو فرمایا تھا کہ تو نے اس کے سجدے سے انکار کر دیا ہے کہ جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا ہے۔ یعنی آدم علیہ السلام کو تیار کرنے والے دو ید اللہ ہیں، ایک سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسرے سرکار امیر کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام

☆فلما خلق الله تعالى آدم علیہ السلام اوحى الى الملائكة (انى خالق بشرا من طين فاذا سويته و نفخت فيه من روحى فقعوا له ساجدين) فحملت الملائكة جسد

www.jamanshah.com

آدم علیہ السلام ووضعوه علی باب الجنة وهو جسد لا روح فيه و الملائكة ينتظرون متی يؤمرون بالسجود

جس وقت اللہ جل جلالہ نے جناب آدم علیہ السلام کو خلق فرمانے کا ارادہ فرمایا تو ملکوت کو آگاہ فرمایا

قرآنی قصہ ہے، حکم فرمایا گیا تھا کہ جس وقت ہم اس کو مکمل کرلیں اور اس کے جسم کے اندر اپنی روح پھونک دیں تو تم فوراً سجدے میں گر جانا......جس وقت جناب آدم علیہ السلام کا خاکی جسد تیار ہوگیا تو ملکوت نے اس کو اُٹھا کر جنت کے دروازہ پر آرکھا اور ملکوت انتظار میں کھڑے ہوگئے کہ کس وقت اس کے اندر روح کا انفاخ ہوتا ہے اور ہمیں سجدے کا حکم ہوتا ہے.........ایک ہزار سال تک فرشتے انتظار میں کھڑے رہے۔ جس وقت ایک ہزار سال گزر گیا تو اس کے بعد جمعہ کے روز جب نماز ظہر کا وقت ہوا تو اس وقت اللہ جل جلالہ نے اپنی روح نسبتی کو جسد آدم علیہ السلام کے اندر داخل ہونے کا حکم فرمایا، حکم پروردگار کے تحت تمام فرشتوں نے اپنی گردنوں کو سجدے میں جھکا دیا مگر ابلیس ملعون اڑ گیا

یہ سجدہ ظہر سے لے کر عصر تک جاری رہا

کشاف علم الحقائق ودقائق امام جعفر الصادق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت ہے کہ جناب آدم علیہ السلام کے جسم میں جس وقت روح داخل ہوئی تو اس نے سب سے پہلے آکر ان کے سر میں قیام فرمایا

☆كانت الروح فی راس آدم علیہ السلام مائة عام وفی صدره مائة عام و فی ظهره مائة عام و فی فخذيه مائة عام و فی ساقيه وقدميه مائة عام فلما استوى آدم علیہ السلام

قائما امر الله الملائكة بالسجود وكان ذلك بعد الظهر يوم الجمعة فلم تزل فی سجودها الی العصر

جناب آدم علیہ السلام کی روح نے آپ کے سر میں سو سال تک قیام کیا، اس کے بعد ان کے سینہ میں پہنچ کر سو سال تک قیام کیا، اس کے بعد ان کی پشت میں سو سال قیام کیا، اس کے بعد ان کی رانوں میں سو سال قیام کیا، اس کے بعد ان کی پنڈلیوں میں سو سال تک قیام کیا، اس کے بعد جناب آدم علیہ السلام فوراً کھڑے ہو گئے، اس وقت پورے عالم ملکوت کو سجدے کا حکم ہوا، اور یہ جمعہ کے دن ظہر سے لے کر عصر تک کا طویل سجدہ تھا...... اس کے بعد عالمین کے انوار یعنی نورِ سرورؐ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بطور امانت و اعزاز جناب آدم علیہ السلام کی پشت سر میں ودیعت فرمایا گیا، جس وقت یہ نور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی پشت سر میں امانت رکھا گیا تو سارے ملکوت جناب آدم علیہ السلام کی پشت والی طرف آ کر درود و سلام میں مصروف ہو گئے، اس وقت نور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تسبیح و تہلیل کا آغاز فرمایا

☆فسمع آدم علیہ السلام من ظهره نشيشا كنشيش الطير وتسبيحا وتقديسا فقال آدم علیہ السلام يارب وما هذا قال يا آدم علیک السلام هذا تسبيح محمدؐ العربی سيد الاولين و الاخرين صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس وقت جناب آدم علیہ السلام نے پشت کے پیچھے ایسی آواز سنی جیسے کوئی طائر خوش الحان نغمہ سرا ہو، انہوں نے خالق کے حضور سوال کیا کہ اے میرے خالق یہ آواز کیسی ہے؟

اللہ جل جلالہ نے فرمایا میرے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز ہے جو سارے

عالمین کے سید و سردار ہیں، کائنات کے مالک و مختار ہیں۔ اس وقت جناب آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے خالق! یہ نور میرے پشت سر کی طرف رکھا گیا ہے جس کی وجہ سے میں آپ کے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نہیں کرسکتا اور نہ ہی ملکوت کو دیکھ سکتا ہوں کیونکہ سارے ملکوت اس طرف کھڑے ہیں جس طرف تیرے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ہے، اب اس نور کو میری پیشانی میں منتقل فرمایا جائے تاکہ میں اس کی زیارت بھی کرسکوں اور ملکوت کا مجمع بھی میرے سامنے رہے۔ اس وقت خالق کائنات جل جلالہ نے اپنے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو جناب آدم علیہ السلام کی پیشانی میں جلوہ آرا ہونے کا حکم فرمایا۔

اس کے بعد یہ نورِ ہوِیت ذات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب آدم علیہ السلام کی اولاد کی جبینوں کے اندر غیر مسلسل انداز سے نازل ہوتا رہا اور جناب عدنان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ہر مقدس ذات کی جبین مبین کو زینت بخشتا رہا۔ لیکن یہ نور اپنی کامل وحدانیت کے ساتھ سید العجم والعرب جناب عبدالمطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جبین مبین کی زینت بنا

حدیث پاک میں فرمایا گیا ہے کہ جس وقت یہ نورِ الٰہی سید العجم والعرب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جبین مبین میں جلوہ کش ہوا تو

☆اخرج ذلك النور فشقه نصفين فجعل نصف فی عبدالله علیہ الصلوٰۃ والسلام و نصف فی ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہاں آکر یہ نور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو حصوں میں تقسیم فرمایا گیا اس نور اقدس کا ایک نصف مصباحِ حرم توحید جناب عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جبین مبین میں جلوہ کش ہوا اور اس کا دوسرا نصف سراجِ حرم اِلٰہی جناب ابو طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جبین

www.jamanshah.com

قدس آفرین کے اندر جلوہ آرا ہوا اس نور کے جز و اول کو سرورِ کونین و رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہیں اور اس نور اقدس کے جز و ثانی کو امیر الاولین وآخرین امیر المومنین علیہ الصلواۃ والسلام کہتے ہیں ۔

اس لئے سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ

☆لا تصلح النبوة الّا لی ولا تصلح الوصية الّا لك فمن جحد وصيتك جحد نبوتی ومن جحد نبوتی اكبه الله علی منخر يه فی النار

اے میرے برادر بروح برابر! قیام وتکمیل نبوت ہمارے بغیر محال ہے اور تکمیل وصایت آپ کے بغیر محال ہے، جس شخص نے آپ کی وصایت سے انکار کیا گویا اس نے ہماری نبوت سے انکار کیا اور جس نے ہماری نبوت سے انکار کیا اللہ جل جلالہ اس کو نرخرے سے پکڑ کر جہنم واصل کرے گا

دوستو! اوّلیت نور پر مبنی کئی سوا حادیث ہیں جن کا میں نے مختصر ترین اور اجمالی خلاصہ پیش کیا ہے وہ بھی بغیر کسی شرح وتشریح کے، چونکہ دامن وقت میں زیادہ گنجائش نہیں ہے اس لئے اس سلسلہ کو یہیں ختم کرتا ہوں

دعا کریں کہ وہ وقت جلد آئے جب پاک خاندانِ توحید و رسالت علیہ الصلواۃ والسلام کی حقیقی شان وعظمت اِلٰہیہ اہل دنیا کے سامنے ظاہر ہو

﴿آمین یا رب العالمین﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّل فَرَجَهُم بِقَائِمِهِمْ عَجَلَ اللّٰهُ فَرَجَهُ الشريف وَ صَلَوَاتُ اللّٰهُ عَلَيهِ وَ عَلٰى آلِهِ اَجمَعِين

www.jamanshah.com

ھو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیک

محسنہءِ اسلام

صلوات اللہ علیہا

☆وہ محسنہءِ دینِ خدا مشعلِ وحدت
تھا جن کی بہاروں سے جواں باغِ رسالت
مرہونِ کرم جن کے ہیں توحید و نبوت
تھی جن کی محبت بھی رسالت کی عبادت
یہ شان و شرف مریم و حوا میں کہاں ہیں
کیا شان ہے؟ یہ اُمِّ اَبِیھَا کی بھی ماں ہیں

اسلام کی گرتی ہوئی عظمت کو سنبھالا
اس دین کی کشتی کو مصائب سے نکالا
تھا عرش پہ اس شمعِ وحدت کا اُجالا
آغوش میں خود حیدرؑ کرار کو پالا
خالق کو اِسی ذات سے رحمت کی طلب تھی
عالم میں یہ مشہور ملیکۃ العرب تھی

www.jamanshah.com

ثابت جو کی سرورؐ کی نبوت تو اِنھی نے
رائج جو کیا کلمۂ وحدت تو اِنھی نے
قرآں کو دیا اِذن ہدایت تو اِنھی نے
اسلام کیا سب کو عنایت تو اِنھی نے

اسلام کی کشتی کا کنارا اِنہیں کہیے
خود خالقِ اکبرؐ کا سہارا اِنہیں کہیے

دولت تھی تو تبلیغ رسالت میں لٹا دی
بگڑی ہوئی اسلام کی ہر بات بنا دی
خود ذاتِ محمدؐ کی رسالت کو جِلا دی
فاقوں میں بھی قرآں کو ہدایت کی غذا دی

ہر کانٹا کیا دور رہِ رُشد و ہدیٰ سے
قرآں کو لکھا اپنے ہی پیوند رِدا سے

ہر غم میں سہارا دیا خالق کے ولی کو
اور گود لیا پیار سے نورِ ازلی کو
آغوش میں بیٹوں کی طرح پالا علیؑ کو
ممنون کیا اس پہ سوا لاکھ نبیؐ کو

سیراب ہوئے غیر بھی اس بحر عطا سے
خالق کو بھی مقروض کیا جود و سخا سے

www.jamanshah.com

اک معدنِ توحید و رسالت اِنہیں کہیے
سرورؐ ہیں نبی ، ختم نبوت اِنہیں کہیے
اور مبدۂ انوارِ امامت اِنہیں کہیے
ہستی کیلئے اصلِ سیادت اِنہیں کہیے
یہ ملکہ تو صدیقہء کونین کی ماں ہیں
یوں مِلک اسی ذات کے یہ دونوں جہاں ہیں

حسنینؑ سے لے کر بہ ایں سلطانِ زمانہ
گیتی کے مدبر تھے تو نگرانِ زمانہ
تھا سب کے زمانے میں یہ اعلانِ زمانہ
اس شئے پہ کریں غور اے شاہانِ زمانہ
تم جتنے بھی موتی ہو شہنشاہِ نجف کے
در اصل ہو گوہر تو اِسی نوری صدف کے

حسنینؑ بھی جس نانی کی عظمت پہ ہیں نازاں
خود چودہؑ بھی جس بی بی کی رفعت پہ ہیں نازاں
ساداتِ جہاں اِن کی سیادت پہ ہیں نازاں
خود عصمت کل ان ہی کی عصمت پہ ہیں نازاں
جب بیٹی کو خود اپنی ہی تصویر بنایا
خالق نے انہیں ملکہء تطہیر بنایا

یہ طوبیٰءِ عصمت ہیں ، یہ معصوم کلی ہیں
خود شجرۂ تقدیس کی چھاؤں میں پلی ہیں
دنیا میں عیاں اِنہی کے انوارِ جلی ہیں
سب اِنہی کے غنچے ہیں جو ابنائے علیؑ ہیں

سرتاج نبوت جو تھا سرتاج تھے ان کے
یہ ان کی تھیں معراج وہ معراج تھے ان کے

قرآن جو اترا تھا کبھی قلبِ نبی پر
تھا مُطّلع کوئی بھی نہ اس راز خفی پر
یہ راز تو دنیا میں کھلا تھا نہ کسی پر
ہاں منکشف اول جو ہوا تھا تو اِنہی پر

فرقان کو تفریق کا ہر گر بھی سکھایا
فرقان کی قرأت کی تو قرآن بنایا

کونین پہ اللہ کی شفقت ہے تو ان سے
دنیا میں اگر کلمہ وحدت ہے تو ان سے
دھرتی پہ فروکش جو سیادت ہے تو ان سے
تطہیر کے آنگن میں جو رحمت ہے تو ان سے

محبوبہءِ محبوب خداوند یہی ہیں
انوار سے انوار کا پیوند یہی ہیں

www.jamanshah.com

یہ موسم تطہیر کی اک فصل بہاری
عصمت میں یہ تقدیس کی مضمون نگاری
یہ رحمتِ کونین پہ بھی رحمتِ باری
خود عرشِ خدا جس کی کرے آ کے زواری
دراصل ہے وہ درِّ حرم ملکہءِ عالم
بے اذن نہ جائیں جہاں سلطانِ معظم
رفتار میں گلبن کی سر شاخ لہک تھی
رخسار پہ توحید کے جلوؤں کی چمک تھی
ہر زلف میں والیل کی بے عیب مہک تھی
مسکان میں بے ساختہ کلیوں کی چٹک تھی
گفتار کے میٹھاس میں فردوس کی نم تھی
ہر جنبشِ لب وحی کا پیغام کرم تھی
چہرے پہ تقدس کی دل آویز فضا تھی
آنکھوں سے چھلکتی ہوئی مریم کی حیا تھی
موزوں سر اطہر پہ تو عصمت کی ردا تھی
وہ رحمتِ کونین کی رحمت کی گھٹا تھی
ملکوت ادب کرتے تھے نقشِ کف پا کا
تھا پردے کا انداز سبھی ذاتِ خدا کا

ناقدری عالم کا میں عالم کیا بتاؤں
کیا اِن کے مصائب میں زمانے کو سناؤں
کیا اِن کے دکھی حال کی تصویر دکھاؤں
موزوں جو ہوں الفاظ کہاں سے میں وہ لاؤں
وہ شعبِ ابی طالبؑ و بوسیدہ سا گھر ہے
اس بی بی کا خود زانوئے سرتاج پہ سر ہے
کی عرض یہ سرورؐ سے دمِ باز پسیں میں
ہے ایک نشانی میری اس اُجڑی زمیں میں
ہے عکس میرا جس کی درخشندہ جبیں میں
میرے سبھی انداز ہیں اس پردہ نشیں میں
میری سبھی پونجی میری کل مایہ یہی ہے
ممتا کے چمن زار کی واحد یہ کلی ہے
اس کا نہ کوئی بھائی نہ ہمدرد یہاں ہے
ہے باپ تو اس کا بھی عدو سارا جہاں ہے
سکھ اس کے میں دیکھوں میری قسمت میں کہاں ہے
یہ لاڈلی میری تو میری روحِ رواں ہے
اک یہ ہے میری چادرِ انوار کی وارث
ہے بیٹی پہ ہے آپ کی دستار کی وارث

www.jamanshah.com

اس دنیائے فانی سے میرا آج سفر ہے
لیکن میری حالات کے ہر خم پہ نظر ہے
کمسن ابھی دنیا میں میری لخت جگر ہے
کہسارِ مصائب سے سدا اس کا گزر ہے

ہیں بھائی بھی آپ اس کے تو ماں آپ پدر آپ
دکھ سکھ میں سدا رکھیں گے بیٹی کی خبر آپ

آقاؐ دمِ آخر یہ سنیں میری وصیت
یہ بیٹی میری ہے میرے اوصاف کی جنت
یہ ماں سے بھی شرماتی ہے گر کچھ ہو ضرورت
کچھ مانگنے کی آئے کسی وقت نہ نوبت

نازک یہ کلی ماں کے جگر سے بھی سوا ہے
دکھ اِس سے رہیں دور یہ ممتا کی دعا ہے

اولاد کے سکھ دیکھے سخی باپ کے سائے
دکھ درد نہ کوئی میری معصوم پہ آئے
دکھ ہوں نہ کبھی اس کے، تو سکھ ہوں نہ پرائے
آنگن میں مسرت کی خوشی فصل اُگائے

پھر بیٹی کو سینے پہ سلایا کسی دم کو
پھر روح سفر کر گئی فردوس و ارم کو

www.jamanshah.com

جعفرؑ دل آفاق سے اٹھتی ہیں دعائیں
ہردم لب افلاک سے آتی ہیں صدائیں
اس گھر میں مصائب کے تو سائے بھی نہ آئیں
اس گھر کو مسرت کے سبھی پھول سجائیں
آباد ہو یوں ملکۂ سلطانِ مدینہ
ساحل پہ رہے اوجِ مسرت کا سفینہ

﴿آمین یارب العالمین﴾

﴿الحمد للہ و شکرا لصاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیک﴾

www.jamanshah.com

هو الله المستعان الكريم
يا مولا كريم عجل الله فرجك و صلوات الله عليك و علىٰ آبائكؑ و آلكؑ و اولادكؑ واصحابك و خدامك ما دام الله تعالىٰ

تیسری مجلس

جناب سیدہ ملیکۃ العرب

صلواۃ اللہ علیہا

دوستو!

معظّمہ ءِ انام، ملکہ ءِ اسلام، محسنۂ دینِ خدا، ملکۂ تجار، شہزادی ءِ اخیار، خاتونِ کائنات، سیدۃ السیدات، الطاہرہ، العذرا، قیصرۂ یثرب وبطحا، محبوبۂ رسول، ملیکۃ العرب معظّمہ صلواۃ اللہ علیہا کے بارے میں آج سے گفتگو کا ایک نیا سلسلہ شروع کرنا چاہتا ہوں، اور سب سے پہلے اپنے مالک ومنعمِ ازل عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے عطا کردہ علم وشعور کے مطابق ان کا تعارف کروانا چاہتا ہوں۔

یہ ایک اصولِ تعارف ہے کہ جب کسی شخصیت کا تعارف کرایا جاتا ہے تو سب سے پہلے اس شخصیت کے والدین اور نسب کے بارے تفصیل بتائی جاتی ہے اس لئے میں بھی اپنے سلسلہ ءِ بیان کا نقطہ ءِ آغاز اسی پوائنٹ کو بنا کر سفر کلام شروع کر رہا ہوں ...... جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے والد ماجد جناب خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن سید البطحا جامع القریش جناب قصی علیہ الصلواۃ والسلام ہیں۔

ان کے نسب کا یہ آخری نام پاک سروؐرِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جد اطہر کا ہے یعنی سید

البطحا جناب قصی علیہ الصلواۃ والسلام۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کا نسب مبارک چوتھی پشت میں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ جا کر ملتا ہے

یہاں یہ وضاحت کرنا ضروری ہے کہ قریش کو ایک قوم بنانے والے جناب قصی علیہ الصلواۃ والسلام تھے۔ انہوں نے صحرائے عرب میں بکھرے ہوئے مختلف قبائل کو ''اقرشو اقرشو......اقرشو......'' یعنی جمع ہو جاؤ جمع ہو جاؤ کی آواز دی تھی۔

ان میں سے جو مختصر قبیلے ان کے فرمان پر جمع ہوئے ان کو لقب دیا گیا تھا ''قریش'' جس کا مطلب ہے جمع ہونے والا چھوٹا گروہ کیونکہ قریش تصغیر کا صیغہ ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جمع ہونے والے قبائل تھوڑے تھے

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی والدہ ماجدہ جناب فاطمہ صلواۃ اللہ علیہا بنت زائدہ بن الاصم بن رواحد بن حجر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوئی بن غالب تھیں

(سیرۃ ابن ہشام، طبقات ابن سعد)

عرب میں جس وقت عیسائیت کی تبلیغ ہوئی تو عرب کے بہت سارے تجارت پیشہ لوگوں نے ترک دنیا کیا اور رہبانیت اختیار کی اور انہوں نے اپنی تجارت کا ذمہ دار جناب خویلد بن اسد بن عبدالعزی کو قرار دیا کیونکہ یہ عیسائیت کے بہت بڑے عالم اور مبلغ تھے اور یہ یہودیت عیسائیت صائبیت اور باقی مذاہب کی الہامی وآسمانی کتب اور جملہ مذاہب کی قدیم کتب کے عالم متبحر تھے، ان کے کتب خانہ میں قدیم کتب وصحائف کا ایک بہت بڑا ذخیرہ موجود تھا، ان کی اس خصوصیت کو دیکھتے ہوئے جو بھی رہبانیت اختیار کرتا تھا وہ ان کو اپنی دولت

www.jamanshah.com

تجارت اور جائیداد وغیرہ دے دیتا تھا کہ یہ دولت کسی کارِ خیر پر صرف ہو گی تو ان کے ہاتھوں سے ہوگی۔ اسی وجہ سے عرب کی بہت بڑی دولت بلا محنت و مشقت ان کے پاس جمع ہوگئی تھی اور یہ اس دولت کو رفاہی کاموں پر صرف بھی کرتے تھے جس کی وجہ سے سارے عرب میں ان کی بہت عزت کی جاتی تھی

جناب عبدالعزیٰ کے ایک فرزند تھے جناب اسد بن عبدالعزیٰ، آگے اسد بن عبدالعزیٰ کے تین فرزند تھے

(1) جناب نوفل بن اسد (2) جناب خویلد بن اسد (3) عمرو بن اسد

جناب نوفل بن اسد کے ایک فرزند تھے جن کا نام جناب ورقہ بن نوفل تھا، اور یہ تمام الہامی کتب کے عالم ربانی تھے اور جناب خویلد کے بعد ان کے علم کے وارث قرار پائے۔ بعض کتب میں جناب ورقہ بن نوفل کو جناب خویلد کا چچازاد بھائی لکھا گیا ہے جو درست نہیں ہے۔ جناب خویلد بن اسد کی اولاد نرینہ نہیں تھی ہاں ان کے کئی متبنیٰ بیٹے اور بیٹیاں تھیں، اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ ایک عالم ربانی اور مذہبی شخصیت تھے اور ان کو انسانیت سے پیار تھا جس کی وجہ سے یہ بہت سی یتیم بچیوں اور بچوں کی مسلسل کفالت فرمایا کرتے تھے۔ اور عرب کی قدیم روایت کے مطابق ان زیر کفالت بچوں کو اپنی پہچان دی تھی، یعنی ان کو متبنیٰ بیٹا یا بیٹی بنا کر ولدیت کے خانے میں اپنا نام لکھوایا تھا کیونکہ عرب میں جو بھی کسی شخص کا لے پالک ہوتا تھا اس کو اس پالنے والے کی حقیقی اولاد سمجھا جاتا تھا

جیسا کہ سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچازاد جناب زید بن حارث بن عبدالمطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پرورش کی تھی تو جب تک خالق نے آیت بھیج کر منع نہیں

www.jamanshah.com

کیا سارے لوگ ان کو یا بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ کر خطاب کرتے تھے۔ ایسے ہی جناب خویلد نے بھی کئی یتیم بچے پالے ہوئے تھے جن میں سے ایک نوفل بن خویلد بھی تھا جو جنگ بدر میں کفار کی طرف سے شامل ہو کر آیا اور فی النار ہوا تھا دوسرا لے پالک بیٹا عوام بن خویلد تھا جو زبیر کا باپ تھا، اُس دور میں طلحہ اور زبیر کی جوڑی اپنے کارناموں کی وجہ سے بہت مشہور ہوئی تھی، اس میں جو زبیر بن عوام کا نام ہے یہ زبیر بن عوام اپنے آپ کو جناب خویلد کا پوتا کہلواتا تھا، مگر اصل میں یہ ایک مصری شخص تھا اور جناب خویلد جب مصر گئے تھے تو ان کے سپرد ایک ایسا یتیم بچہ کیا گیا تھا کہ جس کا کوئی وارث نہیں تھا، انہوں نے اس یتیم بچے کو اپنا بیٹا بنایا تھا اور وہ یہی عوام بن ''؟؟؟'' تھا، اسی وجہ سے شاعر نعت حسان بن ثابت نے آلِ عوام کی ہجو ملیح بھی لکھی تھی ...... جناب خویلد کا تیسرا متبنیٰ یا لے پالک بیٹا مرام بن جناب خویلد تھا جس کے بیٹے حکیم بن مرام کے بارے میں مشہور کیا گیا تھا کہ یہ بھی خانہ کعبہ کے اندر پیدا ہوا تھا...... (شرح نہج البلاغہ)

مگر یہ روایت درست نہیں تھی، بات صرف اتنی تھی کہ وہ حرم کعبہ کے اندر پیدا ہوا تھا نہ کہ بیت اللہ کے اندر۔ اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی صاحب نے اس روایت کو ہوا دی تھی

دوستو! جس طرح جناب خویلد کے کئی لے پالک بیٹے تھے ایسے ہی ان کی کئی لے پالک یتیم بچیاں بھی تھیں، جن کو انہوں نے اپنی بیٹیاں بنایا ہوا تھا اور ان کے کفیل تھے، ان میں سے ایک تھی بی بی ہالہ بنت جناب خویلد...... یہ بھی جناب خویلد کی پالی ہوئی بیٹی تھی جس کا عقد ابوالھند تمیمی کے ساتھ ہوا تھا، ابوالھند کا اس کے

www.jamanshah.com

ساتھ عقد ثانی ہوا تھا کیونکہ ابوالھند تمیمی کی پہلی بیوی اپنی تین بیٹیاں چھوڑ کرفوت ہوئی تھی جس کی ذمہ داری ہالہ بنت جناب خویلد پر آئی تھی۔لیکن اس عقد کے بعد ابوالھند فوت ہوگیا اوراس کی موت جناب ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے جناب سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عقد کے تھوڑا عرصہ بعد ہوئی تھی اوروہ تمیمی ایک نادار اور مفلس شخص تھا اس لئے بی بی ہالہ بیوہ ہوکر جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے گھر آ گئی تھی اوروہ بچیاں بھی اس کے ساتھ تھیں۔(ملیکۃ العرب ص179)

بعد والوں نے انہیں نعوذ باللہ محسنہ اسلام پاک بی بی صلواۃ اللہ علیہا کی دختران قرار دے دیا اورآج تک مؤرخین اس مسئلہ سے نہیں نکل سکے۔

دوستو ...... ان بچیوں کی شادیاں جب ابولہب کے بیٹوں کے ساتھ ہوئیں تو وہ جوان تھیں مگر بعض واضعین روایات نے یہ لکھا ہے کہ جس وقت زینب کی ولادت ہوئی تو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سن مبارک تیس سال کا اور رقیہ کی پیدائش کے وقت 33 سال کا تھا اوراعلان نبوت چالیس سال کے سن میں فرمایا اوراس سے پہلے ان کی شادیاں ابولہب کے بیٹے عتبہ وغیرہ کے ساتھ ہوگئی تھیں یعنی ایک کی عمر ابھی نوسال تھی اور دوسری کی چھ سال تو اس وقت ان کی شادیاں ہوچکی تھیں اور اعلان نبوت کے فوراً بعدان کو طلاق بھی مل گئی تھی

☆ذکر ابو العاص محمد بن اسحاق السراج قال سمعت عبد الله بن محمد بن سليمان بن جعفر بن سليمان الهاشمی قال ولدت زينب بنت رسول الله ورسول الله ابن ثلاثين سنة ولدت رقية بنت رسول الله ورسول الله ابن ثلاث ثلاثين سنة
☆واما رقية بنته فولدت ولر سول الله ثلاث وثلاثون سنة وكان تزوجها عتبة

www.jamanshah.com

بن ابی لھب...... ☆ولدت رقیة ولر سول اللہ ثلاث وثلاثون سنة
(شرح فقہ اکبر،الاستعیاب،تاریخ خمیس،حبیب السیر،مواہب اللدنیہ،نورالابصار)

اس کے بعد ان کی شادیاں ابوالعاص بن ربیع اور عثمان بن عفان کے ساتھ ہوئیں ...... یہ تاریخ کا ایک بہت بڑا مغالطہ ہے جس کو دور کرنے کی بجائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین پر مبنی مواد کو ہوا دی گئی ہے۔ جبکہ وہ بچیاں بی بی ہالہ کی سوتیلی بیٹیاں تھیں اور سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عقد سے پہلے پیدا ہوچکی تھیں اور اعلان نبوت سے پہلے وہ جوان تھیں اور سورۂ ''تبت یداابی لھب'' کے نزول کے بعد عتبہ وعتیبہ سے ابولہب نے انہیں طلاق دلوائی تھی اور بعض محققین کا یہ بھی خیال ہے کہ یہ مفروضہ لڑکیاں تھی جو تاریخ سازوں نے خود بنائی تھیں

جناب خویلد کی دوسری لے پالک بیٹی ابوالعاص بن ربیع کی ماں تھی یہ ابوالعاص وہ ہے جس کی شادی ہالہ کی بیٹی زینب کے ساتھ ہوئی تھی اور لوگوں نے اس کو نعوذ باللہ داماد پیغمبر مشہور کردیا تھا...... مسئلہ بنات پر بحث کرنا علم مناظرہ کا کام ہے اور اس پر بہت سی کتب موجود ہیں جوئندگانِ حقیقت ان کتب سے حقائق اخذ کرسکتے ہیں۔ چونکہ یہ بحث میرے موضوعِ کلام سے باہر ہے اس لئے اسے ترک کرتے ہوئے میں اپنے موضوع پہ واپس آتا ہوں اور مزید بحث نہیں کرسکتا

﴿ولادت باسعادت﴾

دوستو! اس بات کو اکثر محققین تاریخ وسیرت اچھی طرح جانتے ہیں کہ ملیکة العرب معظّمہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا کا نہ کوئی بھائی تھا اور نہ کوئی سگی بہن بلکہ جو رشتے جوڑے گئے ہیں وہ سب لے پالک کے ہیں...... اس بات کی اس سے زیادہ محکم

www.jamanshah.com

دلیل اور کیا ہوسکتی ہے کہ جناب خویلد بن اسد کی پوری کی پوری دولت بلا تقسیم کئے ہوئے محسنہ اسلام معظّمہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا کو ملی اور کوئی لے پالک اولاد اس میں شریک نہیں ہوسکی اور نہ کسی کو کوئی حصہ دیا گیا۔ اگر کوئی حقیقی اولاد ہوتی تو وہ قدیم عرب کے قانونِ وراثت کے مطابق اپنے اپنے حق کا مطالبہ ضرور کرتی اور اس دور میں بیٹی کو جائیداد اور وراثت ملتی ہی نہیں تھی لیکن صرف اس صورت میں ملتی کہ متوفی کی کوئی اولادِ نرینہ نہ ہو۔ جب کسی کا بیٹا موجود ہوتا تو بیٹی کو جائیداد میں سے کوئی حصہ دیا ہی نہ جاتا تھا۔ محسنۂ اسلام معظّمہ صلواۃ اللہ علیہا کا اپنے والد کی ساری پراپرٹی تجارت منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کا بلا شرکت غیر وارث ہونا اس بات کا قوی ثبوت ہے کہ ان کا کوئی بھائی موجود تھا نہ کوئی بہن۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی دنیا میں آمد کب ہوئی تھی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے عقد سعید کے وقت ان کا جوسن مبارک تھا اس کے بارے میں کئی روایات موجود ہیں

(1) بوقت عقد سعید ان کی عمر مقدس 45 سال تھی (2) عمر مبارک چالیس سال تھی (3) عمر مبارک تیس سال تھی (4) عمر مبارک اٹھائیس سال تھی (5) عمر مبارک پچیس سال تھی (6) عمر مبارک چوبیس سال تھی (7) عمر مبارک بائیس سال تھی

ان میں سے پہلی روایات تو مخالفین کی وضع کردہ ہیں اور ہمارے علمائے اعلام میں آخری دو روایات زیادہ مشہور ہیں۔ اب ان آخری دو روایات میں سے دیکھنا یہ ہے کہ درست روایت کون سی ہے؟

یہاں صاحب بحارالانوار کی ایک روایت ہمارے پاس موجود ہے جس میں اصل سن، وصال الیٰ اللہ اور عمر مبارک کے دن تک شمار کر کے بیان کئے گئے ہیں اس میں ہے کہ ان کی وفات دس رمضان نو بعثت کو ہوئی اور اس وقت عمر مبارک چھیالیس سال آٹھ ماہ چوبیس یوم تھی ......(بحارالانوار 19)

اگر ہم سابقہ شمسی سال کے حساب سے بوقت وصال ان کی عمر مبارک چھیالیس سال آٹھ ماہ چوبیس یوم تسلیم کر لیں تو قمری حساب میں یہ عرصہ 48 سال 15 یوم بنتا ہے اور ایک روایت یہ بھی موجود ہے کہ جب ان کا وصال الیٰ اللہ ہوا تو اس وقت سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سن مبارک 49 سال اور 7 مہینے قمری تھا اور شمسی حساب سے ان کا سن مبارک تقریباً 48 سال 2 مہینے اور 20 یوم تھا

شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت 22 اپریل سن 571 عیسوی ہے اور اس میں اگر ہم 48 سال 2 مہینے اور 20 یوم شامل کریں تو یہ تقریباً جولائی سن 619 عیسوی بنتا ہے۔ اب اگر ہم بحارالانوار کی روایت کو درست مانتے ہوئے دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ جولائی 619 عیسوی میں معظّمہ کونین صلواۃ اللہ علیہا کا وصال الیٰ اللہ ہوا اور اس وقت ان کی ظاہری حیات طیبہ تھی 46 سال 8 مہینے اور 24 یوم ......تو اس حساب سے ان کا سن ولادت تقریباً اکتوبر 572 عیسوی بنتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا سرؔورِکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عیسوی سالوں کے حساب سے تقریباً ڈیڑھ سال یعنی ایک سال چھ ماہ چھوٹی ہیں اور انہوں نے سرؔورِکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ 22 سال رفاقت حیات کا عرصہ گزارا ہے......تو معلوم ہوا کہ ان کی بوقت عقد عمر مبارک 24 سال

www.jamanshah.com

اور کچھ مہینے تھی

بحار الانوار کی سولہویں جلد میں قصص الانبیاء، المناقب ابن شہر آشوب کے حوالے سے بوقت عقد حضور پاک کی عمر مبارک 25 سال لکھی گئی ہے

ابن البرقی اور ابن عباس نے بھی عقد مبارک کے وقت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک 25 سال لکھی ہے...... (بحار الانوار)

اگر اس روایت کو درست تسلیم کیا جائے تو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم عمر یا ہم سن ثابت ہوتے ہیں ۔مگر درست روایت یہ ہے کہ اس وقت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظاہری سن مبارک 24 سال تھا کیونکہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظاہری حیات طیبہ کا پچیسواں سال تعمیر کعبہ کا سال ہے جس میں ان کو حکم بنایا گیا تھا اور انہوں نے چادر میں حجر اسود کو ڈال کر قریش کے قبائل کی آپس کی جنگ کا فیصلہ فرمایا تھا۔

سن مبارک کے تحقیقی مقالے کو اجمالی طور پر پیش کرنے کے بعد میں اپنے مقصد کی طرف آتا ہوں

یکم عالم الفیل = بمطابق 570 عیسوی = بمطابق 42 سن نوشیروانی تھا، اس نوشیروانی سال کے مطابق ان کی ولادت باسعادت 44 سن نوشیروانی میں ہوئی

بچپن

دوستو! جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے بچپن کے بارے میں کوئی زیادہ معلومات ہمیں حاصل نہیں مگر اتنا معلوم ہے کہ چھ سال تک انہوں نے اپنے گھر پاک میں پورے سکھ اور نازونعمات کے ساتھ گزارے......جس وقت ان کا سن

www.jamanshah.com

مبارک سات سال کا ہوا تو ان کی زندگی کے نفیس و نازک پھول کو بادِ خزاں کا پہلا جھونکا لگا یعنی ان کی والدہ ماجدہ کا دنیا سے انتقال ہوا ان کی وفات کی وجوہات کے بارے میں تاریخ خاموش ہے

مگر دنیا کی ماؤں کی روایات کو اگر دیکھا جائے تو ہر ماں اپنی اولاد کے بارے میں اور خاص طور پر اپنی بیٹیوں کے بارے میں آخری وصیت کرتی نظر آتی ہے اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ جب ان کی والدہ ماجدہ کا آخری وقت آیا ہوگا تو انہوں نے جناب خویلد کو اپنے قریب بلایا ہوگا رو کر کہا ہوگا کہ میری اس کمسن یتیم بیٹی کا بہت خیال رکھنا ...... یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بیٹیوں کیلئے ماں کا صدمہ بڑا مشکل ہوتا ہے کیونکہ دکھ سکھ آئیں تو مائیں بیٹیوں کو سنبھال لیتی ہیں، کوئی پریشانی ہو تو بیٹیاں آکر ماؤں کے سامنے دکھ رو کر غم کا بوجھ ہلکا کر لیتی ہیں، اس لئے انہوں نے بھی اپنی دختر کے خیال و ذمہ داری کا ضرور کہا ہوگا کہ میری اس یتیم بیٹی کا خاص خیال رکھنا ...... یہ باتیں اگرچہ اعتباری ہیں مگر فطرت اور حقیقت کے تقاضوں کے عین مطابق ہیں

گریز

ایک معظّمہ صلواۃ اللہ علیہا یہ ہیں کہ سات سال کے سن میں جن سے پاک والدہ ماجدہ جدا ہوئیں، اس حوالے سے میری نگاہ ایک اور مقام پر لگی ہوئی ہے

اس پاک گھر کی ایک کمسن بیٹی ہیں اور وہ ہیں جناب بیمار مدینہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا جو صرف ایک سال اپنی پاک والدہ صلواۃ اللہ علیہا کی آغوش میں رہیں

www.jamanshah.com

سن 54 ہجری کے آخر میں ان کی پاک والدہ معظّمہ صلواۃ اللہ علیہا کا دورِ علالت شروع ہوا، رات ڈھلنے لگی، ادھر بیمار بی بی صلواۃ اللہ علیہا کے بخت نے ڈھلنا شروع کیا، تاجدارِ کربلا علیہ الصلواۃ والسلام پاک بی بی صلواۃ اللہ علیہا کے سرہانے آ بیٹھے، معظّمہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا کی آنکھیں بند تھیں، شہزادہ علیؑ اکبر علیہ الصلواۃ والسلام پاک والدہ کے پاس آ بیٹھے، امام مظلوم علیہ الصلواۃ والسلام نے آہستہ سے آواز دی، اے ملکہ ہجر صلواۃ اللہ علیہا کی پاک اماں! پاک معظّمہ صلواۃ اللہ علیہا نے آنکھیں کھولیں، کریم کربلا علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا کہ آج اگر کوئی وصیت کرنا چاہیں تو ضرور کریں

پاک معظّمہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا نے شہزادہ علیؑ اکبر علیہ الصلواۃ والسلام کی طرف دیکھا، دو آنسو گر کر تکیے میں جذب ہوئے، فرمایا اکبرؑ اپنی پاک بہن کو اُٹھا کر لے آؤ، جناب اکبرؑ علیہ الصلواۃ والسلام دوڑ کر بہن کے قریب آئے، پاک بہن کو سینے سے لگا کر پاک والدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تاجدارِ کربلا علیہ الصلواۃ والسلام نے بیٹی کو اُٹھایا، پیشانی پر بوسہ دے کر فرمایا جاگ میری یتیم بیٹی، سونے کا وقت تو پھر بھی مل جائے گا، آج اپنی پاک والدہ سے آخری پیار تو کر والو

پاک بابا کی آواز پر کمسن معصوم بی بی صلواۃ اللہ علیہا نے آنکھیں کھولیں، پاک والدہ کی آنکھوں سے آنکھیں ملیں، پاک والدہ کی محبت نے کشش کی، معصوم بی بی صلواۃ اللہ علیہا نے پاک والدہ پر جھکنا شروع کیا، جھکتے جھکتے پاک والدہ کے رُخساروں کے ساتھ رُخسار مس ہوئے، معظّمہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا نے آہستہ آہستہ بیٹی کی پیشانی سے زلفیں ہٹائیں، پاک دختر کی پیشانی پر بوسہ ثبت فرمایا، اور روتے ہوئے مولا کریم کربلا علیہ الصلواۃ والسلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ آقا میری اس یتیم بیٹی کا خاص

www.jamanshah.com

خیال رکھنا، میری یہ ایک ہی بیٹی ہے، اور شریفوں کو بیٹیاں بیٹوں سے زیادہ پیاری ہوتی ہیں، میری بیٹی کا خاص خیال رکھنا، اِسے اپنے سے کبھی جدا نہ کرنا، اور کوشش کرنا کہ یہ میری کمی کبھی بھی محسوس نہ کرنے پائے۔

اس کے بعد معظّمہ صلواۃ اللہ علیہا نے دوبارہ اپنی پاک بیٹی کی پیشانی چوم کر فرمایا کہ ماں کے اس تھوڑے سے پیار کو کافی سمجھنا

اس کے بعد شہزادہ پاک سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے میرے آقا کے حسین لختِ جگر! اس یتیم بہن کا بہت خیال رکھنا اور اس کا دل کبھی نہ توڑنا۔

دوستو!

میں عرض کر رہا تھا کہ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی والدہ ماجدہ صلواۃ اللہ علیہا کا انتقال ہوا تو اس وقت ان کا سن مبارک سات سال تھا اس کے بعد تین سال انہوں نے والد کے سائے میں گزارے، دس سال کی عمر میں ان کی حیاتِ طیبہ کو بادِ سموم کے دوسرے جھونکے نے متاثر کیا

والد کی وفات

تاریخ عرب میں ایک جنگ بہت مشہور ہے جو عام الفیل یعنی ابرہہ کے کعبہ پر حملہ کرنے کے دس گیارہ سال بعد ہوئی تھی جسے جنگ فجار کہا جاتا ہے، یہ جنگ قریش مکہ اور بنی قیس کے درمیان ہوئی تھی، اسی جنگ میں جناب خویلد بن اسد بن عبدالعزی کی شہادت ہوئی، بروایت دیگر اس جنگ میں وہ شدید زخمی ہوئے اور اسی زخمی حالت میں انہیں گھر لایا گیا جہاں چند دن بعد ان کی وفات ہوئی۔

اس وقت جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کا سن مبارک دس سال تھا
جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنی معصوم بیٹی کو اپنے قریب بلایا اور اپنے بھتیجے عالم ربانی جناب ورقہ بن نوفل اور اپنے پدری بھائی عمرو ابن اسد کو اپنے پاس بلایا اور انہیں تاکید کے ساتھ اپنی بیٹی کی محافظت سونپی۔
جناب خویلد بن اسد جو خود بھی عالم ربانی تھے اور آسمانی کتب کے عالم تھے انہوں نے جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی علمی وروحانی تربیت جناب ورقہ بن نوفل کے ذمہ لگائی اور فرمایا آپ نے ان کی ایسی علمی وروحانی تربیت فرمانا ہے کہ ہماری اس معصوم شہزادی صلواۃ اللہ علیہا کے متعلق سارے عرب کے بچے بچے کی زبان پر ہو کہ واقعی یہ شہزادی طاہرہ، عذرا، صادقہ، مقدسہ اور امینہ شہزادی ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے پدری بھائی جناب عمرو بن اسد سے فرمایا کہ آپ بھی تجارت کرتے ہیں اور امور تجارت سے آشنا ہیں ہم اپنی طرف سے جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی تجارت واقتصادی امور کی ذمہ داری آپ کے سپرد کرتے ہیں، ان کو مالی طور پر کوئی نقصان نہیں پہنچنا چاہیے۔
اس کے بعد انہوں نے اپنے ایک معتمد غلام جناب میسرہ کو بلایا اور فرمایا کہ اس ساری تجارت اور سامان اور ہمارے سارے گھر کے ظاہری نگران میرے یہ بھائی ہوں گے مگر اصل ذمہ داری آپ کی ہوگی، آپ نے میری شہزادی جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کا ہمیشہ خیال رکھنا ہے اور ان کی ہر چیز کا امین تم نے ہونا ہے...... یہ وصیتیں فرمانے کے بعد جناب خویلد نے داعی اجل کو لبیک کہا
جناب میسرہ نے جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے مال تجارت کو اپنے مالک

www.jamanshah.com

کی وصیت کے مطابق اپنے ہاتھوں میں لے کر بہت ترقی دی لیکن جس وقت جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے ظاہری سن شعور کی سرحد میں قدم رکھا تو اس کے بعد اپنی تجارت کو مزید وسعت دی، اہل عرب شیئر (Share) وحصص کی بنیاد پر مال لے کر تجارت کرتے تھے اور ان کے مال سے وہ لوگ امیر بنے تھے

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا پردہ کی بڑی سختی سے پابند تھیں اس کے باوجود انہوں نے پس پردہ رہ کر اپنی تجارت کو ایسا منظّم فرمایا کہ پورے عرب میں آپ ملکۂ تجار کے نام سے مشہور تھیں ...... اس دور میں عرب میں تجارت کو بڑی اہمیت حاصل تھی، لیکن قزاقوں، ڈاکوؤں اور راہزنوں کا بھی عرب میں عروج تھا جس کی وجہ سے عام آدمی کا سامانِ تجارت لے کر عرب کے صحراؤں کو عبور کرنا بڑا مشکل تھا کیونکہ جس کو جہاں موقع ملتا تھا تجارتی قافلوں کو لوٹ لیتا تھا اس لئے مکہ مکرمہ کے لوگ اپنا سامان تجارت بنی ہاشم علیہ الصلواۃ والسلام کے سامان تجارت کے ساتھ مختلف علاقوں کی طرف روانہ کرتے تھے کیونکہ یہ حرم کعبہ کے متولی تھے۔

ایام حج کے دو موسم شمار ہوتے تھے یعنی شوال اور ذوالحجہ میں سارا عرب آ کر جناب عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام کا مہمان ہوتا تھا اور ان کی مہمان نوازی ان کی پاک اولاد کرتی تھی، اس لئے سارے عرب کے ڈاکو یا قزاق اور راہزن بھی ان کے سامان کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتے تھے اس وجہ سے سارے مکی تجار اپنا اپنا سامانِ تجارت انہی کے قافلہ کے ساتھ بھیجتے تھے ......اور جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کا سامان تجارت بھی بنی ہاشم علیہم الصلواۃ والسلام کے سامان کے ساتھ جایا کرتا تھا اور اس کے نگران کی حیثیت سے جناب میسرہ ساتھ جاتے تھے۔ بنی ہاشم علیہم الصلواۃ والسلام

www.jamanshah.com

میں سے بھی کوئی نہ کوئی ہمیشہ تجارتی قافلے کے ساتھ جاتا تھا اور اکثر جناب ابوطالب علیہ الصلواۃ والسلام ساتھ جاتے تھے یا جناب حمزہ علیہ الصلواۃ والسلام کو ساتھ بھیجتے تھے گیارہ سال کے سن میں جناب سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی ایک دفعہ شام کے سفر میں ساتھ لے گئے تھے اور راستے میں بحیرہ راہب والا واقعہ پیش آیا تھا

ان حقائق کی ایک اجمالی سی تصویر تو آپ کے سامنے آ گئی ہوگی اب میں اپنے الفاظ کی بارات آگے لئے چلتا ہوں

پہلی بشارت

دوستو! قبل از اسلام قدیم عرب اپنے رسم و رواج کے مطابق سال میں دو مرتبہ حج کیا کرتے تھے، یعنی پہلی حج وہ ماہ شوال کی پہلی تاریخ کو پڑھتے اور دوسری مرتبہ ذوالحجہ کی دس تاریخ کو پڑھتے تھے جو اسلام نے بھی باقی رکھی تھیں اور صرف بت پرستی کو خارج کر دیا گیا تھا

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی اوائل جوانی کا واقعہ ہے یعنی اس وقت ان کا سن مبارک 14/13 سال تھا، مشرکین مکہ اپنے مناسک حج ادا کر چکے تھے، اس وقت عید شوال کے موقعہ پر جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے شرفائے مکہ کی لڑکیوں سے فرمایا کہ مناسب ہے ہم بھی اپنے جداعلی جناب ابراہیم علیہ السلام کے بنائے ہوئے اللہ کے گھر کی زیارت کریں، انہوں نے رات کو جانے کا پروگرام بنایا، اس لئے شرفائے مکہ نے حرم کعبہ میں مردوں کا داخلہ بند کر دیا اور مستورات کو زیارت کی اجازت دے دی گئی، چونکہ اس وقت سارے عرب کی شریف

www.jamanshah.com

زادیاں پردے کی بہت پابند ہوتی تھیں اس لئے پردے کا خصوصی انتظام کرایا گیا، اس وقت رات کے پردے میں بہت سی شریف زادیوں کے زمرے میں جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا حرم کعبہ کی زیارت کو آئیں، یہاں آ کرانہوں نے ساری مستورات کے ساتھ مل کر طواف کیا، حجر اسود کو بوسہ دیا، سارے مناسک ادا کرنے کے بعد کعبہ محترم کے ایک طرف یہ سب بیٹھ گئیں تا کہ یہاں بیٹھ کر کچھ دیر عبادت کی جائے، یکا یک ایک شخص حرم کعبہ میں داخل ہوا، تمام مستورات حیران ہوگئیں کہ یہ کون ہے اور اتنے انتظام کے باوجود حرم کعبہ میں داخل کیسے ہوا ہے؟ ابھی یہ سوچ ہی رہے تھے کہ کسی کنیز کو بھیج کر اسے روکا جائے کہ اس شخص نے آواز دی ...... اے بناتِ العرب! اے بناتِ سادات وقریش! تمہاری اس نگری میں آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہونے والا ہے اور وہ اعلانِ نبوت فرمانے والے ہیں جن کا نام پاک قدیم کتب میں احمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، آپ میں سے جس مقدس مستور کی قسمت یاوری کرے وہ شہنشاہ کائنات رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت حیات کا اعزاز حاصل کرے

یہ بات سن کر کئی لڑکیوں نے قہقہہ لگایا کہ یہ دیوانہ کون ہے اور کیا کہہ رہا ہے؟ کئی لڑکیوں نے اس کے بلا اجازت آنے کی وجہ سے اسے کنکر بھی مارے، کچھ لڑکیوں نے اسے برا بھلا بھی کہا ......مگر جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے اس کی بات کو سنجیدگی سے سنا کیونکہ وہ ایک روحانی اور علمی گھر کی شہزادی تھیں اس دن سے ان کے دل میں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پیدا ہوئی

www.jamanshah.com

دوسری بشارت

دوستو! ...... جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کو پہلی بشارت حرم کعبہ کے اندر ملی تھی مگر وہ واضح نہیں تھی لیکن جب ان کا سن مبارک 16/15 سال کا ہوا تو اس وقت انہوں نے ایک خواب دیکھا، معظّمہ صلواۃ اللہ علیہا روایت کرتی ہیں کہ ہم نے دیکھا مشرق کی طرف سے ایک سورج طلوع ہوا، اور وہ سورج آسمان کی طرف بلند ہونے کی بجائے ہمارے قصرِ اخضر کی طرف روانہ ہوا، جس وقت وہ سورج ہمارے محل سرا کے اندر داخل ہوا تو ہم حیران ہوئے، اس کے بعد وہ سورج ہمارے قریب آیا اور ہم نے اس کو اپنی چادر کے دامن میں ڈالا جس کے بعد اس میں سے اتنی روشنی اور نور نکلا کہ جس سے مکہ کے در و دیوار روشن ہوگئے اس کے بعد اس سورج کی روشنی سے پوری کائنات روشن ہوگئی

رات کو انہوں نے خواب دیکھا، علی الصبح انہوں نے اپنے چچازاد بھائی عالم ربانی جناب ورقہ بن نوفل کو بلایا اور اپنا خواب سنایا اور اس خواب کی تعبیر پوچھی تو انہوں نے جواب میں عرض کیا کہ عنقریب اس نگری میں اللہ جل جلالہ کا آخری نبی معبوث ہوگا اور اعلان نبوت فرمائے گا اور آپ نے اس شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفیقہءِ حیات بننا ہے، آپ کو یہ بشارت مبارک ہو۔

اس خواب کے بعد جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا ہمیشہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے سوچتی رہتی تھیں اور یہی وجہ تھی کہ ان کے سامنے ہزاروں رؤوساء، اشرافِ عرب، سردارانِ قبائل کے رشتے آئے، قیصر و کسریٰ کے رشتے آئے،

مناذرہٗ عراق کے رشتے آئے، مگرانہوں نے اپنے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر سارے رشتوں کو پائے حقارت کی ٹھوکر ماری اورکسی کی رفاقت حیات قبول نہیں فرمائی

عقد مبارک کی تحریک

دوستو!...... یہاں میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی سگی ہمشیرہ نہیں تھی مگرامیر کائنات علیہ الصلوٰاۃ والسلام کی بڑی پاک ہمشیرجن کا نام پاک (ری ط ہ) صلواۃ اللہ علیہا تھا وہ شہنشاہ معظم سروؐر مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سگی بہن بنی ہوئی تھیں، یہ معظّمہ جناب جعفرطیار علیہ الصلوٰاۃ والسلام سے چھوٹی اور جناب عقیل علیہ الصلوٰاۃ والسلام سے بڑی تھیں، کیونکہ جناب طالب علیہ الصلوٰاۃ والسلام سروؐرِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم عمر تھے اور جناب جعفرطیار علیہ الصلوٰاۃ والسلام ان سے دس سال چھوٹے تھے اوران سے جناب عقیل علیہ الصلوٰاۃ والسلام مزید دس چھوٹے تھے اوران سے امیر کائنات علیہ الصلوٰاۃ والسلام مزید دس سال چھوٹے تھے یعنی جس وقت سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عقد ہوا تو جناب عقیل علیہ الصلوٰاۃ والسلام کا سن مبارک پانچ سال تھا اوران سے جو بڑی بہن تھیں ان کا سن مبارک سات یا آٹھ سال تھا، ان کو شہنشاہ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے پناہ محبت تھی، اور یہ معظّمہ صلواۃ اللہ علیہا انہیں اپنا سگا بھائی سمجھتی تھیں اوراس وقت سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مستقل رہائش بھی ان ہی کے گھر تھی۔ شہنشاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امیر کائنات علیہ الصلوٰاۃ والسلام کی والدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا کو اپنی سگی والدہ سمجھتے تھے اورانہوں نے ان کی جھولی میں تربیت پائی تھی اس لئے ان بہن بھائیوں کا آپس میں بہت پیار تھا

www.jamanshah.com

یہ تو ہر کوئی جانتا ہے کہ ہر بہن کی اولین خواہش ہوتی ہے کہ اپنے بھائی کی شادی کے سگن یعنی رسمیں اپنے ہاتھوں سے ادا کرے، اس لئے پاک گھر میں اس پاک ہمشیرہ صلواۃ اللہ علیہا کی طرف سے یہ آواز وقتاً فوقتاً سنائی دیتی تھی کہ ہمارے پاک بھائی کی شادی کب ہوگی؟ لیکن ابھی باضابطہ طور پر اس کی تحریک نہیں اُٹھی

﴿سفرِ تجارت﴾

دوستو یہ 24 عام الفیل کا واقعہ ہے کہ ایک دن امیر کائنات علیہ الصلواۃ والسلام کی والدہ ماجدہ صلواۃ اللہ علیہا نے اپنے پاک سرتاج بیضۃ البلد سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام کی بارگاہ میں عرض کیا کہ آپ نے کبھی اپنے لعل کی جوانی کی طرف بھی نگاہ فرمائی ہے، آپ کو اچھی طرح علم ہے کہ جب بیٹے جوان ہو جائیں تو ان کی جوانی کا ماں سے صرف ایک مطالبہ ہوتا ہے یعنی شادی، آپ بھی اپنے لعل کے بارے میں کچھ سوچتے تو بہتر تھا

ہمرازِ مشیت اِلٰہی بیضۃ البلد سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام زیرِ لب مسکرائے اور مسکرا کے فرمایا 24 سال کی عمر تک بیٹوں کی شادی ہو جانا چاہیے مگر ارادۂ اِلٰہی اپنی تکمیل کیلئے موزوں وقت کی تلاش میں تھا جو شاید آ گیا ہے، اس کے بعد مسکرا کر فرمایا کہ سمجھ دار والدین چاہے کتنے ہی امیر و رئیس کیوں نہ ہوں ان کی خواہش ہوتی ہے کہ جوان بیٹا جب تک اپنے پاؤں پر خود کھڑا نہ ہو جائے اس کی شادی نہ کی جائے اور آپ کے لاڈلے بیٹے نے ابھی تک دنیا کے کسی کام کو ہاتھ نہیں لگایا...... معظّمہ صلواۃ اللہ علیہا نے جواب میں فرمایا کہ آپ نے بھی تو ان کو گھر

www.jamanshah.com

میں شہزادہ بنا کر رکھا ہوا ہے وگرنہ میرا لعل اتنا لائق ہے کہ کائنات میں مٹی کو ہاتھ لگا دے تو سونا کر دے آپ ان کے سپرد کوئی کام کر کے تو دیکھیں

ابھی یہ گفتگو جاری تھی کہ سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکراتے ہوئے گھر میں داخل ہوئے ،سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام نے مسکرا کر فرمایا اللہ تعالی اس لعل کی عمر دراز فرمائے ،ابھی ہم ان کا ذکر فرما ہی رہے تھے کہ وہ آ بھی گئے

شہنشاہ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ کر والدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا کے پہلو میں بیٹھ گئے اور عرض کیا اماں جان ! آپ ہماری کیا بات کر رہے تھے

معظّمہ صلواۃ اللہ علیہا نے فرمایا میرا لعل جوان بیٹوں کی شادی کے علاوہ بھی ماؤں کا کوئی موضوع گفتگو ہوتا ہے؟ سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا میرے لعل آپ کی پاک والدہ صلواۃ اللہ علیہا کی خواہش ہے کہ آپ کی اب شادی ہو جائے مگر والدین جتنے امیر کبیر کیوں نہ ہوں ان کی خواہش ہوتی ہے کہ جب تک ہمارا بیٹا اپنے پاؤں پر خود کھڑا نہ ہو جائے یعنی برسر روزگار نہ ہو جائے اس کی شادی نہ کی جائے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ آپ اپنے پاؤں پر خود کھڑے ہوں اس کے بعد آپ کی شادی کی جائے

شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکرا کر عرض کیا کہ اگر آپ اجازت دیں تو بابا پاک علیہ الصلواۃ والسلام کے ساتھ ہم بھی تجارتی امور میں ہاتھ بٹانا چاہتے ہیں۔

سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا میرے لعل ہم آپ سے کوئی کام کرانا بھی نہیں چاہتے مگر اب آپ کا کوئی نہ کوئی کام کرنا ضروری بھی ہے، اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہمارا ایک تجارتی قافلہ شام کی طرف جانے والا ہے جس

میں بہت سے عرب سرداروں کا سامانِ تجارت بھی جائے گا اس کی ذمہ داری آپ سنبھال لیں، اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اب ہماری ضعیفی ہے ہم ویسے بھی ساتھ نہیں جاسکتے، ہمارے کاندھوں کا بوجھ اب اُٹھانا تو آپ ہی نے ہے اور اس ذمہ داری کے عوض جو منافع ہر تجارتی چکر پر ہمیں ملتا تھا وہ ہم آپ کو دیں گے واپسی پر آپ ایک برسرروزگار نوجوان بن کر لوٹیں گے تو پھر ہم آپ کی شادی دھوم دھام سے کریں گے۔ پاک ہمشیرہ صلوٰۃ اللہ علیہا نے خوشی کی یہ خبر سن کر پشت کی جانب سے آ کر پاک بھائی کے گلے میں بانہیں ڈالیں

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ذمہ داری قبول کی، اس کے بعد مکہ اور گرد ونواح کے سارے تجار کی سید العرب جناب ابوطالب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میٹنگ طلب کی اور ان سب کو اپنے رائے سے آگاہ فرمایا کہ اس مرتبہ ہم ساتھ نہیں جائیں گے بلکہ ہمارے لختِ جگر پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے مال کے نگران بن کر اس تجارتی قافلہ کے ساتھ جائیں گے۔ سارے تاجر اس فیصلے پر متفق ہوئے اور جو اُجرت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملنا تھی وہ وہیں طے ہوگئی۔

اُس دور میں یہ دستور تھا کہ قافلہ کے ساتھ جانے والے تمام تاجر سید العرب جناب ابوطالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے محل میں حاضر ہو کر انہیں اپنے اپنے پروگرام سے آگاہ کیا کرتے تھے، سوائے جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلوٰۃ اللہ علیہا کے، کیونکہ وہ اپنی پردہ نشینی کی وجہ سے یہاں تشریف نہیں لاتی تھیں اس لئے ان سے اگر کوئی اہم معاملہ ہوتا تو جناب ابوطالب علیہ الصلوٰۃ والسلام خود ان کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ وہ اپنے پورے نظامِ تجارت کو خود (Manage) فرماتی تھیں یعنی اپنی

www.jamanshah.com

تجارت کا انتظام انہوں نے خود سنبھالا ہوا تھا اس دستور کے مطابق بیضۃ البلد سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام نے جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے محل سرا میں تشریف لے جانے کا پروگرام بنایا اور اُدھر تشریف لے جانے سے پہلے گھر پاک میں تشریف لے آئے تو جناب سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک پھوپھیاں صلواۃ اللہ علیہن اور پالنے والی والدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا اور آپ کی پاک ہمشیر صلواۃ اللہ علیہا یعنی تمام پاک مستورات اس انتظار میں تھیں کہ دیکھیں اب کیا فیصلہ ہوتا ہے؟ کیونکہ اسی فیصلے کے ساتھ ان کی امیدوں کے مرکز شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادی کی خوشی وابستہ تھی۔ جس وقت سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام واپس گھر میں تشریف لے آئے تو سب پردہ داران توحید ورسالت صلواۃ اللہ علیہا نے فوراً سوال کیا کہ ہمارے لعل کی شادی کا اہتمام ہو گیا ہے یا نہیں؟

اُنہوں نے مسکرا کر فرمایا کہ سب لوگ ان کی قیادت میں جانے کیلئے تیار ہو گئے ہیں اب ایسے سمجھیں کہ آپ کے لعل کی شادی کا موسم آ گیا ہے۔

گریز

یہاں سب سے زیادہ خوشی اس معصوم ہمشیرہ صلواۃ اللہ علیہا کو محسوس ہو رہی ہے کہ جس نے اپنے بچپن کی جھولی میں بھائی کی خوشیوں کے ارمان پال رکھے ہیں

اسی پاک گھر کی ایک اور ہمشیر بھی تھیں، اس ہمشیر کی طرح وہ بھی سگی ہمشیر تو نہیں تھیں مگر سگی بہنوں سے بھی زیادہ اپنے پاک بھائی سے محبت کرتی تھیں، اس ہمشیر پاک کا سن مبارک بھی سات سال کا تھا، عجیب اتفاق یہ ہے کہ دونوں بہنوں کے

www.jamanshah.com

بھائی جوان بھی تھے، اور ہمشکل بھی تھے، آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ یہ دوسری پاک ہمشیر صلواۃ اللہ علیہا کون ہیں؟ یہ ہمشکل پیغمبر شہزادہ علیؑ اکبر علیہم الصلواۃ والسلام کی پاک بہن بیمار مدینہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا ہیں، انہوں نے بھی اپنے بچپن کی آغوش میں بھائی کی خوشیوں اور شگنوں کی اُمیدیں پال رکھی تھیں

ان دونوں بہنوں میں فرق اتنا ہے کہ ایک ہمشیر بہت خوش نصیب ہے کہ جس نے اپنے بھائی کی خوشیاں اپنی آنکھوں سے دیکھیں، اپنے ہاتھوں سے بھائی کے شگن منائے اور جی بھر کے اپنی حسرتوں کی تکمیل کی ......مگر دوسری ہمشیر صلواۃ اللہ علیہا بہت کم نصیب ہے کہ جو تمام زندگی اپنے پاک بھائی کی خوشیوں کیلئے ترستی رہیں مگر ہجر و فراق ہی اُن کا مقدر بنا

وہ آج تک ترستی اور دعائیں مانگتی ہیں کہ میرا خالق! مجھے اب تو میرے جوان بھائی کی خوشیاں دکھا دے، یہ پاک معظّمہ ملکہءِ ہجر و فراق صلواۃ اللہ علیہا آج تک تقدیر سے یہ سوال کرتی ہیں کہ میرے جس بھائی نے شادی کے شگن منانے کیلئے گھوڑے پر سوار ہونا تھا، اسے ظالمین نے ظلم وستم کے ساتھ گھوڑے سے کیوں اُتارا؟

جس نے اپنے نرم و نازک ہاتھوں پر شگنوں کی مہندی لگانا تھی، اس کی ریش مقدس کو خونِ جگر سے کیوں رنگین کیا گیا؟

جس نے اپنے سر اطہر پر سہرے سجانا تھے اس کی لاش پر یہ کم نصیب بہن پھول بھی نہیں سجا سکی، البتہ اتنا ہوا کہ اِس پاک بہن کی تمام امیدیں اور ارمان اس کے بھائی کی لاش کے ساتھ ہی زمین کربلا کی گہرائیوں میں دفن ہو کر رہ گئے

یہ دوسری بہن صلواۃ اللہ علیہا وہ ہیں جن کی دنیا میں آمد کے تھوڑے عرصہ بعد ان کی

والدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا کا وصال ہو گیا، سن 54 ہجری سے سن 56 ہجری تک بیمار مدینہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا اپنے بھائی شہزادہ علیؑ اکبر علیہ الصلواۃ والسلام کی گود میں پلتی رہیں، سارا دن بھائی سے جدا نہ ہوتی تھیں، بھائی کے سینہ پر سر رکھ کر سو جاتی تھیں، جب تک شہزادہ پاک سامنے موجود رہتے بھائی کے سامنے بیٹھی رہتیں، رُخساروں کے نیچے دونوں ہاتھ رکھ کر مسلسل بھائی کے چہرے کی تلاوت کرتی رہتیں، جس وقت اس معصومہ صلواۃ اللہ علیہا کی نظر پاک بھائی پر پڑتی سگی والدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا بھول جاتیں، دوڑ کر بھائی کو گلے ملتیں اور رو کر فرماتیں اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک! زیادہ دیر تک گھر سے باہر نہ رہا کرو، میرا دل برداشت نہیں کرتا ہے، آپ کے بغیر مجھے یہ گھر سونا سونا لگتا ہے، ذرا جلدی واپس آیا کرو

اب انہی باتوں سے آپ خود ہی اندازہ لگائیں کہ جو بہن اپنے پاک بھائی علیہ الصلواۃ والسلام کی چند لمحوں کی جدائی بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی جب اسے ہجر و فراق جیسی صعوبتوں سے گزرنا پڑا ہو گا تو اس کے دل پر کیا گزری ہو گی؟

اسی پاک معظّمہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا نے ہمیں بھی ہم شکل پیمبر علیہ الصلواۃ والسلام کی انتظار کا عملاً درس دیا ہے، اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر وقت اپنی اس محسنہ معظّمہ صلواۃ اللہ علیہا کے حق میں دعا کریں کہ اس بیمار مدینہ صلواۃ اللہ علیہا کو پاک بھائی کی خوشیاں نصیب ہوں، یہ پاک معظّمہ صلواۃ اللہ علیہا اپنے پاک بھائی علیہم الصلواۃ والسلام کو خوشیوں کے سہرے پہنائیں، کائنات سے زیادہ حسین بھائی ہمشکل پیغمبر علیہ الصلواۃ والسلام کی پاک دلہن صلواۃ اللہ علیہا کو اپنے پاک ہاتھوں سے سجائیں ...... ﴿آمین یا رب العالمین﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّل فَرَجَھُم بِقَائِمِھِمْ عَجَلَ اللّٰہُ فَرَجَہُ الشریف وَ صَلَوَاتُ اللّٰہُ عَلَیہِ وَ عَلیٰ آلِہٖ اَجمَعِین

www.jamanshah.com

هو الله المستعان الكريم
يا مولا كريم عجل الله فرجك و صلوات الله عليك و علىٰ آبائكؑ و آلكؑ و اولادكؑ واصحابك و خدامك ما دام الله تعالىٰ

چوتھی مجلس

دوستو!

مکہ مکرمہ کا شہر ہے، جس میں ایک شاہی طرز کا نادرِ روزگار شاہی محل ہے، جسے قصر اخضر کہتے ہیں، صبح کا وقت ہے، قصر اخضر کے صحن میں لگے ہوئے درختوں کی ٹھنڈی چھاؤں میں قالین بچھے ہوئے ہیں، ان قالینوں پر ریشمی مسندیں آراستہ ہیں، ان مسندوں پر رؤسائے عرب کی نوجوان لڑکیاں نرم وگداز تکیوں کی ٹیک لگا کر بیٹھی ہیں، سامنے بہت سی کنیزیں سامانِ خورد ونوش پیش کرنے کیلئے مستعد کھڑی ہیں، ان شریف زادیوں کے سامنے طلائی برتنوں میں عجوہ کی کھجوریں اورموسم کے دیگر پھل رکھے ہوئے ہیں جن سے وہ شریف زادیاں دل بہلا رہی ہیں، ان کے سامنے ایک سنہری مسند آراستہ ہے، جس پر ایک شہزادی تشریف فرما ہیں، اچانک قصر اخضر کے مرکزی دروازے کی طرف سے ایک کنیز دوڑتی ہوئی آئی اور اس نے پھولی ہوئی سانس کے ساتھ اطلاع دی کہ ہمارے قصر کے سامنے سے ایک عیسائی راہب گزر رہا ہے جو اپنے وقت کا مشہور کاہن اور منجم بھی ہے، آنے والے واقعات سو فیصد درست بتا تا ہے، اور بڑا کامل درویش ہے۔

عورتوں کی فطرت ہے کہ ان کو اپنے مستقبل کے حالات پوچھنے کا بہت شوق ہوتا ہے، ساری لڑکیوں نے فوراً کہا کہ اس کاہن کو بلایا جائے تاکہ ہم اس سے اپنے

مستقبل کے بارے میں تو پوچھیں کہ ہماری آنے والی زندگی کیسے گزرے گی؟

مگر جو شہزادی سنہری پاک مسند پر تشریف فرما ہیں انہوں نے بڑی بے نیازی سے فرمایا کہ ہمیں ان کے علم پر کوئی یقین نہیں ہے، جو خالق چاہتا ہے وہی ہوتا ہے

سب دوشیزاؤں نے اصرار کیا اور عرض کیا کہ اے شہزادی ہم آپ کی دعوت پر آئی ہیں آپ ہماری یہ بات مان لیں اور راہب کو بلوا دیں۔ انہوں نے فرمایا کہ تم جانتی ہو ہم پردہ کے سخت پابند ہیں اور وہ غیر محرم ہے۔ اس پاک شہزادی کے پہلو میں ایک رئیس زادی بیٹھی ہوئی تھی جس کا نام صاحبان تاریخ نے نفیسہ بنت منیہ لکھا ہے، یہ بنت منیہ اس پاک شہزادی صلواۃ اللہ علیہا کی انتہائی عزیز و چہیتی سہیلی اور بے تکلف دوست تھی، اس نے عرض کیا کہ بی بی آپ پردہ کر لینا مگر ہمیں تو اپنا مستقبل معلوم کرنے دیں

اُنہوں نے فوراً ایک کنیز کو حکم دیا کہ جلدی جا کر اس کاہن راہب کو بلا لاؤ۔ وہ کنیز گئی اور کچھ دیر بعد ایک سفید ریش مقدس رُو راہب کو محل کے اندر لے آئی اس شہزادی نے اپنے رُخِ اقدس پر نقاب درست کیا اور ان لڑکیوں کے ایک طرف بیٹھ گئیں، ساری لڑکیوں نے راہب کو خوب پریشان کیا، کچھ دیر بعد راہب نے عرض کیا کہ اے پردہ نشین شہزادی! آپ بھی اپنے بارے میں کچھ دریافت فرمائیں ...... انہوں نے جواباً فرمایا کہ ہمارا ان باتوں پر یقین نہیں ہے، اس ضعیف راہب نے عرض کیا کہ بی بی دین ابراہیم میں کیا کتب سماوی پر یقین رکھنا جائز نہیں ہے؟ فرمایا ہاں ان آسمانی واِلہامی کتب پر یقین رکھنا ایمان کا جزو ہے اس نے عرض کیا کہ میں بھی کتب سماوی کا عالم ہوں اور میں جانتا ہوں کہ عنقریب

www.jamanshah.com

اس سرزمین پر ایک مقدس شہنشاہ ظہور فرمائیں گے جو ایک لاکھ چوالیس ہزار انبیاء کے سردار ہوں گے (عیسائی عقیدہ کے مطابق انبیاء کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار نہیں بلکہ ایک لاکھ چوالیس ہزار ہے)

اس پاک شہزادی نے فرمایا کہ معلوم نہیں وہ کس گھر کو زینت دیں گے

سفید ریش کاہن نے مسکرا کر عرض کیا میں یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ میں سے ایک شہزادی کو یہ معراجِ سعادت نصیب ہوگی کہ اس مقدس شہنشاہ کی رفیقہ ءِ حیات ہونے کا شرف حاصل کرے گی، یہ بات سن کر پاک شہزادی چونک گئیں اور فرمایا آپ کیسے جانتے ہیں؟

اس کاہن نے عرض کیا کہ ہم نے اپنی الہامی کتابوں میں جو علائم پڑھے تھے وہ پورے ہو چکے ہیں اور ان کے بارے میں ہم نے پڑھا ہے کہ وہ جس شہزادی کو رفیقہ ءِ حیات ہونے کا اعزاز عطا کریں گے وہ سارے کوائف آپ کی ذات میں موجود ہیں اور میں بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ آنے والے شہنشاہِ معظم کے حرم اقدس کی خاتونِ اول ہیں۔

یہ سن کر باقی لڑکیوں نے قہقہہ لگایا اور معظّمہ کونین صلواۃ اللہ علیہا کے رُخ اقدس پر حیا کی سرخی دوڑ گئی، انہوں نے فوراً ایک کنیز کو اشرفیاں دیں کہ کاہن کے پیش کریں اور انہیں رُخصت کریں، کاہن تو چلا گیا مگر وہ ایسی بات کر گیا جس نے پاک شہزادی صلواۃ اللہ علیہا کے دل میں ہلچل مچا دی اور کئی سوالات پیدا کر گئی اور ان کو کئی سال پہلے کا دیکھا ہوا خواب اور اس کی تعبیر یاد آ گئی جس کی وجہ سے ان کے دل میں آنے والے شہنشاہ کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنے کی جستجو کی شدید

خواہش پیدا ہوئی۔ یہ اپنے چچا زاد بھائی جناب ورقہ بن نوفل سے عبرانی تعلیم حاصل کر چکی تھیں اس لئے انہوں نے فوراً عبرانی کی کئی کتب طلب فرمائیں تاکہ آنے والے شہنشاہ کے بارے مکمل مواد پڑھا جائے کہ ان کی خصوصیات کیا ہوں گی، ان کے فضائل کیا ہوں گے، کیا کیا علامات ہوں گی اور ان کے کیا کیا معجزات ہوں گے؟ انہوں نے اس موضوع پر بہت سی کتابیں دیکھیں اور آنے والے شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان کی محبت شدید ہوتی گئی لیکن ان کے دل میں یہ خواہش تھی کہ کسی طرح ہمیں یہ معلوم ہو سکے کہ وہ کس دن اور کس گھر میں ظہور فرمائیں گے، ان کی شکل وصورت کیسی ہوگی، اور وہ کون ہوں گے؟

ان کے دل میں آخری شہنشاہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پانے کی خواہش شدید سے شدید تر ہوتی گئی اور ان کے ساتھ غائبانہ محبت میں بھی روز افزوں اضافہ ہوتا گیا

محل میں آمد

دوستو! ...... سابقہ مجلس میں میں نے یہ عرض کیا تھا کہ بیضۃ البلد جناب ابو طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر تجارِ مکہ کی میٹنگ ہوئی تھی ...... انہوں نے جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلوٰۃ اللہ علیہا کے قصر اخضر میں آکر ان کو آگاہ کرنا اور اپنا پروگرام بتانا تھا تاکہ وہ بھی اگر اپنا مال بھیجنا چاہیں تو ساتھ بھیج دیں۔

اس شام سورج غروب ہونے سے دو تین گھنٹے پہلے پاک خاندان علیہم الصلوٰۃ والسلام کے افراد جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلوٰۃ اللہ علیہا کے محل سرا کے دروازہ پر پہنچے، غلاموں نے اطلاع دی، فوراً محل کے ہال کمرہ کے درمیان مسند لگوائی گئی اس کے پیچھے

ریشمی پردہ آویزاں کیا گیا اور اس پردے کے پیچھے جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی مسند آراستہ کی گئی، اس کے بعد خاندان پاک علیہم الصلواۃ والسلام کے پاک افراد کو اندر بلایا گیا، سید العجم والعرب جناب ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام مسند پر تشریف فرما ہوئے، انہوں نے سلسلۂ کلام شروع فرمایا، ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس دفعہ ہماری بجائے ہمارے پاک بھائی کا یتیم بیٹا آپ کے اور ہمارے سامانِ تجارت کا نگران بنے اور ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ اس سفر سے واپسی کے بعد ان کی شادی کا اہتمام کریں اور اس دفعہ کی ساری اُجرت ہم ان کو دیں گے تاکہ ان کی شادی دھوم دھام سے ہو۔

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے دریافت فرمایا کہ وہ آپ میں سے کون سے ہیں؟ جناب ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا کہ وہ ہمارے ساتھ نہیں آئے مگر وہ صادق و امین ہیں، ان کو سارا عرب صادق اور امین کہتا ہے فکر کی کوئی بات نہیں ہے، اگر آپ ان کی زیارت کرنا چاہیں تو ہم ان کو بلا لیتے ہیں اور آئندہ آپ کے ساتھ ہمیشہ ڈیل (deal) اُنہیں کی رہے گی۔

اس کے بعد جناب عباس سے فرمایا کہ آپ جا کر ہمارے لعل کو لے آئیں

جناب عباس یہاں سے روانہ ہوئے، ان کو راستہ میں کسی شخص نے بتایا کہ ہم نے ان کو غارِ حرا کی طرف جاتے ہوئے دیکھا ہے، یہ گھر نہیں گئے بلکہ غار حرا میں آئے، یہاں آکر دیکھا کہ اللہ کی رحمت ازلی غار کی سنگلاخ زمین کو عرش اِلٰہی سمجھ کر آرام فرما ہے اور ان کے سرہانے ایک سفید رنگ کا اژدہا اپنا پھن پھیلائے کھڑا ہے۔ ان کو خیال آیا کہ شاید یہ اژدہا ہمارے شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

www.jamanshah.com

نقصان پہنچائے ،انہوں نے فوراً تلوار برآمد کی اور اژدہا پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا کہ یکا یک اس اژدہا نے خود ان پر حملہ کر دیا اور ایسا حملہ کیا کہ ان کو یقین ہو گیا کہ اب ہمارے بچنے کی کوئی امید نہیں۔

انہوں نے فوراً آواز دی......ادرکنی یا بن اخی سروَرِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً آنکھیں کھولیں نگاہ فرمائی اور دیکھا کہ جناب عباس نے تلوار برآمد کی ہوئی ہے مگر سامنے کوئی چیز موجود نہیں ،انہوں نے سوال کیا کہ چچا جان یہ آپ کیا کر رہے ہیں اور یہ تلوار کیوں برآمد کی ہوئی ہے؟ انہوں نے عرض کیا اے شہنشاہ لعل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابھی ہم نے دیکھا ہے کہ ایک اژدہا آپ کے سرہانے کھڑا تھا، ہم نے اس پر حملہ کیا، جواباً اس نے ہم پر حملہ کیا، ہم نے آپ کو پکارا تو وہ فوراً غائب ہو گیا

☆فتبسم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال یا عم لیس هذا بثعبان ولکنه ملك من الملائكة ......(بحارالانوار)

فرمایا چچا جان کوئی اژدہا نہیں تھا بلکہ یہ ایک فرشتہ تھا جو ہمیشہ ہماری حفاظت کیلئے ہمارے ساتھ رہتا ہے، ملائکہ ہمارے اور ہمارے در کے غلاموں کے خادم ہیں

سورج ابھی غروب نہیں ہوا تھا کہ جناب عباس شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ساتھ لے کر جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے عالیشان محل کے صدر دروازے میں داخل ہوئے ،ان کا صدر دروازہ مغربی طرف تھا اور جس ہال کمرہ میں سب پہلے سے موجود تھے اس کی ایک کھڑکی مغربی جانب کھلتی تھی ،جس وقت کائنات اور اللہ کی رحمت ازلی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین گیٹ کے اندر قدم رکھا تو ان کی پیشانی سے نور کی ایک کرن نکلی جس نے کھڑکی کا پردہ منور کیا اور پھر کھڑکی کو عبور کرتے ہوئے

سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک پیشانی کا بوسہ جا لیا۔
جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے اپنی ایک کنیز کو فرمایا کہ تم کیسی غافل ہو کہ تم نے کھڑکی کا پردہ بھی صحیح طریقے سے نہیں جوڑا اور سورج کی روشنی اندر آ رہی ہے، وہ کنیز جلدی سے کھڑکی کا پردہ درست کرنے آئی، اس نے نگاہ کی تو پردہ درست تھا مگر اس میں سے نور اندر آ رہا تھا، اس کنیز نے فوراً پردہ اُٹھا کر دیکھا تو اسے معلوم ہوا کہ جو روشنی اندر آ رہی تھی وہ سورج کی نہیں بلکہ کونین کے ازلی مالک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جبین مبین سے ساطع ہو رہی تھی، اس نے فوراً عرض کیا

☆قالت لھایا مولاتی ھذا الذی رأیتہ من انوار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس کنیز نے سر جھکا کر عرض کیا میری مالک صلواۃ اللہ علیہا ہماری کوئی غفلت نہیں پردہ درست ہے اور یہ نور شمس سما کا نہیں بلکہ شمس الضحیٰ کا ہے جو پردوں کو عبور کر کے اپنے پاک چچا کی جبین مبین کے بوسے لے رہا ہے۔ یہ بات سن کر جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا بہت حیران ہوئیں۔ سرور کائنات مالک موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محل کے کمرہ میں تشریف لے آئے۔ یہاں پہلی مرتبہ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے شہنشاہِ کائنات مالک موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کے بعد دوبارہ سلسلۂ گفتگو جاری ہوا اور تجارت کے موضوع پر بات شروع ہوئی تو جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے عرض کیا کہ حسب سابق ہم اپنے سامانِ تجارت کی اُجرت سوا اوقیہ (تین کلوگرام) سونا اور سوا اوقیہ چاندی کی شکل میں پیش کریں گے

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں منظور ہے...... (بحار الانوار)

www.jamanshah.com

اب یہاں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ خود سوچیں جن کے مال کے حفاظت کی اُجرت تقریباً تین کلو سونا اور تین کلو چاندی ہو ان کا وہ مال جو تجارت کیلئے بھیجا جا رہا تھا کتنا ہوگا ؟ یہ بھی سوچیں کہ یہ سارا مال تو نہ تھا جو روانہ کیا جا رہا تھا بلکہ یہ تو صرف ایک شام کی منڈی میں بھیجا جانے والا مال تھا تو ان کا باقی مال کتنا ہوگا اور ان کی کل دولت کتنی ہوگی ؟ جن کے سامانِ تجارت کی بار برداری کیلئے ایک لاکھ اسی ہزار اونٹ رکھے ہوئے ہوں، ان اونٹوں پہ جانے والا مال کتنا ہوگا ؟ اس کا اندازہ شاید ہم نہیں کر سکتے

﴿ یہودی عالم یا حبر ﴾

دوستو !

جس وقت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس اپنے گھر تشریف لے آئے تو ان کے جانے کے بعد جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کو یقین ہو گیا کہ اللہ جل جلالہ کے نورِ اول و ازل نے جس ذات کی شکل میں آنا ہے وہ یہی شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں مگر پھر بھی وہ مزید یقین چاہتی تھیں اس لئے انہوں نے یہودی احبار میں سے ایک متبحر حبر کو اگلے دن اپنے محل سرا میں یاد فرمایا، جس وقت وہ آیا تو اس وقت جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے گھر میں شرفائے عرب کی بہت سی لڑکیاں آئی ہوئی تھیں جو یہ چاہتی تھیں کہ ہم بھی آنے والے شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے معلومات حاصل کریں، جس وقت وہ یہودی عالم محل کے اندر آیا تو جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے اس کے سامنے ذکر کیا کہ ہم نے عبرانی کتب میں دیکھا

www.jamanshah.com

ہے کہ مکہ مکرمہ کی سرزمین کو اللہ جل جلالہ کی کل کی کل رحمت نے آخری نبی کی شکل میں زینت دینا ہے، ہمیں ان کی علامات اور نشانیاں بتاؤ تا کہ اگر وہ ظاہر ہوں تو ہم ان کو فوراً پہچان سکیں۔ اس یہودی نے اپنی کتابیں کھولیں اور علامات بیان کرنا شروع کیں

اس نے عرض کیا ہماری کتب میں لکھا ہوا ہے کہ جب کائنات کے اس کلی وارث و مالک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دنیا میں ظہور ہوگا تو چند ماہ بعد ان کے بابا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال الیٰ اللہ ہو جائے گا اور ان کی والدہ پاک صلوٰۃ اللہ علیہا ان کی کفالت کریں گی، کچھ سال بعد ان کی والدہ پاک صلوٰۃ اللہ علیہا کا بھی وصال الیٰ اللہ ہو جائے گا اور ان کے دادا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی کفالت کریں گے، پھر کچھ عرصہ بعد ان کے پاک دادا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی داعیِ اجل کو لبیک کہیں گے تو ان کے سگے چچا ان کی کفالت وحفاظت کریں گے

ابھی وہ یہودی عالم علامات بیان کر ہی رہا تھا کہ اچانک دروازہ سے ایک غلام نے آکر عرض کیا کہ اللہ کی رحمت ازلی سرور دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سفر شام کا پروگرام فائنل کرنے کیلئے تشریف لے آئے ہیں ...... جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلوٰۃ اللہ علیہا نے فوراً ان کو اندر بلوایا اور خود پس پردہ تشریف لے گئیں اور جاتے ہوئے یہودی عالم سے فرمایا کہ آپ اس آنے والی ذات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں بھی ذرا سوچ لینا اور دیکھنا ممکن ہے ان میں وہ علامات موجود ہوں جو آخری شہنشاہ کی لکھی ہوئی ہیں

شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے جس وقت ان پر یہودی عالم کی نظر پڑی

www.jamanshah.com

وہ فوراً تعظیم کیلئے اُٹھا، بڑھ کر پاک پیشانی پر بوسہ دیا، اس کے بعد عرض کیا کہ جبین مبین سے تو صاف ظاہر ہے کہ جو کچھ ہم نے سمجھا ہے وہ درست ہے مگر پھر بھی اگر آپ اجازت دیں تو ہم آپ کے شانہ مبارک اور شکم اطہر کی زیارت کر کے مزید تسلی کر لیں ،مگر اس نے ظاہراً یہ نہیں بتایا کہ وہ کس لئے یہ سب کچھ کر رہا ہے
شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی ہر فرمائش پوری کی اور مسکرا کر فرمایا کہ آپ بھی تسلی کر لیں

مختلف تجارتی امور پر گفتگو فرمانے کے بعد جب شہنشاہِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لائے تو جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے یہودی عالم سے دریافت فرمایا کہ آپ اپنی رپورٹ دیں۔

اس وقت یہودی عالم بولا اللہ کی قسم یہی ذات ہے، یقیناً یہی ذات ہے، جو اللہ جل جلالہ کی مظہر اتم واکمل ہے، یہی جناب ہیں جنہوں نے آخری نبی بن کر آنا تھا اس وقت جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے فرمایا آپ یہودی ہو کر ان کے فضائل بیان کر رہے ہیں جبکہ ان کے چچا تو یہودی احبار سے ہمیشہ خائف رہتے ہیں۔ اس نے سر جھکا کر عرض کیا کہ اللہ کی قسم ان کو کوئی نقصان پہنچا ہی نہیں سکتا کیونکہ یہ اللہ کا ازل سے فیصلہ ہے اور اس نے ہر حال میں مکمل ہونا ہے

(بحوالہ ابوالحسن البکری، کتاب الانوار، بحار الانوار)

اس کے بعد یہودی عالم نے عرض کیا

☆وحق الكليم رسول الملك العظيم فى آخر الزمان فطوبى لمن يكون له بعلاً وتكون له زوجة وأهلا

کہ مجھے جناب موسیٰ علیہ السلام کی عظمت کی قسم یہ شہنشاہِ معظم رب ذوالجلال کے زمانۂ آخر کے رسول کریم ہیں، اس کے بعد راہب جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی طرف دیکھ کر مسکرایا اور کہنے لگا کہ شرفِ عظیم ان کیلئے ہے جن کے یہ سرتاج ہوں گے اور جو ان کی زوجۂ طاہرہ ہوں گی اور ان کیلئے ہے جو ان کے اہل بیت ہوں گے۔ اور اس وقت راہب نے انگلی کا اشارہ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی طرف کیا تو جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے شرم سے سر جھکا لیا...... صاحب بحار الانوار لکھتے ہیں کہ

☆فلما سمعت صلواۃ اللہ علیہا مانطق به الحبر تعلق قلبها بالنبیؐ وكتمت امرها

جس وقت جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے اس راہب کی یہ بات سنی تو ان کے دل میں شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سرایت کر گئی مگر انہوں نے اس کو ظاہر نہیں فرمایا

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتگو فرما کر سفر شام کا آخری پروگرام طے کر کے واپس گھر تشریف لے آئے، یہاں سب اہل خانہ ان کی ضروریاتِ سفر کا سامان تیار کر رہے تھے، پاک پھوپھیاں صلواۃ اللہ علیہن بھی گھر پاک میں آئی ہوئی تھیں، دل میں تھا کہ آج پہلی مرتبہ ہمارا لعل تجارتی قافلے کا نگران بن کر سفر پر جا رہا ہے ہم ان کو لاکھوں دعائیں دے کر روانہ کریں گے، خدا کرے خیریت سے جلدی واپس آئیں اور اس کی پیشانی پر سہرہ سجا ہوا دیکھیں...... پالنے والی والدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا بھی لعل کا سامان تیار کرنے میں مصروف ہیں...... حصہ کی بہن صلواۃ اللہ علیہا ایک طرف بہت خوش ہیں کہ سفر سے واپسی کے بعد میں بھائی کی شادی کی تمام رسمیں (سگن)

www.jamanshah.com

اپنے ہاتھوں سے ادا کروں گی، بھائی کو مہندی بھی لگاؤں گی، دوسری طرف دل میں بھائی کی جدائی کا احساس بھی ہے

جس وقت جناب سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لباس سفر زیب تن فرما کر مکمل تیار ہو گئے تو دروازے پر اسد الرسول چچا جناب حمزہ علیہ الصلواۃ والسلام نے آواز دی میرے لعل جلدی آئیں، اس وقت تمام مستورات صلواۃ اللہ علیہن جوان بیٹے کے قریب آ گئیں تا کہ ان کو دعائیں دے کر رُخصت کیا جائے۔ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پالنے والی والدہ صلواۃ اللہ علیہا کے سامنے جھکے تو انہوں نے آنکھوں پر کنٹرول کر کے لعل کی آمادۂ اظہار ریش مقدس پر بوسہ ثبت فرمایا، پھر ایک ایک پھوپھی نے جوان بیٹے کی پیشانی پر بوسے دیئے اور لاکھوں دعائیں دیں، جس وقت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حصہ کی بہن کو گلے لگایا تو کائنات کی نبضیں رُکنے لگیں، بہن بھائی کی محبت قلبی نے عالمین کے لطیف جذبوں کو چھیڑا، اور بہتے ہوئے آنسوؤں میں بھیگی ہوئی دعاؤں کے ساتھ کمسن بہن نے بھائی کو رُخصت کیا

گریز

آئیں ذرا 28 رجب کی رات، مدینہ منورہ کے شہر میں شہنشاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل و اکمل تصویر کو اپنے حصہ کی بہن صلواۃ اللہ علیہا سے جدا ہوتا دیکھیں

ان دونوں بہنوں کے بھائی ہم شکل تھے، جدائی کے وقت دونوں بہنوں کے دلوں میں اپنے اپنے بھائی کی شادی کی آس و اُمید بیقراری کی حد تک تھی، دونوں بہنوں سے بھائی پہلی مرتبہ جدا ہو رہے تھے، لیکن ان دونوں بہنوں کے مقدر اور

www.jamanshah.com

انجام میں بہت زیادہ فرق ہے، سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہن کو بھائی مل بھی گیا اورانھوں نے اپنے بھائی کی شادی کی رسمیں اداکرنے کے ارمان بھی پورے کر لئے ،مگرکریم شہزادہ علیؑ اکبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک ہمشیرہ صلواۃ اللہ علیہا کی اپنی قسمت کہ ان کے دل میں پاک بھائی کی شادی کی تمنا ادھوری ہی رہی

تمنا وہ تمنا ہے جو دل کی دل میں رہ جائے

جو مرکر بھی نہ پورا ہوا ُسے ارمان کہتے ہیں

یہ شعرملکہ ءِ ہجروفراق صلواۃ اللہ علیہا پر صادق آتا ہے کہ جن کی حیاتِ طیبہ میں ان کی کوئی ایک حسرت بھی پوری نہ ہوسکی ،قسمت کے فیصلے بھی عجیب ہوتے ہیں،نصرت امام زمانہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاطر لاکھوں حسرتوں کے ساتھ اپنے بھائی کوروانہ تو کردیا مگر دل میں ایک آس ایک امید باقی رہی کہ اللہ کرے گا میرا بھائی واپس آئے گا اور میں اپنی حسرتوں کی تکمیل کروں گی

آپ سب جانتے ہیں کہ یہ زندگی بھراپنے بھائی کے نقش قدم چوم چوم کر روتی رہیں مگر پاک بھائی واپس نہیں آیا،قدموں کے نشان چوم کر بھائی کوآواز دیتیں پکارتیں اوربین کرکے فرماتیں کہ اے میرا جوان بھائی اب تو واپس آئیں ......

بھائی کے ہجر نے اس پاک بہن صلواۃ اللہ علیہا پر یوں اثر کیا کہ یہ سات سال کے سن اقدس میں ضعیف ہوگئیں اوران کے سراقدس کے بال بھی سفید ہوگئے تھے

اب وقت کا تقاضہ یہ ہے کہ سارے مومنین اِن بہتے ہوئے آنسوؤں کی برسات میں مل کردعاکریں کہ اب تو یہ پاک بی بی صلواۃ اللہ علیہا اپنے پاک بھائی کی خوشیاں دیکھیں،اب تو ہمشکل پیغمبراپنی پاک ہمشیرہ صلواۃ اللہ علیہا کومسکراتے ہوئے آکرملیں،

ان کا صدیوں کا فراق ختم ہو، اِنہیں اتنی خوشیاں نصیب ہوں کہ ہجر وفراق کے سارے دکھ ان کو بھول جائیں، یہ پاک معظّمہ صلواۃ اللہ علیہا اپنی ہر حسرت کی تکمیل کریں، اور اپنے ہاتھوں سے اپنے بھائی کو خوشیوں کے سہرے باندھیں

﴿آمین یارب العالمین﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٌ وَعَجِّل فَرَجهُم بِقَائِمِهِمٌ عَجَلَ اللّٰهُ فَرَجهٗ الشريف وَ صَلَوَاتُ اللّٰهُ عَلَيهِ وَ عَلٰى آلِهٖ اَجمَعِين

www.jamanshah.com

هو الله المستعان الكريم
يا مولا كريم عجل الله فرجك و صلوات الله عليك و علىٰ آبائكؑ و آلكؑ و اولادكؑ واصحابك و خدامك ما دام الله تعالىٰ

پانچویں مجلس

دوستو!

یہ ایک حقیقت ہے کہ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے گھر ہمیشہ عرب کی شریف زادیوں کا اجتماع رہتا تھا کیونکہ شرفاء کے گھر شریف زادیوں کے جانے پر والدین پابندی نہیں لگاتے اور جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا تو ویسے بھی اپنے تقدس وطہارت اور عظمت ووقار میں یکتائے روزگار شہزادی تھیں، اس لئے عرب کے رؤساء اپنی بیٹیوں کو ان کے گھر بھیج کر فخر محسوس کرتے تھے کہ ہماری بیٹی شہزادی عالمین صلواۃ اللہ علیہا کی حاشیہ نشینوں میں شامل ہے

جس وقت جناب سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر سے اپنے تجارتی قافلہ کے ساتھ روانہ ہوئے تو ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کا تجارتی قافلہ پورا سامان تجارت اونٹوں پر لاد کر آپ کے محل کے سامنے تیار کھڑا تھا تاکہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئیں اور سفر شروع کیا جائے

بیضۃ البلد سید العرب والادب جناب ابوطالب علیہ الصلواۃ والسلام نے اسدالرسول جناب حمزہ علیہ الصلواۃ والسلام کو ساتھ تیار کیا کہ آپ نے ہمارے لعل کی ہر طرح سے حفاظت کرنا ہے، جناب عباس کو تاکید فرمائی کہ اگر کسی جگہ ہمارے لعل پر زندگی نچھاور کرنا پڑے تو دریغ نہ کرنا

www.jamanshah.com

جناب سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پر وقار گھوڑے پر سوار ہیں، سمند ناز و انداز سے خراماں خراماں چل رہا ہے، آپ کے دائیں جانب سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام کی سواری شاہانہ انداز میں محو خرام ہے، جو اپنے لعل کو رُخصت کرنے کیلئے ساتھ تشریف لا رہے ہیں، بائیں جانب اسد الرسول جناب حمزہ علیہ الصلواۃ والسلام اپنے کامل ہیبت و جلال کے ساتھ موجود ہیں جن کی کمر مبارک کے ساتھ برق جہندہ تلوار آویزاں ہے، سر پر سنہری خود ہے جس پر سیاہ رنگ کا عمامہ موزوں فرمایا ہوا ہے، یہ دونوں گویا اللہ کے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باڈی گارڈ (Body Guard) بن کر آ رہے ہیں

ان کے پس پشت جناب عباس اپنے چنچل گھوڑے پر سوار ہیں

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے اپنے محل کی چھت سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کا یہ پر وقار اور سہانہ منظر دیکھا تو انگشت بہ دنداں ہو کر کافی دیر تک مکمل محویت کے عالم میں آپ کے حسن بے مثال سے لطف اندوز ہوتی رہیں، جس وقت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قصر اخضر کے سامنے پہنچے تو آپ فوراً محل کی چھت سے نیچے اتریں اور وداع کرنے کیلئے دروازہ پر تشریف لے آئیں۔

انہوں نے سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسد الرسول جناب حمزہ علیہ الصلواۃ والسلام اور جناب عباس کو دروازے پر یاد فرمایا اور پس پردہ رہتے ہوئے ان سے تجارتی امور پر آخری گفتگو کی، اس کے بعد انہوں نے اپنے غلام جناب میسرہ سے فرمایا کہ ہمارے نئے سردار ہمارے سامان تجارت کے محافظ بن کر پہلی مرتبہ تشریف لے جا رہے ہیں اس لئے مناسب یہ ہے کہ ہم ان کو سواری کیلئے اپنا سب سے قیمتی

اونٹ (ناقہ صہبا) تحفہ کے طور پر پیش کریں ۔
یہ وضاحت کرتا چلوں کہ عربی زبان میں بار برداری اور سواری والے اونٹوں کیلیئے کئی سو الفاظ استعمال ہوتے ہیں، ان میں سے لفظ ''ناقہ'' صرف سواری کے اونٹ کیلیئے استعمال ہوتا ہے، چاہے وہ شتر مادہ ہو یا نر
جناب میسرہ کو جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے حکم فرمایا کہ جلدی سے اونٹ لے آئیں، جناب میسرہ اونٹ لانے کیلیئے باہر چلے گئے، پاک بنی ہاشم علیہ الصلواۃ والسلام محل کے سامنے آ کھڑے ہوئے اور جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا اپنی چند ہم جولیوں کے ساتھ محل کی چھت پر آئیں کہ دیکھیں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونٹ پر کیسے سوار ہوتے ہیں، کیونکہ یہ ایک بدمست اونٹ تھا جو اپنی پشت پر کسی کو سوار نہیں ہونے دیتا تھا
یہ اونٹ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کرنے کی وجہ یہ تھی کہ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کو یہ خیال آیا کہ جس ذات پاک نے مکہ میں نبی بن کر آنا ہے اور بقول راہبین واحبار اگر واقعی یہ وہی شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں تو ان کا امتحان لے لیں تاکہ تسلی ہو جائے، کیونکہ اگر یہ واقعی نبی بن کر آئے ہیں تو پھر جانور ضرور ان کے مطیع وفرماں بردار ہوں گے اور سرکشی نہیں کریں گے
جناب میسرہ جس وقت اونٹ لے آئے تو وہاں موجود سب لوگ یہ دیکھ کر حیران ہو گئے کہ یہ انتہائی خطرناک اونٹ تھا، جو عالم مستی میں ہیبت ناک آوازیں نکال رہا تھا، بار بار شقشقہ (تالو) باہر نکال کر منہ سے جھاگ برسا رہا تھا، اور مستی کی وجہ سے اس کی آنکھیں سرخ تھیں

www.jamanshah.com

یہ دیکھ کر جناب عباس نے کہا میسرہ! کیا تو ہمارے شہنشاہ کا امتحان لینا چاہتا ہے شہنشاہ کائنات مالک موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے میسرہ اس ناقہ کو ہمارے پاس آنے دو اور اسے چھوڑ دو...... جناب میسرہ نے اونٹ کو چھوڑ دیا وہ بدمست اونٹ جناب میسرہ کو چھوڑ کر فوراً سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف روانہ ہوا سب لوگ دیکھ رہے تھے جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا اپنے محل کی سقف سے دیکھ رہی تھیں، اونٹ چلتا ہوا سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب آیا اور آکر آپ کے قدموں پر اپنا سر رکھ دیا

☆و جعل یمرغ وجهه قدمی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونطق بالکلام فصیح وقال من مثلی وقد لمس ظهری سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ اونٹ اپنا منہ ان کی نعلین سے مس کر رہا تھا اور فصیح عربی میں عرض کر رہا تھا کہ میں کتنا خوش نصیب ہوں کہ میری پشت کو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کا سردار زینت دے گا، اسی لئے تو میں نے آج تک کسی کو اپنی پشت پر قبول ہی نہیں کیا تھا اس کے بعد ناقہ نے کئی نعتیہ اشعار پڑھے، جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا جو اپنی ہم جولیوں کے ساتھ یہ منظر دیکھنے میں مصروف تھیں ان کی آنکھوں میں یقین کی چمک پیدا ہوئی، ایک عورت نے کہا کہ واقعی یہ تو کھلا جادو ہے

اس وقت جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے فرمایا کہ ذرا ہوش کرو

☆لیس هذا سحرا وانما هو آیات بینات وکرامات ظاهرات ......(بحارالانوار)

یہ جادو نہیں بلکہ کائنات کے ازلی مالک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشن نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے

﴿روانگی شام﴾

دوستو!

شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ظاہری حیات طیبہ میں دو مرتبہ شام کا سفر اختیار فرمایا، پہلی مرتبہ اس وقت شام کا سفر کیا جب ان کا ظاہری سن مبارک گیارہ سال تھا، اس وقت سید العجم والعرب جناب ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام ان کو اپنے ساتھ لے گئے تھے، اور راستے میں بحیرہ نامی راہب کا واقعہ پیش آیا تھا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سفر شام کے دوران یہ ایک گرجا گھر کے قریب سے گزر رہے تھے، یہ گرجا علاقہ شام میں شام کے راستہ کے کنارے واقع تھا، گرجا کی چھت پر ایک راہب کھڑا تھا جو اس قافلہ کو آتا ہوا دیکھ رہا تھا، جس وقت انہوں نے ایک پہاڑی کو عبور کیا تو اس نے گرجا کی چھت پر سے دیکھا کہ اس قافلہ میں کوئی ذات ایسی ہے جسے پہاڑی کے سب پتھر اور اشجار سجدہ کر رہے ہیں

یہ منظر دیکھ کر وہ اپنے گرجا کی چھت سے اترا اور آ کر شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدم بوسی کی، اور سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام کو عرض کیا کہ آپ کے یہ لختِ جگر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے وقت کے نبی ہیں اور یہ خاتم الانبیاء ہیں، اس لئے آپ ان سے غافل نہ ہونا کیونکہ قحطانی یہودی ان کے دشمن ہیں جہاں یہ واقعہ ہوا تھا وہ مقام آج بھی موجود ہے......(بحار الانوار)

دوسری مرتبہ یہ سفر تجارت تھا اس سفر میں جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے غلام جناب میسرہ ساتھ تھے، انہوں نے اس سفر کی طویل روئیداد بیان کی ہم بقدر

www.jamanshah.com

ضرورت اس کا خلاصہ پیش کرر ہے ہیں

وہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت ہم تجارتی قافلہ لے کر روانہ ہوئے تو سابقہ دستور کے مطابق مکہ اور دیگر شہروں کے لوگ بھی اپنا اپنا سامان تجارت اونٹوں پر بار کر کے پہنچ گئے، اس قافلے میں ابوجہل بھی اپنا سامان تجارت لے کر ساتھ تیار ہوگیا، جس وقت قافلہ روانہ ہونے لگا تو اہل قافلہ نے پوچھا کہ اب سید العرب جناب ابوطالب علیہ الصلواۃ والسلام تو ہمارے ساتھ نہیں جارہے ہے، اسد الرسول جناب حمزہ علیہ الصلواۃ والسلام اور جناب عباس نگران ہیں، مگر ہمارے قافلہ کا امیر کون ہے؟ جناب عباس نے کہا کہ ہمارے قافلہ کا امیر سید العرب ابوطالب علیہ الصلواۃ والسلام نے جن کو مقرر فرمایا ہے وہی ہیں اور کون ہے، سب نے پوچھا وہ کون ہے؟ جناب عباس نے بتایا کہ سید العرب جناب ابوطالب علیہ الصلواۃ والسلام نے ہمارا امیر اپنے بھتیجے محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرار دیا ہے، ابوجہل بولا کہ یہ کوئی اچھا شگون نہیں کہ کسی یتیم کو امیر کارواں بنایا جائے، یہ سننے کی دیر تھی کہ اسد الرسول جناب حمزہ علیہ الصلواۃ والسلام نے عالم غیض وغضب وجلال میں تلوار کا قبضہ اس کے سر پر ایسا مارا کہ وہ ملعون زمین پر جا گرا، اس کے بعد فرمایا کہ ہمارے سارے گھر کے مالک اور سردار کے بارے تم نے گستاخی کرنے کی جرأت کیسے کی ہے؟ یہ دیکھ کر سب لوگ سنبھل گئے اور پھر کسی نے کوئی بات نہیں کی

جب یہ قافلہ مصروف سفر تھا تو راستے میں ایک مقام پر سرسبز وادی میں سارے قافلے نے قیام کیا، سرورؐ ِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مناسب یہ ہے کہ ہم اس وادی میں قیام نہ کریں کیونکہ یہ ایک برساتی وادی ہے اگر بارش ہوگئی تو سارا

www.jamanshah.com

سامان برباد ہو جائے گا، مناسب یہ ہے کہ ہم پہاڑ کے دامن میں بلند جگہ پر قیام کریں ...... کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم نے صرف ایک رات قیام کرنا ہے اور آج کوئی بادل وغیرہ بھی نہیں ہے اس لئے ہم تو اسی وادی میں قیام کریں گے آپ جیسے مناسب سمجھیں ویسے کریں، سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے غلاموں کو فرمایا کہ پہاڑی کے دامن میں بلند مقام پر خیام لگائے جائیں اور سامانِ تجارت کو کسی بلند مقام پر اچھی طرح محفوظ کر دیں کیونکہ آج بارش ضرور ہو گی ...... ابوجہل نے بھی اپنا کچھ سامان بلند مقام پر رکھا مگر کچھ سامان وادی میں رہنے دیا، جب پوری طرح رات ہوگئی تو اچانک ایک بادل نمودار ہوا جس نے کسی کو سنبھلنے نہیں دیا، گرج چمک کے ساتھ شدید بارش شروع ہوگئی، یہ سامان سنبھالنے کی کوشش میں مصروف تھے کہ پہاڑ سے بارش کا پانی طوفانی رودکوہی بن کر اترا اور وادی میں موجود جتنا بھی سامان تھا سب بہا لے گیا اور کسی کے ہاتھ کوئی چیز نہ آسکی

جناب میسرہ سے یہ بھی روایت ہے کہ اس سفر کے دوران احبارِ یہود میں سے ایک حبر ملا جس کا نام سعید بن قطمور تھا، یہ بنی قریظہ کا پراتم یعنی گرو بنا ہوا تھا، اس نے اپنے معبد پر سے شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور پہچان لیا، اس کے دل میں دشمنی کی لہر اٹھی اور اس نے ایک فوری سکیم بنائی، جس کے تحت اس نے سب اہل قافلہ کو اپنے معبد کے اندر آنے کی دعوت دی، دوسری طرف اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ جس وقت شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دروازہ عبور کرنے لگیں تو نصیب دشمناں ان پر چکی کا پاٹ گرا دینا

جس وقت یہ قافلہ والے اندر داخل ہونے لگے تو سوچی سمجھی سازش کے مطابق

ابن قطمور کی بیوی نے چکی کا پاٹ گرانے کی کوشش تو اس سے وہ پاٹ سنبھل نہ سکا اور دیوار کی دوسری سائیڈ پر جا گرا، حسن اتفاق سے دوسری جانب عین اسی جگہ اس کا اپنا بیٹا نیچے کھڑا تھا جس کے سر پر یہ پاٹ جا گرا اور وہ وہیں مر گیا

اس کے بعد اس یہودی نے فوراً بنی قریظہ کو جمع کیا اور ان سب کو ساری صورت حال بتائی، ان سب نے مل کر قافلے والوں پر حملہ کر دیا، جنگ چھڑ گئی، جس میں سب قافلے والوں نے شرکت کی، جس وقت اسد الرسول جناب حمزہ علیہ الصلواۃ والسلام نے تلوار بے نیام کر کے گھوڑے کو جولان دیا تو سارے یہودی فرار ہو گئے اور یہ لوگ بہ حفاظت اپنے پڑاؤ پر واپس آ گئے

کچھ دیر بعد بنی قریظہ کے کئی رؤسا اور سردار آئے ان کے پاس کوئی اسلحہ نہ تھا جو اس بات کی علامت تھا کہ وہ صلح کا مشن لے کر آئے ہیں

سرکار کے قافلہ کے محافظوں نے ان کو قافلے سے کچھ دور روک دیا، مبادا یہ کوئی نقصان پہنچا سکیں، انہوں نے محافظوں کے سامنے امان نامے کا ذکر کیا اور کہا کہ ہمیں اپنے سرداروں سے ملائیں

یہاں اسد الرسول جناب حمزہ علیہ الصلواۃ والسلام جناب عباس اور ابو جہل ملعون آگے ہوئے، ان یہودی رؤسا نے سب سے کہا کہ آپ جس کی خاطر جنگ کر رہے ہیں یہ ذات دراصل آپ کی بھی دشمن ہے اور ہماری بھی، یہ وہ ذات ہے کہ جنہوں نے آپ کے اور ہمارے دین کا خاتمہ کرنا ہے، جس نے آپ کی اور ہماری عورتوں کو بیوہ کرنا ہے، جس نے آپ کے اور ہمارے بچوں کو یتیم کرنا ہے، جس نے آپ کے پتھر کے خداؤں کو نیست و نابود کرنا ہے، آپ کے بڑے بڑے

سرداروں کو تہ تیغ کرنا ہے یا یوں سمجھ لیں کہ آپ کو اور ہمیں قتل کرنا ہے، اور باقی قبائل کے سارے سرداروں کو اپنے قدموں میں جھکانا ہے، اس لئے یہ ذات آپ کیلئے بھی خطرناک ہے اور ہمارے لئے بھی۔

اِن کی یہ باتیں سن کر ابوجہل ملعون ان کا ہمنوا ہوگیا مگر عین وقت پر اسدالرسول جناب حمزہ علیہ الصلواۃ والسلام نے سب سے مخاطب ہوکر فرمایا اوقوم قریش و بنی قریظہ تم کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ یہ کوئی عام یتیم بچہ نہیں ہے، بلکہ ہماری آنکھوں کا نور ہے، اور ہماری جانیں اسی کی حفاظت کیلئے ہی پیدا کی گئی ہیں، اور ان کی حفاظت کی خاطر اگر ہماری زندگیاں صرف ہوجائیں تو یہ ہمارے لئے کائنات کی سب سے بڑی سعادت ہوگی، اگر تم کو اپنی جان عزیز ہے تو اب کوئی گمراہ کن پروپیگنڈا مت کرو اور چھٹی کرو اور پھر ہمارے پاس آنے کی کوشش نہ کرنا ......(بحارالانوار)

جنابِ خزیمہ

دوستو! ...... یہاں یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی والدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا کی طرف سے ایک غلام ملا تھا جس کا نام جناب خزیمہ تھا، ان کو معظّمہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا نے اپنے شہنشاہ لعل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کی بہت تاکید کی تھی، اسی وجہ سے یہ کسی وقت بھی شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کبھی جدا نہ ہوتے تھے، اس سفر شام میں جناب خزیمہ بھی شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔

ان سے روایت ہے کہ دوران سفر موسم گرما میں شہنشاہ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر اقدس کے اوپر ہمیشہ ایک بادل سایہ فگن رہتا تھا، جناب میسرہ سے بھی روایت

ہے کہ ہم سارے سفر میں دیکھتے رہے کہ گرمی میں ان کے پاک سر پر ایک ٹھنڈا بادل سایہ فگن رہتا تھا، اس سفر میں ہم جس وادی سے بھی گزرے وادی کے ہر شجر وحجر سے آواز آتی تھی

☆ السلام عليك يا رسول الله صلى الله عليك وآلك وسلم ......

جناب میسرہ سے روایت ہے کہ ہم نے ایک گرجا کے سامنے قیام کیا کیونکہ گرجوں کے نزدیک پانی کا انتظام ہوتا تھا اس لئے عموماً قافلے گرجوں اور آبادیوں کے نزدیک قیام کرتے تھے، جس وقت ہم گرجا کے باہر خیمہ زن ہوئے تو سب لوگوں سے ایک طرف ہٹ کر سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خشک جھاڑی کے نیچے قیام فرمایا، جس وقت انہوں نے وہاں قیام فرمایا تو وہ جھاڑی جو پہلے خشک تھی فوراً سرسبز ہوگئی، پھول اور پھل لے آئی اور بڑی سایہ دار ہوگئی، اس وقت گرجا کا راہب یہ منظر دیکھ رہا تھا

☆نزل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحت شجرة فرآه راهب يقال له نسطورا ......

اس راہب کا نام نسطور تھا، اس نے دیکھا کہ ایک خشک اور ٹنڈ منڈ درخت کے نیچے شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈیرہ لگایا اور وہ سرسبز ہوگیا جس وقت اس نے یہ منظر دیکھا تو فوراً اپنے گرجے کی چھت سے نیچے آیا اور ہاتھ باندھ کر شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف چلا، جس وقت یہ قریب آیا تو اس نے آپ کے قدموں کی طرف ہاتھ بڑھایا، جناب خزیمہ نے یہ سمجھا کہ یہ کوئی دھوکہ کر رہا ہے اس لئے انہوں نے فوراً اس راہب کے ہاتھوں پر تلوار رکھ دی اور کہا کہ یہاں سے پیچھے ہٹ جاؤ۔

www.jamanshah.com

راہب واپس گرجے میں آیا اور گرجا کی چھت پر چڑھ کر بلند آواز سے کہنے لگا کہ اے لوگو یقین کرو یہ عام ذات نہیں ہے، بلکہ جس پاک نبی نے آخری زمانہ میں آنا تھا یہ وہی ہیں، کیونکہ جناب عیسیٰ بھی اسی مقام پر تشریف لے آئے تھے اور انہوں نے اسی جھاڑی کے نیچے قیام فرمایا تھا، انہوں نے فرمایا تھا کہ اس جھاڑی کے نیچے ہمارے سردار کے سوا کوئی بھی آ کر نہیں بیٹھے گا، اور جب شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جھاڑی کے نیچے تشریف رکھیں گے تو یہ سرسبز ہو جائے گی آ کر دیکھ لو یہ ہماری قدیم کتب میں لکھا ہوا ہے اور میں نے ان کو پہچان لیا ہے

☆ وهو خاتم النبيين فمن أطاعه نجا و من عصاه غوى......

جناب خزیمہ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ آپ نے مجھے ان کی قدم بوسی سے روکا ہے مگر میں جانتا ہوں یہ اللہ کے مظہر کامل ہیں، جو ان کی اطاعت کرے گا نجات پائے گا اور جو دشمنی کرے گا وہ جہنمی ہے

اس کے بعد وہ راہب دوبارہ گرجا کی چھت سے اترا

☆فاستقبله و قبل يديه و رجليه و قال اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمداً رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ......(بحارالانوار)

اس راہب نے آ کر قدموں پر منہ لگایا ہاتھوں کے بوسے لئے اور کلمہ پڑھا

جس وقت یہ تجارتی قافلہ شام پہنچا تو جملہ امور تجارت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سپرد رہے، اپنے پرائے سب لوگوں نے ان کو مالک قرار دیا، جس کی وجہ سے ہر تاجر کو اتنا منافع ہوا کہ انہوں نے سابقہ چالیس سال میں بھی اتنا نہیں کمایا تھا یعنی چالیس سال کا جو کل منافع تھا اس کی نسبت یہ ایک سال کا منافع زیادہ تھا (خلاصہ)

www.jamanshah.com

عمل زیارت

دوستو!

ہر دور میں اپنے زمانہ کی حجت اللہ فی العالمین علیہ الصلواۃ والسلام کی زیارت کے دو طریقے رہے ہیں (1) ظاہری...... (2) باطنی

ظاہری زیارت کا فیض مشروط ہوتا ہے، اور باطنی زیارت کا فیض اخص ہوتا ہے (یہ ایک عرفانی مسئلہ ہے اس لئے اس کو ترک کرتا ہوں) البتہ یہ ضرور بتانا چاہتا ہوں کہ جو انسان اپنے زمانے کے مالک ازل کی زیارت کرنا چاہے تو اس کیلئے ہر زمانے میں اعمالِ رویت ہیں جن کی آداب وشرائط کے ساتھ بجا آوری سے مالک زمان ومکان کی زیارت تقریباً یقینی ہوتی ہے...... کیونکہ تصدیق کا ایک بڑا ذریعہ، دنیاوی آلائشوں سے پاک ذریعہ اور سو فیصد یقین فراہم کرنے والا ذریعہ صرف وہ اعمال ہوتے ہیں جن کو اعمال ارتباط وزیارت کہا جاتا ہے اور یہ اعمال روز اول سے لے کر آج تک موجود ہیں، یعنی آج بھی کوئی اپنے زمانے کے شہنشاہ معظم عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی زیارت کرنا چاہے تو ایسے اعمال موجود ہیں جن کے ذریعے اپنے منعم ازل عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا شرفِ زیارت نصیب ہوسکتا ہے۔ بعینہٖ اُس زمانہ میں بھی اعمالِ زیارت موجود تھے اور تشنگان ومشتاقانِ دیدارِ حبیب ان سے مستفیض ہوکر اپنی روحانی پیاس بجھایا کرتے تھے

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کو جب راہبین اور احبارِ یہود نے نشانیاں بتائیں تو آپ نے تصدیق باطنی کیلئے اپنے چچا زاد بھائی جناب ورقہ بن نوفل

کو یاد فرمایا اور کہا کہ آپ جملہ الہامی کتب کے عالم ہیں، صحف انبیاء و اوصیاء کے حافظ ہیں، آپ نے بھی آخری زمانہ میں آنے والے سرتاج الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے کتابوں میں پڑھا ہوگا، آپ نے ان کی پہچان کی علامات بھی پڑھی ہوں گی، آپ ہمیں وہ تفصیل سے سنائیں۔

انہوں نے ساری علامات بیان کیں، جس وقت سارے علامات سن لئے تو فرمایا بھائی جان کیا آپ یہ مہربانی کرسکتے ہیں کہ آپ اس ذات کو تلاش کریں ممکن ہے کہ وہ آج موجود ہوں ...... (بحارالانوار)

جناب ورقہ بن نوفل نے ہنس کر کہا کہ ہاں ہم بھی کوشش کریں گے، مگر ہم نے کتب انبیاء و رسل علیہم السلام میں اعمالِ زیارت پڑھے ہیں، ان میں ایک مجرب عمل ہے، مناسب یہ ہے کہ آپ وہ عمل کرکے ان کی خود زیارت کرلیں تاکہ جب بھی وہ ذاتِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے سامنے آئیں تو آپ ان کو پہچان لیں۔

جناب سیدہ صلواۃ اللہ علیہا نے فرمایا کہ اس سے بڑی تو کوئی بات ہی نہیں، آپ وہ عمل ہمیں عطا کریں، جناب ورقہ بن نوفل نے ان کو عمل زیارت وارتباط تعلیم کیا اور واپس آگئے۔ یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ یہ عمل زیارت جناب ورقہ بن نوفل پہلے کر چکے تھے مگر انہوں نے یہ بات دل میں چھپائی ہوئی تھی

جب رات ہوئی تو جناب ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے سجادۂ عبادت بچھایا اور محل کی چھت پر عمل زیارت کیا، جس وقت عمل زیارت مکمل کرچکیں تو واپس محل کے اندر آ کر سوگئیں، ابھی پوری طرح نیند نہیں آئی تھی کہ انہوں نے ایک مکاشفہ کیا۔

انہوں نے دیکھا کہ

☆ قد جاء اليها رجل لا بالطويل الشاهق ولا بالقصير اللاذق أدعج العينين أزج الحاجبين أحور المقلتين عقيقي الشفتين مورد الخدين أزهر اللون مليح الكون معتدل القامة تظله الغمامة بين كتفيه علامة راكب على فرس من نورمزمم بسلسلة من ذهب على ظهره سرج من العقيان مرصع بالدر و الجوهر له وجه كوجه الآد ميين منشق الذنب له أرجل كا لبقر خطوته مد البصر هو يرقل بالراكب ......(بحار جلد16)

فضا میں ایک نور ساطع ہوا اور اس میں سے ایک نوجوان تشریف لے آئے، نہ تو ان کا قد اتنا بلند تھا کہ آنکھوں کو غیر موزوں محسوس ہو، اور نہ اتنا پست کہ زمین کے ساتھ پیوست نظر آئے، یعنی قامت اتنی موزوں تھی جو دل کیلئے کشش رکھتی تھی، رُخِ انور پر نظر کی تو دیکھا کہ دل آویز چشم ہائے مبارک کی سیاہی سے لیلۃ القدر برکت حاصل کرتی نظر آئی، نرگسی آنکھوں کی سفیدی سے چاندنی حسن کی بھیک مانگتی نظر آئی، چشم ہائے غزالی کے اوپر محراب ہائے ابرو آپس میں جڑے ہوئے تھے، لب ہائے قرآن پرور سے عقیق ہائے عدن آب درخشندگی کا درس لیتے نظر آتے تھے، گلابی رُخساروں سے گل ہائے جنت نزاکت و نفاست و رنگ و خوشبو چرا کے مسکراتے تھے، پاک رُخساروں کی رنگت زہرہ ستارے کی چمک پر طنز کر رہی تھی اور نمکین حسن کی ملاحت نگاہوں کا ذائقہ بدل رہی تھی، قامت موزوں تھی، سر اقدس پر نوری بادل نے سایہ کیا ہوا تھا، اور شانۂ اطہر سے مہر نبوت کی روشنی کی کرنیں عرش سے بغل گیر ہو رہی تھیں، آپ ایک نوری راہوار پر سوار تھے، جس کی باگیں کبریت احمر کی تاروں سے منسوج تھیں، اس کی زین خالص

www.jamanshah.com

سونے کی بنی ہوئی تھی جس پر جنت کے موتی اور جواہرات جڑے ہوئے تھے، اس راہوار یا براق کا سر انسان کی مانند تھا، اور دھڑ گھوڑے کی مانند تھا، جس کی دم خوشبودار اور سموں تک دراز تھی، اس کے قدم مبارک بیل کی طرح درمیان سے کٹے ہوئے تھے اور وہ اتنا تیز رفتار تھا کہ جہاں تک انسان کی نظر کام کرسکتی ہے وہاں تک اس کا ایک قدم تھا

☆ وكان خروجه من دار ابى طالب علیہ الصلواۃ والسلام فلما رأته صلواۃ اللہ علیہا ضمته الى صدرها وأجلسته فى حجرها ولم تنم باقى ليلتها......(بحارالانوار جلد 16)

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا روایت فرماتی ہیں کہ ہمیں یہ بات عجیب نظر آئی کہ شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رہوار سید العرب جناب ابوطالب علیہ الصلواۃ والسلام کے پاک گھر سے ظاہر ہوا، جس وقت وہ نور ازل ہمارے قریب آیا تو ہم نے اسے اپنی آغوش کی زینت بنایا، جس وقت یہ خواب دیکھا تو پھر جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا باقی رات سو نہیں سکیں بلکہ باقی ساری رات اپنے سرتاج ومعراج کی یاد میں جاگ کر گزاری، جب صبح ہوئی تو انہوں نے فوراً اپنے چچازاد بھائی جناب ورقہ بن نوفل کو بلوایا جس وقت وہ پہنچے تو جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کچھ اشعار گنگنا رہی تھیں

☆

أيا ريح الجنوب لعل علم　　من الاحباب يطفى بعض حري

ولم لا حملوك الي منهم　　سلاماً أشتريه ولو بعمري

وحق ودادهم انى كتوم　　وانى لا أبوح لهم بسرى

www.jamanshah.com

أرانی الله وصلهم قریبا — وکم یسرأتی من بعد عسر
فیوم من فراقکم کشهر — و شهر من و صالکم کدهر

(بحارالانوار جلد16)

﴿گریز﴾

یہاں ایک معظّمہ صلواۃ اللہ علیہا سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتظار میں تھیں جن کا ایک ایک لمحہ صدیوں کی مانند گزر رہا تھا، ایسے ہی مدینہ میں ایک معظّمہ صلواۃ اللہ علیہا سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شبیہ کامل شہزادہ علی اکبر علیہ الصلواۃ والسلام کے انتظار میں تھیں ...... جب صبح ہوتی گھر کے دروازہ پر بیٹھ جاتی تھیں، پاک بھائی کے انتظار میں سورج غروب ہوجاتا تھا، پاک نانی اور دادی آ کر فرماتی تھیں کہ ہماری بیمار بیٹی اب تو سورج غروب ہوگیا ہے، اب تو آپ واپس گھر کے اندر آ بیٹھیں، روکر فرماتیں کہ بے شک سورج غروب ہورہا ہے لیکن میرے سر پر تو دکھوں کی دوپہر ویسے ہی کھڑی ہے

کسی وقت اپنے پاک نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار پر جا کر عرض کرتیں نانا جان! آپ اس طرح کرم فرمائیں کہ ہم ابھی سن بیٹھیں یا ہمیں مدینہ کی کوئی مستور آ کر اطلاع دے کہ ہمارے بابا جان علیہ الصلواۃ والسلام واپس آ گئے ہیں، ہمارا بھائی سہرا باندھ کر آ رہا ہے، ہمارے نوخیز بھائی کی دلہن کو لے کر ان کی بارات آ رہی ہے

جس وقت محرم کا چاند نظر آیا تو دل زیادہ اُداس ہوگیا، ہر روز غم میں اضافہ ہوتا گیا، سات محرم کو بیمارِ مدینہ معظّمہ صلواۃ اللہ علیہا نے کھانا پینا چھوڑ دیا، دس محرم کا سورج طلوع ہوا تو آپ کی یہ کیفیت تھی کہ آپ ایک مقام پر بیٹھ نہیں سکتی تھیں۔

کسی وقت روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رو رو کر دعائیں مانگتی تھیں کہ آج ہمارا دل بہت زیادہ اُداس ہے، ہمیں کوئی خیر کی خبر سنوائیں، پھر گھر میں تشریف لاتیں، جب دوپہر ہوئی تو روتی ہوئی دوبارہ نانا پاک کے مزار پر آئیں مگر اب ہاتھ جگر پر تھا، مزار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آ کر انہوں نے عرض کیا نانا ہمارا دل بہت اداس ہے، ہمیں کوئی خیر کی خبر سنائیں، مزارِ اقدس سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہوئے، اور رو کر فرمایا میری لائق بیٹی اب پاک بھائی کا انتظار نہ کرو، اور ان کے واپس آنے کی اُمید نہ رکھنا، ہم آپ کے بھائی کو گھوڑے سے اترتا دیکھ کر آ رہے ہیں، ہمارے اس لعل کا ایک ہاتھ سینہ پر تھا، جگر کا خون سینہ سے جاری تھا، آپ کو آپ کا بھائی بہت بہت سلام کہتا تھا

سارے مل کر دعا کریں کہ اب تو اِس پاک معظّمہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا کو اپنے جوان بھائی کی خوشیاں نصیب ہوں، اس پاک ہمشیر کے قلب مضطر کی ہر حسرت کی فوراً تکمیل ہو، ان کو اپنے خوبرو بھائی مسکراتے ہوئے آ ملیں اور ان کا صدیوں کا فراق ختم ہو، ان کو اتنی زیادہ خوشیاں ملیں کہ ہجر و فراق کے تمام صدمات ان کے دل سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے محو ہو جائیں

﴿ آمین یا رب العالمین ﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّل فَرَجھُم بِقَائِمِھِمٓ عَجَلَ اللّٰہُ فَرَجَہُ الشریف وَ صَلَوَاتُ اللّٰہُ عَلَیہِ وَ عَلٰی آلِہِ اَجمَعِین

www.jamanshah.com

هو الله المستعان الكريم
يا مولا كريم عجل الله فرجك و صلوات الله عليك و علىٰ آبائكؑ و آلكؑ و اولادكؑ واصحابك و خدامك ما دام الله تعالىٰ

چھٹی مجلس

دوستو!

حجاز کا علاقہ ہے، بدر سے عسفان کے راستہ پر ایک عظیم الشان تجارتی قافلہ مکہ کی طرف آ رہا ہے، لاتعداد اونٹوں پر سامانِ تجارت لدا ہوا ہے، اونٹوں کے گلے کی گھنٹیاں اور ساتھ بجتے ہوئے مسافرانہ طبل پورے پہاڑی صحرا کو مسحور کررہے ہیں، جب یہ قافلہ جحفہ کے مقام پر پہنچا تو تھوڑی دیر کیلئے رُک گیا تاکہ تھوڑی دیر رکنے کے بعد آگے کا سفر جاری رکھا جائے، یہ جحفہ کا مقام وادی مھیعہ میں ہے اور ظہور اسلام کے بعد اس مقام کو حج کے ایام میں اہل شام و مصر نے میقات یعنی احرام باندھنے کا مقام قرار دیا تھا، اس مقام سے مکہ کی طرف یعنی جنوبی طرف تین عربی میل کے فاصلہ پر وہ مشہور مقام ہے جسے خم غدیر کہتے ہیں۔

یہاں سے مکہ کئی منازل کے فاصلہ پر ہے مگر چونکہ یہ علاقہ مکہ کے صوبہ کی حدود میں شامل ہے اس لئے اُس زمانہ میں بڑا قریب سمجھا جاتا تھا، یہاں قافلہ صبح کے وقت پہنچا، عین اس وقت جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا اپنے محل میں زیارت کرنے کے بعد اپنے محبوب حقیقی کی یاد میں کئی اشعار گنگنا رہی تھیں

☆

أيا ريح الجنوب لعل علم   من الاحباب يطفى بعض حري

و لم لا حملوك الي منهم　　سلاماً أشتريه ولو بعمري
و حق ودادهم اني كتوم　　و اني لا أبوح لهم بسری
اراني الله وصلهم قريبا　　وكم يسرأتی من بعد عسر
فيوم من فراقكم كشهر　　و شهر من وصالكم كدهر

(بحارالانوار)

یہاں جحفہ کے مقام پر تھوڑی دیر قیام فرمانے کے بعد سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ناقہ کو اُٹھنے کا اشارہ کیا، جناب میسرہ نے سوال کیا کہ آپ اب کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟ سروؐرِکونین رحمت دارین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب میسرہ سے فرمایا کہ اب مکہ آگے ایک آدھ دن کا سفر ہے، گویا آپ کی شہزادی کا سامان خیریت سے پہنچ گیا ہے، اب ہمیں اجازت، ہم اپنی ناقہ صہبا کو تیز چلا کر جلدی جانا چاہتے ہیں، ہماری طرف سے اپنی شہزادی کو سامان بہ خیریت پہنچنے کی مبارکباد دینا اور ہماری طرف سے سلام بھی پیش کرنا، اب یہ اونٹ اور سامان آپ کے حوالے، یہ فرما کر اپنی ناقہ صہبا کو ایڑی لگائی اور راہ مکہ پر نظروں سے اوجھل ہو گئے

جس وقت جناب ورقہ بن نوفل نے یہ اشعار سنے تو مسکرا کر کہنے لگے کہ آپ نے لازماً اپنے شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کر لی ہے، جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے مسکرا کر فرمایا کہ آپ نے تو ہم سے بات چھپائی ہوئی تھی مگر ہم بھی اس راز سے واقف ہو گئے ہیں، آپ اپنی زبان سے آگاہ کریں کہ ہم نے کس کی زیارت کی ہے؟ انہوں نے مسکرا کر عرض کیا

☆ فان الذی رأیته متوج بتاج الكرامة الشفيع فی العصاة يوم القيامة سيدالعرب و العجم محمد بن عبدالله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ......(بحارالانوار)

www.jamanshah.com

تساں اوں سرتاج کوں ڈِٹھا ہے جیندے سر تے تاجِ کرامت ہے
جو عاصیاں کیتے محشر وِچ خالق دی ازلی رحمت ہے
جو ہے سردار نبیاں دا کل عرب عجم دا مالک ہے
جیندا ناں صلوات بناں چانون بدبختی ہے ہک لعنت ہے

جس وقت جبال مکہ کے قریب پہنچے تو شہنشاہ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناقہ سے فرمایا کہ تم چلتے رہنا ہم آرام فرمانا چاہتے ہیں، یہ فرمایا کر لا سِـنَة" وَلانَـوْم کے مظہر کامل کو چلتی ناقہ پر بظاہر نیند آ گئی، جس وقت ان کو نیند آئی

☆فاوحی الله الی جبریل أن اهبط الی جنات عدن وأخرج منها القبة التی خلقتها لصفوتی محمدؐ صلی الله علیه وآله وسلم قبل أن أخلق آدم علیه السلام بألفي عام و انشرها علی رأسه وکانت من الیاقوت الاحمر معلقة بعلائق من اللؤلؤ الابیض یری باطنها من ظاهرها وظاهرها من باطنها لها أربعة ألارکان وأربعة ابواب رکن من الزبرجد ورکن من الیاقوت ورکن من العقیان ورکن من اللؤ لؤ وکذا الابواب فنزل جبریل واستخرجها

اللہ جل جلالہ نے اپنے امین خاص جناب جبرائیل کو حکم فرمایا کہ فوراً جنت عدن میں جائیں اور وہاں سے وہ قبہ (گولائی والا خیمہ) حاصل کریں جسے ہم نے اپنے پاک حبیبؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر جناب آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے سے بھی ایک ہزار سال قبل تخلیق کیا تھا، یہ قبہ لے جا کر میرے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر اقدس پر اُستوار کریں

یہاں اس قبہ نما نورانی خیمہ کی ہئیت ترکیبی بیان کرتا چلوں کہ یہ خیمہ یاقوتِ سرخ

www.jamanshah.com

کا بنا ہوا تھا، اس کی طنابیں سفید رنگ کے موتیوں سے آراستہ تھیں، اور وہ لؤلؤ والمرجان کے ساتھ سجا ہوا تھا، اس کا ہر موتی اتنا شفاف یا ٹرانس پیرنٹ (Transparent) تھا کہ اندرونی ساخت باہر سے نظر آتی تھی، اس نورانی خیمہ کے چار ارکان تھے، ہر رکن کے ساتھ ایک دروازہ تھا، یعنی اس کے چار دروازے تھے، ایک رکن زبرجد سبز کا تھا اور اس کا دروازہ بھی زبرجد سبز کا تھا، دوسرا رکن گلابی یاقوت کا تھا اور اس کا دروازہ بھی گلابی رنگ کے یاقوت کا تھا، تیسرا رکن خالص سونے کا تھا اور اس کا دروازہ بھی کبریت احمر کا تھا، اور چوتھا رکن سفید آبدار موتیوں کا تھا اس کا دروازہ بھی سفید آبدار موتیوں کا تھا

روح الامین نے اپنے عہد خدمت کو بڑی مستعدی سے نبھایا اور یہ نورانی خیمہ فوراً آراستہ کیا، اس وقت منظر کچھ اِس طرح ہے کہ ناقہ چلتی آرہی ہے، اس کے گرد حورانِ جنت کی صفیں آراستہ ہیں، غلمان جنت کی وردیاں سجا کر قطاروں میں ناقہ کے ساتھ چل رہے ہیں، ان سب کو تسبیح وتہلیل کا حکم ملا تو ہر شئے نے صلوات کا ورد کرنا شروع کیا

☆وهبت ريح الرحمة وصفقت الاشجار

اس وقت رحمت اِلٰہیہ کی مہکتی ہوئی بادِنسیم چلی جس کی خنکی کا مزہ لے کر درختوں کے پتوں نے تالیاں بجانا شروع کیں، جناب جبرائیل نے بہ فرمانِ اِلٰہی اس نورانی خیمہ کے سامنے تین علم بلند کئے، پوری کائنات کے درختوں اور پودوں کو کلمہ طیبہ پڑھنے کا حکم ہوا، پرندوں نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خوش الحانی سے ورد شروع کیا، موسم کی دلنواز اداؤں پر جبال وشعابِ مکہ جھوم اُٹھے، جس

وقت یہ دلنواز سحر انگیز ہوا جبال مکہ سے گزر کر مکہ میں داخل ہوئی تو جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے پاس رؤسائے عرب کی لڑکیاں آئی ہوئی تھیں، ان کو جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے فرمایا آج موسم کہتا ہے کہ محل کے اندر بیٹھ جانا ظلم ہے اس لئے سب لڑکیاں چلو محل کے چھت پر بیٹھ کر مناظر فطرت اور اللہ کی رحمت کے نظاروں سے لطف اندوز ہوں

اس وقت سب لڑکیوں کے ہمراہ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا اپنے محل کی سقف پر آئیں، یہاں پہلے ہی سے کنیزوں نے مسندیں بچھا رکھی تھیں، کنیزیں جلدی جلدی سامانِ خوردونوش چھت پر پہنچانے میں مصروف تھیں، کوئی میوہ جات کے تھال اُٹھا کر لا رہی تھی، اور کوئی پھلوں کی ٹوکریاں اُٹھا کر دوڑ رہی تھی، کنیزیں جلدی جلدی سامان چھت پر پہنچانے میں مصروف تھیں، جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی ہم جولیاں مزے سے ہر چیز کھانے میں مصروف تھیں اور ساتھ ساتھ موسم سے بھی لطف اندوز ہو رہی تھیں، عین اس وقت جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے شعابِ مکہ کی طرف نگاہ فرمائی

☆ اذ کشف الله تعالى عن بصرها دون غيرها قد نظرت نورا ساطعا وضياء لامعا من جهة باب المعلى

اللہ جل جلالہ نے ان کی آنکھوں سے حجابات ہٹائے، لیکن ان کے علاوہ کسی اور کی آنکھوں سے نہیں ہٹائے، انہوں نے شعابِ مکہ کی طرف نگاہ کی، ان پہاڑوں کے پیچھے ان کو ایک نور ساطع نظر آیا، اس وقت اُنہوں نے زنانِ قریش سے مخاطب ہو کر فرمایا

☆قالت یا بنات العرب انا نائمةام یقظانة فقلن نعیذك بالله بل انت یقظانة
اے عرب زادیو! ذرا دیکھو تو سہی، ہمیں نیند تو نہیں آ گئی؟ کیا ہم جاگ رہے ہیں یا سو رہے ہیں؟......سب نے عرض کیا آپ بیدار ہیں، فرمایا واقعی؟
انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم آپ بیدار ہیں......فرمایا پھر تم بھی ذرا ہمارے محل کے صدر دروازے کی طرف نگاہ کرو تمہیں بھی کچھ نظر آتا ہے...... جب ان کو حکم فرمایا کہ تم بھی دیکھو تو اللہ جل جلالہ نے ان کے آنکھوں سے بھی حجابات اُٹھا دیئے، ان کو بھی ایک نور ساطع نظر آیا جو آسمان سے باتیں کر رہا تھا مگر اس کے علاوہ کچھ نظر نہیں آیا، جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے اپنی ہم جولیوں سے فرمایا کہ تم کو شاید وہ کچھ نظر نہ آ رہا ہو جو ہم دیکھ رہے ہیں، ہمارے سامنے جناب سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، جو ہماری ناقہ صہبا پر سوار ہیں، ان کے سر اطہر پر ایک عظیم نورانی قبہ ہے، جس کے چاروں اطراف حورانِ جنت کنیزوں کی طرح دوڑ رہی ہیں، اور غلمان سپاہی بن کر آ رہے ہیں، جلالِ شاہی کے اظہار کیلئے ملائکہ کی صفیں آراستہ ہیں، کائنات کی ہر شئے ناقہ کے قدم قدم پر صلوات پڑھ رہی ہے، تمہیں تو یہ شاہی جاہ وجلال نظر نہ آ رہا ہو گا
انہوں نے عرض کیا ہم کو یہ نظر نہیں آ رہا لیکن ہمیں یہ تو بتائیں کہ سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا قیصر روم ہیں، یا کسریٰ ایران ہیں، تبعہ یمن ہیں، منذرِ عراق ہیں یا کسی اور ملک کے بادشاہ ہیں؟
مسکرا کر فرمایا کہ یہ جتنے نام تم نے گنے ہیں ان میں سے کوئی بھی نہیں ہے بلکہ یہ سارے تو ان کی غلامی کے قابل بھی نہیں ہیں، وہ تو کائنات کے مالک ہیں، اللہ

جل جلالہ کے ملک عظیم کے بادشاہ ہیں، اب تم دیکھو وہ ہمارے محل کے طرف تشریف لا رہے ہیں

اس وقت ان زنانِ مکہ کی نظروں نے اللہ جمیل کے جمال اول کی جھلک دیکھی زنانِ مصر کی طرح ان کو بھی کسی چیز کا ہوش نہ رہا۔

اللہ جل جلالہ کے حبیب ازل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے محل سرا کے دروازہ پر آکر ناقہ روکی اور دق الباب کیا، باقی تو کسی کو ہوش ہی نہیں آیا شہزادی عالمین صلواۃ اللہ علیہا جلدی سے محل کی چھت سے اتریں اور محل کے اندر آکر شہنشاہ کی مسند آراستہ کی اور اس کے بعد اپنی مسند کے سامنے پردہ لٹکانے کا حکم دیا، پھر ایک کنیز کو فرمایا کہ اب شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اندر بلائیں

جس وقت شہنشاہِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجاب قدس کے سامنے تشریف لے آئے تو یہ الفاظ ادا کر کے سلام فرمایا...... السلام علیکم یا اھل البیت ...... اے پاک اہل بیت نبوت و رسالت ہمارا آپ پر سلام ہو۔ شہزادی عالمین صلواۃ اللہ علیہا نے سلام کا جواب عرض کیا، شہنشاہ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم آپ کو آپ کے مال کے بخیریت پہنچنے کی خوشخبری دینے کیلئے آئے ہیں کہ آپ کا مال خیریت سے پہنچ گیا ہے۔

انہوں نے عرض کیا کہ آپ کی ذات ہی ہمارے لئے سارے مال اور پورے خاندان سے زیادہ عزیز ہے، آپ خیریت سے پہنچ گئے ہیں یہی سب سے بڑی خوشخبری ہے، اس کے بعد دریافت کیا کہ باقی قافلہ کہاں ہے؟ فرمایا کہ ہم اس کو حجفہ چھوڑ آئے ہیں، جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے عرض کیا کہ ہم بھی یہی چاہتے تھے کہ آپ ہمیں سب سے پہلے زیارت کرائیں سو آپ کی ذات نے یہ

احسان بھی فرما دیا ہے، شہنشاہ معظم سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند منٹ وہاں قیام فرمایا، اس کے بعد فرمایا کہ اب ہم واپس قافلہ کی طرف جاتے ہیں ...... یہ فرما کر آپ واپس تشریف لے گئے

جس وقت آپؐ روانہ ہوئے تو جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا فوراً اپنے محل کی چھت پر آئیں کہ دیکھیں جو جاہ وجلالِ شاہی پہلے دیکھا تھا کیا وہ یہاں سے جانے کے بعد اب بھی باقی ہے یا نہیں؟ انہوں نے چھت پر جا کر دیکھا تو ابھی تک کسی عورت کو ہوش نہیں آیا تھا اور شہنشاہ معظم کا جاہ وجلال شاہی پہلے سے بھی زیادہ تھا جس وقت وہاں سے روانہ ہوئے تو ناقہ صہبا نے پرواز کیا اور فوراً قافلہ کے پاس پہنچ گئے، ان کو دیکھ کر جناب میسرہ نے سوال کیا آقا آپ کدھر تشریف لے گئے تھے؟ شہنشاہِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم کچھ وقت کیلئے مکہ تشریف لے گئے تھے، جناب میسرہ نے حیران ہو کر کہا کہ وہ تو یہاں سے کافی دور ہے، آپ کیسے وہاں پہنچ گئے اور واپس بھی آ گئے، عام حالات میں یہ ناممکن ہے، فرمایا ہاں تمہارے لئے ناممکن ہے مگر ہمارے لئے کچھ بھی ناممکن نہیں ہوتا، جناب میسرہ نے سب قافلہ والوں کو آواز دی کہ اے بنی نضر اے قریش اے بنی زہرہ یا بنی ہاشم علیہم الصلواۃ والسلام

☆هل غاب محمدؐ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عنكم غير ساعتين اواقل من ذالك فقالوا نعم

آپ سب بتائیں کیا شہنشاہِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے دو گھڑی سے زیادہ دیر تو غائب نہیں ہوئے؟ سب نے کہا ہاں ابھی تو ہمارے ساتھ تھے، کچھ وقت کیلئے ہی غائب ہوئے ہیں، اس نے کہا یہ فرما رہے ہیں کہ ہم مکہ سے ہو آئے ہیں ان کے

www.jamanshah.com

جواب سے پہلے شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آپ جواب بعد میں دینا پہلے یہ نشانیاں دیکھ لو

☆هذا خبز مولاتی صلواۃ اللہ علیہا وهذا ماء زمزم فتعجب القوم

اے میسرہ ذرا پہچانیں یہ آپ کی شہزادی کی روٹی میرے پاس ہے جوانہوں نے ہمیں پیش کی تھی ، اور ہم آپ کیلئے آب زمزم بھی لے آئے ہیں ، سارے قافلہ والے یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ واقعی آب زمزم اور جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے گھر پاک کی روٹی تھی

واپسی در مکہ

شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی آمد سے آگاہ فرما کر واپس روانہ ہوئے ، ان کے تشریف لے جانے کے بعد جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے اپنے غلاموں اور کنیزوں کو حکم دیا کہ آنے والے قافلے کے استقبال کی تیاری کی جائے اور ایسا شاندار استقبال کیا جائے کہ پوری دنیا کو قیامت تک یاد رہے۔

تم سب تیاری کر کے شعابِ مکہ پر جاؤ ، آج بعد از طلوعِ آفتاب ہمارے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قافلہ مکہ کی وادیوں میں داخل ہوگا تم نے استقبال کرنا ہے

جس وقت قافلہ شعابِ مکہ یعنی مکہ کے پہاڑ سے اُتر کر وادیوں میں داخل ہوا تو سامنے غلاموں اور کنیزوں کی ایک قطار تھی ، جن میں سے کچھ کے ہاتھوں میں دفیں تھیں ، کچھ کے ہاتھوں میں بربط اور تاروں والے ساز تھے ، کچھ کے ہاتھوں میں سنہری بخوردان تھے جن میں صندل اور عود کی خوشبو والے دھوئیں کی لپٹیں

اُٹھ رہی تھیں ،اور کچھ کے ہاتھوں میں پھل تھے
جس وقت یہ قافلہ قریب آیا تو انہوں نے سازوں کی لے پر شہنشاہ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے استقبالیہ اشعار پڑھنے شروع کیئے ،اس وقت مکہ کے سر بلند پہاڑ بھی اس دھن پر دھمال ڈالتے محسوس ہوتے تھے ،جس کنیز یا غلام کے سامنے سے شہنشاہ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناقہ گزرتی وہ کنیز جھک کر عرض کرتی تھی

☆الا یعقر ناقة فرحا بقدومه

تمنا بھی عجب شے ہے نکل کے دل سے کہتی ہے
تیری ناقہ کے ہر اُٹھتے قدم کو چوم لیں خوشیاں
اری صہبا لہک کے چل تیری بانکی اداؤں پر
ہمارے ساتھ درویشی ادا میں جھوم لیں خوشیاں

جس وقت سارے غلاموں اور کنیزوں کی فوج ظفر موج معازف ومباخر اُٹھا کر دل آویز انداز میں نغمہ سرائی میں مصروف تھی تو اللہ کی رحمت ازلی مسکرا رہے تھے اہل عرب یہ سمجھ رہے تھے کہ تجارتی قافلہ کا استقبال ہو رہا ہے اور خصوصی طور پر اپنے مال کے محافظ سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استقبال کروایا جا رہا ہے

مکہ کی گلیوں میں بھی یہ استقبال جاری رہا ،جس وقت مکہ مکرمہ کے اندر داخل ہوئے تو سروؐرِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھر پاک پہلے تھا اور جناب سیدہ ملیکة العرب صلواۃ اللہ علیہا کا قصرا خضر آگے تھا ،جس وقت سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے محل سرا کے دروازہ پر پہنچے تو انہوں نے جناب میسرہ کو فرمایا کہ آپ اپنے سامان سمیت جناب سیدہ ملیکة العرب صلواۃ اللہ علیہا کے محل سرا کی طرف جاؤ ہم اپنے پاک گھر

تشریف لے جاتے ہیں، وہاں ہماری حصہ کی بہن ہمارے استقبال کیلئے دروازہ پر کھڑی ہوں گی

ادھر پاک ہمشیرہ صلواۃ اللہ علیہا کو ایک کنیز نے اطلاع دی کہ آپ کے بھائی تو بڑی شان وشوکت کے ساتھ واپس آ رہے ہیں، وہ ناقہ صہبا پر سوار ہیں، ناقہ مکہ کی گلیوں میں بڑی شان وشوکت سے چلتی آ رہی ہے، کنیزیں اور غلام ان کے استقبال کیلئے دف اور ساز بجاتے ہوئے نغمہ سرا ہیں، وہ آپ کے گھر کی طرف روانہ ہیں، معلوم ہوتا ہے شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارات آ رہی ہے۔ ساری پاک پھوپھیاں صلواۃ اللہ علیہن استقبال کیلئے دروازہ پر آ کھڑی ہوئیں انہوں نے نگاہ کی تو سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چچاؤں کے درمیان ایسے نظر آتے تھے جیسے چودھویں کا چاندستاروں کے درمیان ہو، پالنے والی مادرِ گرامی صلواۃ اللہ علیہا نے نظر اتاری، سب مستورات صلواۃ اللہ علیہن نے دعائیں دیں

گریز

یہاں ایک پاک بہن منتظر ہے کہ میرا بھائی آئے گا، یہ بڑی خوش قسمت بہن ہے جس کو بھائی اس شاہانہ انداز میں ملا ہے کہ اس کا شایانِ شان استقبال ہورہا ہے مگر اسی پاک گھر کی دوسری بہن جو اپنے بھائی کی منتظر تھیں وہ کتنی کم نصیب تھیں شہنشاہِ کربلا علیہ الصلواۃ والسلام نے جب سے مدینہ چھوڑا تھا ملکہ ءِ فراق بی بی صلواۃ اللہ علیہا کا یہ معمول تھا

☆كانت كل يوم يجئي خلف الباب لعلها تجد من كان له اطلاع بحال والدھا

واخیھا علی الاکبرؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام

صبح ہوتی تو گھر کے دروازہ کے پیچھے آ بیٹھتی تھیں کہ شاید ابھی کوئی آ کر پاک بابا علیہ الصلوٰۃ والسلام اور میرے حصہ کے بھائی ہمشکل پیغمبر علیؑ اکبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حال سنائے، شاید کوئی خیر و خیریت کی خبر آ جائے، وہ صبح سے غروبِ آفتاب تک دروازہ پر تشریف فرما رہتی تھیں، جب سورج غروب ہو جاتا تو پاک نانی صلوٰۃ اللہ علیہا کو رو کر کہنے لگتیں کہ نانی پاک! آج کا دن بھی گزر گیا مگر آج بھی کوئی اطلاع نہیں آئی، پاک بابا کے متعلق کوئی خیر کی خبر نہیں آئی

قصرِ اخضر میں جناب میسرہ کی آمد

دوستو!

مکہ مکرمہ کے ایک پہلو میں ایک عظیم الشان قصر ہے، جس کا نام قصرِ اخضر ہے، اس کی طرف ایک عظیم کارواں آ رہا ہے، جس کے آگے آگے ناقہ پر جناب میسرہ سوار ہیں، یہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھر پہنچا کر اپنا سامانِ تجارت اور پورا منافع لے کر اپنی شہزادی صلوٰۃ اللہ علیہا کو مبارک دینے آ رہے ہیں کہ ہمیں ایک ہی سال میں پورے چالیس سال کا منافع مل گیا ہے، یہ ناقہ سے اترے، محل کے دروازہ پر غلاموں اور کنیزوں نے ان کا استقبال کیا، یہ سامان تجارت کا منافع اور نئی خریداری کی فہرست لے کر محل کے اندر داخل ہوئے، جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلوٰۃ اللہ علیہا نے ان کو اپنے شاہی محل کے دروازہ پر خوش آمدید کہا

یہ اندر آئے اور پاک شہزادی صلوٰۃ اللہ علیہا کے سامنے فہرست اور حساب کتاب کا

رجسٹر پیش کیا، جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا یہ دیکھ کر بہت خوش ہوئیں کہ چالیس سال کا منافع ایک ہی سفر میں مل گیا ہے، اس کے بعد انہوں نے سفر کی تفصیل بیان کرنے کا حکم فرمایا

جناب میسرہ نے سفر کے سارے حالات سنائے، پہاڑ پر بارش کا آنا، کچھ لوگوں کا سامان بہہ جانا، سارے راہبین اور احبار کے واقعات سنائے، نسطور کی وصیت بھی سنائی کہ یہ آخری نبی ہیں اور ان کی اطاعت کرنا فرض ہے، جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے جس وقت جناب میسرہ سے سارے حالات سنے تو ان کا یقین مزید کامل ہوا کہ ہم جن کی تلاش میں تھے وہ یہی شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، اس لئے انہوں نے جناب میسرہ کی گفتگو کے بعد فرمایا

☆فقالت حسبك يا ميسرة لقد زدتني شوقا الیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذهب فأنت حرلوجه الله وزوجتك واولادك ولك عندی مائتا درهم وراحلتان وخلعت عليه خلعة سنية وقد امتلا سرورا وفرحا............(بحارالانوار کمپانی، ملیکۃ العرب)

اے میسرہ! آپ نے ہمارے شوق زیارت وگرویدگی کو مزید بڑھا دیا ہے اور ہمارے دل کو مسرت وسرور سے معمور کر دیا ہے اس لئے ہم آپ کو غلامی سے آزاد کرتے ہیں، آپ کی بیوی اور بچے آج کے بعد ہمارے غلام نہیں بلکہ ہمارے افراد خانہ بن کر رہیں گے، فقط یہی نہیں بلکہ ہم اس خوشخبری کے عیوض آپ کو دوسو درہم چاندی، اونٹوں میں سے آپ کی پسند کے دو اونٹ، اور ایک بیش بہا شاہی خلعت بھی عطا فرماتے ہیں

ابھی یہ گفتگو جاری تھی کہ ایک کنیز نے آکر جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے

www.jamanshah.com

چچا عمرو بن اسد کی آمد کی اطلاع دی، جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا فوراً اُٹھیں اور اپنے چچا کو ساتھ لے کر وہاں آئیں جہاں سامانِ تجارت رکھا ہوا تھا، جناب عمرو بن اسد اتنا منافع اور بقیہ خرید دیکھ کر حیران رہ گئے

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے ان کو اپنے ساتھ مسند پر بٹھایا، انہوں نے سامانِ تجارت اور منافع کو دیکھ کر کہا کہ اتنا منافع تو ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے مسکرا کر فرمایا ☆

هذا كله ببركة محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والله يا عماه انه مبارك الطلعة ميمون العزة

یہ سب ہمارے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں کی برکت ہے کیونکہ ان کا جلوہ مبارک ہے اور ان کی عزت و وقار کا پہاڑ ہمیشہ سے سر بلند ہے

اس کے بعد جناب میسرہ کو فرمایا کہ آپ ان کے سارے معجزات اور واقعات ہمارے چچا جان کو سنائیں، جناب میسرہ نے ساری داستان اول سے آخر تک سنائی مگر روٹی والی بات غائب کر گئے، جس وقت عمرو ابن اسد نے ساری تفصیل سنی تو کہا اے میسرہ آپ نے ہمارا شوقِ زیارت بڑھا دیا ہے، اب تو ان کی زیارت ہم پر واجب ہوگئی ہے، کوئی صورت نکالیں کہ ہمیں ان کی زیارت ہو جائے ...... یہ فرمانے کے بعد اپنی طرف سے ایک خلعت شاہی منگوا کر بطور پیشگی انعام جناب میسرہ کو دی اور فرمایا یہ تمہارا انعام ہے ہمیں شہنشاہ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرائیں

پروگرام اگلے دن کا بنا کہ شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہاں آنے کا عرض کیا جائے گا، جس وقت اگلی صبح ہوئی تو جناب میسرہ قصر اخضر سے روانہ ہوئے اور شہنشاہ

www.jamanshah.com

کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے ، اس وقت شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غسل فرمانے کے بعد نیا لباس موزوں فرما کر باہر تشریف لے آئے ، جناب میسرہ انتظار میں تھے، انہوں نے آگے بڑھ کر سلام کیا اور اس کے بعد عرض کیا کہ ہماری پاک شہزادی صلواۃ اللہ علیہا آپ کا شدت سے انتظار کررہی ہیں ،شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر اقدس پر عمامہ موزوں فرمایا اور جناب میسرہ کے ہمراہ محل سرا کی طرف روانہ ہوئے ، وہاں عمرو ابن اسد بھی جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے ساتھ منتظر تھے،سب نے اُٹھ کر استقبال کیا

☆التفتت الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقالت ادن منی فلا حجاب الیوم بینی وبینک ثم رفعت عنها الحجاب وامرت ان ینصب له کرسی من العاج والابنوس واجلسه علیه

جس وقت شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محل سرا کے اندر داخل ہوئے تو جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے فرمایا کہ اب آپ ہمارے قریب تشریف رکھیں ، اب آپ کی ذات سے ہمارا کوئی پردہ نہیں رہا، آپ ہمارے مآلِ حیات ہیں ، اس کے بعد کنیزوں کو فرمایا کہ درمیانی پردہ ہٹا دیں اور آبنوس کی وہ کرسی جو ہاتھی دانت اور موتیوں سے مزین ہے ہماری مسند کے قریب رکھیں ،کرسی لائی گئی شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کرسی کو زینت بخشی ، یہاں ان کے خورونوش کا انتظام کیا گیا ، کچھ دیر یہاں تشریف فرما ہونے کے بعد روانہ ہوئے تو جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے عرض کیا کہ اب تو آپ کا حق زیارت ہم پر واجب ہو گیا ہے

عرب کا یہ دستور تھا کہ جب بھی کوئی ذی عزت سردار سفر سے واپس آتا تو پہلے وہ

سب سے ملنے کو جاتا تھا اور اس کے بعد سب اُسے ملنے کیلئے آتے تھے
اس بات کو اسلام نے بھی شرع شریف کا ایک قانون بنا دیا کہ آنے والا پہلے ہر ایک کی زیارت کو جائے اور پھر سب اس کی زیارت کرنے آئیں
وہاں سے واپس آنے کے بعد شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا سید العجم والعرب جناب ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام کی زیارت کرنے ان کے گھر تشریف لے گئے، انہوں نے مصحف رُخ کی تلاوت کی تو مسرت کے آثار نظر آئے مسکرا کر فرمایا میرے لعل کیا شہزادیِ عرب آپ کے سفر تجارت سے خوش ہوئی ہیں، ان کی کیا رائے ہے؟
شہنشاہِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا، انہوں نے کہا ہے کہ اب ہم آپ کے گھر آپ کی زیارت کیلئے آنا چاہتے ہیں۔ یہ سن کر سید العرب علیہ الصلواۃ والسلام کے لب ہائے مبارک پر معنی خیز مسکراہٹ دوڑی کہ شاید اللہ جل جلالہ کے فیصلے کی تکمیل کے دن قریب آ گئے ہیں، دریافت فرمایا کہ انہوں نے کس دن آنے کو کہا ہے؟
سروَرِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے یہ بات نہیں بتائی

اظہارِ خواستگاری

جب سروَرِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر پر تشریف لے گئے تھے تو ان کی عدم موجودگی میں عرب کے ایک رئیس نے جناب ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام کی بارگاہ میں عرض کیا تھا کہ میری ایک دختر ہے اگر آپ اسے اپنے فرزند صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم کی زینت بنائیں تو ہم دو اونٹ سونے کی اشرفیوں کے لدے ہوئے آپ کی خدمت میں پیش کریں گے

جناب ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام نے جواباً فرمایا کہ ہم اس بات کے مجاز نہیں ہیں کہ ان کی غیر موجودگی میں ان کا کوئی فیصلہ کرسکیں، ہاں جب وہ واپس آئیں گے تو ان سے مشورہ کرکے اور ان کی رائے معلوم کرکے آپ کو جواب دیں گے

اسی طرح دن گزرتے رہے، ایک دن ایک کنیز نے جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ خاندانِ بنی ہاشم میں جناب سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عقد کی بات چل رہی ہے اور ایسے ایک آفر بھی آچکی ہے، اگلے دن کا سورج طلوع ہوا تو جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے ایک کنیز کو بھیج کر اپنی بے تکلف ہم جولی نفیسہ بنت منیہ کو بلوایا، وہ فوراً آگئی، صدیقہ الکبریٰ صلواۃ اللہ علیہا اس کے ساتھ مشورہ کرنا چاہتی تھیں مگر شرم وحیا مانع ہوگیا، اس کے ساتھ کوئی گفتگو نہ فرمائی بلکہ بات کو چھپالیا اور سابقہ معمول کے مطابق عام موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی

دورانِ گفتگو بنت منیہ نے عرض کیا کہ اب آپ کا سن مبارک 24 سال کے قریب ہے، آپ نے اپنی ازدواجی زندگی کے بارے میں ہمیں کوئی بات نہیں بتائی، آخر آپ نے کیا سوچا ہوا ہے؟ ...... جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے کوئی بات نہیں کی، اس کے بعد اس نے عرض کیا کہ عرب میں جتنے شرفاء امراء اور رئیس زادے ہیں سب آپ کے آگے جھولی پھیلا چکے ہیں آپ نے ہر امیر و رئیس کو پائے حقارت کی ٹھوکر ماری ہے...... کیا اس دنیا کا کوئی آدمی آپ کے قابل نہیں، کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ آپ کیلئے عرش سے کوئی رشتہ آئے گا؟ عرب کے سارے شرفاء اور امراء تو یہی ہیں جو ٹھکرائے جاچکے ہیں، جناب سیدہ ملیکۃ

العرب صلوٰۃ اللہ علیہا کے رُخ انور پر شرم کی سرخی آ گئی ،فرمایا کہ فقط خیال نہیں بلکہ یقین ہے کہ ہمارا رشتہ عرش سے ہی آئے گا

نفیسہ بنت منیہ نے قہقہہ لگایا اور عرض کیا کہ پھر ہو چکی آپ کی شادی

فرمایا آج ہم نے تمہیں اسی مشورہ کیلئے بلایا ہے کہ عرش کا ایک رشتہ موجود تو ہے مگر ہم اظہار نہیں کر سکتے ، ہمارے سر پرست چچا ہیں یا چچا زاد بھائی ہے ، بیٹیاں اپنی ماؤں کے سامنے تو اظہار کر سکتی ہیں مگر گھر کے مردوں کے سامنے بات نہیں کر سکتیں ، یہ سن کر بنت منیہ چونکی اور حیران ہو کر استفہامیہ انداز میں کہنے لگی کہ کیا واقعی ؟ فرمایا ہاں ، آپ کو آج ہم نے بلایا ہی اس لئے تھا کہ جو بات ہم اپنی زبان سے نہیں کہہ سکتے وہ کس کی زبان سے کریں اور ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہمارا یہ کام آپ ہی کریں گی ، جب نفیسہ بنت منیہ پر ساری بات کھلی تو اس نے عرض کیا آپ خود بلا کر تنہائی میں اپنے مالک سے بات کر لیں فرمایا یہ مناسب نظر نہیں آتا دوسری طرف انہیں رشتوں کی آفرز (Offers) بھی آ رہی ہیں ، کہیں ہمیں دیر نہ ہو جائے ، اب کیا کریں ، تم مشورہ دو ۔

اس نے عرض کیا اگر یہ بات ہے تو آپ شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہاں بلوا لیں ، آپ کی ترجمانی میں کروں گی

آپ نے جناب میسرہ سے فرمایا کہ جا کر سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کریں کہ مناسب سمجھیں تو آج ہمارے گھر تشریف لے آئیں

جناب میسرہ نے یہ پیغام پہنچایا تو شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شاہانہ لباس پسند فرمایا اور شاہانہ جاہ وجلال سے روانہ ہوئے ، جناب خزیمہ جو شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

www.jamanshah.com

غلام تھے وہ بھی ساتھ روانہ ہوئے

جس وقت محل سرا کے اندر آئے تو جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلوت میں بٹھایا اور خود پس پردہ تشریف لے گئیں، بنت منیہ نے گفتگو کا آغاز کیا اور عرض کیا کہ آج ہم کچھ ذاتی قسم کے سوال کرنا چاہتی ہیں کیا اجازت ہے؟

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں بیشک سوال کرو، انہوں نے عرض کیا کہ آپ نے ابھی تک اپنا گھر کیوں نہیں بسایا

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مناسب رفیقہءِ حیات میسر ہی نہیں آئی، نفیسہ بنت منیہ نے عرض کیا کہ اگر آپ کے سامنے ایک طرف زرومال اور دوسری طرف حسن و جمال رکھا جائے تو آپ کون سی چیز پسند فرمائیں گے فرمایا ہم ان دونوں چیزوں سے بے نیاز ہیں

اس کے بعد نفیسہ بنت منیہ نے عرض کیا اگر ہم آپ کیلئے کوئی مناسب رشتہ تلاش کریں تو کیا آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہوگا، ہاں ہم اس بات کی ضمانت دیں گے کہ ہم آپ کا عقد کسی ایسی مستور کے ساتھ طے کروائیں گی کہ جن کیلئے آپ کی ذات ہی سب کچھ ہوگی اور ان کو نہ مال کی پرواہ ہو اور نہ جان کی بلکہ وہ پوری کائنات صرف آپ کی ذات کو سمجھتی ہوں، جن کا مقصد مراد صرف اور صرف آپ ہی کی ذات ہو، کیا آپ ان کے ساتھ عقد کرنا منظور فرمائیں گے؟

جناب سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر ایسا ہے تو آپ کو ہماری خواستگاری کا حق حاصل ہے، اس نے عرض کیا کہ آقا ہم ایک ایسی مستور سے

www.jamanshah.com

واقف ہیں جن کی عصمت کاملہ کے حضور جناب مریم صلواۃ اللہ علیہا کی عصمت بھی سر بہ سجود ہو جاتی ہے، ان کے مال و دولت اور شان وشوکت پر قیصر و کسریٰ کو بھی رشک آتا ہے، جن کی پاک سیرت پر قدسی قصائد لکھ کر فخر کر رہے ہوں تو کیا اس ذی عزت مستور کو آپ اپنی رفاقت حیات کا اعزاز دینا پسند فرمائیں گے؟

فرمایا آپ ان کا نام تو لیں کہ وہ کون ہیں؟...... وہ ہمیں منظور ہیں

اس وقت پس پردہ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی آہستگی سے آواز آئی کہ آقا وہ آپ کی یہ کنیز ہے، جس کی روز ازل سے پوری کی پوری کائنات صرف اور صرف آپ کی پاک ذات ہے، یہ عرض کر کے جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی جبین مبین سے شرم وحیا کے شبنم بیز قطرے ٹپکنے لگے اور رُخِ انور پر شرم کی سرخی دوڑی تو پورا عالم امکان شفق آمیز ہو گیا

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں سیرت وعصمت و اطاعت کاملہ کے علاوہ کسی چیز کی ضرورت نہیں، اصل بات یہ ہے کہ ازل کا جو فیصلہ ہے اس میں یہ بات طے ہے کہ جس مستور نے اللہ جل جلالہ کی کل کی کل رحمت کو اپنے سر کا تاج بنانا ہے اس کا انتخاب ہم نے نہیں کرنا بلکہ یہ اس مقدس مستور کا اپنا انتخاب ہوگا، اور جب حکم اِلٰہی ہوگا تو وہ پاک مستور رحمت اِلٰہیہ کا تاج اپنے سر پر خود رکھے گی اور ہمیشہ اپنے سر تاج صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مطیع اور فرماں بردار رہے گی

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے سر جھکا کر عرض کیا

☆انی لا اخالف لك امراً

ہم آپ کے کسی امر میں حکم سے سرتابی نہیں کریں گے، شہنشاہ معظم نے فرمایا کہ

ہمارا فخر تو فقر ہے، درویشی ہے، آپ پروقار شاہی محل میں رہنے والی شہزادی ہیں ہمارے ساتھ بوریا نشینی بھی کرنا پڑے گی، عرض کیا آقا آپ ہماری ساری دولت لٹا کر ہمیں فقیر بنا دیں مگر اپنے قدموں سے جدا نہ کریں تو یہ ہمارا معراج ہوگا

اس کے بعد کچھ دیر خاموش رہیں پھر آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے روکر عرض کیا آقا آپ ہمارا امتحان لے رہے ہیں، رب کعبہ وصفا و مروا کی قسم! ہمارے دل کی کیفیت یہ ہے کہ ہم ہر حال میں آپ کی کنیزی میں رہنا چاہتے ہیں، ساری کائنات چھوڑ سکتے ہیں مگر کائنات کے مالک کے قدموں سے جدا نہیں ہونا چاہتے اس لئے آپ بھی ہمیں ہر حال میں قبولیت کا شرف عطا فرمائیں

اس وقت اللہ جل جلالہ کے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آپ ہمیں ہر حال میں قبول ہیں، اس کے بعد نفیسہ بنت منیہ نے عرض کیا کہ آقا آپ اپنے پاک چچاؤں کو جناب عمرو ابن اسد کے پاس خواستگاری کیلئے بھیج دیں تاکہ یہ رسم پوری ہو جائے لیکن یہ یاد رہے کہ پاک شہزادی صلواۃ اللہ علیہا کے چچا شاید حق مہر بہت زیادہ طلب کریں تو آپ ان کی ہر بات قبول کرلینا، وہ حق مہر پاک شہزادی آپ کی طرف سے خود اپنے مال سے ادا فرمائیں گی...... وہاں کچھ دیر تشریف رکھنے کے بعد سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس پاک گھر کی طرف روانہ ہوئے

جناب ورقہ بن نوفل کو آگاہی

جس وقت سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محل سرا سے واپس تشریف لے گئے تو جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے سوچا کہ ہم نے شہنشاہ معظم کو عرض تو کر دیا ہے کہ آپ

اپنے بزرگوں کو ہمارے گھر بھیج دیں مگر ہم نے اپنے ظاہری سرپرستوں میں سے کسی کو اپنی رضا سے آگاہ نہیں کیا، ممکن ہے کہ وہ ہمارے ساتھ مشورہ کئے بغیر ہی انکار کر دیں، اس لئے ضروری ہے کہ کسی سرپرست کو اپنا رازدار بنایا جائے، انہوں نے اپنے دل میں سوچا کہ جناب ورقہ بن نوفل شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان وعظمت سے آشنا ہیں اور ان کی معرفت بھی رکھتے ہیں اس لئے اُنہی کو رازدار بنانا چاہیے، اور وہ اس بات سے خوش بھی ہوں گے، یہ سوچ کر جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے اپنی ایک کنیز سے فرمایا کہ تم جا کر ہمارے چچازاد بھائی جناب ورقہ بن نوفل کو ہمارے پاس بلا لاؤ

☆فخرجت الجارية ثم عادت و معها ورقة بن نوفل فدخل منزل سيده مليكة العرب صلواۃ اللہ علیہا فنهضت اليه ورفعت منزلة فقالت مرحباً بك يابن عم واهلاً وسهلاً ثم قالت لا غابت عنى طلعتك ولا عدمت رويتك

کنیز گئی اور جلدی جلدی ان کے چچازاد بھائی جناب ورقہ بن نوفل کو گھر لے آئی معظّمہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا ان کی تعظیم کو اُٹھیں انہیں خوش آمدید کہا اور مسکرا کر فرمایا اھلا وسہلا اے ابن عم! آپ کی روشن صورت ہماری آنکھوں سے کبھی اوجھل نہ ہو اور آپ کی ذات ہم سے کبھی جدا نہ ہو

☆ثم اطرقت رأسها الى الارض وقد قطبت حاجبها فقال ابن عمه بالسيده مليكة العرب صلواۃ اللہ علیہا حاشاك من السؤ و ما الذى تريدين قالت يا بن عم ما حال السائل وما شان المسئول فقال فى احسن حال

یہ فرمانے کے بعد انہوں نے شرم وحیا کا سر جھکا کر آنکھیں حیا سے پیوند زمین

کر دیں، چہرے پر اداسی اور مایوسی کے آثار ظاہر ہوئے ...... ان کے چچا زاد بھائی نے پوچھا خیریت تو ہے کیا ہماری کوئی بات ناگوار گزری ہے؟

پاک مخدومہ صلواۃ اللہ علیہا نے سوال کیا پہلے ہمیں یہ بتائیں کہ سوال کرنے والے اور جس کے سامنے سوال کیا جا رہا ہے ان دونوں کی پوزیشن اور حیثیت کیا ہے؟

انہوں نے جواب دیا اچھائی اور خیر کے سوا کوئی پوزیشن نہیں، جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے سر جھکا کر فرمایا اے ابن عم! اگر ہماری والدہ ماجدہ حیات ہوتیں تو یہ سارے فرائض وہ خود ادا فرماتیں مگر مجبوری یہ ہے کہ اب ہمیں ہر بات خود کرنا پڑتی ہے، اب ہم کہنا یہ چاہتے ہیں کہ ہماری خواہش ہے کہ ہم بھی کسی کو اپنا سرتاج بنائیں، آپ کا کیا مشورہ ہے؟

انہوں نے عرض کیا یہ تو بہت اچھی بات ہے مگر آپ نے تو عقد نہ فرمانے کا فیصلہ کیا ہوا تھا، پاک شہزادی صلواۃ اللہ علیہا نے فرمایا ہاں آج تک شادی نہ کرنے کا فیصلہ ہی اس دن کیلئے محفوظ کیا گیا تھا...... عالم ربانی جناب ورقہ بن نوفل نے جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی کمال معرفت کو جانچنے کیلئے چند سوالات کئے کہ ان کا سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یقین کامل ہے یا نہیں اس لئے تجاہل عارفانہ سے کام لیتے ہوئے عرض کیا

☆ فقال قد خطبك ملوك الشام وصناديد قريش فلم ترضى باحد منهم وقد خطبك شيبةوربيعة وابن ابى معيط وابو جهل بن هشام والصلت ابن ابى سياب فابيتِ ان تزوجى باحد منهم

اے شہزادی! آپ کیلئے تو شام کے بادشاہ اور قریش کے بڑے بڑے امراء

www.jamanshah.com

وسرداروں کے رشتے آئے مگر آپ نے ہر رشتہ کو ٹھوکر ماری ہے اس کی کیا وجہ تھی پاک شہزادی صلواۃ اللہ علیہا نے جواب دیا کہ ذرا ان کے نام تو بتائیں جن کے رشتے آئے ...... انہوں نے عرض کیا کہ آپ کیلئے شیبہ اور ربیعہ رؤ سا قریش نے خواستگاری کی تھی، ابن ابی معیط اور ابوجہل بن ہشام اور صلت بن ابی سیاب کے رشتے بھی آئے تھے، مگر آپ نے خود ان سب رشتوں کو ٹھکرا دیا

☆ قالت یا بن عم صف لی عیوبهم قال یا سیده ملیکة العرب صلواۃ اللہ علیہا اما شیبة ففیه سوء الظن واما عقبة فکبیر السن واما ابوجهل فبخیل متکبر کریه النفس واما الصلت فرجل مطلاق للنساء

پاک بی بی صلواۃ اللہ علیہا نے فرمایا اے ابن عم آپ نے ان کے نام اور معزز ہونا تو بیان کیا ہے مگر ان کے عیب تو ذرا بیان فرمائیں ورقہ بن نوفل نے مسکرا کر کہا شیبہ بن ربیع انتہائی بدگمان اور بدطینت شخص تھا، عتبہ بن ربیع ملعون بوڑھا کھوسٹ تھا، ابوجہل کنجوس مکھی چوس کریہہ النفس اور مکروہ شکل کا مالک تھا، صلت ابن سیاب عورتوں سے شادیاں رچانے کا شوقین اور چند ایام کے بعد طلاق دینے کا عادی مجرم تھا ...... جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے فرمایا بھائی جان ان کے علاوہ ایک رشتہ آنے والا ہے ہم نے اس کیلئے آپ سے مشورہ کرنا تھا انہوں نے عرض کیا وہ کون سا رشتہ ہے؟ عرض کیا سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا بھی عنقریب آپ کے در پر آنے والے ہیں، ان کے بارے میں سوچ لیں، جناب ورقہ سوچنے لگے، اس وقت جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے ان کی سوچ کے تار توڑ کر فرمایا بھائی جان! ان کے بارے میں بھی کوئی رائے دیں، آپ نے دوسرے

www.jamanshah.com

لوگوں کے بارے میں بھی تو رائے دی ہے

☆ فقالت صف لی عیبه ......فلما سمع کلامها طاطاء راسه ......وقال اصف لك عیبه قالت نعم

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے فرمایا بھائی جان جیسے آپ نے باقی لوگوں کے عیب گنے ہیں ذرا سروَرِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عیب تو گنوائیں نعوذ باللہ ان کا بھی تو کوئی عیب ہوگا وہ تو بتائیں

یہ سن کر جناب ورقہ بن نوفل نے سر جھکایا اور اس کے بعد عرض کیا کہ کیا آپ ان کے عیب سن سکیں گی پاک شہزادی نے فرمایا ہاں جو نظر آتے ہیں بیان کریں

☆قال اصل اصیل وفرعه طویل وطرفه کحیل وخلقه جمیل وفضله عمیم وجوده عظیم والله یا سیده ملیکة العرب صلواۃ اللہ علیکِ والله ما کذبت فیما قلت

مسکرا کر فرمایا ان کی خاندانیت بے مثل و بے مثال ہے، جن کے خاندان کی ہر شاخ طویل ہے، جن کی ہر آنکھ سرمگین وکحیل ہے، جن کا خلق عظیم اظہر وجمیل ہے، جن کی فضیلتیں لامحدود وعمیم ہیں، جن کے جود وسخا کے کہسار عظیم وجسیم ہیں، جو جمال رب رحیم ہیں اور خود کریم ابن کریم ہیں

☆ قالت یا عم صف لی عیبه کما وصفت خیره

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے مسکرا کر فرمایا بھائی جان ہم نے آپ سے فرمایا ہے کہ آپ ان کا کوئی عیب ہے تو وہ بیان کریں، آپ نے فضائل بیان کرنا شروع کر دیئے ہیں، انہوں نے مسکرا کر فرمایا کہ یہ ہم سے پھر سنیں

☆قال یا سیده ملیکة العرب صلواۃ اللہ علیہا وجهه أقمر وجبینه ازهرو طرفه أحور و

لفظه احلی من عسل وا لسکرو ریحه ازکی من المسك والعنبر واذا مشی کأنه البدر اذا بدر والوبل اذا أمطر بل هو والله انور

اے شہزادی عرب ! اللہ کے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رُخ انور لاکھوں چودھویں کے چاندوں سے زیادہ روشن ہے، ان کی جبین مبین زہرہ ومشتری سے زیادہ درخشاں ہے، ان کے گوشۂ چشم کی ایک جنبش پر لاکھوں حوران جنت فدا ہو جائیں ان کی گفتگو کی شیرینی سے شہد اور شکر مٹھاس حاصل کرتی ہیں، ان کے جسم کی خوشبو سے مشک اور عنبر مہکنے کا درس حاصل کرتے ہیں، ان کی رفتار سے پونم کا چاند اپنے کمال کی طرف سفر کرنے کا ہنر سیکھتا ہے، سچ پوچھیں تو وہ نورانیت کے خدائے واحد ہیں

☆ قالت یابن عم صف لی عیبه کما وصفت لی خیره قال یا سیده صلواۃ اللہ علیہا مخلوق من الحسن الشامخ والنسب الباذخ وهو أحسن العالم سيرة

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے فرمایا بھائی ہم نے تو کہا تھا کہ جیسے آپ نے ان کی تعریف کی ہے جیسے ان کے فضائل بیان کئے ہیں اسی طرح ان کے نعوذ باللہ کچھ عیب بھی بیان کریں مگر آپ ان کے فضائل ہی بیان کرتے جا رہے ہیں، جناب ورقہ بن نوفل عرض کرنے لگے کہ اے شہزادی عدن ! مجھے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان کی تخلیق بھی حسن ازل کے مان اور بڑائی کے ساتھ ہوئی ہے، ان کا حسب ونسب عظمتوں کا سر بلند پہاڑ ہے، ان کی سیرتِ حسنہ ساری کائنات کیلئے حسن سیرت کی پیغمبر ہے

☆وأصفاهم سريرة اذامشی تخاله ينحدر من صبب شعره کالغیهب وخده ازهر

www.jamanshah.com

من الورد الأحمر وريحه أزكى من المسك الأذ فر و لفظه أعذب من الشهد
وأخيراشهدك يا سيده صلواۃ اللہ علیہا انی احبه وكتمت عليكِ

ان کی پاکیزگی اور نظافت کا عرش ایسا دِلنواز ہے کہ جب کوئی نگاہ جم جائے تو اس میں نصب ہو جاتی ہے، جب کسی راستہ پر قدم رکھتے ہیں تو ہر ذرہ نعلین کو چوم کر فخر محسوس کرتا ہے، ان کی زلفوں کی سیاہی سیاہ رات میں سیاہ رنگ کے گھوڑے سے زیادہ سیاہ ہے، ان کے رُخساروں کی چمک زہرہ و مشتری پر طنز کرتی ہے، ان کے یاقوتی ہونٹ لعل بدخشاں کو سرخی کی بھیک عطا فرماتے ہیں، ان کی خوشبوئے بدن گلیوں میں گردش کرے تو مشک اذفر شرم سے منہ چھپا کر گزرتی ہے، جب مصروفِ کلام ہوتے ہیں تو ایک ایک لفظ کانوں میں شہد و شکر گھول کر شیرینی کی نعتیں یاد کرواتا ہے، سچ پوچھیں تو ہم ان کے ساتھ ازل سے عشق کرتے ہیں اور اب تک یہ بات ہم نے آپ کے سامنے ظاہر نہیں کی تھی

☆قالت یابن عم أراك كلما قلت لك صف لی عیبه و صفت لی حسنه
قال یا سیدتی وهل انا أقدر علی وصف خیره ثم انشاء یقول

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے فرمایا یا بھائی جان ہم نے تو کہا تھا کہ آپ ان کے نقائص بیان کریں آپ نے ان کی مدح وثنا شروع کر دی ہے انہوں نے عرض کیا اے شہزادی عرب صلواۃ اللہ علیہا آپ ایسے ان کے نقائص پوچھتے رہیں اور میں ایسے ہی ان کی مدح سرائی میں رطب اللسان رہوں گا، یہ کہہ کر اشعار پڑھے

☆ لقد علمت كل القبائل والملا — بأن حبيب الله أطهرهم قلبا
واصدق من فی الارض قولاً وموعدا — وافضل خلق الله كلهم قربا

﴿سرائیکی ترجمہ﴾

کونین دے کل سرداراں تے جیندی شان ہمیشہ اظہر ہے
اللہ دے عرش کنوں ودھ کے جیندا قلب مقدس اطہر ہے
ایفائے عہد و صداقت دا جو ہک مواج سمندر ہے
ہے افضل کل کونین کنوں خالق دا نور منور ہے
میں کیا آکھاں میں کیا بولاں اوندی شان بیان توں باہر ہے
اوندا اصل ہے غیب خدا وانگوں اووی رب ڈِسدائے جو ظاہر ہے

☆قال یا سیدہ صلواۃ اللہ علیکِ اخبرك ان اخترت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخترت کریماً حلیماً

ان کے چچا زاد بھائی نے عرض کیا کہ اے شہزادی عدن! اگر آپ نے سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار فرمایا ہے تو آپ نے کریم ابن کریم کو پسند فرمایا ہے، آپ نے کائنات کے سب سے دلنواز حلیم کو پسند فرمایا ہے، آپ نے اللہ کے حسن و جمالِ عظیم کو پسند فرمایا ہے گویا آپ نے رب رحمان و رحیم کو پسند فرمایا ہے

☆فلما سمعت کلامہ قالت صلواۃ اللہ علیہا ان اکثر الناس یثلبونہ ویقولون انہ فقیر فقال انما یثلبہ اولاد الزنا...... واللہ لا یثلبہ الا لئیم ولا یبعدہ الا زنیم ولا یبغضہ الا رجیم

پاک شہزادی صلواۃ اللہ علیہا نے جس وقت یہ کلام سنا تو فوراً سوال کیا بھائی جان جب یہ اتنی عظیم ذات ہیں تو ان پر الزام کیوں لگایا گیا ہے کہ یہ نعوذ باللہ فقیر ہیں

جناب ورقہ بن نوفل نے کہا کہ ان پر جب بھی کوئی الزام لگاتا ہے تو وہ ولدالزنا

www.jamanshah.com

ہوتا ہے اور زنا زادے ہی ان میں کوئی عیب دیکھ سکتے ہیں، حلال زادے کو تو ہمیشہ ان کے فضائل ہی نظر آتے ہیں، زنا زادوں کو دراصل اپنے نسب کے عیب ان میں نظر آتے ہیں جو ان کے عیب نہیں ہوتے۔ پاک شہزادی نے فرمایا کہ بھائی جان یہ سب کچھ ہم ازل سے جانتے ہیں اور یہ فقط آپ سے سننا چاہتے تھے

☆ یابن عم اذ کان ماله قلیلاً فما لی کثیر و انی یابن عم محبة له علی کل حال ولا اکتم علیك

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے فرمایا بھائی جان فرض کریں ان کے پاس مالِ دنیا کی بظاہر ہمارے مقابلہ میں کوئی کمی ہو تو ہمارے پاس جو مال ہے وہ کس کا عطا کردہ ہے، سچی بات یہ ہے کہ ہم اس کریم کے ساتھ ازل سے محبت کرتے ہیں جیسے آپ نے اپنی محبت ہم سے مخفی رکھی اسی طرح ہم نے بھی اپنی محبت آپ سے پوشیدہ رکھی ہوئی تھی

☆فقال یا سیدتی اذن واللہ تسعدین و ترشدین وتحضین بنبی کریم ورسول عظیم ثم قال وانه یا سیدہ صلواۃ اللہ علیہا نبی هذه الامة

جناب ورقہ بن نوفل نے عرض کیا اے شہزادی عرب اللہ کی قسم یہ اس امت کے نبی ہیں اور ان کی نعلین کے صدقے میں کائنات کو سعادتیں ہدایتیں اور ابدی کامرانیاں نصیب ہوں گی

☆قالت یابن عم واللہ انی احبه وانا الذی امرته ان یخطبنی من عمی

پاک شہزادی نے فرمایا بھائی جان یہی وجہ تو تھی کہ ہم نے خود شہنشاہ عالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ ہمارے چچا عمرو ابن اسد سے ہماری خواستگاری کریں،

www.jamanshah.com

ہمیں یہ خطرہ محسوس ہورہا ہے کہ ممکن ہے ہمارے چچا ہم سے پوچھے بغیر ان کو واپس نہ لوٹا دیں اس لئے ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت ہے

☆فقال لها ورقةوما الذی تعطینی حتی ازوجك منه ......قالت یا بن عم وهل لی شیء دونك أم یخفی علیك وهذه اموالی وذخایری بین یدیك و منزلی لك و انا

ورقہ بن نوفل نے عرض کیا اگر ہم ازل کے اس مقدس فیصلے کو عملی جامہ پہنا دیں تو پھر ہمارا انعام کیا ہوگا ؟...... پاک شہزادی عرب صلواۃ اللہ علیہا نے فرمایا بھائی جان ہماری کون سی چیز آپ سے پوشیدہ ہے اور اپنے مال و سرمایہ میں سے ہم نے کون سی چیز آپ سے پیاری کی ہوئی ہے، اس کے بعد دو اشعار پڑھے

☆

اذا تحققتم ما عند صاحبكم من الغرام فذاك العذریكفیه

انتم سكنتم بقلبی فهو منزلكم وصاحب البیت ادری بالذی فیه

جڈاں مقروض سنگتی دی خبر ہووے جو نہیں پھردا

تاں کہیں وی عذر تے کوئی اے نہیں آہدا ڈسا کیا ہے

ساڈا دل گھر تہاڈا ہے تساں ہر شے توں واقف ہو

گھروگی جانڑدا ہے گھر دے اندر وِچ پیا کیا ہے

☆ثم قال یا سیده صلواۃاللہ علیہا لست أرید شیئاً من حطام الدنیا وانما أرید أن تشفعی لی عند محمدؐ بن عبدالله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم القیامة

www.jamanshah.com

جناب ورقہ بن نوفل نے عرض کیا اے شہزادی عالمین صلواۃ اللہ علیہا میں مال دنیا میں سے کسی چیز کا بھی طلبگار نہیں بلکہ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں سروؐرِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیامت کے دن کی شفاعت اور سفارش کی ضمانت دیں کہ وہ قیامت کے دن ہمارے ضامن ہوں گے

☆قالت یابن عم انی لا اعلم شیئا مما تقول

پاک شہزادی صلواۃ اللہ علیہا نے تجاہل عارفانہ سے کام لیتے ہوئے فرمایا بھائی جان آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں ہمیں اس بارے کچھ بھی پتہ نہیں آپ بتائیں بات کیا ہے

☆قال یا سیده صلواۃ اللہ علیہا اعلمی أن بین ایدینا حساب وکتاب و عقاب و عذاب ومناقشة ولا ینجو الا من تبع محمداً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و صدق برسالته فیا ویل من زحزح عن الجنة و أدخل النار

انہوں نے جواب میں عرض کیا اے کائنات کی خاتون اول صلواۃ اللہ علیہا آپ اچھی طرح جانتی ہیں کہ ہر انسان کے سامنے ایک روز حساب ہے، مراحل حشر ہیں اعمال نامہ ہے، قبر کے سوالات ہیں، عذابِ جہنم بھی درپیش ہے، اور ان سے کسی کو نجات مل ہی نہیں سکتی جب تک کوئی اپنے زمانے کے پاک رسول کی نبوت کا تہہ دل سے اقرار نہ کرے، ان کا کلمہ نہ پڑھے اور ان کے احکام کی پابندی نہ کرے اور ابدی بدنصیبی اس شخص کا مقدر ہے جسے جنت سے محرومی اور جہنم کی آتش کا ایندھن بننا پڑے............☆فلما سمعت کلامه قالت لك ذالك منی

جس وقت پاک شہزادی صلواۃ اللہ علیہا نے یہ بات سنی تو فرمایا بھائی جان آپ نہ گھبرائیں اس دن کے ہم ضامن ہیں

شادی کی میٹنگ

دوستو!

قصرِ اخضر میں جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا اپنے چچا کے ساتھ مشورہ کر رہی تھیں تو ادھر قصرِ نبوت والوہیت میں بھی ایک میٹنگ ہو رہی تھی، یہاں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سارا خاندان جمع تھا، بیضۃ البلد جناب ابوطالب علیہ الصلواۃ والسلام پورے خاندان کے اکابرین کے ساتھ مشورہ کرنے میں مصروف تھے، سب کے سامنے بیضۃ البلد جناب ابوطالب علیہ الصلواۃ والسلام نے میٹنگ کا مقصد پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ جانتے ہیں ہمارے سردار بھائی کا ایک لختِ جگر ہے جو بچپن میں یتیم ہوگیا، ہم نے اس یتیم لعل کو اپنا بیٹا بنا کر پالا ہے اور یہ ہمیں اپنی ساری اولاد سے زیادہ پیارے ہیں، اب ہم ان کی شادی کرنا چاہتے ہیں، ہمارے پاس ایک رشتہ آیا بھی ہے اور ایک قبیلہ کے رئیس نے ہمیں آفر دی ہے کہ اگر ہم اپنے اس لعل کی کنیزی کیلئے ان کی دختر کا رشتہ قبول کرلیں تو وہ ہمیں سونے اور چاندی کے لدے ہوئے دو اونٹ پیش کریں گے اب آپ کا مشورہ کیا ہے؟ مگر یہ یاد رہے کہ ہم نے اپنے یتیم لعل کی شادی اس طرح کرنا ہے کہ ہمارا مرحوم بھائی یعنی شہنشاہِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بابا پاک اور اماں پاک صلواۃ اللہ علیہا بھی آ کر دیکھیں کہ ہم نے ان کے لعل کی کیسے دھوم دھام کے ساتھ شادی کی ہے

سارے خاندان نے عرض کیا جو آپ پسند فرمائیں ہم آپ کے ساتھ ہیں اور یقیناً ہمیں ان کی شادی اس رنگ میں کرنا چاہیے کہ کوئی انہیں یتیمی کا طعنہ کبھی نہ دے

﴿ گریز ﴾

مدینہ منورہ میں کائنات کے مالک مگر ظاہراً یتیم کی شادی کا بے مثال اہتمام کیا جا رہا ہے اور اسی پاک خاندان کے ایک دوسرے فرد مولا امام حسنؑ علیہ الصلواۃ والسلام کے یتیم لعل کی شادی کربلا معلیٰ میں کتنے مختلف اور عجیب انداز میں ہوئی تھی کہ

جس وقت شہزادہ امیر قاسمؑ علیہ الصلواۃ والسلام نے اپنے بازو بند میں محفوظ کیا گیا تعویز بارگاہِ امام وقت میں پیش کیا تو عرض کیا کہ یہ میرے بابا پاک کا وصیت نامہ ہے اس کو ملاحظہ فرمائیں، اس وقت امام مظلوم علیہ الصلواۃ والسلام نے روکر اپنے خوبرو لعل کو سینہ سے لگا کر پیار کیا اور فرمایا

☆قال یابن اخی هذه الوصیة لك من ابیك و عندی وصیة اخریٰ من ابیك لی ولا بد من انفاذها

ایک وصیت تو یہ ہے جو انہوں نے آپ کو عطا فرمائی تھی مگر ایک وصیت انہوں نے ہمیں بھی فرمائی تھی جس کی تعمیل و تکمیل ہم ضرور کرنا چاہتے ہیں

یہ فرما کر اپنے خیمہ سے باہر تشریف لے آئے اور خیام حرم کے اندر جا کر

☆طلب عونؑاً و عباسؑاً و جمیع اهل بیته علیہم الصلواۃ والسلام

پاک بھائیوں کو یاد فرمایا، ساتھ ہی اپنے مقصد کی حصہ دار بہن صلواۃ اللہ علیہا کو یاد فرمایا جس وقت سارا خاندان پاک علیہم الصلواۃ والسلام جمع ہو گیا تو فرمایا ہم نے پروگرام بنایا ہے کہ پاک بھائی کی نشانی کی شادی کا اہتمام کریں، اس لعل کی بیوہ ماں کے دل میں حسرت باقی نہ رہ جائے اور وہ ایک مرتبہ نوخیز نوجواں بیٹے کے سر پر خوشیوں کا سہرا دیکھ لیں

www.jamanshah.com

معظّمہ عِ کونین بی بی صلواۃ اللہ علیہا نے پاک دائی کو حکم فرمایا کہ جلدی جاؤ اور ہر خیمہ میں اطلاع دو کہ مولا امام حسینؑ علیہ الصلواۃ والسلام کے خیمہ میں مولا امام حسن علیہ الصلواۃ والسلام کے لختِ جگر کی شادی ہو رہی ہے، ہر معظّمہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا جتنا جلدی ممکن ہو سکے تیار ہو کر یہاں پہنچے کیونکہ آج وقت مختصر ہے اور ہم نے بہت سی رسمیں ادا کرنا ہیں، یہ سن کر سب مستورات اپنے اپنے خیموں سے روتی ہوئی روانہ ہوئیں اور امام مظلوم علیہ الصلواۃ والسلام کے خیمہ میں جمع ہوئیں۔

پاک مستورات صلواۃ اللہ علیہن نے آپس میں مشورہ شروع کیا کہ کسی مستور کو دلہن بنانے کیلیئے تو کافی چیزیں درکار ہوتی ہیں، یہاں سہروں کیلیئے پھول ہی موجود نہیں، مہندی تو ہے مگر اسے بھگونے کیلیئے پانی موجود نہیں، رسمیں ادا کرنے کیلیئے وقت ہی نہیں ہے تو اب کیا کیا جائے؟

امام مظلوم علیہ الصلواۃ والسلام نے اپنی بیوہ بھاوج کو اپنے خیمہ میں یاد کیا اور روتے ہوئے فرمایا کہ بھرجائی اماں! ہم آپ کے یتیم لعل کو دُولہا بنانا چاہتے ہیں

☆قال لام القاؐسم صلواۃ اللہ علیہا الیس للقاؐسم علیہ الصلواۃ والسلام ثیاب جدید فقالت لا

زمانہ کا دستور ہے کہ ہر ماں اپنے بیٹے کی شادی کیلیئے پہلے سے کپڑے اور ضروری اشیاء تیار کرتی رہتی ہے، کیا آپ نے اپنے لعل امیر قاؐسم علیہ الصلواۃ والسلام کیلیئے یا ان کی دلہن کیلیئے کوئی عروسی جوڑے، زیورات یا دوسری ضرورت کی چیزیں تیار کی ہوئی ہیں، اور وطن سے روانہ ہوتے ہوئے ان کی شادی کیلیئے آپ نے کوئی نئی پوشاک وغیرہ ساتھ رکھی تھی؟

معظّمہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا نے سر جھکا کر عرض کیا مجھے دکھوں نے اتنا وقت ہی نہیں دیا کہ

میں اس لعل کی شادی کیلئے نئی پوشاک بناتی، میرے پاس تو اس کی ایسی کوئی پوشاک بھی نہیں ہے جو ان کی پہلے سے استعمال شدہ نہ ہو، امام مظلوم علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا اچھا اب آنکھیں صاف فرمائیں اس موقع پر رونا مناسب نہیں ہوتا، اس کے بعد پاک مقصد کی حصہ دار بہن صلواۃ اللہ علیہا کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ

☆فقال علیہ الصلواۃ والسلام لاختہ ایتینی بالصندوق فاتتہ بہ و وضع بین یدیہ ففتحہ واخرج منہ قباء الحسن علیہ الصلواۃ والسلام وا لبسہ القاسمؑ علیہ الصلواۃ والسلام قباء الحسن علیہ الصلواۃ والسلام ولف عمامتہ علی رأسہ

تبرکات والا صندوق تو اس خیمہ میں منگوائیں، یہ سن کر پاک مخدومہ صلواۃ اللہ علیہا نے کنیزوں کو حکم فرمایا کہ وہ صندوق فوراً لے آؤ۔

جس وقت وہ صندوق امام مظلوم علیہ الصلواۃ والسلام کے سامنے آیا تو انہوں نے اس صندوق کو کھولا، اس میں سے اپنے پاک بھائی علیہ الصلواۃ والسلام کی ایک پرانی پوشاک برآمد فرمائی، ہاتھوں پر اُٹھا کر آنکھوں سے لگائی، اس کے بعد دُولہا بیٹے کو قریب بلایا، بھائی کی پوشاک دُولہا کو پہنائی، اس کے بعد بھائی کا پاک عمامہ صندوق میں سے اُٹھایا اور دُولہا کے سر پر موزوں فرمایا۔

امام مظلوم علیہ الصلواۃ والسلام نے لختِ جگر کو اس انداز میں یہ پوشاک پہنائی جیسے کسی نوجوان کو کفن پہنایا جاتا ہے، کمر کے ساتھ تلوار آراستہ فرمائی، لباس پہنانے کے بعد پاک عمامہ کے ساتھ لگی ہوئی کناری جدا کر دی، پھر ایک سرے سے عمامہ کو دو حصوں میں تقسیم فرمایا، اس کے ایک حصہ کے ساتھ تحت الحنک موزوں فرمائی، اور دوسرے حصہ کو پیشانی پر ایسے لٹکایا جیسے مقنع باندھا جاتا ہے

www.jamanshah.com

دستار حسنؑ دی قاسمؑ کو جڈاں شاہ بیکس بدھوائی
رہیا بھوں تائیں روندا جیں ویلے خود تحت الحنک ولائی
عباسؑ نے رو کر فرمایا ٹر آ جلدی بھرجائی
شبیرؑ تیڈے چن قاسمؑ کوں کھڑائے بنریاں وانگ سجائی

اب تمام مومنین مل کر دعا کریں کہ خدا کرے کہ اس گھر اطہر میں اب خیر خوشی کا وقت آئے، یہ بیوہ ماں اپنے پاک دل کی ہر حسرت کی تکمیل فرمائیں، اپنے لعل کو پھر سے دُولہا بنائیں، اور ابدالآباد تک یہ پاک دُولہا اپنی پاک دلہن کے ساتھ خوش وخرم رہیں، اور درد وغم سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے محفوظ رہیں

﴿آمین یارب العالمین﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّل فَرَجَهُم بِقَائِمِهِمْ عَجَلَ اللّٰهُ فَرَجَهُ الشريف
وَ صَلَوَاتُ اللّٰهُ عَلَيهِ وَ عَلٰی آلِهِ اَجمَعِين

www.jamanshah.com

هو الله المستعان الكريم
يا مولا كريم عجل الله فرجك و صلوات الله عليك و علىٰ آبائكؑ و آلكؑ و اولادكؑ واصحابك و خدامك ما دام الله تعالىٰ

ساتویں مجلس

مشورۂ خواستگاری

معزز سامعین!

کل کی مجلس کا اختتام میں نے اس مقام پر کیا تھا کہ قصرِ اخضر میں جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا اپنے چچا زاد بھائی جناب ورقہ بن نوفل کے ساتھ مشورہ کر رہی تھیں، دوسری طرف قصرِ نبوت و اُلوہیت میں ایک میٹنگ ہو رہی تھی، جہاں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سارا خاندان جمع تھا اور بیضۃ البلد جناب ابوطالب علیہ الصلواۃ والسلام سارے خاندان کے اکابرین کے ساتھ مشورہ کرنے میں مصروف تھے ان کے سامنے جناب ابوطالب علیہ الصلواۃ والسلام نے اپنی میٹنگ کا مقصد پیش کرتے ہوئے فرمایا آپ جانتے ہیں کہ اپنے سردار بھائی جناب عبداللہ علیہ الصلواۃ والسلام کے پاک فرزند کو ہم نے ہمیشہ اپنے بیٹوں سے بڑھ کر سمجھا ہے، یہ ہمیں اپنی ساری اولاد سے زیادہ پیارے ہیں، اب ہم ان کی شادی کرنا چاہتے ہیں، اور ایسے شاہانہ انداز میں کرنا چاہتے ہیں کہ تمام اہلِ عرب ہمیشہ اس شادی کو نہ صرف یاد رکھیں بلکہ تاحیات اس کے گن گاتے پھریں

یہ گفتگو جاری تھی کہ اچانک جناب سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر پاک میں داخل

ہوئے، سب چچاؤں کی نگاہیں بے ساختہ جناب سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رُخ انور کی طرف اُٹھیں، چہرۂ مبارک پر مسرت کے آثار نظر آئے، سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لعل کے چہرہ پر لا متناہی مسرت کے آثار دیکھ کر مسکرا کر فرمایا کہ آپ اِس وقت شاید جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے محل سے آرہے ہیں، فرمایا جی ہاں، آپ نے فرمایا چچا جان! ہم نے آپ کے ساتھ ایک بات کرنا ہے، انہوں نے فرمایا بیٹا پھر رکاوٹ کس چیز کی ہے ضرور کریں، آپؐ نے اپنے پالنے والے مربی والد جناب ابو طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب آ کر فرمایا کہ اب اللہ جل جلالہ کے فیصلے کے اظہار کا وقت قریب ہے، آپ سردارِ عرب خویلد کے گھر تشریف لے جائیں تاکہ رسوماتی فرائض پورے کئے جائیں

یہ بات سن کر سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام مسکرائے اور فرمایا مناسب یہ ہے کہ سارے خاندان کو بلا کر یہ بات عیاں کر دی جائے، کیونکہ مکہ کے سارے لوگ حیران ہیں کہ عرب میں لڑکیوں کی شادیاں 12 تا 15 سال کی عمر میں طے پا جاتی ہیں اور جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے 25/24 سال کی ظاہری عمر تک اپنے بارے میں کوئی فیصلہ ہی نہیں کیا، اور جب بھی ان کے خاندان والوں نے ان کے ساتھ شادی کی کوئی بات کی تو انہوں نے یہی جواب دیا کہ جب وقت آئے گا ہم خود آپ کو آگاہ کریں گے

اب اگر ہم یہ بات صرف اپنی طرف سے چلائیں گے تو سب ہاشمیوں اور قریشیوں کو یہ اعتراض ہوگا کہ اتنے بڑے فیصلہ میں ہمیں کیوں شامل نہیں کیا گیا اس لئے مکہ کے سارے اہم لوگوں کو اپنے گھر میں دعوت دے کر ہم یہ راز تمام

www.jamanshah.com

اہل مکہ پر منکشف کر دینا چاہتے ہیں
اس پروگرام کے مطابق سب تعلق داروں کو بلایا گیا جن میں ابولہب بھی شامل تھا، ان سب کو کھانا کھلایا گیا، اس کے بعد سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام نے اپنی گفتگو کا آغاز فرمایا اور یہ بتایا کہ ہم اپنے نورنظر کے عقد کا ارادہ رکھتے ہیں، اس وقت سارے چچاؤں نے کہا کہ ہمارے بابا پاک جناب عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام ہمارے سامنے انہیں اپنا سردار کہہ کر پکارتے تھے، جب یہ ان کے سردار ہیں تو پھر ہمارے سارے قبیلہ کے سردار بھی یہی ہیں، اس لئے ہمارے گھروں میں سے جس کے گھر یہ عقد کرنا پسند کریں یہ اس گھر کی خوش نصیبی ہو گی
سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا کہ آپ کی اس بات سے ہمیں خوشی ہوئی ہے، مگر بات یہ ہے کہ ان کی شادی خانہ آبادی کیلئے رب کعبہ نے جو گھر پسند فرمایا ہے وہ جناب خویلد کا ہے۔ یہ سن کر ابولہب نے عرض کیا کہ جناب یہ ناممکن ہے کیونکہ سارے عرب کے سرداروں اور بڑوں نے کوشش کی ہے کہ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا ان کے گھر کو زینت دیں مگر انہوں نے صاف انکار کیا ہے، اب وہ ہمارے اس یتیم بیٹے کیلئے کیسے آمادگی کا اظہار کریں گی؟
اس وقت سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام نے راز کھولا کہ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے اس بات کا خود اشارہ فرمایا ہے اس لئے یہ ناممکن نہیں ہے، اس وقت ابولہب نے عرض کیا کہ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے شاید سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دل لگی کی ہو گی ورنہ یہ ناممکن ہے
اس کے بعد کائنات کی ازلی رحمت سے مخاطب ہو کر عرض کیا

www.jamanshah.com

☆فقال ابو لهب یاابن اخی لا تجعلنا فی افواه العرب فانت لا تصلح سیده ملیکة العرب صلواۃاللہعلیہا بان تزوج بها ابدا

اے ہمارے سردار بھائی کے نورنظر! آپ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی دل لگی کو حقیقت نہ سمجھیں، وہ آپ کے ساتھ عقد کا کوئی تصور بھی نہیں کرسکتیں، آپ یہ خیال چھوڑ دیں

☆وانتهره حمزه علیہالصلواۃوالسلام وقال والله انك ارذل الرجال ردی الأفعال و انت الخسیس وما عسی أن یقولوا فی ابن اخی والله انه أکثر منهم جمالاً وأزید کمالاً وبما ذا تتکبر علیه سیده صلواۃاللہعلیہا لما لها أم لزیادة کمالها و جمالها او کثرة رجالها فأقسم برب الکعبه لأن طلبت علیه مالا لأرکبن جوادی و أطوف فی الفلوات ولأدخلن علی الملوك واجمع له ما تطلب علیه سیده ملیکة العرب صلواۃاللہعلیہا من المال وغیرها

اس وقت اسدالرسول جناب حمزہ علیہ الصلواۃ والسلام نے ابولہب کی طرف دیکھ کر فرمایا تم تو سب لوگوں سے زیادہ کم ظرف ہو اور جو کچھ تو نے ہمارے نورنظر کے بارے سوچا ہے یہ تیری کم ظرفی ہے

فرمایا اللہ کی قسم ہمارا نورنظر جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا سے ہزار درجے زیادہ حسین وجمیل جوان ہے، ان سے زیادہ مالدار ہے، ساری کائنات سے زیادہ صاحب کمال ہے، قبائل کثرتِ افراد پر ناز کرتے ہیں تو ہمارے لعل کا قبیلہ بھی کسی سے کم نہیں ہے...... اب بتاؤ ہمارے نورنظر میں کیا کمی ہے؟

ہاں اگر جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کوئی مطالبہ کریں گی تو اس مطالبہ کو پورا کرنے کیلئے ہمیں دیر ہی کتنی لگنا ہے، ہم اپنے اشقر راہوار پر زین رکھ کر اس

وقت کے سارے شہنشاہوں کے پاس چلے جائیں گے، روم کا قیصر، ایران کا کسریٰ، حبشہ کا نجاشی، عراق کا منذر اور یمن کا تبع سب چار دن کے اندر ہمارے دروازہ پر بیٹھے ہوں گے، اور دنیا کو پتہ چل جائے گا کہ اسد الرسول جناب حمزہ علیہ الصلواۃ والسلام کے بظاہر یتیم بھتیجے کا آج عقد ہے، اس سے بڑھ کر خاندان خویلد اور کیا طلب کرے گا

☆فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا معاشر الاعمام قد اطلتم الکلام فیما لا فائدة فیه قوموا و اخطبوا الی سیده ملیکة العرب صلواۃ اللہ علیہا من عند عمها فما عندکم من العلم مثل ما عندی

جس وقت جناب سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچاؤں کے درمیان تلخ کلامی کی فضا دیکھی تو فرمایا کہ آپ بزرگ ہیں آپ آپس کی بے فائدہ بحث میں الجھنے کی بجائے ان کے چچا جناب عمرو ابن اسد کے پاس جا کر ایک دفعہ خواستگاری کر کے دیکھیں کیونکہ آپ کو وہ بات معلوم نہیں جو ہمیں معلوم ہے۔ ابولہب نے دوبارہ یہی کہا کہ مجھے تو یہ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی دل لگی ہی لگتی ہے، اس وقت تک مستورات خاموش تھیں مگر جب ابولہب نے دوبارہ یہ بات کی تو اس وقت شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی پاک صلواۃ اللہ علیہا نے سب بھائیوں کی طرف دیکھ کر فرمایا

☆ فقالت یا اخوانی انی اعلم ان محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صادق الحجة واضح اللهجه و سیده ملیکة العرب صلواۃ اللہ علیہا امراة مزاجه وانی ابین لکم باطن الحدیث من ظاهره

اے میرے بھائیو! آپ کو علم ہے کہ ہمارا نورِ نظر صادق ہے اور حجت زمانہ ہے،

www.jamanshah.com

یہ جو کچھ فرماتے ہیں وہی سچ ہے، اگر آپ کو محسوس ہوتا ہے کہ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے ان کے ساتھ دل لگی کی ہے تو ہم یہ حقیقت دریافت کر کے آپ کو آ کر بتاتے ہیں

☆ثم لبست ا فخر ثیابها وسارت من وقتها وساعتها نحو الی منزل سیده ملیکة العرب صلواۃ اللہ علیہا فلقیتها بعض جواریها فی الطریق فسبقتها الی البیت و أعلمت سیده صلواۃ اللہ علیہا بقدومها

اس کے بعد شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی پاک صلواۃ اللہ علیہا نے فوراً تیاری کرنا شروع کی، جس وقت رات ہوئی تو انہوں نے سر پر برقعہ لیا اور چند کنیزوں کے زمرے میں جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے گھر کی طرف روانہ ہوئیں، ان کو آتا دیکھ کر ایک کنیز نے جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کو اطلاع دی کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی پاک صلواۃ اللہ علیہا آپ کے گھر تشریف لا رہی ہیں

☆وکانت سیده ملیکة العرب صلواۃ اللہ علیہا قد عزمت علی النوم فأخلت لها المکان و قد عثرت بذیلها فقالت لا افلح من عاداك یا محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فسمعت عمته صلواۃ اللہ علیہا فقالت فی نفسها أجاد الدلیل ثم طرقت الباب ففتح و جاء ت الی سیده ملیکة العرب صلواۃ اللہ علیہا فلقیتها بالرحب والا کرام والتحیة والانعام

جس وقت جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کو ان کے آنے کی اطلاع دی گئی اس وقت وہ شب خوابی کا لباس زیب تن فرما کر آرام فرمانے کیلئے سرداب کی طرف جا رہی تھیں، جس وقت ان کے آنے کی اطلاع ملی تو جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی زبان سے فقرہ نکلا ''اے اللہ کی رحمت ازلی آپ کے دشمن برباد ہوں'' یہ

www.jamanshah.com

فقرہ شہنشاہ معظم کی پھوپھی پاک صلواۃ اللہ علیہا نے دروازہ کے باہر ہی سنا، ان کی زبان سے نکلا کہ پہلا ثبوت تو مل گیا ہے، اس کے بعد انھوں نے دروازہ پر دق الباب کیا، جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے جلدی جلدی خود دروازہ کھولا اور پاک پھوپھی کے قدموں پر ہاتھ رکھ کر مرحبا کہا بہت عزت و تعظیم کی اور کنیزوں کو جلد کھانا پیش کرنے کا حکم فرمایا

☆ فقالت یا سیدہ صلواۃ اللہ علیہا ما جئت لأکل طعام بل یا ابنۃ العم جئت أسألك عن کلام أھو صحیح أم لا

یہ دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی پاک صلواۃ اللہ علیہا نے فرمایا کہ آپ کھانے اور مشروبات کا تکلف نہ کریں، ہم تو اس غرض سے آئے ہیں کہ ہم تک ایک بات پہنچی ہے، ہم اس بات کی تصدیق کرنے آئے ہیں کہ کیا وہ درست ہے یا غلط

☆فقالت سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا بل ھو صحیح

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے شرم سے سر جھکایا کچھ دیر خاموشی کے بعد آہستگی سے فرمایا کہ وہ بات درست ہے

☆ان شئت تخفیہ أو شئت تبدیہ و أنا قد خطبت محمداً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لنفسی و تحملت عنہ مھری فلا تکذبوہ ان کان قد ذکر لکم بشيء و انی قد علمت أنہ مؤید من رب السماء نقل الیك حدیثاً فانی قد علمت انہ منصور من رب السماء الذی سطح الارض علی الماء ولا بدلہ منی ولا بدلی منہ

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے فرمایا پھوپھی جان آپ میری اس بات کو ظاہر فرمائیں یا چھپائیں جو آپ کا دل چاہے وہ کریں مگر ہم صاف بتا رہے ہیں

www.jamanshah.com

کہ ہم نے سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی ہے کہ وہ ہمیں اپنی رفیقہءِ حیات قرار دیں اورانھوں نے جو بات آپ تک پہنچائی ہے وہ درست ہے، ہم نے یہ درخواست صرف اس لئے دی ہے کہ ہمیں علم ہے کہ یہ ذات پاک آسمانوں کے رب کی نصرت یافتہ ہے جس نے زمین کو پانی پر قائم فرمایا ہے

اللہ کی قسم نہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی متبادل ہمارے پاس ہے اور نہ ہی سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہمارا کوئی متبادل ہے

☆ فتبسمت عمته صلواۃ اللہ علیہا وقالت واللہ یا سیدہ ملیکة العرب صلواۃ اللہ علیہا انك لمعذورة فیمن احبت غیر ملامة...... واللہ یا سیدہ صلواۃ اللہ علیہا ماشاھدت عینی مثل حسنه ولا احلی من لفظه ولارایت مثل نوره......ثم عمته انشائت تقول

حضورؐ کی پھوپھی پاک صلواۃ اللہ علیہا نے جس وقت یہ کلام سنا تو مسکرا کر فرمایا اللہ جل جلالہ ازل سے جس کے حسن و جمال کا شیدائی ہو اگر کوئی مزاجِ توحید کا حامل فرد اس کے عشق میں بے خود ہو جائے تو قابل ملامت نہیں ہوسکتا

رب ذوالجلال والاکرام کی قسم! نہ تو آپ کے حسن ازل سے بڑھ کر ہماری آنکھوں نے دل ٹھنڈا کرنے والا جلوہ دیکھا ہے، نہ آپ کے طور آمیز لہجے جیسا کوئی لہجہ ہماری سماعت میں آیا ہے، اور نہ ہی آپ کی جبین مبین کی نورانیت جیسا نور ہم نے کبھی مشاہدہ کیا ہے، اس کے بعد معظّمہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا نے درج ذیل اشعار تلاوت فرمائے ☆

اللہ اکبر کل الحسن فی العرب ...... کم تحت غرة ھذا البدر من عجب

قوامه ثم ان مالت ذوائبه ...... فی خلفه وھی تغنیه عن الادب

www.jamanshah.com

تبت یدالـلائـمی فیـه وحـاسده ...... فلیس لی فی سوه قط من ارب

....

☆قال ثم ان عمة صلواۃ اللہ علیہا عزمت علی الخروج من بیتها فقالت لها سیده صلواۃ اللہ علیہا أمهلی قليلا ثم اخرجت خلعة سنية و خلعتها علی عمة صلواۃ اللہ علیہا وضمتها الی صدرها وقالت بالله عليك الا ما اعنتينی علیٰ وصال محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہنشاہ معظم سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی پاک صلواۃ اللہ علیہا نے جس وقت واپس گھر آنے کا ارادہ فرمایا تو جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے عرض کیا کہ آپ ایک لحظہ انتظار فرمائیں ......انہوں نے پھوپھی پاک کیلئے ایک خلعت فاخرہ منگوائی اور ان کو پیش کی ، اس کے بعد ان کو پاک معظّمہ صلواۃ اللہ علیہا نے اپنے سینہ کے ساتھ لگایا اوران کی آنکھوں کے درمیان بوسہ ثبت فرمایا

☆ثم انها خرجت طالبة لاخوتها فقالوا لها ما وراء ك يا ابنة الطيبين و الصادقين قالت يا اخوتی قوموا ان كنتم قائمين فوالله ان لها فی ابن اخيكم محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رغبة ليس تدرك

جس وقت شہنشاہ معظم کی پھوپھی پاک صلواۃ اللہ علیہا واپس گھر تشریف لائے تو سب بھائیوں نے سوال کیا کہ اے صادقین عالمین کی پاک دختر ! ہمیں جلدی بتائیں کہ آپ کے جانے کا کیا نتیجہ نکلا ہے؟ انہوں نے جواباً مسکرا کر فرمایا کہ ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کو ہمارے لعل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اتنی محبت وعقیدت ہے کہ ہم بیان نہیں کرسکتے ، اللہ کی قسم جو کچھ ہمارے حجت عالمین لعل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا وہ بالکل حق ہے ،آپ اب بلا جھجک جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے گھر خواستگاری کیلئے جاسکتے ہیں

www.jamanshah.com

☆ ففرحوا ذالك كلهم غير ابى لهب فانه كلا مها زاده غيظاً و حسداً و ذالك بسبب شقاوة السابقة

یہ سن کر سب چچاؤں کے چہروں پر خوشی کی لہر دوڑ گئی، سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام کو بہت خوشی ہوئی، جناب حمزہ علیہ الصلواۃ والسلام کے چہرہ پر خوشی کی سرخی نمودار ہوئی، مگر ابولہب کا چہرہ غصہ اور حسد کی وجہ سے سیاہ ہو گیا اور یہ اس کے دل میں پوشیدہ سابقہ شقاوت کی وجہ سے تھا، وہ اس بات سے جل گیا کہ یہ رشتہ ہوا کیسے ہے، جناب عباس نے سب کو ہنس کر کہا اب بیٹھے کس لئے ہیں؟ اُٹھیں اور اپنے مقصد کے حصول کیلئے تیاری کریں

ساری رات انتظامات ہوتے رہے کہ کل کیسے جانا ہے، کس شان سے جانا ہے، ہر کسی کی یہ خواہش تھی کہ ہم اس طرح خواستگاری کرنے جائیں کہ زمین کی مخلوق دیکھے، کعبۃ اللہ دیکھے، زمزم دیکھے، صفا و مروا دیکھیں، حوران جنت دیکھیں، عرش کے مکین دیکھیں، ملائکہءِ ارض و سما متحیر ہو کر دیکھیں، اور اللہ جل جلالہ خود داد دے کہ اس کے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منگنی کس شان و شوکت سے ہو رہی ہے

﴿رسم خواستگاری﴾

معظّمہءِ کونین صلواۃ اللہ علیہا کے گھر میں عالم ربانی جناب ورقہ بن نوفل کے ساتھ بات ہو رہی تھی ...... عین اس وقت محلّہ بنی ہاشم علیہ الصلواۃ والسلام میں خواستگاری (منگنی) کی بارات کی تیاریاں ہو رہی تھیں اور سارے چچاؤں کی یہ خواہش تھی کہ ہم اپنے شہنشاہ لعل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منگنی کیلئے بھی ایسی بارات لے کر جائیں کہ کائنات کی

آنکھوں نے ایسی شاندار بارات کبھی نہ دیکھی ہو، ساری رات تیاریوں میں گزر گئی، جس وقت نسیم سحر شبنم کے چھینٹے مار کر پھولوں کو جگانے میں مصروف تھی اس وقت خواستگاری کیلئے سارے رشتہ دار تیار ہوکر آنا شروع ہوئے، بعد از طلوعِ آفتاب غلاموں کی قطاروں کے درمیان یہ کاروانِ مسرت روانہ ہوا

☆ فنهضوا جميعاً الیٰ دار خويلد و قد عمد ابوطالب علیہ الصلواۃ والسلام الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والبسه احسن الثياب وقلده سيفا واركبه علی جواده ودار حوله عمومته و كلهم محدقون به

جناب عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام کی ساری اولاد جمع ہوگئی تاکہ جناب خویلد کے گھر کی طرف روانہ ہوا جائے، اس وقت سید العجم والعرب جناب ابوطالب علیہ الصلواۃ والسلام نے شہنشاہ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے قریب بلایا اور انہیں فاخرہ پوشاک پہنائی، کمر بند کے ساتھ شایانِ شان تلوار آویزاں کی، اس کے بعد ایک سجے ہوئے گھوڑے پر دُولہا کی طرح سوار کیا، اس وقت سارے چچا ان کے گرد کھڑے ہو گئے، ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے چودھویں کے چاند کے چاروں طرف ستاروں نے حلقہ بنا رکھا ہو۔ یہ محض بارات نہیں تھی بلکہ کائنات کی خوشیوں نے مجسم شکل میں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک راہوار عقال کے گرد حلقہ بنایا ہوا تھا، درمیان میں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری تھی، چاروں طرف چچا آراستہ ہوکر کمر بند کے ساتھ تلواریں سجا کر یک رنگے گھوڑوں پر سوار ہوکر اس طرح چل رہے تھے کہ مکہ کے لوگ گھروں سے نکل نکل کر زیارت کر رہے تھے

☆ فلقاهم ابو بكر ابن ابی قحافه قال رايت فی منامی كان نجماً قد ظهر فی

www.jamanshah.com

منزل ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام و ارتفع الی افق السماء و أنار واستنار فی الافق الی ان صار کالقمر الزاھر ثم نزل بین الجدران فتبعته فاذا ھو قد دخل فی بیت سیدہ ملیکۃ العرب صلوٰۃ اللہ علیہا ودخل معھا تحت الثیاب فما تاویلہ قال لہ ابوطالب علیہ الصلوٰۃ والسلام ھا نحن لھا قاصدون وعلیٰ خطبتھا معولون

جس وقت کاروان رعب ووقار مکہ کی گلیاں عبور کررہا تھا تو اس وقت سامنے ایک جوان آیا، یہ جوان خلیفہ اول تھا، اس نے آکر عرض کیا کہ رات کو میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ سید العرب جناب ابوطالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر سے ایک نورانی ستارہ طلوع ہوا جو آسمان کی طرف بلند ہوا، اس سے پوری کائنات جگمگا اُٹھی اور وہ ستارہ انتہائی روشن نجم زہرہ کی طرح چمک رہا تھا، وہ مکہ کی دیواروں کے درمیان نازل ہوا، میں یہ دیکھنے کیلئے آگے گیا کہ وہ ستارہ جاتا کدھر ہے

پھر میں نے دیکھا کہ وہ ستارہ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلوٰۃ اللہ علیہا کے گھر اطہر میں داخل ہوا اور کپڑوں میں غائب ہوگیا، میرے اس خواب کی تعبیر کیا ہے؟

سید العرب جناب ابوطالب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو کچھ تم نے پہلے خواب میں دیکھا ہے اب جاگتی آنکھوں سے بھی دیکھ لو کہ وہ نوری ستارہ ہمارا لختِ جگر عالمین کی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ہم انہیں جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلوٰۃ اللہ علیہا کے گھر لے کر جارہے ہیں، اس ستارہ کی روشنی سے تحت الثریٰ سے عرش علیٰ تک تمام عالمین جگمگا اُٹھیں گے، اِس وقت ہم انہی کی شادی خانہ آبادی کا اہتمام کرنے جارہے ہیں، یہی اس خواب کی تعبیر ہے

☆ ثم ساروا حتی وصلوا منزل خویلد فسبقتھم الجواری الیہ

یہ کارواں قصرا خضر سے ابھی کچھ دور تھا کہ انہوں نے ایک کنیز کے ذریعے اطلاع بھجوائی اور اپنے آنے کے مقصد سے آگاہ کیا، اس وقت جلدی جلدی اہل خانہ نے استقبال کی تیاری کی، مہمانوں کیلیئے طعام وخوردونوش کا انتظام کیا، عمرو ابن اسداور دیگر احباب استقبال کیلیئے دروازہ پر آکھڑے ہوئے، جیسے ہی یہ خبر مکہ مکرمہ میں پہنچی تو سب لوگ یہ دیکھنے کیلیئے دوڑے چلے آئے کہ سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے یتیم لعل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منگنی کرنے کس شان کے ساتھ جا رہے ہیں، پورا محل کھچا کھچ بھر گیا، عورتیں چھتوں پر چڑھ کر اس انتظار میں تھیں کہ دیکھیں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس طرح آرہے ہیں، سب لوگوں کی نظریں شارع عوام کی طرف جمی ہوئی تھیں کہ ہم دیکھیں بارات کیسے اور کس انداز یا رنگ کے ساتھ آرہی ہے۔

اِدھر دور سے بارات نے ایک گلی کا موڑ کاٹا، ساری کائنات کی نگاہیں جمی ہوئی ہیں کہ دیکھیں سید العرب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے لعل کو کیسے سجایا ہوا ہے، سب نے دیکھا کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دُولہا بنے ہوئے اپنے عقال نامی یمنی گھوڑے پر سوار تھے انہوں نے جناب سید العالمین جناب عبدالمطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سیاہ عمامہ موزوں فرمایا ہوا تھا، جناب ابراہیم علیہ السلام کی قمیص زیب تن تھی، دوش اطہر پر جناب الیاس علیہ السلام کی بردِ یمانی یعنی رِداڈالی ہوئی تھی، شیخ البطحا جناب عبدالمطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعلین قدموں میں جگمگا رہی تھی، جناب شعیب علیہ السلام کا عصا ہاتھ میں تھا، دائیں ہاتھ میں سبز رنگ کے عقیق کی انگوٹھی تھی جس کی شعائیں مکہ کے بے آب و گیاہ پہاڑوں کو سبزہ زار بنا رہی تھیں، ان کے چاروں طرف بزرگان قریش

دانشمندان مکہ، اکابرین شہر، رؤسائے قبائل اور جوانان بنی ہاشم برہنہ تلواریں علم کر کے خدام شاہی کا فریضہ ادا کرتے ہوئے شاہی سواری کے ساتھ ساتھ سجے سجائے گھوڑوں پر سوار پر وقار طریقے اور شاہی جاہ وجلال کے ساتھ آرہے تھے سب سے بڑھ کر یہ کہ رحمت الٰہی ساری بارات پر سایہ فگن تھی، ارواحِ انبیاءِ ماسلف علیہم السلام دُولہا کی نعلین سے برکت حاصل کرتی آرہی تھیں، ملکوتِ ارض وسماحن داؤدی کے ساتھ مصروف صلوات تھے

یہ پر وقار قافلہ غروبِ آفتاب سے پہلے سید العرب علیہ الصلواۃ والسلام کے محل سے روانہ ہوا مگر فاصلہ کم ہونے کے باوجود جس وقت قصر اخضر میں پہنچا تو کافی اندھیرا ہو چکا تھا اور غلاموں وکنیزوں کو مشعل بردار صفیں بنانا پڑیں۔

منگنی کی یہ بارات سید العرب والعجم بیضۃ البلد محسن اسلام وبانی اسلام جناب ابوطالب علیہ الصلواۃ والسلام کے محل سرا سے روانہ ہوئی اور جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے قصر اخضر کے قریب پہنچی، ساری مخلوق ان کا استقبال کرنے کیلئے تیار کھڑی تھی کہ یہ کاروان مسرت قصر اخضر کے دروازہ پر پہنچا

☆فلما دخلوا قام اجلالاً لهم وقال مرحباً بابناء اعمامی واعزالخلق الیّ مرحباً بکم واهلاً وسهلاً ثم رفع منزلتهم واعلی مراتبهم

جس وقت یہ کاروانِ نجوم واقمار جناب خویلد کے گھر کے مین صدر دروازے پر پہنچا تو تمام اہل خانہ نے ان کا استقبال کیا اور کہا کہ

اے ہمارے چچا زاد بھائیو! جی آئیاں نوں، اھلاً وسھلاً مرحبا، اے عالمین سے زیادہ عزت والے گھر کے پاک افراد آپ نے اپنے قدموں سے ہمارے گھر کو

www.jamanshah.com

عزت بخشی ہے اور ہمارے غریب خانہ کو اعزاز و شرف بخشا ہے
سارے باراتی آ کر بیٹھ گئے، جناب عمرو ابن اسد نے فوراً قدیم عرب کے دستور کے مطابق کھانے پینے کے انتظام کا حکم دیا......☆ فقال له سیدالعرب ابوطالب علیہ الصلواۃ والسلام یاعمرو ابن اسد ما اتینا للطّعام ولا لشراب
سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام نے طعام کا حکم سن کر فرمایا آپ طعام وغیرہ کا انتظام کرنے کا تکلف نہ کریں پہلے ہماری بات سن لیں، یہ فرما کر سید العجم والعرب جناب ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام نے رسم عرب کے مطابق سلسلۂ کلام جاری فرمایا

☆وقال انت تعلم انّ لنا لك قرابة وانتم لنا بنوعم وليس لاحد شرف كشرفنا ونحن وانتم فى الحال سوى ونحن نرجو ان لا تخالفنا وتقرب ابنتك من سيدنا فانه يزيّنها ولا يشيّنها وقد جئناك خاطبين وفى ابنتك راغبين
فرمایا اے عمرو ابن اسد! آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ آپ ہمارے قریبی ہیں اور ہمارے لئے ہمارے چچازاد ہیں، ہم اور آپ برابر کے قبیلے ہیں، امید ہے آپ ہماری بات کو ضرور قبول کریں گے، ہم آپ کی شہزادی صلواۃ اللہ علیہا کی خواستگاری اپنے سردار بیٹے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کرنے آئے ہیں، ہمارا یہ سردار بیٹا آپ کی شہزادی کی زینت بنے گا اور ان کیلئے کسی کمی کا باعث نہ بنے گا، ہم اپنے سردار بیٹے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے آپ کی شہزادی کا رشتہ طلب کرنے آئے ہیں

☆فقال عمرو ابن اسد من الخاطب منكم و من المخطوبة منى
عمرو ابن اسد نے عرض کیا جناب یہ تو فرمائیں آپ کس کیلئے کس کا رشتہ طلب

کرنے آئے ہیں؟ ان کی اپنی دختر ان بھی تھیں اس لئے انہوں نے یہ سوال کیا

☆فقال سيدالعرب ابوطالب علیہ الصلوٰۃ والسلام الخاطب منا ابن اخی واما المخطوبة فهی ابنتك سيده مليكة العرب صلواۃ اللہ علیہا فلما سمع ذالك عمرو ابن اسد من ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام تغير لونه وازور وجهه

سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہم اپنے بھتیجے سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے آپ کی شہزادی جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کا رشتہ مانگنے آئے ہیں یہ سن کر جناب عمرو ابن اسد کے چہرہ کا رنگ متغیر ہوا، ان کے رُخ پر پریشانی کے آثار ظاہر ہوئے، تھوڑی دیر سر جھکانے کے بعد انہوں نے عرض کیا کہ مجھے آپ کے گھر سے زیادہ عزت دار کوئی اور نظر ہی نہیں آتا، آپ ساری کائنات سے زیادہ معزز ہیں مگر میں آپ سے معذرت چاہوں گا، کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ ہماری شہزادی صلواۃ اللہ علیہا نے ابھی تک عقد کرنا پسند ہی نہیں کیا، ان کی عمر 25/24 سال ہو چکی ہے، جبکہ عرب کے بادشاہوں اور رؤسائے عالم نے ان کیلئے خواستگاری کی ہے مگر انہوں نے کسی کو قبول نہیں کیا، ان کے مقابلہ میں شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی زیادہ امیر و دولت مند تو نہیں ہیں، اس لئے ہمیں یہ ممکن ہی نظر نہیں آتا کہ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا اتنے بڑے بادشاہوں، رؤساء واُمراء کو ٹھکرانے کے بعد ان کو قبول کرلیں، اور ہمارا ان کے ساتھ معاہدہ ہے کہ ہم ان کو مجبور نہیں کریں گے

☆ فقام اليه حمزة علیہ الصلوٰۃ والسلام وقال ولاتشاكل القمر بالشمس ......اما علمت ان محمداً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا احتاج الى اموالنا وارواحنا قد منا الكل بين يديه

www.jamanshah.com

واحضرنا الکل الیه ولکن ابین لك عیب قولك وقام ونهض ونهضوا اخوته معه
جس وقت عمرو ابن اسد نے شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں اپنی رائے دی تو یہ بات اسد الرسول جناب حمزہ علیہ الصلواۃ والسلام کو ناگوار گزری وہ فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے کہ چاند لاکھ کوشش کرے آفتاب عالم تاب کی برابری تو نہیں کرسکتا، یعنی آپ کی شہزادی اگر عصمت کا قمر ہے تو ہمارا لعل بھی عصمت و نجابت کا آفتاب عالم تاب ہے، یہ ہمارا احسان ہے کہ ہم آپ کے پاس چل کر آ گئے ہیں، اور یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ نے ہمارے لعل کو سمجھنے میں بہت بڑی غلطی کی ہے کیونکہ آج بھی اگر یہ لعل ذوالجلال ہم سے ہمارا مال و جان اور ہماری روحیں طلب کرے تو ایک پل کے اندر ان کے قدموں میں بچھانے کیلئے تیار ہوں، ہماری ہر چیز ان پر قربان ہے اور ہم آپ کی یہی غلط فہمی دور کرنے کیلئے آئے ہیں یہاں فضا کو مکدر ہوتے ہوئے دیکھا تو فوراً جناب ورقہ بن نوفل نے درمیان میں مداخلت کرتے ہوئے عمرو بن اسد سے کہا کہ آپ ان لوگوں کے ساتھ کوئی بات کرنے سے پہلے ذرا علیحدگی میں میری بات سن لیں۔

جس وقت یہ دونوں علیحدہ ہوئے تو جناب ورقہ بن نوفل نے کہا کہ پاک خاندانِ بنی ہاشم میرے پہنچنے سے پہلے پہنچ گیا ہے، میں نے آپ کو یہ بتانا تھا کہ یہ ازخود تشریف نہیں لے آئے ہیں بلکہ اللہ جل جلالہ کی منشا بھی یہی ہے اور جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے خود ان کو عرض کیا ہے کہ آپ آ کر خواستگاری کریں انہوں نے مجھے بھی یہی حکم دیا تھا کہ میں ان کی تشریف آوری سے قبل آپ سے یہ بات کرلوں مگر مجھے موقع ہی نہیں ملا اور میں یہ بات نہیں کرسکا، اب آپ انکار نہ

www.jamanshah.com

کریں

جناب عمرو ابن اسد فوراً واپس آئے اور معذرت خواہانہ انداز میں عرض کیا

☆فقال ما کان کل منی ولا باختیاری وانتم تعلمون ان سیده ملیکة العرب صلواۃ اللہ علیہاامراۃ وافرۃ العقل جیدۃ الذهن مالکة نفسها وقد تکلمت بذلك الکلا م حتی اسمع ما تتکلم به والآن قدوجدت الامراۃ الیکم طالبة وفیکم راغبة

جناب میں نے جو پہلے جواب دیا ہے وہ میری لاعلمی اور ناسمجھی تھی، اس جواب کا ذمہ دار نہ کلی طور پر میں ہوں اور نہ ہی وہ میرے اختیار میں تھا، آپ سب لوگ اچھی طرح یہ جانتے ہیں کہ ہماری شہزادی جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا صاحبہ فہم وفراست ہیں، عقل وخرد میں کامل واکمل ہیں، ذہنی طور پر صیابت رائے کے مقام عالیہ پر فائز ہیں، اوراپنی ذات کی وہ کلی طور پر مالک ہیں، ہم ان کو مجبور بھی نہیں کرسکتے تھے کیونکہ ہم ان کے انکار سے خائف تھے، اب ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ ان کی رضا حاصل کرنے کے بعد تشریف لے آئے ہیں

ہمیں کسی بات سے کوئی انکار نہیں، ہمیں اب معلوم ہوا ہے کہ یہ رشتہ توازل سے طے تھا اورانہوں نے سب رؤساء کے رشتے صرف اپنے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر ٹھکرائے ہیں ......☆وقد جئتکم یا بنی اعمامی لتقبلوا عذری و تصفحوا عن ذنبی وانا وحقکم کما قال الشاعر

ومن عجب الأیام انك هاجری	وما زالت الأیام تبدئ العجایبا
ومالی ذنب استحق به الجفا	فان کان لی ذنب أتیتك تائباً

عمروابن اسد نے عرض کیا اے ہمارے چچا زاد بھائیو! اب ہم صرف اس لئے

حاضر ہوئے ہیں کہ میں اپنی غلطی اور غلط فہمی کا اعتراف کرتا ہوں اور اس کی معذرت چاہتا ہوں، آپ میری معذرت قبول فرمائیں اور مجھے دل سے معافی دیں، جیسا کہ کسی شاعر نے اس کی خوب ترجمانی کی ہے

اوں گزرے وقت کوں کیا ڈیکھوں جڈاں عقل میڈی تے پردہ ہا
اپنی اوں دور دی غلطی دا جڈاں ہوش آیائے چکرا گیا ہاں
جے ڈیکھو میڈے جرم تاں میں حقدار ہاں ڈھیر سزائیں دا
میڈا عذر قبول کرو تاں میں تھی توبہ تائب آ گیا ہاں

☆ فقال حمزة واللّٰه یا عمرو ابن اسد انك عندنا عزیز کریم وما رجوٰنا ان تطرد ناعن قرابتك وتبعدنامن جوارك ومصاهرئك واللّٰه ما اقول لك الا کما قال الشاعر

اسد الرسول جناب حمزہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے عمرو ابن اسد آپ ہماری نگاہ میں محترم ہیں اور آپ کی خاندانی شرافت وعزت کے بھی ہم معترف ہیں، جو کچھ ہم نے پہلے فرمایا تھا اس کی وجہ آپ کا اپنا رویہ تھا کیونکہ آپ ہمیں اپنے گھر سے نا امید لوٹانا چاہتے تھے، واللہ کسی شاعر نے خوب کہا ہے

☆علیك بحصنٍ من رجال فاننی..........رایت حصوناً من صخور تهدمت

تمہارے اوپر جوانوں کا محفوظ ومضبوط قلعہ قائم تھا جبکہ پتھر وگارے کے قلعے منہدم ہوتے دیکھے ہیں مگر یہ قلعہ منہدم نہیں ہوسکتا

☆فقال واللّٰه یا اولاد العم انّا لمحمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبون ولرایکم غیر

مخالفین وانما یرید هذه الخطبة فی غداة غدٍ فی منزل سیده صلواۃاللہعلیہاعلی رؤس الاشهاد بشهادة یسمعها الحاضر والبادی فقال حمزة علیہالصلواۃوالسلام نحن ما نخالفکم فی امر

جناب عمرو بن اسد نے عرض کیا اے ہمارے چچا زاد بھائیو! ہم بھی سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت کرتے ہیں اور میری رائے ان کے مخالف نہیں تھی اور نہ اب ہے، جو گزری سو گزر گئی، ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ کل پھر سارے رؤسائے عرب اور عوام عرب کے سامنے دوبارہ خواستگاری نہیں بلکہ نکاح کیلئے تشریف لے آئیں تا کہ عرب کے رؤساء و سردارانِ قبائل سے لے کر جاہل بدوؤں تک سب دیکھ لیں کہ شریفوں کے در پر شریف کیسے آتے ہیں اور شریف شریفوں کا استقبال کیسے کرتے ہیں

اسدالرسول جناب حمزہ علیہالصلواۃوالسلام نے فرمایا کہ ہمیں آپ کی یہ بات پسند آئی ہے

☆قال ورقه انما هنا کلام ان اخی له لَشأن لا یتخلص به عند العرب و اُرید ان توکلنی فی امرابنتك سیده صلواۃاللہعلیہا فاذا وکلتنی کنت انا المجاوب عنك والمتکلم بین ایدیهم وانتم تعلمون انی قد قرأت فی الکتب وفهمت سایر الادیان

اس وقت جناب ورقہ بن نوفل نے کہا کہ یہاں ہمارا بھی ایک مشورہ ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمارے چچا عمرو ابن اسد ایک مصروف آدمی ہیں یہ آپ کے شایان شان انتظام شاید نہ کرسکیں اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس تقریب سعید کی ذمہ داری کلی طور پر ہمیں سونپ دی جائے، اور شہزادی عرب کی طرف سے ہمیں سارے امور کا وکیل و سرپرست بنا دیا جائے تا کہ سب کے سامنے ہم ان کی

طرف سے کلام کرسکیں، یہ تو آپ جانتے ہیں کہ عرب میں جو ساٹھ دین ہیں ہم ان سب ادیان کی کتابوں کے عالم ہیں اس لئے آپ ہمیں یہ اعزاز دیں کہ ہم شہزادی عرب صلواۃ اللہ علیہا کی طرف سے وکیل بنیں

☆فقال حمزة علیہ الصلواۃ والسلام هو يوكّلك فقال ورقه اسمعوا كلامه قال عمرو ابن اسد يا بنى هاشم علیک الصلواۃ والسلام اسمعوا وا شهدوا انى وكلت ابن اخى ورقه فى امر بنتى سيده مليكة العرب صلواۃ اللہ علیہا فقد قبلت منه ساير الاقوال

جس وقت جناب ورقہ بن نوفل نے یہ بات کی تو سب سے پہلے اسد الرسول جناب حمزہ علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا کہ ہماری طرف سے آپ کل مختار ہیں

یہ سن کر عمرو ابن اسد نے عرض کیا کہ پاک خاندان کے سارے افراد سن لیں اور گواہ رہیں کہ ہم نے بھی اپنے جملہ امور کا ولی اور وکیل و سرپرست اپنے بھتیجے ورقہ بن نوفل کو بنایا ہے، اب یہ ہمارے سارے امور کے ذمہ دار ہوں گے اور جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا ان کی ہر بات قبول کرنے کی پابند ہوں گی

☆قال سيدالعرب ابوطالب علیہ الصلواۃ والسلام اُريد ذالك ان يكون عند الكعبة ثم انّهم ساروا الى الكعبة فوجدوا العرب عندها مجتمعين بين زمزم ومقام ابراهيم عليه السلام وهم جلوس يتحدثون مثل النضربن الحارث ومطعم ابن عدى والصلت ابن ابى يهاب المخزومى والتيمه بن الحجاج وهشام بن مغيره وابى جهل بن هشام وعثمان بن مالك العميرى واسد بن غويلب الدارمى وعقبة ابن ابى معيط واميه بن ابى خلف واميه بن خلف وابى سفيان بن حرب وصفوان بن اميه وسادات مكة

سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ یہ ساری

www.jamanshah.com

بات حرم کعبہ میں ربِ کعبہ کو گواہ بنا کر طے ہو جائے تا کہ جس کے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی ہے اس کو بھی اس مسرت میں شامل کیا جائے

سب نے اس بات پر رضا مندی کا اظہار کیا اور یہ اُٹھ کر حرم کعبہ کے اندر آئے اس وقت عام طور پر حرم کعبہ میں سب رؤسائے مکہ کی نشست ہوتی تھی اور وہ سب مقام زمزم و مقام ابراہیم علیہ السلام کے درمیان بیٹھ کر آپس میں گپ شب کرتے تھے ،جس وقت یہ کاروانِ مسرت حرم کعبہ میں داخل ہوا تو وہ سب موجود تھے مثلاً نضر بن حارث ، مطعم ابن عدی ، صلت بن ابی یہاب مخزوی ، تیمہ بن حجاج ، ہشام بن مغیرہ ، ابی جہل بن ہشام ، عثمان بن مالک عمیری ، اسد بن غویلب دارمی ، عقبہ ابن ابی معیط ، امیہ بن ابی خلف ، ابی سفیان بن حرب ، صفوان بن امیہ اور دیگر مکہ کے سب چودھری وہاں جمع تھے

☆فلما اشرفوا علیهم صاح ورقة وقال نعمتم صباحاً وکفیتم طوارق الاعداء یا اولاد زمزم والصفا و ابوقیس وحری ومن بهم تضرب الامثال فی جمیع الامصار قال فزعق القوم علی بکرة ابیهم وقالوا اهلاً وسهلاً ومرحباً بك یاابا البیان

جس وقت یہ کاروان مسرت ان کے قریب پہنچا تو ان کو آتا دیکھ کر سب رؤسائے مکہ تعظیم کیلئے اُٹھے اور جناب ورقہ بن نوفل نے سب کو بہ آواز بلند کہا

اے اولاد زمزم وصفا! اے فرزندان ابوقبیس! آپ پر ہر صبح نعمات کی بارش رہے اور آپ کو رب کعبہ ناگہانی دشمنوں سے محفوظ رکھے (ایسے اور روایاتی الفاظ بھی استعمال کئے جو عام طور پر بوقت ملاقات بولے جاتے تھے) ان سب نے بھی جواباً اھلاً وسہلاً مرحبا کہا

www.jamanshah.com

☆قال ورقة یا معاشر قریش یا بنی زهرة یا بنی النضر یا بنی الحارث یا بنی عدی یا بنی لوی یا بنی غالب یا بنی عبدالدار یا جمیع من حضر انّی مسائلکم فی سیده ملیکة العرب صلواۃ اللہ علیہا بنت خویلد فنطق القوم علی بکرة ابیهم فقالوا بخ بخ لقد ذکرت الشرف الاعلی الاوفیٰ والعزالاسنی والرأی الازکیٰ ومن لا یوجد لها نظیر فی النساء العالمین

جناب ورقہ نے سب سے مخاطب ہو کر کہا کہ اے معاشر قریش! اے بنی زہرة! اے بنی نضر! اے بنی حارث! اے بنی عدی! اے بنی لوی! اے بنی غالب! اے بنی عبدالدار اور باقی جو بھی یہاں موجود ہیں آپ سب سے جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے بارے رائے لینا چاہتا ہوں

سب نے بیک زبان عرض کیا کہ سبحان اللہ آپ نے اس شہزادی کا ذکر فرمایا ہے کہ کوئی شرف وفضیلت ایسی نہیں جو ان کا زیورِ حیات نہ ہو، کوئی عزت ووقار ایسا نہیں جو ان کی قدم بوسی پر فخر نہ کرتا ہو، وہ پاکیزہ ہیں اور عالمین کی مستورات میں بے مثل و بے مثال ہیں۔

☆قال ورقة أیجب ان یکون بلا بعل قالوا لا ولیس هذا بواجب ولقد شاهدا لخطاب لها کثیرة فابت ان تتزوج باحدٍ منهم فقال ورقة یا سادات العرب ان اخی قد وکّلنی فی امر ابنة سیده صلواۃ اللہ علیہا وقد امرنی ان ازوجها برجل

جناب ورقہ بن نوفل نے کہا کہ پاک شہزادیِ عرب کیلئے کوئی ضروری تو نہ تھا کہ یہ کسی کو اپنا سرتاج منتخب نہ کریں۔ سب نے کہا بالکل بجا ہے اور ان کا سرتاج کے بغیر رہنا مناسب نہیں اور اس وقت ان کے سرتاج کا انتخاب ضروری بھی ہے رؤسائے عرب کا ان کے در پر خواستگاری کیلئے آنا اس بات کا شاہد ہے کہ

www.jamanshah.com

سارے سردارانِ قریش ان کو پانے کی حسرت رکھتے ہیں

جناب ورقہ بن نوفل نے کہا کہ آج ہمارے چچا عمرو ابن اسد نے ہمیں ان کا مختار بنا دیا ہے اور ہمیں یہ اجازت دی ہے کہ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا جس کے ساتھ مناسب سمجھیں تم ان کی طرف سے عقد کے مجاز ہو

☆ واشتھی ان تسمعوا الوکالة فی غداة غدٍ تجتمعون فی منزل سیده ملیکة العرب صلواۃ اللہ علیہا بنت خویلد فما تسعکم غیر دارها فاذا حضرتم تنظر سیده ملیکة العرب صلواۃ اللہ علیہا ای سید تختاره تشیر الیه

آپ نے اب وکالت کے بارے میں تو سن لیا ہے، آپ کو اب یہ بھی بتا دوں کہ کل آپ سب کو اس تقریب سعید میں شرکت کی دعوت ہے، آپ نے شہزادی عرب صلواۃ اللہ علیہا کے گھر آنا ہے، آپ سب آ کر اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ شہزادی عرب صلواۃ اللہ علیہا نے کون سے شہزادۂ عالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا سرتاج قرار دینا ہے

☆ فلما سمعوا کلامهٗ لم یبق سیداً الّا قال انا المطلوب ثم قالوا باجمعهم انت یا ورقة نعم الوکیل ونعم الکفیل فقال ورقة لعمرو ابن اسد تکلم سیده ملیکة العرب صلواۃ اللہ علیہا مادام السادات حاضرین

جس وقت سب نے یہ بات سنی کہ کل شہزادی عرب وعجم محسنۂ اسلام بی بی صلواۃ اللہ علیہا نے اپنا سرتاج خود منتخب کرنا ہے تو سب رؤسائے قبائل کے دلوں میں اس خام خیال نے کروٹ لی کہ شاید یہ اعزاز اس کے نصیب میں ہو، یہ خیال کر کے سب نے چاپلوسی کرنے کے انداز میں بیک زبان کہا اے ورقہ ابن نوفل آپ بہترین وکیل واعلی سرپرست ہیں، آپ شہزادی عرب وعجم صلواۃ اللہ علیہا کو عرض کر دینا کہ کل ہم

سب حاضر ہوں گے

☆قال عمرو ابن اسد یا سادة العرب اشهدكم انی قد وكلت ابن اخی ورقة وانی قد نزعت نفسی من امرا بنتی سیده ملیكة العرب صلواۃاللہعلیہا وجعلت ابن اخی وكیلی وكفیلی فیها لا امر فوق امره ولا رأی فوق رأیه

عمرو ابن اسد نے سب روٴسائے مکہ کی تسلی کیلئے کہا بھائیو آپ سب سن لیں کہ ہم نے اپنا اور اپنی پاک دختر کا وکیل اپنے متدین بھتیجے کو بنایا ہے آج کے بعد یہ شہزادی عرب وعجم کے وکیل بھی ہیں اور کفیل بھی، ان کے حکم سے بالا کسی کا حکم نہ ہوگا اور ان کی رائے کے مقابلہ میں کسی کی رائے فوقیت نہیں رکھے گی جو فیصلہ یہ کریں گے ہمارے سارے گھر کو منظور وقبول ہوگا

☆قال ورقة اسمعوا كلامه انه غیر مقهور ولا مجبور ولا مخمور قال عمرو ابن اسد زوِّجها بمن شئت وأمنها عمن شئت فقال العرب سمعناواشهد نا بجوارا البیت الحرام

جناب ورقہ بن نوفل نے سب سے مخاطب ہوکر کہا اب آپ دیکھ لیں کہ یہ بقائمی ہوش وحواس بغیر کسی جبر واِکراہ کے ہمیں مختار بنارہے ہیں اور ہم جہاں چاہیں گے ان کی پاک شہزادی صلواۃاللہعلیہا کا عقد کرنے کے مجاز ہوں گے، سب سرداران قریش نے کہا ہم نے یہ سن بھی لیا ہے اور حرم کعبہ کے اندر بیٹھ کر ہم اس کے گواہ بھی ہیں

☆وخرج عمرو ابن اسد وقد ذهب حكمهٗ من امر ابنته سیده صلواۃاللہعلیہا فسار ورقة الی قصر الاخضر وهو فرح ومسرور فلما نظرت الیه قالت مرحباً و اهلاً بك یا ابن عم لعلك قضیت الحاجة ام لا

یہ گفتگو ختم ہوگئی تو عمرو ابن اسد اپنی شہزادی صلواۃاللہعلیہا کے امر سے دست کش ہوکر

اپنے اختیارات اپنے بھیجتے کے سپرد کر کے انتہائی خوش ہو کر اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے ......جس وقت جناب ورقہ بن نوفل قصر اخضر میں پہنچے اور شہزادی عرب وعجم صلواۃ اللہ علیہا کی نگاہ جناب ورقہ پر پڑی تو انہوں نے اِن کے چہرہ پر آثار مسرت وشادمانی دیکھ کر انہیں مرحبا کہا، اور فوراً سوال کیا کہ بھائی جان کیا ہمارا مقصد پورا ہوا ہے یا نہیں

☆فقال ورقة نهنًك اَنَّ اَمركِ قد رجع الیّ فأنا وكيلكِ وكفيلكِ وفی غداةِ غدٍ ازوّجكِ انشاء الله تعالیٰ بمحمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلما سمعت كلامهٗ فرحت و خلعت عليه خلعةً سنيةً اشتراها عبدها ميسرة من الشام بخمس مأة دينارٍ

جناب ورقہ بن نوفل نے عرض کیا مبارک ہو کہ آپ کا مقصد (جو اللہ جل جلالہ کا بھی مقصد اول تھا) پورا ہو گیا ہے ہمیں آپ کا وکیل اور سرپرست بنا دیا گیا ہے اب آپ جب چاہیں جو چاہیں منوا سکتی ہیں

جس وقت شہزادی عالمین صلواۃ اللہ علیہا نے یہ گفتگو سنی تو فوراً ایک خلعت شاہی منگوائی اور ان کو مبارک بادی کے عوض پیش کی، یہ خلعت اس دن کیلئے شہزادی عالمین صلواۃ اللہ علیہا نے اپنے غلام میسرہ کے ذریعہ ملک شام سے پانچ سو سونے کی اشرفیوں کے عیوض خریدی تھی

☆ فقال ورقة يا سيدتی صلواۃ اللہ علیہا لا ترغبينی فی شیء من حطام الدنيا فما أنا راغب فيه وطامع له ولكن الشرط الذی بينی وبينكِ قالت لك ذالك يا ابن عم

جناب ورقہ بن نوفل نے عرض کیا اے شہزادیءِ عرب ہمیں مال دنیا میں سے کسی چیز کی ضرورت اور طمع نہیں بلکہ ہماری تو وہی شرط ہے جو پہلے آپ سن چکی ہیں کہ

سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے قبر وحشر و دنیا اور عقبیٰ کے ضامن رہیں
ملکہ عرب وعجم صلواۃ اللہ علیہا نے فرمایا وہ تو پہلے سے ہی منظور ومقبول ہے

☆ثم قال جهّزى امركِ وجمّلى منزلَكِ وأخرجى ذخائرَكِ وعلّقى ستورَكِ وانشرى حُلَلَكِ ومخزن المكتوم واكمدى عدوكِ وحاسدكِ فما يدخّر المال الا لمثل هذا اليوم و اصنعى وليمة لايعوزك فيها شيء فان العربَ يسيرون اليك فى غداةِ غدٍ يأتون كلهم الى داركِ

اس کے بعد جناب ورقہ بن نوفل نے عرض کیا کہ اب آپ اپنے عقد کا سامان جلدی تیار کروائیں، اپنے گھر کو آراستہ پیراستہ کرنے کا حکم دیں، اپنے خزانوں کا منہ کھول دیں، اپنے محل کے دلآویز پردوں کو آویزاں کرنے کا حکم دیں، اپنے پوشیدہ خزائن کو ظاہر فرما کر اپنے دشمنوں اور حاسدین کے جگر جلا کر بھسم کردیں، یہ مال خزائن اور کس دن کیلئے ہوتے ہیں، سارے عرب کے سردار کل یہاں آئیں گے، آپ عقد سعید کے ولیمہ میں کسی چیز کی گنجائش نہ چھوڑیں اور یہ شادی خانہ آبادی اپنی مثال آپ ہو

☆ فلما سمعت منه ذالك نادت فى عبيدها وجواريها وأخرجوا الستور والمساند والوسائد والبسط المختلفة الألوان والحلل ذات الأثمان و الغاليات والعقود والقلائد والمصاع الباهرة والثياب الفاخرة

جس وقت جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے یہ بات سنی تو اپنے غلاموں کنیزوں، ملازمین اور ہمسایوں کو طلب فرمایا اوران کو حکم دیا کہ ہمارے محل کے پردے جلد آویزاں کریں، مصری قالین اور مسندیں لگائی جائیں، تشریف لانے

www.jamanshah.com

والوں کیلئے ریشمی گاؤ تکیے لگائے جائیں، سارے محل کو ریشمی رنگدار کپڑوں کے ساتھ قوسِ قزح کی طرح سجادیں

ہمارے تمام غلام اور کنیزیں خوشبودار مشک وعنبر میں رچے بسے قیمتی لباس اور طلائی زیورات زیب تن کریں، تمام کنیزیں اپنے اپنے گلے میں سونے کی مالائیں اور قلادے پہنیں، کیونکہ کل یہاں سارے عرب کی رئیس زادیاں سونے اور چاندی کے زیورات سے لدی ہوئی آئیں گی اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری ہر کنیز ایسے زیور پہنے ہوں جو عرب کی کسی رئیس زادی کو بھی میسر نہ ہوں

☆وقد روت الرواة الذين شاهدوا تلك الليلة أن تلك العبيد و الاماء الذين كانوا برسم الخدمة لحمل الآنية ثمانون عبدا وذبحت الذبائح وعقرت العقائر وعقدت الحلاوات من القند والتمر من كل لون وجمعت الفواكه من كل فاكهة من طرائف الشام وما يناسب ذالك ......(بحارالانوار)

جولوگ اس رات موجود تھے وہ روایت کرتے ہیں کہ اس رات جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے بڑی مقدار میں سونا تصدق فرمایا، خدمت گاروں کو بہت کچھ عطا فرمایا اور مالِ کثیر راہِ حبیب میں لٹا دیا جس کی توصیف ہو ہی نہیں سکتی

ساری رات دعوت کا اہتمام ہوتا رہا، لاتعداد دنبے بکرے اور اونٹ ذبح کروائے اور لذیذ حلوے تیار کروائے جن کو شکر اور اعلیٰ قسم کی کھجور سے ایسا تیار کیا گیا تھا کہ کھانے والا انگلیاں چاٹتا رہ جائے، یہ سب کچھ پہلے سے ملک شام سے منگوا کر رکھا گیا تھا

www.jamanshah.com

رسم عقد مسعود

جناب ورقہ بن نوفل عقد و بیاہ کی تیاریوں کا عرض کر کے واپس آ گئے، اس کے بعد عقد کی رسم ادا کرنے کی تیاریاں زور شور سے شروع ہوگئیں، مردوں میں اپنے انداز سے اور مستورات میں اپنے انداز کے ساتھ تیاریاں شروع ہوئیں شہنشاہ معظم رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک پھوپھیوں صلواۃ اللہ علیہن کی ہمیشہ سے اس لعل کی خوشیاں دیکھنے کی خواہش تھی، ان کی پالنے والی ماں یعنی امیر کائنات علیہ الصلواۃ والسلام کی والدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا نے جب سے اس لعل کو اپنی گود میں لیا تھا اس دن سے ان کی شادی کا سامان تیار کرنے میں مصروف ہوگئی تھیں اور ابھی مزید تیاریاں کرنا تھیں، اس وقت جناب جعفر طیار علیہ الصلواۃ والسلام کا سن مبارک ظاہراً تقریباً چار سال تھا اور امیر کائنات علیہ الصلواۃ والسلام کا ابھی ظاہری ظہور بھی نہیں ہوا تھا، انہوں نے اس شادی کے چھ سال بعد خانہ کعبہ کو ظاہراً شرف بخشا تھا، شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظاہراً کوئی بھائی تھا اور نہ ہی کوئی ہمشیر تھی اس لئے جناب طالب علیہ الصلواۃ والسلام اور جناب جعفر علیہ الصلواۃ والسلام کو یہ سگے بھائی سمجھتے تھے، اس وقت امیر کائنات علیہ الصلواۃ والسلام کی ایک پاک ہمشیر تھیں جن کا نام (سیدہ ری طہ) صلواۃ اللہ علیہا تھا آپؐ انہی کو اپنی سگی ہمشیر سمجھتے تھے، وہ شہزادی صلواۃ اللہ علیہا شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا بھائی سمجھتی تھیں ان سب کی خوشیوں کی انتہا یہی مبارک شادی تھی، انہوں نے بہت سی رسمیں ادا کرنا تھیں، شادی و عقد کی رسم کی یہ ساری کاروائی سفر شام کے دو ماہ بعد ہوئی

جس وقت عقد کی تاریخ مقرر ہوئی تو اس کے بعد تیاریاں شروع ہوگئیں

www.jamanshah.com

☆ونهض سيدالعرب ابوطالب علیہ الصلوٰۃ والسلام و قام لعمل الوليمة و اخوته عنده فعند ذلك اهتز العرش والكرسي و سجد الملائكة (فرحاً وسبحت الاطيار والملائكة شكرالله) وأوحى الله تعالى الى رضوان خازن الجنان أن يزينها ويصف الحور والولدان ويهيئ اقداح الشراب ويزين الكواعب والأتراب

سیدالسادات بیضۃ البلد جناب ابوطالب علیہ الصلوٰۃ والسلام دُولہا کے گھر کی طرف سے ولیمہ عقد کے انتظامات میں مصروف ہو گئے

دوسری طرف عرش و کرسی پر اللہ جل جلالہ کے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادی کی مسرت چھائی ہوئی تھی، کائنات نے اس مسرت کے لمحات کا لمس محسوس کر کے جھومنا شروع کیا، درختوں پر پرندوں نے نعت خوانی شروع کی، ملکوتِ ارض وسما نے اللہ جل جلالہ کے شکر کے نغمات گانا شروع کئے، اس وقت اللہ جل جلالہ نے رضوان وخازن جنت و جناں کو حکم فرمایا کہ تم جنت کی حوروں اور غلمان کو آراستہ و پیراستہ ہونے کا حکم دو، کیونکہ یہ میرے محبوب احد و واحد کی شادی خانہ آبادی کی تقریب کا دن ہے، جناب جبریل علیہ السلام کو فرمان ہوا کہ تم رضوان جنت کو فرمان دو کہ وہ ولدان مخلدین کو حکم دیں کہ وہ جنت کی طلائی زرنگار صراحیاں جام اور کاسے تیار کریں کہ آج باراتی زمین سے زمین پر نہیں جانے بلکہ باراتی اللہ جل جلالہ کے گھر مہمان بن کر آئیں گے، تمہاری کسی چیز میں کمی نظر آئی تو تمہیں خازن جنت کے عہدہ سے ہٹا کر ارض بابل کے کسی کنویں میں اُلٹا لٹکا دیا جائے گا

☆واوحى الى الأمين جبرئيل ان ينشرلواء الحمد على الكعبة و تطاولت الجبال وسبحت بحمد الملك المتعال على ماخص به نبيه ورسوله وفرحت الارض

www.jamanshah.com

واظهرت السرور واخرجت الزهور والالوان فرحاً وسروراً
رب ذوالجلال والاکرم جل جلالہ نے فوراً اپنے امین مطلق جبرئیل علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ آج جو کچھ ہو رہا ہے تم نے بھی سنا ہے یا نہیں، آج میرے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادی خانہ آبادی کا پروگرام ہے، تم نے فوراً لواء الحمد اُٹھا کر پوری رات کعبہ کی چھت پر لہرانا ہے، ارض جنت کے نورانی پہاڑوں کی چوٹیوں کو حکم دو کہ ساری رات اور سارا دن رب متعال کی حمد وثنا میں گنگنائیں زمین کو سمجھا دیں کہ تمہیں جس ذات کی خاطر خلق فرمایا گیا تھا آج انہیں کے عقد کی رات ہے وہ اپنی رونقوں کو دوبالا کر دے اپنی مسرتوں کے لاکھوں رنگ کائنات میں بکھیر دے اور جتنا ہو سکے اظہار مسرت کرے تاکہ عالمین کو پتہ چلے کہ اپنے محسن کی خوشی کیسے منائی جاتی ہے

☆وباتت مكة تغلي بأهلها كما يغلي المرجل على النار
وہ رات پاک خاندان کے دشمنوں نے ایسے پیچ وتاب کھاتے ہوئے گزاری جیسے ان کی کروٹ کروٹ انگاروں پر ہو یا جیسے آگ پر چڑھے کسی دیگچہ میں اُبال آ جائے کیونکہ ان کو کائنات کے حالات سے علم ہو گیا تھا کہ یہ معاملہ ان کا نہیں بلکہ یہ کائنات کے مالک کا کوئی اپنا راز ہے جو منکشف ہونے والا ہے

جس صبح شادی کی بارات نے قصر اخضر جانا تھا، یہ رات بڑی عجیب تھی

چشم کائنات نے ایک عجیب منظر دیکھا کہ جناب سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پالنے والی اماں صلواۃ اللہ علیہا نے اپنے کمرہ میں بلایا اور فرمایا میرا لعل کل آپ کی شادی کا دن ہے، جب ہم نے آپ کو اپنا سگا بیٹا بنا کر اپنی آغوشِ عاطفت میں لیا تھا تو

www.jamanshah.com

آپ کا سن مبارک آٹھ سال کا تھا، اب آپ چوبیس پچیس سال کے بھرپور جوان ہیں ہم نے یہ سولہ سال صرف اسی دن کے انتظار میں گزارے ہیں کہ ایک دن آئے گا میرا لعل جوان ہوگا، ہم دھوم دھام سے اس کی شادی رچائیں گے، اپنے ہاتھوں سے ہم اسے سجا کر دُولہا بنائیں گے

آج وہ رات آ گئی ہے، اب ہم یہ چاہتی ہیں کہ آپ بچپن کے انداز میں ہماری آغوش میں سر رکھ کر سو جائیں، ہم آپ کی والیل کی مصداق زلفوں میں کنگھی کریں، آپ کی سرمگیں آنکھوں میں سرمہ سجائیں، اس کے بعد سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک بہن صلواۃ اللہ علیہا سے فرمایا کہ آپ اپنے بھائی کو دُولہا بنانے میں ہماری مدد کریں۔

جناب سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پالنے والی ماں صلواۃ اللہ علیہا کی جھولی میں سر رکھ کر سو گئے بہن خوش ہوکر ایک ایک چیز پاک والدہ ماجدہ کے سامنے پیش کرتی رہیں، جس وقت سب چیزیں پاس آ کر رکھیں تو خود بھی کا فوری شمع اُٹھا کر بھائی کے پاس آ بیٹھیں، معظّمہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا نے اپنے لعل کی زلفوں میں کنگھی کرنا شروع کی، پاک ہمشیرہ صلواۃ اللہ علیہا نے شمع کی روشنی میں جوان بھائی کے چہرے کی تلاوت کرنا شروع کی، پاک بی بی صلواۃ اللہ علیہا لعل کو دُولہا بنانے میں مصروف رہیں اور اپنی مامتا کی پیاس بجھاتی رہیں اور ہمشیرا اپنی حسرتوں کی تکمیل ہوتی دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتی رہیں، اس وقت ان دونوں کی خوشی انتہاؤں سے بھی متجاوز تھی

گریز

دوستو......!

ایک مرتبہ ذرا پوری توجہ سے کربلا کی طرف نظر کریں تو شب عاشور کا ایک ایسا ہی منظر آپ کے سامنے آ جائے گا، کربلا کا میدان ہے، دسویں محرم کی رات ہے، یہاں ایک خیمہ ہے، جس میں ایک جوان بیٹا ضعیف والدہ صلواۃ اللہ علیہا کی جھولی میں سویا ہوا ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ مکہ میں سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حصہ کی بہن ہاتھ میں کافوری شمع اُٹھا کر بھائی کے ساتھ بیٹھی تھیں اور پاک والدہ صلواۃ اللہ علیہا زلفیں سنوارنے میں مصروف تھیں، مگر کربلا میں شبیہ پیغمبر علیہ الصلواۃ والسلام کی بہن موجود نہیں اس لئے پاک والدہ صلواۃ اللہ علیہا لعل کو دُولہا بنانے میں مصروف ہیں، بائیں ہاتھ میں انہوں نے کافوری شمع اُٹھائی ہوئی ہے، دائیں ہاتھ سے زلفوں میں کنگھی کرنے میں مصروف ہیں، آنکھوں سے آنسو جاری ہیں، گویا لعل کو پیار کرنے اور سنوارنے کی پوری زندگی کی حسرت اس ایک رات میں مٹانے کی کوشش میں مصروف ہیں، معظّمہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا نے شبیہ پیغمبر لعل کی زلفوں میں کنگھی کرتے ہوئے فرمایا میرا لعل آپ کچھ بولیں، ہم نے سنا ہے کہ پھر زندگی بھر ہمیں آپ کی آواز سننا نصیب نہ ہوگی، اب آپ ہمیں امی جان کہہ کر بلائیں، بچپن کی طرح اپنی ماں سے پیار کرائیں، ہمیں ماں کہہ کر آواز دیں، شہزادہ پاک نے عرض کیا

تساں ہک واری میکوں پتر سڈو میں لکھ واری گل لانواں
ایہا آخری رات غریب دی ہے میں آخری سدھر لہانواں

www.jamanshah.com

تساں کمسن سمجھ کے پیار کرو میں بچپن کوں دُہرانواں
ہامی حسرت سر رکھ جھولی وچ میں ما توں پتر سڈانواں

روتے ہوئے عرض کرنے لگے اماں جان! آپ ہمیں بیٹا کہہ کر بلائیں ہم آپ کو ماں کہہ کر بلائیں گے شاید کہ اس طرح زندگی کی کچھ ناتمام حسرتوں کی تکمیل ہو سکے، اس کے بعد شہزادہ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی والدہ ماجدہ صلواۃ اللہ علیہا کے ہاتھوں کا بوسہ لیا اور عرض کیا کہ اماں جان آج جو حکم فرمائیں ہم تعمیل کریں گے

جس وقت شہزادہ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اماں جان کہہ کر خطاب کیا تو اس وقت پاک معظّمہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا کا رُخ کریم کربلا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیمہ کی طرف پھر گیا رو کر فرمایا کوئی اکبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک بابا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جا کر عرض کرے وہ خود آ کر دیکھیں کہ میرے لعل کے ہونٹوں پر لفظ ''اماں'' کتنا پیارا لگتا ہے، ماؤں کا وہ دن سب سے زیادہ پرمسرت ہوتا ہے جب بچے بولنا سیکھتے ہوئے پہلی مرتبہ ماں کو ماں کہہ کر پکارتے ہیں، ہمیں یہ محسوس ہو رہا ہے کہ میرے اٹھارہ سالہ لعل نے آج بولنا سیکھا ہے اور آج پہلی مرتبہ ہمیں اماں کہہ کر مخاطب ہے

تمام مومنین مل کر دعا کریں کہ اب تو اس پاک والدہ صلواۃ اللہ علیہا کی امیدیں بر آئیں یہ معظّمہ صلواۃ اللہ علیہا اپنے لعل کو دوبارہ دُولہا بنائیں، اور ان کی ابدی خوشیوں کی تقریبات اپنے ہاتھوں سے ادا فرمائیں

﴿آمین یا رب العالمین﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّل فَرَجھُم بِقَائِمِھِمْ عَجَلَ اللّٰہُ فَرَجَہُ الشریف وَ صَلَوَاتُ اللّٰہُ عَلَیہِ وَ عَلٰی آلِہٖ اَجمَعِین

www.jamanshah.com

هو الله المستعان الكريم
يا مولا كريم عجل الله فرجك و صلوات الله عليك و علىٰ آبائكؑ و آلكؑ و اولادكؑ واصحابك و خدامك ما دام الله تعالىٰ

آٹھویں مجلس

دوستو!

کل کی مجلس میں جہاں محمل بیان رُکا تھا وہاں سے آگے چلانے سے پہلے میں ایک وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں، وہ یہ ہے کہ جس وقت جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کو راہبین واحبار نے بتایا اور خوابوں میں بشارتیں بھی ملیں کہ آپ کا سرتاج اس ذات نے بننا ہے جو تمام عالمین کے انبیاء کے سید و سردار ہوں گے تو اس وقت سے جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے اپنے عقد کی تیاریاں شروع فرما دی تھیں، سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سفر شام میں تقریباً ڈیڑھ تا دو ماہ لگے اور شام سے واپسی کے دو ماہ بعد شادی خانہ آبادی کی تقریب وقوع پذیر ہوئی مگر اس شادی سے دو تین ماہ پہلے سے جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے انتظامات شروع کروا دیئے تھے، اس زمانہ میں زرگری میں طائف کے سنار (گولڈسمتھ) بہت زیادہ شہرت رکھتے تھے، جو سونا چاندی کے زیورات، برتن اور مختلف قسم کا سامانِ آرائش بنانے کے بڑے ماہر تھے

☆وأنفذت سيده صلواۃ اللہ علیہا الى الطائف وغيره ودعت أهل الصناع الى منزلها وصاغت المصاغ و الحلى والحلل و فصلت الثياب وعملت الشمع بالعنبر على هيئة الأشجار وأجرت عليه الذهب وعملت فيه التماثيل من المسك و العنبر ولم

تزل تعمل فی شغل العرس ستة أشهر حتی فرغت من جمیع ما تحتاج الیه

اس منگنی اور عقد سے پہلے جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے اپنے عقد مبارک کیلئے طائف کے سب کاریگروں، صرافوں اور زرگروں کو اپنے دراقدس پر بلوایا تھا اور ان کو بہت سا سونا دے کر آرڈر پر بہت سی سونے کی چیزیں ڈھالنے کا حکم فرمایا تھا، مثلاً ان کے لاتعداد جدید قسم کے زیورات، سونے کے بہت سے مشعل دان اور شمع دان، مزید برآں انہوں نے سونے کا ایک ایسا شمع دان بنانے کا آرڈر بھی دیا تھا جو بہت بڑے گنجان درخت کی مانند ہو جس کی شاخوں پر عنبر وکستوری کے بنے ہوئے پرندے یا چڑیاں سجی ہوئی ہوں، جس وقت اس میں شمعیں روشن ہوں تو ان کی حرارت سے وہ پرندے پورے ماحول میں خوشبو پھیلا دیں اور خود بھی پگھلنے سے محفوظ رہیں، پورے چھ ماہ ان کے زیورات اور سونے چاندی کا دیگر سامان تیار ہوتا رہا تب جاکر آرڈر مکمل ہوا، یہ سامان ابھی تک محل میں سجایا نہیں گیا تھا بلکہ یہ رُخصتی کے دن کیلئے رکھا ہوا تھا

منگنی کی رسم کے بعد کی رسمیں ادا ہوتی رہیں، آخر وہ روز سعید بھی آ گیا کہ جب رُخصتی ہونا تھی، رات کو محلّہ بنی ہاشم علیہم الصلواۃ والسلام سے بارات روانہ ہونا تھی اور محلّہ بنی اسد بن عبدالعزیٰ میں بارات نے جانا تھا، جبکہ درمیان میں فاصلہ کچھ زیادہ نہیں تھا، یہاں بنی ہاشم علیہ الصلواۃ والسلام بارات کی تیاریاں کرنے میں مصروف تھے تو وہاں جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے بارات کے استقبال کی تیاریاں کرنے کا حکم فرمایا

☆وعلقت الستور الدیباج المطرز ونقشت فیها صورة الشمس والقمر وفرشت

المجالس ووضعت المساند والوسائد من الديباج والخزو فرشت لرسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجلساً على سرير تحت الابريسم والوشى و السريرمن العاج والآبنوس مصفح بصفائح الذهب......(بحارالانوار جلد16)

پورے محل سرا اور محل کے دروازوں پر ریشمی دبیز پردے آویزاں کئے گئے جن پر طلائی تاروں کا کام کیا ہوا تھا، ان سب پر بہت بڑے سورج اور اس کے ساتھ چودھویں کے چاند کی تصویریں بنی ہوئی تھیں جو علامتی زبان میں آنے والوں کو بتا رہے تھے کہ اگر سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شمس الضحیٰ ہیں تو شہزادی عالمین قمرالوریٰ ہیں

قصرِ اخضر کے صحن میں شادی پنڈال بنایا گیا جس میں موصل، مصر اور ایران کے انتہائی قیمتی دبیز قالین بچھائے گئے تھے، ان پر ریشمی مسندیں لگائی گئی تھیں، تین اطراف ریشمی رنگدار سرخ وسبز تکیے لگائے گئے تھے، سارے محل سرا میں ریشم اور دیباج و ہریر کی قناتیں اُستوار کی گئی تھیں، ان کے درمیان سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نشت گاہ بنائی گئی جس کے اوپر سونے سے چتر کاری کی گئی تھی، اس تخت پر ابریشم کی زرنگار چادر بچھائی گئی جس پر سونے کی تاروں سے کڑھائی کی گئی تھی یہ دُولہا پاک کی مسندِ عروسی تھی

☆وألبست جواريها وخدمها ثياب الحرير والديباج المختلفات الألوان ونظمت شعو رهن باللؤلؤ والمرجان وسورتهن و وضعت فى اعناقهن قلائد الذهب و فى ارجلهن خلاخل الذهب

بارات کے استقبال کیلئے جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے اپنے غلاموں اور

www.jamanshah.com

کنیزوں کوخصوصی طور پر آ راستہ ہونے کا حکم فرمایا، سب غلاموں اور کنیزوں کو مختلف رنگوں کی ریشمی پوشاکیں پہنائی گئیں، کنیزوں کی زلفوں میں موتی اور دُرہائے شہوار پروئے گئے، اور ان کو زیورات سے گویا لاد دیا گیا، ان کے پیروں میں سونے کے خلخال اور پازیب پہنائی گئیں، ان کے گلے میں سونے کے قلادے پہنائے گئے

☆و أوقفت الخدم بأيديهن المجامر من الذهب و فيها الطيب و العنبر و البخور من العود و الندو جعلت فی يد كل واحدة من الخدم مراوح منقوشة بالذهب مقصبة بالفضة و أوقفتهن عند مجلس رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ودفعت الى بعضهن الدفوف والمزامير والشموع ونصبت فی وسط الدار شمعاً كثيرا على أمثال النخيل

ان کنیزوں میں سے کچھ کے ہاتھوں میں سونے کے بنے ہوئے مشک وعنبر ولوبان کے بخوردان دیئے گئے جن پر چاندی کی چتر کاری کی گئی تھی، ان کو دُولہا کی مسند عروسی کے سامنے دورویہ قطار میں کھڑا کر دیا گیا، بعض کنیزوں کے ہاتھوں میں دف، جھانجریں اور بجانے والے دلنواز ساز وآلاتِ موسیقی تھے، کچھ کنیزوں کے ہاتھوں میں سونے کے شمع دان تھے جن میں شمعیں روشن تھیں، محل سرا کے صحن میں سونے کے بڑے بڑے مشعل دان نصب تھے جن کی شکل کھجور کے درخت کی سی تھی ان کی شاخوں پر شمعیں روشن تھیں جب بارات کی تیاریاں مکمل ہوگئیں تو دُولہا والوں کے گھر اطلاع بھجوانا تھی کہ اب آپ بیشک تشریف لے آئیں

☆فلما فرغت من ذلك دعت نسوان أهل مكة جميعهن فأقبلن اليها و رفعت

مجلس عمات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم أرسلت الی ابی طالب علیہ الصلواۃ والسلام لیحضر وقت الزفاف

جب جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے گھر میں استقبال کی تیاریاں مکمل ہو گئیں تو اس وقت کچھ کنیزوں کو بھیج کر شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک پھوپھیوں صلواۃ اللہ علیہن کی خدمت میں اطلاع بھجوائی گئی کہ یہاں تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں اب آپ جس وقت چاہیں بارات لے کر آ سکتے ہیں، اس کے ساتھ ہی مکہ کی معزز مستورات کو اطلاع بھجوائی گئی کہ بارات کے آنے سے پہلے آپ بھی پہنچ جائیں اس کے بعد چند منادی بلا کر انہیں حکم دیا گیا کہ پورے شہر مکہ اور اس کے اطراف و جوانب کے قصبات، بستیوں اور صحرائی بادیہ نشینوں میں اعلانِ عام کرو کہ تمام اہل عرب اس شادی میں شریک ہوں، کیونکہ یہ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی رُخصتی کی مبارک اور بخت و اقبال والی رات ہے

حکم ملنے کی دیر تھی، جس جس شخص تک یہ آواز پہنچی وہ اس مقدس شادی میں شرکت کو اپنے لئے بہت بڑا اعزاز سمجھتے ہوئے فوراً چلا آیا۔ اشراف قبائل اور معززین بھی پہنچے، ان کا شایانِ شان استقبال ہوا، سب کو ان کے مرتبہ اور سٹیٹس کے مطابق سنہری مسندوں پر بٹھایا گیا اور ان کے سامنے خوانچوں میں میوہ جات رکھے دیئے گئے تاکہ دعوت سے پہلے ان سے دل بہلاتے رہیں

ان کے علاوہ عرب کے بھوک کے ستائے ہوئے لوگ باہر میدانوں میں پہلے ہی سے اس انتظار میں تھے کہ ہم بھی اس شادی میں حاضری دیں گے اور اسی بہانے چلو زندگی میں ایک بار تو اچھے اور لذیذ کھانے کھالیں گے، یعنی بلائی ہوئی اور بن

www.jamanshah.com

بلائی مخلوق جمع ہونا شروع ہوگئی، سارے مکہ اورنواح ومضافات مکہ کے جوان، ضعیف، بچے، بچیاں، مرد، عورتیں، امیر، غریب، غلام، کنیزیں، سردار اور اشراف سب پہنچ گئے، عرب کے بھوکے بدو دنبے اور بکرے ذبح ہوتے ہوئے دیکھ کر پہلے ہی صدقے قربان ہوئے بیٹھے تھے، وہ بھی فوراً پہنچ گئے

یہ سبھی لوگ منتظر تھے کہ دیکھیں اب بارات کس شان وشوکت سے آتی ہے، بارات کے شرکاء کیلئے محل کے وسیع وعریض صحن میں جو پنڈال بنایا گیا تھا اس میں جناب میسرہ نے ایسی ترتیب بنائی تھی کہ ہر قبیلہ کو ایک منفرد مقام پر ارینج (Arrange) کیا گیا تھا تاکہ تمام قبائل اپنے اپنے سرداروں کی مسندوں کے پیچھے بیٹھیں اوران کے آگے سردار اعلیٰ مسندوں پر سج بن کر فروکش ہوں

جس وقت مہمان آنا شروع ہوئے تو جناب میسرہ اپنے غلاموں کے ہمراہ شادی کے پنڈال کے دروازہ پر کھڑے تھے، ہر آنے والے سردار کو وہ اس کی مسند تک خود چھوڑ کر جاتے تھے، اور اگر کسی قبیلہ کا کوئی عام آدمی آجاتا تو اس کو اس کے قبیلہ کے مقام تک پہنچانے کیلئے کسی دوسرے غلام کو ساتھ بھیج دیتے تھے

ایسے ہی ہر آدمی کو اس کے مرتبہ اور مقام کے مطابق پروٹوکول مل رہا تھا۔ اس دوران ایک قبیلہ کا سردار پنڈال میں آیا، جناب میسرہ اس کو اس کے مقام تک چھوڑنے گئے، عین اس وقت شادی کے پنڈال میں قریش کا ایک چودھری طویل القامت، اکھڑ مزاج یعنی ابوجہل داخل ہوا

☆فادخل ابوجهل لعنه الله و هو يختال فی مشيته و زينته و قد أرخى ذوائبه من ورائه و حمائل سيفه على منكبه وقد احدقت به بنو مخزوم

www.jamanshah.com

اچانک وہ لمبو بیوقوف اس انداز میں پنڈال میں داخل ہوا کہ اس کی عبا کی آستینیں بڑی بڑی تھیں، عبا کے دامن زمین پر گھسٹتے آرہے تھے، کاندھے پر چمڑے کی بیلٹ کے ساتھ تلوار لٹکی ہوئی تھی۔ اس کے دونوں طرف بنی مخزوم (یہ اس کا اپنا قبیلہ تھا) کے معززین بڑے نخرے کے ساتھ چلتے آرہے تھے

☆فنظر ابوجهل الى صدر المجلس قد نصب فيه كرسى عظيم و تحته احد عشر كرسياً فى أعلىٰ مكان مصفوفاً لم ير أحسن منها

اس مغرور نے پنڈال کے دروازہ کے اندر داخل ہو کر سارے پنڈال پر نگاہ کی سامنے ایک وسیع آراستہ میدان نظر آیا جس کے درمیان میں راستہ بنا ہوا تھا اور اس پر قالین بچھے ہوئے تھے اس قالین کے دونوں طرف مسندیں لگی ہوئی تھیں جن پر ریشمی رنگدار گاؤ تکیے لگے ہوئے تھے، صدر مجلس کے مقام پر ایک بلند تخت لگا ہوا تھا جس پر گیارہ سنہری کرسیاں لگی ہوئی تھیں، ان کے درمیان میں ایک عظیم کرسی بلند مقام پر لگی ہوئی تھی اور وہ اتنی خوبصورت اور قیمتی تھی کہ ایسی کرسی اس جاہل کے باپ نے بھی کبھی نہیں دیکھی تھی، اس کرسی کے ایک طرف پانچ اور دوسری طرف بھی پانچ کرسیاں لگی ہوئی تھیں، یہ درمیانہ کرسی جناب سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے لگائی گئی تھی اور دائیں بائیں والی کرسیاں ان کے دس چچاؤں کی تھیں، ان دس کرسیوں کے باہر دو کرسیاں اس انداز سے سجی ہوئی تھیں کہ ان کا رُخ دُولہا پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرسی کی طرف تھا یہ کرسیاں جناب ورقہ بن نوفل اور جناب عمرو ابن اسد کیلئے لگائی گئی تھیں

جس وقت ابوجہل ملعون نے درمیانہ سجی ہوئی کرسی دیکھی تو سوچا کہ اب کوئی دیکھ تو

www.jamanshah.com

نہیں رہا ہے، میں جلدی سے جا کر اس کرسی پر بیٹھ جاتا ہوں پھر مجھے کون اُٹھائے گا؟ ...... یہ ملعون تیز تیز قدم اُٹھا کر کرسی کی طرف چلا کہ جناب میسرہ کی نظر پڑ گئی

☆فصاح به ميسرة فقال له تمهل تمهل قليلاً و لا تعجل

انہوں نے وہیں سے ٹھہر وٹھہر واور دفع دور کہا جیسے کتے کو مسجد میں داخل ہوتا دیکھ کر نمازی آواز دیتا ہے، فوراً دوڑ کر اس کے قریب آئے اور کہا کہ تم کس طرف جا رہے ہو؟ تمہاری جگہ بنی مخزوم کے درمیان ہے اور تمہاری کرسی بھی ادھر لگی ہوئی ہے، پھر طنزیہ انداز میں کہا کہ تم اس سنہری کرسی کے لائق ہو ہی نہیں، یہ سن کر یہ خبیث شرمندہ ہوا اور خوار ہو کر واپس بنی مخزوم کے پاس آ بیٹھا

﴿آمد باراتِ صد انبساط﴾

لوگ شاہی محل کے شادی پنڈال میں منتظر کھڑے تھے کہ کس وقت بارات آئے گی دوسری طرف خاندان توحید و رسالت علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی روانگی کے انتظامات میں مصروف تھا، اس پاک خاندان کی عظمت و شان کا طوطی عرش کے کنگروں پر بیٹھ کر شان سے بولتا تھا، جناب سرورِ کونین حبیب ثقلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارات غروب آفتاب سے کچھ دیر پہلے محلّہ بنی ہاشم سے روانہ ہوئی اور غروبِ آفتاب کے بعد قصر اخضر کے سامنے پہنچی، آگے لوگ انتظار میں تھے، اچانک مکہ کی گلیوں سے شادی کے گیتوں کی آوازیں گونجیں، آسمان سے نور کی بارش ہوئی، فضا میں جسم رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس خوشبو نے باادب باملاحظہ ہوشیار کی نقیبانہ آواز دی، پنڈال کا پردہ اُٹھا، غلاموں کی آوازیں بلند ہوئیں، سب رؤسائے عرب کی

آنکھیں پنڈال کے دروازہ کی طرف اُٹھیں، ساری مخلوق نے دیکھا، آسمان سے ملکوت نے دیکھا، جنت سے حورانِ جناں نے دیکھا، حویلیوں کی دیواروں پر سے مکہ کی عورتوں نے دیکھا کہ خاندانِ بنی ہاشم علیہم الصلواۃ والسلام کے افراد شاہانہ انداز کے ساتھ بارات لے کر آرہے تھے، پانچ چچا دائیں طرف اور پانچ بائیں طرف درمیان میں ربِ ذوالجلال کا نورِ کمال اس کے ازلی جمال کا مظاہرہ کرتا آرہا تھا سب مخلوق کی نگاہیں شارع عوام کی طرف اُٹھیں، انہوں نے نگاہ کی تو دیکھا خاندان بنی ہاشم علیہم الصلواۃ والسلام کے سب آفتاب ومہتاب لباسِ فاخرہ زیب تن کر کے اپنے اپنے آراستہ گھوڑوں پر سوار تشریف لا رہے ہیں، ہر ایک کی کمر کے ساتھ زرنگار نیام والی تلوار آویزاں ہے، مقدس سروں پر چمکتے ہوئے عمامے آسمان کو جھکا کر تعظیم وسلام وصول کرتے آرہے ہیں، ان عماموں میں سے خود کی سنہری کلغیاں عرش پر طنز کرتی آرہی ہیں

☆وعبید بنی هاشم بایدیهم الشموع والمصابیح ......الخ

پاک خاندان علیہم الصلواۃ والسلام کے مقدس افراد کے چاروں اطراف مخلوق پیدل آرہی تھی، ان سجے ہوئے یک رنگ گھوڑوں کے دونوں طرف شان وعزت واعزاز کی نمائندگی کرنے کیلئے لاتعداد غلام قطاریں بنا کر برہنہ تلواریں ہاتھوں میں اُٹھا کر پیدل چل رہے تھے، کچھ غلاموں کی قطاریں ایسی تھیں کہ جن کے ہاتھوں میں جشن مسرت کی مشعلیں اور چراغ روشن تھے

☆واقبل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بین اعمامه کالشمس بین الاقمارو علیه ثیاب من قباطی مصر وحریرا خضرو عمامة خضراء

www.jamanshah.com

جناب سروَرِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیورات سے لدے ہوئے گھوڑے عقال کے دائیں طرف پانچ چچا اور بائیں طرف پانچ چچا آراستہ گھوڑوں پرسوار تھے ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے دس اقمار کے درمیان سورج محوخرام ہو

جناب سروَرِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دُولہا کے لباس میں ملبوس تھے، دس چچاؤں کے درمیان ان کا گھوڑا عقال ناز سے رقص کرتا آرہا تھا، اپنے پیروں کی پونٹیوں کی جھنکار کو شادی کے گیتوں کی لے کے ساتھ ملا رہا تھا، سروَرِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبطی طرز کی مصری حریر و دیباج کی پوشاک زیب تن فرمائی ہوئی تھی اورسراقدس پرسبز ریشم کا عمامہ تھا

☆الناس ینظرون الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فناس منهم وقفوا علی السطوح والسرادقات والنور یخرج من بین ثنایاه ومن فیه ومن بین عینیه ومن تحت ثیابه

لوگوں کی آنکھیں یہ دیکھ کر کھلی کی کھلی رہ گئیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہریالی رنگ کے عمامے تلے سیاہ پیچ دار زلفیں خم کھا کر خوبصورتی سے لہرا رہی تھیں

جس وقت شادی کے گیت گانے والے غلام دف کی تھاپ پر سرتال میں لہک کر دھن میں مصرع مکمل کرتے تو جناب سروَرِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس لب لعلیں پر بیساختہ مسکراہٹ کھیلنے لگتی، جس کی وجہ سے دُرِ دندان مبارک ظاہر ہوتے تو ان سے ایسا نور ساطع ہوتا جس سے پورا عالم منور نظر آتا تھا، ان کی جبین مبین سے ایسا نور نکل رہا تھا جس سے مکہ کی گلیاں اور سب مکانات روشن نظر آتے تھے، ان کے لباس سے ایسی روشنی پھوٹ رہی تھی جس سے سقف کعبہ سے لے کر کوہ ابوقبیس

www.jamanshah.com

تک زمین پر پڑی ہوئی سوئی بھی دیکھی جاسکتی تھی ، مکہ کی شریف زادیاں اپنے اپنے محلوں اور مکانات کی چھتوں پر سوار ہوکر دل تھامے یہ محیر العقول منظر دیکھ رہی تھیں ، قصراخضر کی چھت بھی بنات عرب یا شرفاء زادیوں سے بھری ہوئی تھی ، مکہ کی ہزاروں عورتیں دھڑکتے دِلوں کے ساتھ یہ منظر دیکھ رہی تھیں ، اس بارات انبساط کے آگے اسد الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب حمزہ علیہ الصلواۃ والسلام تلوار بے نیام کرکے قدم بوسی کیلئے آنے والی مخلوق کو ہٹا رہے تھے

☆فلما وصلوا الی دار سیده ملیکة العرب صلواۃ اللہ علیہا دخل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واعمامه واغلقو الباب

جس وقت یہ بارات سیدہ ملیکۃ العرب بی بی صلواۃ اللہ علیہا کے دروازہ پر پہنچی تو سب غلاموں اور کنیزوں نے ان کا استقبال کیا ، جس وقت سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے سارے چچا حرم سرا کے دروازہ کے اندر داخل ہوئے تو باقی لوگوں کیلئے دروازے کچھ وقت کیلئے بند کردیئے گئے ، لیکن شادی کے پنڈال کے دروازے کھلے رہے ۔

یہاں پہنچنے کے بعد جناب سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دُولہا بنایا جانا تھا ، جیسے ہمارے علاقہ کا رواج ہے کہ سسرال میں جاکر دُولہا کو غسل کروایا جاتا ہے ، عروسی لباس پہنایا جاتا ہے ، بہنیں گھڑولی اُٹھا کرآتی ہیں ، کہ دُولہا غسل کیلئے سب سے پہلے بہنوں کا دیا ہوا پانی استعمال کرتا ہے ، یہاں بہنیں بھائی سے انعام طلب کرتی ہیں جس وقت دُولہا عروسی لباس پہن لیتا ہے تو اس کی بہن اپنے دوپٹہ کے کونے کے ساتھ بھائی کا پلو باندھتی ہے ۔

اُس دور کے عرب میں یہ رسمیں تھوڑی سی مختلف صورت سے ادا ہوتی تھیں، عرب میں یہ دستور تھا کہ جب دُولہا سسرال کے گھر پہنچ جاتا تو وہاں اس کو غسل کروایا جاتا تھا اور عروسی جوڑا پہنایا جاتا تھا، اس موقعہ پر قریبی رشتہ دار کچھ رسومات ادا کرتے تھے......یہی رسومات ادا کرنے کا وقت ہوا

☆وجلس النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی قبة لها وقد تردی برداء السّناء وقد البسه الله تعالی حلیة الاولیاء

دُولہا بنانے کی رسومات کی ادائیگی کیلئے اللہ جل جلالہ نے معظمہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا کے محل سرا کے اندر چادر نور کا ایک قبہ بنایا ہوا تھا، چچاؤں نے آ کر سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس قبہ کبریائی کے اندر بٹھایا، یہاں اللہ جل جلالہ نے اپنے حبیب ازل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خود دُولہا بنایا اور زیوراتِ ولایت ونبوت کے ساتھ آراستہ کیا، شمائل وخصائل اِلٰہیہ کے ساتھ سنوارا، دستارِ خاتمیت انبیاء سر اقدس پر موزوں فرمائی، اپنے جملہ صفاتِ حسنہ کی رِدائے جلال وجمال قامت موزوں پر درست کی، قبائے شفاعت پہنائی، انگشتری ءِ تصرفات اِلٰہیہ پہنائی، اپنے صفات جامع کی اجرک شانۂ اقدس پر رکھوائی، پیشانی مبارک پر ولایت اِلٰہیہ الکبری کا سہرہ بندھایا، اپنے ذاتی حسن وجمال کی آمیزش والی خوشبودار مہندی ہاتھوں پر لگائی، اپنے آئینۂ صفات وذات میں محبوبِ ازل کو ان کا چہرہ دکھایا، گویا اللہ جل جلالہ دیکھنا یہ چاہتا تھا کہ میرے روپ میں میرا پاک محبوب جچتا اور سجتا کیسے ہے؟

جس وقت اللہ جل جلالہ نے پاک حبیب ازل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دُولہا بنانے کی حسرت پوری کر لی تو پھر اجازت دی کہ اب آپ دُولہا بن کر اس مسند کو زینت دیں

www.jamanshah.com

جو آپ کیلئے محل میں پہلے سے تیار کی گئی ہے تاکہ میں بھی دیکھوں کہ مسند عروسی پر میرا حبیب سجتا کیسے ہے؟

آمد مستوراتِ بنی ہاشم علیہم الصلواۃ والسلام

دوستو!

ایک طرف قبہ نورانی میں اللہ جل جلالہ اپنے پاک حبیبؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجانے میں مصروف تھا دوسری طرف محلّہ بنی ہاؐشم سے شہنشاہ معظمؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک پھوپھیاںؑ اور دیگر پردہ داران توحید و رسالت صلواۃ اللہ علیہن ہزاروں کنیزوں اور اکابرین قریش کی معزز خواتین کے درمیان قصر اخضر کی طرف روانہ ہوئیں، مکہ کی گلیاں معطل ہوئیں راستے کے ساتھ متصل ہونے والی گلیوں کی غلاموں نے ناکہ بندی کر دی، مردوں کیلئے شہر کا داخلہ بند ہو گیا، شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پالنے والی والدہ پاک نے شادی کے گیتوں کی گونج میں لعل کی بری اُٹھائی اور قصر اخضر کی طرف روانہ ہوئیں، لاتعداد کنیزوں نے ہاتھوں میں مشعلیں اور کافوری شمعیں اُٹھائی ہوئی تھیں، بہت سی کنیزوں کے ہاتھوں میں دف، جھانجنیں اور طنبورو بربط وسرود تھے، نعتیہ گیتوں کی گونج نے شہنائیوں کی آواز کے ہمنوا ہو کر خانہ کعبہ کی دیواروں سے بغل گیر ہو کر اللہ کے حبیبؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی کی مبارکباد دی

یہ کاروانِ مسرت قصر اخضر کے زنان خانہ کے دروازہ کے اندر داخل ہوا تو اس وقت جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے حجلہ ءِعروسی میں سب مستورات قریش کا اجتماع تھا، شہزادی عالمین دلہن بن کر زیوارات سے مکمل آراستہ ہو کر رِدائے

www.jamanshah.com

عروسی کا گھونگھٹ گرا کر سر جھکائے بیٹھی تھیں، کنیزیں پاس بیٹھ کر نعتیہ گیت گانے میں مصروف تھیں کہ اچانک باہر کے گیتوں والی آواز اندر والی آواز پر غالب آ گئی، اس وقت ایک کنیز دوڑتی ہوئی آئی کہ بارات آ گئی ہے، بارات آ گئی ہے استقبالیہ میں کھڑا ہونے کیلئے زنان بنی اسد بن عبدالعزی کے ساتھ اشرافِ قبائل کی مستورات تیار ہوئیں، ان کے آگے جناب خویلد کی لے پالک بیٹی بی بی ہالہ اور جناب میسرہ کی بیوی تھیں، ان کے ساتھ بہت سی کنیزیں بھی تھیں سب معزز خواتین استقبال کیلئے دروازہ پر آئیں

☆فاجتمعت نسوان قریش وبنی عبدالمطلب وبنی هاشم فی قصرالاخضر والفتیان یضربن الطارات والد فوف

جس وقت خاندان پاک کی مستورات قصر اخضر میں جمع ہوئیں تو آگے آگے کنیزیں شہنائیاں بجا رہی تھیں، کئی دف، طارات اور طنبور بجا رہی تھیں، اور ان کے ساتھ کئی کنیزیں گیت گا رہی تھیں، ادھر پاک دلہن کے حجلہءِ عروسی سے کئی کنیزیں گیت گاتی ہوئی ظاہر ہوئیں، جس وقت کنیزوں کے یہ دونوں نعت خوان گروپ آمنے سامنے آئے تو گیتوں کی ایک محفل مشاعرہ سی جم گئی

دونوں گروپ ایک دوسرے سے بڑھ کر فضائل بیان کر رہے تھے، دلہن پاک کی طرف سے آنے والی کنیزیں پاک دلہن کے فضائلیہ اشعار پڑھ رہی تھیں، اور دُولہا پاک کی طرف سے آنے والی کنیزیں دُولہا پاک کی شان کے گیت گا رہی تھیں، ان کے مقابلہ کی فضا دیکھ کر پوری کائنات جھوم رہی تھی، دونوں طرف سے ودھائیوں اور ویلوں کی شکل میں سونے چاندی کی بارش ہو رہی تھی، خالق آسمان

سے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سہرے کے گیتوں اور سریلی تانوں پر صدر مشاعرہ کی طرح بیساختہ جھوم جھوم کر داد دے رہا تھا، اکابرین قریش کی عورتیں بھی کنیزوں کو ویل، صدقات، نثار و انعامات دے رہی تھیں

جس وقت بارات کی آمد ہوئی تو حجلہءِ عروسی سے دیگر سب مستورات استقبال کیلئے چلی گئیں، حجلہءِ عروسی میں شہزادی عالمین تطہیر قدیر کا گھونگھٹ گرا کر اپنی مسند عروسی پر جلوہ کش تھیں، ان کے پاس ان کی ایک چہیتی اور بے تکلف ہمجولی نفیسہ بنت منیہ موجود تھی، جس وقت باہر کنیزوں کے مابین محفل مشاعرہ و بزم نعت و سنگیت قائم ہوئی اور جدتِ خیال اور صنائع بدائع سے مرصع اشعار بتائید روح القدس نازل ہونے لگے تو بنت منیہ نے دل لگی کے انداز میں آہستگی سے سر جھکا کر گھونگھٹ کے اندر جھانک کر عرض کیا کہ کیا آپ بھی اپنے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعتیں سن رہی ہیں؟

کیا کنیزیں شاعری میں کچھ مبالغہ مقبول سے کام نہیں لے رہی ہیں؟ ذرا دیکھیں تو یہ کنیزیں آپ کے حبیب کی شان میں زمین و آسمان کے قلابے ملا رہی ہیں

☆ثم ان سیده ملیكة العرب صلواۃ اللہ علیہا قالت ان شان محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عظیم و فضله عمیم وجوده جسیم وشأنه لا ینكره الّا الاَبتر

جس وقت نعتیہ گیتوں کی آواز سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے سنی تو فرمایا ہمارے سرتاج کی عظمت ان گیتوں سے بہت بلند ہے، ان کی شان عظیم ہے، ان کی فضلتیں لاتعداد ہیں، ان کی سخاوت کا طبل عرش پر بجتا ہے، اور ان کی شان کا کوئی منکر ہو ہی نہیں سکتا سوائے اس کے جو بے اصل ہو

www.jamanshah.com

شہزادی عالمین نے فرمایا یہ بیچاری اپنی عقل کی حد تک ہی شان بیان کرسکتی ہیں حقیقت یہ ہے کہ ہمارے پاک حبیبؐ کی شان ان کے بیان سے بہت بلند ہے

کنیزوں کی یہ بزم نعت بلکہ مقابلہ نعت نگاری ونعت خوانی کافی دیر تک جاری رہا اور آہستہ آہستہ یہ کاروان مسرت حجلہ ءِعروسی کی طرف مصروف سفر رہا، کافی دیر کے بعد سروؑرِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک پھوپھیاںؑ حجلہ ءِعروسی میں داخل ہوئیں اور یہاں شادی کی رسومات کی ادائیگی شروع ہوئی

اب باہر کی بھی تھوڑی سی رپورٹ عرض کرتا چلوں

﴿پنڈال میں دُولہا کی آمد﴾

جس وقت اللہ جل جلالہ نے اپنے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دُولہا بنانے کی ساری حسرتیں پوری کرلیں تو حکم فرمایا کہ اب میرے پاک حبیبؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شادی کے پنڈال میں لے چلو، سب سے پہلے قبہ نورانی سے جناب عباس باہر آئے، یہ چلتے ہوئے شادی کے پنڈال کے دروازہ پر آ کھڑے ہوئے، یہاں آ کر دیکھا سب لوگ آپس میں باتیں کرنے میں مصروف تھے، خوش گپیاں جاری تھیں، انہوں نے وہیں سے کھڑے ہوکر بآواز بلند سب سے مخاطب ہوکر فرمایا

☆یا آل غالب ویا ذوالعشائروارباب الاقدارواهل المراتب واعتبار الزمواالادب و اقِلّواالكلام وانهضواعلى الاقدام فقد جائكم صاحب الزمان المتوج بتاج الانوارصاحب السكينة والوقار

اے آل غالب !......اے صاحبانِ اقتدارواقدار!......اے عزیزان واقرباء! اے صاحبانِ عزت ومراتب واعتبار! ...... باادب، باملاحظہ، ہوشیار...... آپ

www.jamanshah.com

اپنی گفتگو کا سلسلہ بند کر دیں اور سب با ادب ہو کر کھڑے ہو جائیں کیونکہ شہنشاہ یزداں اجلال، صاحب الزمان ذوالجلال والاکرام تشریف لا رہے ہیں جن کی مقدس جبیں پر انوارِ الٰہی کا تاج زرنگار ہے اور جو صاحب سکینہ و وقار ہیں
ان کی آمد پر سب با ادب ہو کر خاموشی کے ساتھ کھڑے ہو جائیں، یہ سننے کی دیر تھی کہ پورے پنڈال میں سناٹا چھا گیا ☆وقام کلھم قیاماً علی اقدامھم
اعلان سننے کے ساتھ ہی تمام رؤسا، شرفاء، اُمراء، اکابرین قریش، غلام، آزاد، امیر، غریب سب فوراً تعظیماً کھڑے ہو گئے اور سب کی نگاہیں شادی کے پنڈال کے اندرونی دروازہ کی طرف مرتکز ہوئیں، پنڈال کا پردہ اُٹھا تو سب کو اللہ جل جلالہ کے محبوب ازل دور سے آتے ہوئے نظر آئے

☆فنظروا القوم واذاً بالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قد دخل وھو متعمم بعمامة سوداء یلوح نور الجبین من تحتھا وعلیه قمیص ابراھیم الخلیل علیہ السلام متختم بخاتم من البلور الابیض وقد شمّر طرف بردتہٖ والناس محدقون به وقد شخصوا بالنظر الیه وقد احاطت به عشیرتہٖ وحمزة علیہم الصلوٰۃ والسلام لیحجبهُ وقد شخصت الیه الا حداق من جمیع المخلوقات
اس انداز کے ساتھ چشم عالمین نے رحمت عالمین کی جبین مبین کی تلاوت کی کہ ید بیضا در آستین نظر آیا، حورانِ جنت نے دیکھا کہ سروَرِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر اقدس پر سبز عمامہ موزوں فرمایا ہوا تھا، اس عمامہ اخضری کے نیچے نورانی پیشانی ایسی نور افشانی کر رہی تھی جیسے سورج بھی طلوع ہو رہا ہو اور تاریک رات بھی اپنے مقام پر قائم ہو، آپ نے بحکم رب جلیل قمیص ابراہیم خلیل اللہ کو اپنے جسم نورانی کی

قندیل بنایا ہوا تھا، سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست باطل شکست کی انگشت سبابہ میں انگشتری مثل مشتری تھی، جو بلور جنت کی کان کی ایک طشتری تھی، ایک ہاتھ کے ساتھ انہوں نے اپنی ردائے کبریا اداکو سمیٹا ہوا تھا اور بڑے دلنواز انداز کے ساتھ محو خرام ناز تھے، ان کے دائیں طرف پانچ چچا اور بائیں طرف بھی پانچ چچا اور درمیان میں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محو خرام تھے، دائیں کاندھے کے ساتھ سید العرب والعجم جناب ابو طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بائیں کاندھے کے ساتھ اسد الرسولؐ جناب حمزہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تلواریں حمائل کیئے آرہے تھے

جس وقت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دُولہا بن کر پنڈال میں داخل ہوئے اور انہوں نے سجی ہوئی مسندوں کے درمیانی راستہ پر قدم مبارک رکھا تو اللہ جل جلالہ نے اپنے پاک حبیبؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم قدم پر صلوات پڑھنا شروع فرمایا، سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجے ہوئے تخت عروسی کی طرف روانہ ہوئے، راستے کے دونوں طرف اکابرین و رؤساء و اُمراء کھڑے ہوئے تھے، آپؐ انہیں دونوں ہاتھوں سے پر وقار طریقے سے سلام کرتے ہوئے آہستہ آہستہ تخت کی طرف محو خرام تھے

☆وذهلت له الامم وقام كل قائم على قدم وقدخرست الالسن وما فيهم من يتكلم حتىٰ سبقهم بالكلام فنهضوا لِهيبته

جس وقت پنڈال میں آپ اس شان وشوکت کے ساتھ تشریف لے آئے تو مخلوق کے ہوش اُڑ گئے، سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ کے اشارہ سے سب کو سلام فرمایا اس وقت دوست، دشمن، اپنے، پرائے، محبّ، حاسد سب تعظیم کیلئے کھڑے ہو

www.jamanshah.com

گئے سب پر رعب طاری ہو گیا اور سب لوگوں کی زبانیں رعب و ہیبت کی وجہ گنگ ہو گئیں، اس وقت تک کوئی بول نہیں سکا جب تک سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس نے اپنی طرف سے سلسلۂ کلام شروع نہیں فرمایا، جس وقت شہنشاہِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلسلہ کلام شروع فرمایا تو سب کی ہیبت زائل ہوئی اور مخلوق کے ہوش بحال ہوئے

تخت کے آگے دونوں طرف غلاموں اور کنیزوں کی قطاریں کھڑی تھیں جن کے ہاتھوں میں دفیں طنبور، شہنائیاں اور بخوردان تھے، غلاموں کی ایک قطار منقش زرنگار شمع دان اور سونے کے مشعل دان اُٹھائے کھڑی تھی جس وقت پاک دُولہا نے پنڈال میں راستے پر بچھے ہوئے سرخ قالین پر چلنا شروع کیا تو غلاموں اور کنیزوں نے مل کر شہنائی کی گونج میں نعتیہ گیت شروع کیا، ڈھولک اور دف پر تھاپ پڑی، شہنشائی کی گونج نے عالم بالا میں قدسیوں کو مسحور کیا، جنات سبعہ میں حورانِ فردوس پر وجد طاری ہوا، پوری کائنات جھومنے لگی، جناب سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دُولہا بن کر کنیزوں کی دو رویہ قطاروں کے درمیان چل رہے تھے، کنیزیں سہروں کے ساتھ ساتھ پھولوں کی پتیاں نچھاور کر رہی تھیں، اللہ کا پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پچاؤں کے درمیان خرام ناز سے چل رہے تھے تو اللہ جل جلالہ صلوات پڑھ رہا تھا اور ملکوت سجدے نچھاور کر رہے تھے

گیارہ کرسیاں جو آگے لگی ہوئی تھیں ان کے پاس دو کرسیاں ایسی تھیں جن کا نیم رُخ تخت کی طرف اور نیم عوام کی طرف تھا، ان کرسیوں پر جناب عمرو ابن اسد اور جناب ورقہ بن نوفل نے بیٹھنا تھا، اللہ کے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پچاؤں

www.jamanshah.com

کے درمیان چلتے ہوئے اپنی کرسی کے قریب پہنچے، یہاں پہنچ کرسب ہاشمیوں نے اپنی اپنی کرسیاں سنبھالیں، کرسیوں کے پاس جاکرانہوں نے رُخ موڑ کر پنڈال کی طرف دیکھنا تھا جہاں سب رؤساء وشرفاء اس انتظار میں کھڑے تھے کہ پاک دُولہا تخت کو زینت دیں اور ہمیں اپنی اپنی مسند پر بیٹھنے کا اشارہ دیں تو ہم بھی بیٹھ جائیں، یہاں پہنچ کر سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سارے مجمع پر طائرانہ نگاہ فرمائی سب کو بیٹھ جانے کا اشارہ ابھی نہیں فرمایا تھا کہ اسد الرسول جناب حمزہ علیہ الصلواۃ والسلام نے سارے مجمع پر نگاہ فرمائی

☆ وقام کلهم قیاماً علی اقدامهم فلم یبق منهم الّا ابو جهل فنزل به الحسد والکمد

اسد الرسولؐ جناب حمزہ علیہ الصلواۃ والسلام نے دیکھا کہ سب رؤساء وشرفاء واکابرین قریش تعظیماً کھڑے ہوئے تھے مگر ابوجہل ملعون ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھا ہوا تھا اور عداوت کی آتش میں بیٹھا جل رہا تھا

☆ فتقدم الحمزه علیہ الصلواۃ والسلام کالاسدو قبض علی مراق بطنه

اسد الرسولؐ جناب حمزہ علیہ الصلواۃ والسلام نے جس وقت یہ دیکھا تو ان سے یہ برداشت نہیں ہوسکا، وہ ابوجہل کی طرف ایسے آئے جیسے ببر شیر اپنے شکار پر حملہ کرتا ہے انہوں نے ایک ہاتھ تلوار کے قبضہ پر رکھا ہوا تھا اور بایاں ہاتھ جاکر ابوجہل کے کمر بند میں ڈالا، عالم جلال میں ان کے جسم کے بال کھڑے ہو چکے تھے انہوں نے جاکر اس ملعون سے فرمایا☆فقال قم اسلمت من النوائب

اگر زندگی پیاری ہے تو فوراً کھڑے ہو جاؤ ادھر سید العرب العجم جناب ابوطالب علیہ الصلواۃ والسلام جلدی کے ساتھ دوڑے اور انہوں نے اپنے ببر شیر وفادار جوان بھائی

www.jamanshah.com

کو روکا کہ یہاں تلوار چلانا مناسب نہیں ہے، جناب حمزہ علیہ الصلواۃ والسلام پر اتنا جوش و غضب طاری تھا کہ جسم میں کپکپی طاری تھی، جس وقت سید العرب علیہ الصلواۃ والسلام نے ان کو جنگ کرنے یا تلوار اُٹھانے سے روکا تو انہوں نے اپنے جلال کو ضبط کرنے کی پوری طرح کوشش کی اور تلوار کے قبضہ کو پوری قوت سے دبا دیا

☆فوضع یدہ علی قائم سیفه فکبس علیه حمزہ حتی نبع الدم من اصابعه

اس وقت جناب سید العرب ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام نے نگاہ کی تو ضبط جلال کی وجہ سے جناب حمزہ علیہ الصلواۃ والسلام کی انگلیوں کے سروں سے خون جاری تھا سید العرب علیہ الصلواۃ والسلام نے دیکھا کہ 35 یا 40 سال کا جوان بھائی جلال کے عالم میں رو رہا تھا، انہوں نے جوان بھائی کو سینہ سے لگا کر تسلی دی اور فرمایا کہ یہ شادی کا موقعہ ہے یہاں خون خرابہ بدشگونی ہوگی مگر صاحب جلال بھائی رو رو کر عرض کر رہا تھا میرا آقا اپنے شہنشاہ لعل کی شان کے خلاف ہم سے کوئی بات برداشت نہیں ہوتی یہ ہماری مجبوری ہے، سید العرب علیہ الصلواۃ والسلام نے اپنے صاحب جلال بھائی کی ریش پر بوسہ دیا ان کو دلاسہ دیا، پیار کیا اور اپنی کرسی پر آ بٹھایا

دوستو!

یہ سید العرب کے صاحب جلال بھائی تھے جو اپنے بڑے بھائی کے فرماں بردار اور وفادار تھے، دوسرے کربلا میں سید الشہداء علیہ الصلواۃ والسلام کے صاحب جلال فرمانبردار اور وفادار بھائی تھے جو بھائی کا غلام کہلواتے تھے

مگر دونوں جگہوں کے ماحول میں بہت فرق ہے، مکہ میں ماحول اتنا زیادہ مخالف نہیں تھا، وہاں صرف ایک شخص نے تعظیم نہیں کی تو اسد الرسولؐ جناب حمزہ علیہ الصلواۃ

www.jamanshah.com

والسلام نے جلال کا مظاہرہ فرمایا تھا اور رو دیا تھا، مگر کربلا میں لاکھوں لوگ گستاخیاں کر رہے تھے، مکہ میں معاملہ صرف مردوں کا تھا، کربلا میں پردہ دار بھی ساتھ تھے وہاں صرف ایک ملعون نے تعظیم نہیں کی تھی اور یہ واقعہ چند لمحات کا تھا، مگر کردگارِ وفا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پورے چھ مہینے صبر کرنا پڑا۔ ہر منزل، ہر قدم پر امت ملعون کی گستاخیاں دیکھتے رہے، مگر امر امامؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی ملعون کو منع کرنے کی اجازت تک نہیں دی، ان کے صبر و ضبط کا اندازہ کرنا محال ہے

حتیٰ کہ جس وقت ملاعین ازل نے بارگاہِ کریم کربلا علیہ الصلوٰۃ والسلام میں عرض کیا کہ آقا اب آپ اپنے خیام نہر علقمہ سے دور جا کر لگائیں تو یہ گستاخی صاحب جلالِ الٰہی سے برداشت نہ ہوسکی اور گھوڑا دوڑا کر قوم اشقیاء کے سامنے آئے اور گرجدار آواز میں دریافت فرمایا کہ ہمارے مولا و آقا کے سامنے اتنی بڑی جسارت کس ملعون نے کی ہے، ہمیں اس کا نام بتاؤ ہم اسی جگہ اور ابھی اس کا سر تن سے جدا کر دیں گے، اور اے اہل جور! ذرا غور سے سن لو کہ

یاں سے کہیں رسولؐ کا پیارا نہ جائے گا
ہم وہ نہیں کہ جان کو وارا نہ جائے گا
راہوار اس جگہ سے ہمارا نہ جائے گا
تا حشر ہاتھ سے یہ کنارا نہ جائے گا
رکھتے ہیں اس زمیں کیلئے سر کو ہاتھ پر
قبضہ ہے تا بہ حشر ہمارا فرات پر

شہنشاہِ وفا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہیبت و جلال کو دیکھتے ہوئے سب ملاعین خوف زدہ ہو کر

www.jamanshah.com

کانپنے لگے، اسی اثناء میں کریم ابن کریم شہنشاہِ معظم مولا امام حسینؑ علیہ الصلواۃ والسلام تشریف لائے اور مظہر جلالِ خداوندی کے کاندھے پر دست قدرت رکھتے ہوئے پیار اور شفقت سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہ

کیوں کانپتے ہو غیض سے ابرو پہ کیوں ہے بل
مالک ہو تم تمہارا ہی دریا پہ ہے عمل
ہمت میں فرق ہے نہ شجاعت میں کچھ خلل
غصہ کو تھام لو یہ نہیں جنگ کا محل

مانو میرا کہا میں تمہارا امام ہوں
غازیؑ نے سر جھکا کے کہا میں غلام ہوں

سب مومنین دعا فرمائیں کہ اب تو اللہ کرے اس پاک علمبردارؑ علیہ الصلواۃ والسلام کو تمنائے انتقام رکھنے والی تیغ کو بے نیام کرنے کا موقع ملے اور یہ پاک خاندانؑ کے ہر دشمن سے بدلہ لے کر اپنا دل ٹھنڈا کریں اور ان کے دل کی ہر حسرت پوری ہو

آمین یارب العالمین

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّل فَرَجھُم بِقَائِمِھِمْ عَجَلَ اللّٰہُ فَرَجَہُ الشریف وَ صَلَوَاتُ اللّٰہُ عَلَیہِ وَ عَلیٰ آلِہِ اَجمَعِین

هو الله المستعان الكريم
يا مولا كريم عجل الله فرجك و صلوات الله عليك و علىٰ آبائكؑ و آلكؑ و اولادكؑ واصحابك و خدامك ما دام الله تعالىٰ

نویں مجلس

دوستو!

کل کی گفتگو یہاں ختم ہوئی تھی کہ جناب سروؐرِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دُولہا بن کر شادی کے پنڈال میں داخل ہوئے، جس وقت پاک دُولہا نے پنڈال کے اندر راستے پر بچھے ہوئے سرخ قالین پر چلنا شروع کیا تو غلاموں اور کنیزوں نے مل کر شہنائی کی گونج میں نعتیہ گیت گانا شروع کیے، دفوں پر تھاپ لگی، اللہ کے پاک حبیبؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلتے ہوئے اپنی کرسی کے قریب پہنچے، سب ہاشمیوں نے اپنی اپنی کرسیاں سنبھالیں، سروؐرِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سارے مجمع پر طائرانہ نگاہ فرمائی، اس کے بعد ابوجہل والا واقعہ پیش آیا جس کے بعد ابوجہل ملعون کا نپتا ہوا اپنے مقام پر اُٹھ کھڑا ہوا

ساری فضا نارمل ہوئی تو سروؐرِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب اکابرین ومعززین کو ہاتھ کے اشارے سے بیٹھ جانے کا حکم فرمایا اور خود بھی اپنے تخت کو زینت بخشی

☆جلس على السرير ونوره قد غلا على ما فى بيت سيده مليكة العرب صلواة الله علیہا من الشموع والمصابيح

سب چچا سروؐرِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دُولہا بنا کر قبہءِ کبریائی سے باہر لے آئے اور اس تخت عروسی پر آ کر بٹھایا جو ان کیلئے پہلے سے تیار تھا، جب انہوں نے تخت کو

زینت دی تو ان کے جسم اطہر سے ایسا نور ساطع ہوا جس نے شاہی محل کی مشعلیں، شمعیں، فانوس اور چراغوں کی روشنی کو ماند کر دیا

عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب کوئی ایسا موقع ہو تو مکانوں کی چھتوں اور دیواروں پر سے جھانک جھانک کر یہ مناظر دیکھتی ہیں کیونکہ ان کو مردوں کے فنکشن (Function) میں آنے کی اجازت نہیں ہوتی، اس لئے عرب کی سب سردار زادیاں محل کی چھت پر سوار ہو کر یہ تقریب مسرت نصیب دیکھنے میں مصروف تھی جس وقت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دُولہا بن کر تخت عروسی پر براجمان ہوئے تو ان عورتوں کی نظر پڑی

☆فذهلن النساء مما رأين من حسنه وجماله حتیٰ ان کل واحدة منهن حسدت سیده صلواۃ اللہ علیہا وتمنت ان تکون له زوجة واحقرن بعولتهن لما رأين النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ان عورتوں نے جب اللہ کے جمال مجسم کے کمال حسن کا جاہ وجلال دیکھا تو زنان مصر کی طرح ان کو اپنی ذات کا بھی ہوش نہیں رہا، جو اپنی مستورات تھیں ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں اور جو مخالف عورتیں آئی ہوئی تھیں ان کے سینے کی حسد کی آگ نے ان کے دلوں کو ایک لمحہ میں روسٹ کر دیا اور جلا کر راکھ کر دیا

سہرہ بندی

جب سہرہ بندی کا وقت آیا تو جواہرات سے آراستہ ایک زرنگار کرسی پر سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دُولہا بنا کر بٹھایا گیا، باقی سنہری کرسیوں پر سارے خاندان پاک کے افراد بیٹھے، عرب کے ہزاروں لوگ بھی اس تقریب میں شریک تھے اور

www.jamanshah.com

سب رؤسائے قبائل واشراف عرب بھی اس میں شریک تھے، باہر صحن میں دُولہا کے ساتھ تعلق رکھنے والی رسمیں ادا ہورہی تھیں اور گھر کے اندر پاک دلہن سے تعلق رکھنے والی رسومات ادا ہورہی تھیں

جس وقت شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی کی رسومات شروع ہوئیں تو آسمانوں پر ملکوت نے نعتیہ گیت گائے، جنت میں حوران جناں نے رقص کرتے ہوئے نعتیہ ٹھمریاں چھیڑیں، غلمان پر وجد طاری ہوا، پوری کائنات نے اپنے اپنے انداز میں نعت سرائی کی کیونکہ کائنات کی موجب تخلیق ذات کی سہرہ بندی ہورہی تھی

حرم سرا میں خاندان بنی ہاشم کی پاک مستورات مخدراتِ عصمت وعفت نے ملیکۃ العرب مخدومہ صلواۃ اللہ علیہا کی تاجپوشی فرمائی اور بری کے سامان میں سے ایک ایسا نورانی تاج برآمد فرمایا جس پر دُرہائے یمن کی چتر کاری ہوئی تھی، لاکھوں صدقات اورانعامات عطا فرمانے کے بعد وہ نورانی تاج پاک مخدومہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا کے سراطہر پر موزوں فرمایا، اس موقع کیلئے جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے اپنے پاک سرتاج کیلئے سونے کا ایک ایسا تاج خصوصیت سے بنوایا تھا جس پر سفید ہیرے اورموتی جڑے ہوئے تھے، اب ان کی طرف سے جناب ورقہ بن نوفل نے وہ تاج حضور کی خدمت اقدس میں بڑے مؤدبانہ انداز کے ساتھ پیش کیا اور جناب ابوطالب علیہ الصلواۃ والسلام نے وہ تاج ان سے لے کر اپنے ہاتھوں سے اپنے نورعینین کے سراطہر پر موزوں فرمایا

(بحارالانوار، ملیکۃ العرب)

جس وقت سہرہ بندی ہوئی تو جناب عباس نے سہرہ پڑھا

www.jamanshah.com

ابشـروا بـا لمواهـب آل فهر وغـالـب
افـخـروا يـا آل قـومنا بالثنا والرغائب
شـاع فى الناس فضلكم وعلى فى المراتب
قـد فـخـرتـم بـاحـمدؐ زين كل الاطايب
فهـو كـالبـدر نـوره مشـرق غير غائب
قـد ظـفـرتـى مـليكةؑ بـجـليل المواهب
بـفتـى هــاشـم الـذى مـالـه من منـاسب
جـمـع الـلــه شـمـلكم فهو رب المطـالب
احـمـدؐ سـيـد الـورىٰ خير ماش وراكب
فـعـلـيـه الصلاة ما سار عيس براكب

اس وقت اللہ جل جلالہ نے اپنے پاک حبیبؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دُولہا بنا دیکھ کر شجر طوبی سے فرمایا کہ آج ہر کوئی میرے حبیب پر سے وار کر صدقے، نثار، ویلیں، ودھائی انعامات پیش کر رہا ہے اور ہماری طرف سے کچھ بھی نہ ہو تو پھر یہ محبت تو نہیں تو بھی جلدی جلدی جو کچھ ہو سکے نثار کرنا شروع کر دے

☆وطوبى تنثرفى الجنة على الحورالعين فجعلن يلتقطن النثار

یہ حکم سننے کی دیر تھی کہ شجر طوبیٰ نے پوری جنت میں سب حوران جنت پر قسم قسم کے تحائف وطرائف، اور لعل و جواہر برسانا شروع کیئے، حوران جنت دوڑ دوڑ کر چن رہی تھی اور غلمان وولدان مخلدین خوب کھل کھلا کر ہنس رہے تھے

www.jamanshah.com

﴿خطبہ ءِ نکاح﴾

جس وقت ساری محفل مسرت پوری طرح جم گئی تو کافی دیر نعتیہ گیت جاری رہے کافی دیر بعد گیتوں کی آواز میں جناب عمرو ابن اسد نے سید العرب والعجم علیہ السلام سے مخاطب ہو کر عرض کیا کہ کیا ساری رات یہی گیت رہیں گے یا کوئی اور کاروائی بھی ہو گی؟ اب رسم نکاح کی کاروائی بھی شروع فرمائیں

جناب سید العرب علیہ الصلواۃ والسلام نے جناب عباس کی طرف دیکھا، انہوں نے نگاہوں کی زبان سمجھتے ہوئے آغاز کیا

☆فقام العباس قائما علی قدمیه فنادی یا معاشر العرب لم تحتلون الشمس عن موضعها هل سقیتم الغیث الا بمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکم له من اید علیکم ضیعتموها وبالله اقسم ما فیکم من یعادله ولا یشاکله ولا یشابهه فی صیانة وامانة وعفة

جناب عباس اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا اے معاشر العرب! یہ ایک حقیقت ہے کہ آفتاب درخشندہ کے مقامات عالیہ کے مشابہہ کسی کا مقام نہیں ہوتا، ہمارا لعل عصمت توحید کا آفتاب عالم تاب ہے، آپ اس بات کے گواہ ہیں کہ جب بھی خشک سالی ہوئی اور اہل عرب کو بارش کی ضرورت ہوئی تو انہوں نے ہمارے لعل کے رُخ انور کا واسطہ دے کر بارش طلب کی اور ہمیشہ سیراب ہوئے۔ کیا یہ سچ نہیں؟ ہم آپ سے اللہ کی قسم دے کر پوچھتے ہیں کہ بتائیں اس بھری کائنات میں ہمارے لعل بدخشاں کی عدالت، عصمت، شکل وصورت، سمجھ داری، عفت، دیانت، صداقت، شرافت،

www.jamanshah.com

امانت اور حسن و جمال میں کوئی ان کی نظیر موجود ہے؟

سب نے کہا کہ ان جیسا یا ان کی مثل کوئی بھی موجود نہیں ہے اس کے بعد فرمایا

☆واعلموا ان محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لم یتزوج سیده ملیکة العرب صلواۃ اللہ علیہا لما لها واعلموا ان المال یزول والفخر لا یزول فلا تظهروا الشبر ولا تطیلوا الفکر

اے معاشر العرب! آپ کو یہ علم ہونا چاہیے کہ سروؐرِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب سیدہ کونینؐ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے ساتھ ان کے مال و دولت کی وجہ سے عقد نہیں فرما رہے کیونکہ مال و زر تو ہاتھوں کی میل ہوتا ہے اور زوال پذیر چیز ہوتی ہے لیکن جو عزتِ الٰہیہ اور فخر وہبیہ ہے وہ ہمیشہ قائم رہتا ہے، اگر کسی کے دل میں کوئی غلط سوچ ہے تو اسے باہر نکال دے اور اپنی فکر کو درست راستے پر لگائے، ہمیں مال دنیاوی کی ضرورت نہیں ہے بلکہ آج آپ سب لوگوں کے سامنے ایک عزت دار گھر دوسرے ذی عزت گھر کے ساتھ رشتہ اُستوار کر رہا ہے

☆فسکتوا کانهم لجموا بلجام وسکتهم عن الکلام

جس وقت جناب عباس نے یہ بات کی تو سب نے اس طرح چپ سادھی ہوئی تھی جیسے ان کے منہ میں کسی نے لگام دے دی ہو، اس وقت جناب عمرو ابن اسد اور جناب ورقہ بن نوفل سروؐرِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب آئے اور سید العرب علیہ الصلواۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا

☆قال یا ابا طالب علیہ الصلواۃ والسلام ما الذی یؤخرکم عن اصلاح شأنکم وعما أنتم الیه طالبون فصلوا المهر فلکم الامر والحکم لابن اخیکم الرضاعلیه وانتم الاحباء وانتم الرؤساء وانتم الخطباء فلیخطب خطیبکم ویکون العقد لنا ولکم

www.jamanshah.com

وبيننا وبينكم

اے سید العرب ! آپ اب کیوں تاخیر کر رہے ہیں اپنا سلسلۂ کلام شروع فرمائیں آپ نے جو مہر معجّل دینا ہے اس کا اعلان فرمائیں کیونکہ آپ ہی سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرپرست اور ولی ہیں اور آپ بنی ہاشم کے رئیس و سردار ہیں اب آپ ہی نے خطبۂ نکاح پڑھنا ہے اور ہمارے مابین جو عہد و شرائط ہیں آپ نے ہی انہیں پورا کرنا ہے

خطبۂ نکاح سے پہلے دلہن کی رضا معلوم کرنا لازم ہوتا ہے اس لئے سید العرب علیہ الصلواۃ والسلام نے جناب ورقہ بن نوفل سے فرمایا کہ اب آپ ہمیں پوچھ کر آ بتائیں کہ کیا ہم خطبہ پڑھیں، جناب ورقہ بن نوفل گھر تشریف لے گئے اس کے بعد واپس آ کر سارے مجمع سے مخاطب ہو کر بہ آوازِ بلند فرمایا کہ اے اہل عرب سن لو اور پوری توجہ سے سنو کہ جس وقت ہم اپنی پاک شہزادیؑ کے پاس گئے ہیں کہ ان کی رضا دریافت کریں تو انہوں نے ہمیں فرمایا ہے

☆یابن عم انك انت كنت اولى بنفسى منى فى الشهود فلست اولى بى من نفسى

آپ ہمارے کلی طور پر ولی و مختار ہیں، ہماری ذات کے ہم سے بھی زیادہ بااختیار وارث ہیں، اب ہم اجازت دیتے ہوئے سید العرب علیہ الصلواۃ والسلام کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ وہ اب خطبۂ نکاح جاری فرمائیں اس وقت سید العرب علیہ الصلواۃ والسلام اپنی کرسی سے اُٹھے ☆واشار الى الناس ان اسكتوا فخطب

سب لوگوں کو خاموش ہونے کا اشارہ فرمایا اور خطبہ کا آغاز فرمایا

☆بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذى جعلنا من زرع[نسل] ابراهيم الخليل

www.jamanshah.com

علیہ السلام وذرية الصفی اسماعيل علیہ السلام و ضئضئ معد و عنصر مضر و جعلنا خزنة بيته و سُوّاس حرمه و جعل مسكننا بيتاً محجوجاً و حرماآمنا وجعلنا الحكام على الناس و ساق الباقی قريبا منه

☆بسم اللّٰه الرحمن الرحيم الحمد للّٰه الذی جعلنا من زرع[نسل] ابراهيم الخليل علیہ السلام وذرية اسماعيل علیہ السلام و جعل لنا بيتا محجوجاً و حرماً آمنا يجبی اليه ثمرات كل شیء و جعلنا الحكام على الناس وبارك لنا فی بلدنا الذی نحن فيه
(مستدرک الوسائل بحوالہ ابن شہر آشوب، شیخ مفید، شیخ صدوق)

جناب سید العرب علیہ السلام نے خطبہءِ نکاح ارشاد فرمانے کا آغاز کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ...... حمد ہے اُس ذاتِ مہربان اِلٰہی کی جس نے ہمارا ظہور سلسلہ ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام میں فرمایا ہے اور ہمیں اپنے مقدس گھر کا نگران و محافظ بنایا ہے اور ہمارا مسکن اس مقدس گھر کو بنایا ہے جو اس کا اپنا گھر ہے جس کا عالمین آ کر حج کرتے ہیں اور جو عالمین کیلئے امن کی جگہ ہے اور جہاں ہر چیز کے ثمرات جمع ہوتے ہیں۔

اس سے مراد ایک تو یہ ہے کہ یہاں سب موسموں کے پھل لائے جاتے ہیں اور ایک معنی یہ بھی ہیں کہ ساری کائنات کے ثمرات و نتائج یہاں جمع ہوتے ہیں

☆وجعلنا الحكام على الناس بارك لنا فی بلدنا الذی نحن فيه

فرمایا حمد ہے اس ذات واجب الوجود کی جس نے ہمیں پوری مخلوق پر حاکم قرار دیا ہے اور ہمارے اس شہر کو برکت بخشی ہے جس میں ہم رہائش پذیر ہیں

☆وشرّفنا وفضّلنا على جميع الامم ووقانا شرالافات والنقم وانزلنا فی حرمه ووقانا شر نقمة وجعلنا فی البلد القفر ......(علامہ دربندی)

www.jamanshah.com

اور ہمیں جملہ امتوں پر فضیلت و اشرافیت کا وہ اعلیٰ مقام عطا فرمایا ہے جو کسی کو نصیب نہیں ہوا اور ہمیں اس ذات جلیل نے اپنے پاک حرم میں نازل فرمایا ہے اور پوری طرح نقمات کے شر سے محفوظ رکھا ہے اور ہمیں اس شہر میں آباد فرمایا ہے جو بنی نوع انسان سے خالی تھا

یہاں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ بلد القفر کے ظاہری معنی یہ ہیں جو شہر انسانوں سے خالی ہو یا ویران ہو مگر یہاں کسی سنسان شہر کا ذکر نہیں اور نہ ہی مکہ کا ذکر ہے کیونکہ مکہ تو ایک شہر تھا اور شہر کہتے ہی اس جگہ کو ہیں جہاں کثیر تعداد میں لوگ آباد ہوں یہاں بلد القفر سے مراد شہر علم و بلد الامین ہے جس میں پاک خاندان علیہم السلام کے نورانی افراد کے سوا کوئی آباد ہی نہیں ہوا

☆واسبغ علینا من نعمه وفضلنا واحبانا وساق الینا الرزق من کل فج عمیق و واد سحیق ......(علامہ دربندی)

فرمایا، حمد ہے اس رب ذوالجلال والاکرام کی جس نے ہم پر اپنی نعمات کی بارش فرمائی ہے، ہمیں عالمین پر فضیلت بخشی ہے اور ہمارے ساتھ محبت کا ثبوت دیا ہے اور ہمارا رزق دور ترین وادیوں اور گہرے پہاڑی دریاؤں سے صادر فرمایا ہے۔ یہاں یہ اشارہ کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اتمام نعمات سے مراد، ظاہری نعمت سے زیادہ قریب باطنی نعمت ہے جیسا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احمد بن محمد ازدی کو اس آیت کی تفسیر میں فرمایا تھا

☆واسبغ علیکم نعمه ظاهرة وباطنة

اللہ جل جلالہ نے فرمایا کہ میں نے آپ پر نعمت ظاہری و باطنی کا اتمام فرما دیا ہے

www.jamanshah.com

تو اس سے کیا مراد ہے؟

☆ فقال علیہ السلام النعمة الظاهرة الامام الظاهر و الباطنة الامام الغائب

فرمایا نعمت ظاہری سے مراد امام ظاہر اور نعمت باطنی سے مراد امام غائب علیہ السلام ہوتے ہیں ...... (منتخب الاثر......کفایۃ الاثر......کمال الدین......منتخب الانوار......قاطع البیان وغیرہ)

یعنی سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام روز عقد خطبۂ نکاح میں انہیں نعمات کا ذکر فرما رہے تھے کہ ہمیں اللہ جل جلالہ نے امامت ظاہری و باطنی سے سرفراز فرما کر وہ اعزاز بخشا ہے جو کائنات میں کسی کو حاصل ہی نہیں

☆والحمدلله على ما أولانا و له الشكر على ما أعطانا و ما به حبانا وفضلنا على الأنام وعصمنا عن الحرام وأمرنا بالمقاربة والوصل وذلك ليكثرمنا النسل

(بحارالانوار......الانوار)

حمد ہے اس رحمٰن ازل کی جس نے اپنی تمام عطا کی حد ہمارے گھر پر ختم کر دی ہے ہمیں ہر قسمی حرام سے معصوم قرار دیا ہے اور ہمیں وصل و اتصال کا امر فرمایا ہے تا کہ ہماری مقدس نسل بصورت کثرت جاری ہو جائے

☆ثم ان ابن اخی محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من لایوازن به فتى من القريش الا رجع عليه برا و شرفا ونبلا وفضلا وعقلا ولايقاس بأحد منهم الاعظم منه ولا عدل له فى الخلق ووالله بعد هذا له نباء عظيم وخطر جليل وامرجسيم

(روضۃ الاحباب، روضۃ الصفا، سیرت حلبیہ)

فرمایا۔ ہمارے برادرزادہ یعنی رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اگر کسی کو عقل و فضل وشان وشرف ونجابت وذہانت و امانت وعصمت وعفت میں تولنے کی کوشش کی گئی تو ہمارے لعل کا پلڑا بھاری ہوگا کیونکہ کسی ایک کا بھی ان پر قیاس کرنا جائز

www.jamanshah.com

ہی نہیں جس کے ساتھ ان کا موازنہ کیا جائے گا وہ مقابل حقیر ہو جائے گا اور ان کی عظمت دوبالا ہو جائے گی کیونکہ پوری کائنات میں ان کی برابری کا کوئی موجود ہی نہیں

اللہ کی قسم ! اس کے علاوہ بھی ایک حقیقت ہے جو ایک نبائے عظیم یعنی بہت بڑی خبر ہے وہ اپنے وقت پر ظاہر ہوگی۔جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارالعل جلیل القدر اور عظیم الشان رسول ہے، گویا سید العرب علیہ السلام ظہورِ رسالتؐ سے سولہ سال قبل نزول جبرئیل کی خبر دے رہے تھے اور یہ بھی بتا رہے تھے کہ ہمیں ہمیشہ سے علم ہے کہ ہمارالعل کون ہے اور کیا ہے؟ اس کے بعد فرمایا

☆وان كان مقلاً فى المال فان المال رزق سائل و ظل زائل

ہمارے شہنشاہ معظم رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مال اگر بظاہر کسی سے کم ہے تو یہ کوئی عیب نہیں کیونکہ مال آنے جانے والی چیز ہے اور بے وفا ہمسایہ اور آتی جاتی چھاؤں ہے

☆ وبعد فاعلموا يا معاشر من حضر أن ابن اخينا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاطب كريمتكم الموصوفة بالسخاء والعفة و هى فتاتكم المعروفة المذكور فضلها الشامخ خطبها و هو قد خطبها من عمها عمرو ابن اسد على ما يحب من المال...... وله فى مليكة رغبة ولها فيه رغبة وقد جئناك لنخطبها اليك برضاها وأمرها والمهر علي فى مالى الذى سألتموه عاجله وآجله وله ورب هذا البيت خط عظيم ودين شائع ورأى كامل ثم سكت

اے قریش و بنی مضر ہم اپنے شہنشاہ لعل کیلئے آپ کی معظّمہ ومکرمہ شہزادی ملیکۃ

www.jamanshah.com

العرب صلواۃ اللہ علیہا کی خواستگاری کرنے کیلئے ان کے چچا عمرو ابن اسد کے پاس آئے ہیں وہ جو بھی مطالبہ کریں گے ہم پورا کریں گے کیونکہ ہمارے شہنشاہ معظم بھی اپنی رفاقت حیات کیلئے جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کو منتخب فرما چکے ہیں اور جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا بھی ان کو اپنا شریک حیات بنانے کو اعزاز سمجھتی ہیں ،اور ہم یہ خواستگاری ان کی رضا کے مطابق کرنے آئے ہیں ہم سے جو حق مہر طلب کیا جائے گا ہم دینے کیلئے تیار ہیں کیونکہ یہ رب کعبہ کا مقرر کردہ حصہ ہے اور قابل ادائیگی چیز ہے

اس کے بعد سید العرب والعجم جناب ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا ہم نے اس عقد کا جو فوری مہر ادا کرنا ہے وہ بارہ اوقیہ سونا اور بیس سرخ اونٹ جو سیاہ چشم اور سفید شکم والے ہوں گے ادا کریں گے

(راویان......علامہ حلبی ،علامہ زرقانی ،جمال الدین محدث شیرازی ،خاوند شاہ سمرقندی)

بعض مؤرخین کے مطابق چارسو مثقال سونا 1772g چارسو دینار اور پانچ سو درہم نقد بطور حق مہر فوراً ادا کر دیئے گئے ،صاحب روضۃ الاحباب نے لکھا ہے یہ سب چیزیں فوراً یک مشت ادا کر دی گئیں ، اس کے بعد سید العرب والعجم جناب ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا اگر یہ بھی کم نظر آئیں تو جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی طرف سے جو مطالبہ ہو گا ہم وہ پورا کریں گے

☆ثم نهض ورقة وكان الى جانب عمه وقال نريد مهرها المعجل دون المؤجل اربع مائة ألف دينار ذهبا ومائة ناقة سود الحدق حمر الوبروعشر حلل وثمانية وعشرين عبداً وأمة وليس ذلك بكثير عليكم

اس وقت جناب ورقہ بن نوفل اُٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے یہ اعلان فرمایا ہم اس مہر مؤجل میں کچھ اضافہ کرنا چاہتے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ چار ہزار اور ایک سو ایسی ناقہ جن کی آنکھیں سیاہ ہوں رنگ سرخ اور شکم سفید ہو یعنی ہرن کے رنگ کی ہوں اس کے علاوہ دس عدد زربفت کی یمنی شاہی پوشاکیں، بیس غلام اور بیس کنیزیں بعد میں ادا ہونے والے مہر میں شامل ہوں گے اور یہ آپ کے گھر کیلئے کوئی بڑی چیز نہیں یعنی ہمارے مطالبات کی تکمیل آپ کیلئے معمولی بات ہے

☆فقال ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام رضینا بذلك فهل تجیبونا الی ما طلبنا

اس وقت سید العرب علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا ہمیں یہ سب کچھ منظور ہے، کیا آپ کو بھی ہمارا مطالبہ یعنی سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی خواستگاری منظور ہے؟

☆قال عمروبن اسد رضیت وزوجت سیدہ صلواۃ اللہ علیہا بمحمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی ذلك وهو لها كفوكريم

عمرو بن اسد نے عرض کیا کہ ہم نے یہ تزویج قبول کی کیونکہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفوکریم ہیں، اعلیٰ خاندان کے چشم و چراغ ہیں، اب آپ صیغے جاری فرمائیں

جناب سید العرب علیہ الصلواۃ والسلام نے آسمان کی طرف نگاہ فرمائی اور خلاقِ کائنات سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اب اپنے پاک حبیبؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عقد کے صیغے تو آپ ادا فرمائیں، ہمارا کام ختم ہوگیا ہے اب تیری ذات کا کام باقی ہے

☆ثم سمع الناس منادیاً ینادی من السماء ان الله تعالی قد زوج بالطاهر الطاهرة وبالصادق الصادقة

اس وقت لوگوں نے آسمان سے ایک دلنواز آواز سنی کہ اللہ جل جلالہ نے اپنے

طاہر اطہر محبوب کا عقد اپنی طاہرہ و مطہرہ شہزادی کے ساتھ فرما دیا ہے اللہ نے اپنے رزاقیت ازلیہ کے مظہر حبیب کا عقد، صادقہ وصدیقہ ازل کے ساتھ فرما دیا ہے، گویا عقد کے صیغے اللہ جل جلالہ نے ادا فرمائے تو سارے خاندان پاک علیہم الصلوٰۃ والسلام میں مسرت کی لہر دوڑ گئی

☆ فنهض الحمزه علیہ الصلوٰۃ والسلام وکان معه دراهم فنثرها علی راس کل من کان حاضراً و کذلك باقی اخوته ......(الانوار)

یہ آواز سن کر اسد الرسول جناب حمزہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اُٹھے اور انہوں نے سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر سے وار کر چاندی کے درہموں کی بارش کر دی، انہوں نے ابتدا کی تو پھر سارے چچا باری باری دیناروں کی بارش کرتے رہے، اس وقت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تخت کے پاس کھڑے ہو کر عبداللہ بن غنم نے سہرا پڑھنا شروع کیا جس میں مبارکبادی کے الفاظ تھے، کہ اے ملکۂ عرب وعجم آپ کو مبارک ہو آپ کو خیر البریہ کی رفاقت کا اعزاز ملا ہے اور ہم نے کتب سماوی میں دیکھا ہے کہ آپ کے پاک سر تاج عالمین کیلئے ہادی مھتد ہیں

☆ثم رفع الحجاب وخرجت منه جوار بأیدیهن نثار ینثرن علی الناس و أمر الله عزوجل جبرئیل أن یرسل علی الناس الطیب علی البر و الفاجر فکان الرجل یقول لصاحبه من أین لك هذا الطیب فیقول هذا من طیب محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسیده ملیکة العرب صلوٰۃ اللہ علیہا

جس وقت عبداللہ بن غنم (غانم) سہرا پڑھنے میں مصروف تھا تو اس وقت قصر اخضر کے زنان خانہ کے صدر دروازہ کے پردے اُٹھے اور اس دروازہ سے سجی سنوری

ہوئی کنیزوں کی ایک قطار نکلی جن کے ہاتھوں میں چاندی کے طشت تھے اور ان میں مشک عنبر و کستوری اور دراہم اور دنانیر تھے، ان کنیزوں نے آ کر سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک سر سے زر و جواہر کے یہ طشت تصدق کیئے، اور لوگوں میں بطور صدقہ تقسیم کیئے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو حکم دیا کہ بہشت بریں کی پاکیزہ خوشبو لے کر اس بزم میں چاہے کوئی نیک ہے یا بد، امیر ہے یا غریب، سب کے سروں پر اس کی بارش کر دو، سب لوگوں نے حیران ہوکر پوچھا کہ یہ کیسی خوشبو نچھاور کی جا رہی ہے تو ہر کسی نے یہی جواب دیا کہ یہ دُولہا اور دلہن کا صدقہ، نثار یا ویل ہے

اللہ جل جلالہ نے اس وقت ساری مخلوقات کی آنکھوں سے حجابات اُٹھا دیے اور ہر نیک و بد نے دیکھا کہ آسمان سے حوران جنت، کنیزیں بن کر نازل ہوئیں جن کے ہاتھوں میں سنہری طشت تھے اور ان میں نثار یعنی تصدق تھا جو جنت کی مشک و عنبر تھی اور انہوں نے آ کر سب لوگوں پر نچھاور کی جس سے ساری کائنات مہک اُٹھی ...... جس وقت شادی کے پنڈال میں شادیانے بج رہے تھے اور ایک جشن مسرت بپا تھا تو اس وقت سید العرب علیہ الصلوٰۃ والسلام بار بار آسمان کی طرف نگاہ فرما کر ایک فقرہ دہرا رہے تھے

☆الحمد للّٰہ الذی اذھب عنا الکروب ورفع عنا الھموم ......وفرح ابو طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام فرحا شدیدا......(تاریخ خمیس جلد 1 ص 265......رؤوف ورحیم از محمد حمید اللہ دہلوی ص 336......ملیکۃ العرب ص 208)

حمد ہے اس محسن ازل کی جس نے ہمارے سارے دکھ ختم کر دیئے ہیں اور ہماری پریشانیوں کو دور فرمایا ہے۔ اس وقت سید العرب علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت زیادہ مسرور

www.jamanshah.com

اورخوش تھے، جس وقت یہ جشن مسرت اپنے اختتام کے قریب پہنچا تو جناب ورقہ بن نوفل نے اپنی کرسی سے اُٹھ کرلوگوں کو خاموش کیا اوراس کے بعد اعلان فرمایا کہ اے معاشر القریش! تم سب سن لو جوحق مہر موجل ومعجّل مقرر ہوا ہے ہماری شہزادیؑ کا حکم ہے وہ سید العرب علیہ الصلوٰۃ والسلام ادا نہ کریں بلکہ ہماری پاک شہزادیؑ کے مال میں سے ادا کیا جائے گا

☆فقال ابوجهل (لعنه الله عليه) يا قوم رأينا الرجال يمهرون النساء أم النساء يمهرون الرجال

ابوجہل نے جس وقت یہ اعلان سنا تو فوراً اپنے ساتھ والے آدمی کو کہا کہ ہم نے تو ابھی تک یہ دیکھا ہے کہ شوہر اپنی بیویوں کو حق مہر دیتے ہیں مگر ہم نے یہ نہیں سنا کہ کسی بیوی نے اپنے سرتاج کو حق مہر ادا کیا ہو

☆فنهض ابوطالب علیہ الصلوٰۃ والسلام وقال مالك يا لكع الرجال و يا رئيس الأرذال مثل محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم يحمل اليه و يعطى ومثلك من يهدى ولا يقبل منه

جس وقت سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بات سنی تو فوراً اُٹھ کر اس ملعون سے مخاطب ہوکر فرمایا او بدترین مخلوق! ہمارے لعل جیسے بیٹوں کو اپنی طرف سے حق مہر ادا کر کے شہزادیاں اپنے سر کا تاج بناتی ہیں اورتم جیسے کم بخت کو عام لونڈیاں بھی لاکھوں دینار وصول کر کے چار ونا چار قبول کرتی ہیں

یہ جواب سن کر سب پنڈال والوں نے ایک طنزآمیز قہقہہ لگایا اور وہ ملعون سخت شرمندہ ہوا

☆ثم نهضوافى اصلاح شئانهم وانصرف الناس الى منازلهم ومضى النبى صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم الی قصر الاخضر

اس کے بعد سب مہمانوں کو شادی کے پنڈال سے اُٹھ کر کمروں میں جانے کا حکم ملا، وہاں ان کو کھانے پینے کی اشیاء پیش کرنا مقصود تھا

جناب سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دُولہا بن کر قصر اخضر کے زنان خانہ کی طرف روانہ ہوئے، ان کے سب چچا ساتھ تھے، یہاں قصر اخضر کے اندر بھی شادی کی کئی رسومات ادا ہونا تھیں، جس وقت پاک دُولہا حرم سرا میں داخل ہوا تو سب پھوپھیوں نے استقبال کیا، خصوصاً اس والدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا نے بڑھ کر پیشانی کا بوسہ لیا جنہوں نے سولہ سال اپنی جھولی میں سگے بیٹوں سے زیادہ پیار دے کر پالا تھا اور اس پاک ہمشیر نے استقبال کیا...... جو آپؐ کی سگی بہن تھی

سب پاک پھوپھیوں صلواۃ اللہ علیہن نے نگاہ کی، دس 10 چچاؤں کے درمیان ان کا چوبیس 24 سال کا یتیم بھتیجا سر پر سہرا سجا کر دُولہا بن کر گھر میں مسکراتے ہوئے داخل ہوا، سب پھوپھیوں صلواۃ اللہ علیہن کو اس وقت شہنشاہ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا بہت یاد آئیں جنہوں نے اپنے لعل کو جی بھر کے جھولی میں لاڈ پیار بھی نہیں کیا تھا، وہ بھائی بھی یاد آیا ہوگا جس نے اپنی دستار کے وارث کو جی بھر کے پیار بھی نہیں کیا تھا، سب پھوپھیوںؑ نے سوچا ہوگا کہ اگر ان کا پاک باباؑ اور پاک والدۂ گرامی آج ہوتے تو وہ کتنے خوش ہوتے۔

www.jamanshah.com

﴿ گریز ﴾

ایک اور نور محل ہے، جس میں تازہ یتیم بھتیجے کے انتظار میں پاک پھوپھیاں بیٹھی ہیں، یہ قصر اخضر نہیں، شام کا نور محل ہے، عجیب اتفاق ہے کہ ان پاک پھوپھیوں کا یتیم بھتیجا بھی 25/24 سال کا ہے، یہ یتیم بھتیجا اپنے بابا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دستار کا وارث ہے، ملعونِ شام نے ان کو اپنے دربار میں بلایا ہے، ادھر پھوپھیاں بہت زیادہ متفکر اور پریشان ہیں کہ آخر ظالم ازلی نے اس وقت کیوں بلایا ہوگا ؟

تمام مستورات اِس یتیم کی واپسی کا شدت سے انتظار کر رہی ہیں کیونکہ اس یتیم کی ایک کمسن بہن ہے، جنہوں نے ابھی ابھی خواب میں اپنے پاک باباعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا ہے اور گریہ فرما رہی ہیں، ایک ایک پھوپھی پاک کے پاس جا کر کہتی ہیں ہمیں پاک باباعلیہ الصلوٰۃ والسلام ملا دیں، ہمیں پاک باباعلیہ الصلوٰۃ والسلام ملا دیں، جناب معظّمہ عالیہ بی بی صلوٰۃ اللہ علیہا نے معصوم بیٹی کی آواز سنی تو آ کر کمسن کو جھولی میں اُٹھایا، معصومہ بی بی صلوٰۃ اللہ علیہا نے رو کر پوچھا کہ پھوپھی اماں! میرے بابا کہاں ہیں ؟ پاک معظّمہ صلوٰۃ اللہ علیہا نے فرمایا کہ میری معصوم بیٹی اب سو جاؤ، رات ڈھل چکی ہے، معصومہ بی بی صلوٰۃ اللہ علیہا نے چھوٹے چھوٹے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا پھوپھی اماں! ہمیں نیند نہیں آتی ہمیں اپنے پاک باباعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملا دیں

معظّمہ عاؐلیہ بی بی صلوٰۃ اللہ علیہا نے فرمایا میری پیاری بیٹی تمہارے پاک باباعلیہ الصلوٰۃ والسلام تو کربلا میں رہ گئے ہیں، اب تو یہ ظالم شام ہے، معصوؐمہ بی بی صلوٰۃ اللہ علیہا نے رو کر

عرض کیا میں نے دیکھا ہے ابھی ابھی تو میرے پاک بابا علیہ الصلوٰۃ والسلام اس نور محل میں آئے ہیں مجھے پیار کیا ہے اور مجھے اپنے سینے پر بھی سلایا ہے پاک معظّمہ بی بیؑ صلوٰۃ اللہ علیہا نے فرمایا میری بیٹی آپ دیکھ نہیں آئے تھے کہ آپ کے پاک باباؑ آپ کے بھائی کے ساتھ کربلا کی گرم زمین پر سوئے ہوئے تھے

جس وقت معصوؐمہ بی بی صلوٰۃ اللہ علیہا مایوس ہوئیں تو روتی ہوئی نور محل کے درمیان آ کھڑی ہوئیں رو کر فرمایا باباؑ آج معصومہ بیٹی بلاتی ہے مجھے آ کر لے جائیں، میں یہاں نہیں رہ سکتی، معصوم ذہن میں بابا پاک کی تصویر اُبھری، معظّمہ بی بیؑ نے ماتم کرنا شروع کیا، مستورات نے پوچھا بی بی آپ کیوں روتی ہیں؟ مگر انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا اور اپنے پاک بابا سے مخاطب ہو کر مسلسل بین کرتی رہیں کہ آپ تو مجھ سے ایک لمحہ بھر جدا نہ ہوتے تھے، اب زیادہ دن ہو گئے ہیں، میں پکارتی ہوں آپ جواب کیوں نہیں دیتے، پاک معظّمہ بیبیوں صلوٰۃ اللہ علیہن نے ہزار تسلیاں دیں مگر ان کی گریہ وزاری میں اضافہ ہوتا گیا اور فرمانے لگیں کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک باباؑ کدھر چلے گئے ہو؟ اس کے بعد معصوؐمہ بی بی صلوٰۃ اللہ علیہا ایک ایک مستور کے پاس گئیں اور رو کر فرمایا☆ قالت ایتونی بوالدی و قرة عینی مجھے میرا بابا پاک دیں آنکھوں کی ٹھنڈک بابا دیں ...... جناب سجاد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پاک ہمشیرہؑ کو آ کر اُٹھایا، بھائی کی جھولی میں معصوؐمہ بی بی صلوٰۃ اللہ علیہا رو کر کہتی ہیں

میڈا چن ویرن ایہا منت لا میکوں بابا پاک سڈا ڈے
میڈا زندہ رہنڑاں مشکل ہے میکوں بابے تائیں پہنچا ڈے
یا چاچے غازیؑ تائیں میڈا توڑے اے پیغام پُچا ڈے

www.jamanshah.com

بابے دی دید دی پیاسی ہاں میڈی ہنڑ تاں پیاس بجھا ڈے

جناب سجاؑد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روکر فرمایا آپ یہ تو بتائیں آج زیادہ رونے کی وجہ کیا ہے؟ بی بیؑ نے روکر عرض کیا

میں اج ڈِٹھائے زندان دے وِچ میکوں بابا ملن ہے آیا
انہاں پہلے وانگوں جھولی وِچ ہے میکوں آپ سمہایا
سینے تے سمہا کے ہے انہاں میکوں پیار بہوں فرمایا
میکوں وسدا ویلا یاد آ گئے ہنے اتنا کرم وسایا

جناب سجاؑد علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں آپ کو پاک باباعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور کیا فرمایا تھا معصوؑمہ بی بی صلوٰۃ اللہ علیہا روکر عرض کرتی ہیں

فرمیندے ہن میڈی لائق دھی نہ درداں توں گھبرا توں
کل گھنن میں تہاکوں خود آ ساں تھی رُخصت آلِؑ عبا توں
کل میڈے کولھ تیئیں آ ونجنائے ڈھی نکھڑ کے اپنی ما توں
میڈی دھی توں اپنیاں پھپھیاںؑ کوں گل آخری واری لا توں

اب سارے مومنین مل کر دعا کریں کہ یہ پاک معظّمہ بی بیؑ صلوٰۃ اللہ علیہا جنھوں نے ساری زندگی دکھ ہی دکھ دیکھے، اللہ کرے اب انہیں ابدی خوشیاں اور سکھ نصیب ہوں، یہ اپنے پاک بابا کے سائے میں ہمیشہ کیلئے خوش رہیں، اپنے خوبصورت بھائی شہزادہ علی اصغرؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی آغوش میں لیں، مولائے کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے دل کی ہر حسرت ابھی پوری فرمائیں

جعفرؑ ایں سینؑ کوں دنیا تے ملے ہنڑ تاں سکھ پیو ما دا
وس پووے نال علی اصغرؑ دے ٹھرے دل اُجڑی ممتا دا
اے بی بیؑ ڈیکھے خوش چہرہ ہنڑ تاں سجّادؑ بھرا دا
آوے جگ تے وارثؑ ڈکھیاں دا مکے ہنڑ تاں دورعزا دا

﴿آمین یارب العالمین﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٌ وَعَجّل فَرَجھُم بِقَائِمِھِمٌ عَجَلَ اللّٰہُ فَرَجہٗ الشریف
وَ صَلَوَاتُ اللّٰہُ عَلَیہِ وَ عَلٰی آلِہٖ اَجمَعِین

www.jamanshah.com
By Maddah Hussain
Regd. 18-06-2001
www.jamanshah.com

هو الله المستعان الكريم
يا مولا كريم عجل الله فرجك و صلوات الله عليك و علىٰ آبائكؑ و آلكؑ و اولادكؑ واصحابك و خدامك ما دام الله تعالىٰ

دسویں مجلس

دوستو!

مکہ مکرمہ کا شہر ہے، شہر کے ساتھ متصل ایک عظیم قصر ہے جس کا نام قصر اخضر ہے رات کا وقت ہے، یہ قصر دلہن کی طرح سجا ہوا ہے، قصر کی منڈیروں پر چھوٹے چھوٹے چراغوں کے قمقموں نے روشن ہو کر دیوالی کا سماں بنایا ہوا ہے، قصر کے صحن میں سونے کے بڑے بڑے شمعدان نصب ہیں جن کی شکل کھجور کے درخت کی ہے، ان کی پتیوں کے طور پر موم بتیاں لگی ہوئی ہیں، شاخوں پر مشک وعنبر اور کستوری کے پرندے بنا کر بٹھائے ہوئے ہیں جو ان شمعوں اور موم بتیوں کی گرمی سے آہستہ آہستہ پگھل کر فضا کو معطر کرنے میں مصروف ہیں، اس محل سرا کے مردان خانہ کے صحن میں لاتعداد مسندیں آراستہ ہیں، ان پر پورے عرب کے اُمراء، رؤساء، شرفاء، اور نام نہاد چوہدری اپنے اپنے قبیلوں کی ترتیب سے بیٹھے ہوئے ہیں، ان سب کے سامنے ایک بہت بڑا اسٹیج بنا ہوا ہے، جس پر تیرہ سنہری کرسیاں لگی ہوئی ہیں، ان کی درمیان والی کرسی پر سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دُولہا بن کر اور سج سنور کر تشریف فرما ہیں، خطبۂ نکاح ادا فرمایا جا چکا ہے، اور لوگ مبارکباد پیش کرنے کے بعد اپنی آرام گاہوں کی طرف جانے کی تیاریاں کر رہے ہیں، سبھی لوگ اس انتظار میں ہیں کہ پاک دُولہا حرم سرا میں تشریف لے

جائیں جہاں زنان خانہ کی رسمیں ادا ہونا ہیں، یہ ادا ہوں گی تو دعوت ولیمہ اڑانے کے بعد آرام کیا جائے گا، اب اس سے آگے کے حالات بیان کرنے سے قبل میں آپ کے سامنے ایک ایسی حقیقت منکشف کرنا چاہتا ہوں کہ جس کی طرف کم ہی لوگوں نے توجہ دی ہے

تصورِ تنگدستی

دوستو!

اب میں بعض مؤرخین کے کچھ فقروں یا جملوں کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں، ایک سیرت نگار نے لکھا ہے کہ سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تنگ دستی وغربت کے باوجود معظّمہ کونین ملیکۃ العرب صلوٰۃ اللہ علیہا کے حق مہر کا اعلان فرمایا تھا، اس میں بارہ اوقیہ سونا، چار سو دینار سونے کے، نایاب قسم کی بیس ناقہ (اونٹ)، چار سو مثقال مزید سونا، پانچ سو درہم چاندی کے یکمشت ادا فرمائے

''تنگدستی وغربت'' کے باوجود سید العرب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے جب جناب ورقہ بن نوفل نے حق مہر میں اضافہ کا مطالبہ کیا تو آپ نے یہ بھی قبول فرمایا

جناب ورقہ بن نوفل نے عرض کیا کہ اس مہر میں چار ہزار دینار سونے کے یعنی چار ہزار تولہ سونا اور ایک صد ایسی ناقہ جن کی آنکھیں سیاہ ہوں، رنگ سرخ ہو، پیٹ سفید ہو وہ بھی ادا کرنا ہے، تو سید العرب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باوجود تنگدستی کے یہ بھی قبول فرمایا۔ پھر مطالبہ ہوا کہ آپ دس خلعت شاہی دیں گے جن میں سے ہر

ایک کی قیمت پانچ سو دینار ہوتی تھی، باوجود تنگدستی وغربت کے انہوں نے یہ بھی قبول فرمایا، یہ بھی مطالبہ تھا کہ 20 غلام اور 20 کنیزیں بھی دو گے، سید العرب علیہ الصلواۃ والسلام نے باوجود تنگ دستی کے یہ بھی قبول فرمایا اور جناب ورقہ بن نوفل نے اتنے سارے مطالبات کے بعد ایک تنگ دست اور نادار کو یہ بھی کہا کہ

☆ولیس ذلك بكثير عليكم

یہ سب کچھ آپ کیلئے کوئی بڑی چیز تو نہیں اور سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام نے تنگدستی وغربت کے باوجود فرمایا

☆ فقال ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام رضينا بذالك فهل تجيبونا الى ما طلبنا

ہمیں یہ ہر چیز منظور ہے، کیا آپ کو بھی ہمارا مطالبہ یعنی جناب سیدہ کونین ملیکۃ العرب علیہ الصلواۃ والسلام کی خواستگاری منظور ہے؟

دوستو! میں اپنے سامعین وقارئین کو منصف بنا کر سچ سچ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ غربت کی کون سی قسم ہے؟ یہ میں کبھی نہیں سمجھ سکا

یعنی یہ کم وبیش 50 ہزار تولہ سونے کا مطالبہ تھا جس کی قیمت آج کی پاکستانی کرنسی میں تقریباً ڈیڑھ ارب روپے بنتی ہے، اب آپ خود سوچیں جو اپنے یتیم لعل کے عقد کا حق مہر موجل ومعجّل ڈیڑھ ارب روپے ادا فرماتے ہیں اور بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی بلکہ سارے مکہ کے ہر امیر وغریب کو پورے تین دن تین راتیں شادی کے بعد عظیم الشان ولیمہ دیتے ہیں، یہ کس قسم کی تنگدستی اور غربت ہے؟

یعنی کروڑوں روپے کا خرچ بعد میں بھی کرتے ہیں، ایسا غریب دنیا میں کوئی اور بھی ہے یا صرف سید العرب علیہ الصلواۃ والسلام ہیں؟ پورے شہر کو صرف پیاز کے ساتھ

www.jamanshah.com

روٹی دینا بھی کسی بادشاہ کیلئے ممکن نہیں ہوتا اور یہ شاہانہ انداز کے ساتھ نہ صرف سارے شہر کو بلکہ نواحِ مکہ کے تمام بادیہ نشینوں تک کو پورے تین دن پر تکلف دعوت ولیمہ دیتے ہیں جس میں سات قسم کے کھانے موجود تھے

دوستو! حقیقت یہ ہے کہ بنی امیہ نے خاندان پاک کی غربت اور اپنی امارت کا پروپیگنڈا کیا اور تاریخ کو مسخ کیا، جس کی بازگشت آج بھی ہماری کتابوں میں نظر آتی ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ روحانی، نورانی اور معنوی طور پر یہ پاک گھر کائنات سے زیادہ امیر اور دھنوان تو تھا ہی، مگر ظاہری طور پر بھی یہ سارے عرب سے زیادہ امیر، عزت دار اور صاحب ثروت و وقار خاندان تھا اور سب سے زیادہ متمول گھر تھا

آمدم برسر مطلب

وہ وقت آ گیا جس میں شادی پاک کی آخری رسومات ادا ہونا تھیں اور اس کے بعد رُخصتی ہونا تھی، اس دور میں کئی مشہور مشاطہ، پیشہ ور آرائش کرنے والی اور دلہنوں کو سجانے والوں عورتیں ہوتی تھیں جو ہر رئیس زادی کو سجاتی تھیں، جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کو دلہن بنانے اور آرائش کیلئے پورے عرب کی منتخب مشاطہ عورتوں کو سجے ہوئے محل میں بلایا گیا تھا، جس وقت وہ حاضر ہوئیں تو انہوں نے عرض کیا کہ آپ کا سامان آرائش کہاں ہے؟ تا کہ ہم اس کے مطابق اپنا کام شروع کریں

☆فاخذت سیدہ ملیکة العرب صلواۃ اللہ علیہا فی جھاز فاعتدت صوافی الذھب و الفضة وفیھا الطِّیب من المسك و العنبر

www.jamanshah.com

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے اپنی کنیزوں کو حکم فرمایا کہ سامان آرائش لے آئیں، سامان کو دیکھ کر مشاطگی کرنے والی عورتیں حیران ہوئیں اوران کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں ایسا سامان انہوں نے کبھی دیکھا ہی نہ تھا

جواہرات سے مرصع سونے کے طرح طرح کے زیورات تھے، مشک وعنبر کی خوشبوئیں تھیں، مشاطگی کرنے والی کنیزوں نے مشاطگی شروع کی اور پاک شہزادی کو آراستہ کرنا شروع کیا، مشک وعنبر میں رچی بسی ہوئی ریشمی پوشاکیں پہنائیں، سونے چاندی کے جواہرات سے آراستہ زیورات پہنائے، پاک شہزادی کو دلہن بنایا

دوستو! میں اندر باہر کی رپورٹ ساتھ ساتھ دیتا چلوں، باہر عقد نکاح کی تقریب مکمل ہوئی، سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردان خانہ کے اس کمرہ میں تشریف لے آئے جہاں پاک خاندان کے جملہ افراد کو بٹھانے کا خصوصی انتظام تھا

☆وانصرف الناس الی محسن منازلهم

اور باقی سب لوگ ان کے جانے کے بعد اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے جہاں ان کے کھانے پینے کا انتظام تھا

حرم سرا کے اندر خاندان پاک کی مستورات رسومات ادا کرنے میں مصروف تھیں پروگرام یہ تھا کہ جب دلہن پاک کے ساتھ تعلق رکھنے والی رسومات ادا ہو جائیں گی تو پھر دُولہا اور دلہن کی مشترکہ رسومات ادا کی جائیں گی اور پاک دُولہا کو گھر کے اندر بلایا جائے گا، جس وقت دلہن پاک سے تعلق رکھنے والی رسومات ادا ہو چکیں تو اس وقت دو کنیزوں کو روانہ کیا گیا کہ جا کر سید العرب علیہ الصلواۃ والسلام کی بارگاہ

www.jamanshah.com

اقدس میں عرض کریں کہ پاک دُولہا کو زنان خانہ میں لے آئیں ، جناب شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دُولہا بن کر سہرا سجا کر اپنے دس چچاؤں اور چچازاد بھائیوں یعنی جناب ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام اور جناب جعفرؑ طیار علیہ الصلواۃ والسلام و دیگر چچازاد بھائیوں کے زمرے میں محل سرا میں تشریف لے آئے ، ان کے دائیں طرف سید العرب علیہ الصلواۃ والسلام تھے اور بائیں طرف اسد الرسول جناب حمزہ علیہ الصلواۃ والسلام اعزازاً تلوار بے نیام کر کے فرائض شاہی ادا کر رہے تھے

اس وقت محل سرا کے مین گیٹ کے اندر شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری پاک پھوپھیاں ، پالنے والی اماں یعنی امیر کائنات علیہ الصلواۃ والسلام کی والدہ پاک اور سروؐرِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حصہ کی پاک ہمشیر جو امیر کائنات علیہ الصلواۃ والسلام کی سب سے بڑی ہمشیرہ تھیں یہ سب مستورات کنیزوں اور رؤساءزادیوں کے ساتھ دُولہا کے استقبال کیلئے دورویہ قطار بنا کر کھڑی تھیں اور ان کے درمیان وہ کنیزیں کھڑی تھیں جنہوں نے دف ، جھانجھ و دیگر آلات سرود وسرور پر نغمہ سرائی کرنا تھی

جس وقت سروؐرِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دُولہا بن کر حرم سرا کے اندر داخل ہوئے تو دف پر تھاپ لگی ، شہنائی کی آواز گونجی ، سارے محل میں موجود عورتیں پاک دُولہا کو دیکھنے کیلئے یکدم جمع ہوگئیں ، سب مستورات مخدرات نے پاک دُولہا کا استقبال کیا ، جناب میسرہ کی بیوی نے پروگرام کے مطابق اپنی کنیزوں کو حکم دیا کہ تم جا کر ان کا استقبال کرو ، ان پر صدقات نچھاور کرو ، اور جو عورتیں استقبال کیلئے دروازہ کے سامنے کھڑی ہیں ان پر بھی خوشبو کی بارش کرو

☆ثم نثرت علیھن من المسك و الطِیب ما یذھل عقول الناظرین

www.jamanshah.com

اس کے بعد سب مستورات پر مشک وعنبر نثار کرنے کا حکم فرمایا اس وقت ایسی خوشبو پھیلی کہ عرب کی عورتوں کے ہوش اڑ گئے، سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دُولہا بن کر قصر اخضر کے اندر داخل ہوئے، سب پاک پھوپھیوں نے ان کا استقبال کیا

یہاں تاریخ خاموش ہے کہ انہوں نے کیسے استقبال کیا، کیا کیا کلام فرمایا کیسے نغمہ سرائی ہوئی، کیا کیا رسم ادا ہوئی، اور اس مسرت کو کون سی پاک معظّمہ بی بیؑ نے کس طرح سیلی بریٹ(Celebrate) کیا، ہاں اتنا لکھا ہوا ہے کہ عرب میں دستور تھا کہ دُولہا اور دلہن کو ایک مقام پر بٹھایا جاتا تھا اور دُولہا کو سات مرتبہ مختلف انداز میں دلہن کا جلوہ دکھایا جاتا تھا اس رسم کی ادائیگی کی تفصیلات موجود ہیں

﴿جلواتِ سابعہ﴾

دوستو! جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے عرب کا یہ دستور تھا کہ شادی کے روز برادری اور خاندان کے سامنے دلہن اپنے نوشاہ کو سات مرتبہ دکھائی جاتی تھی

دراصل یہ جلوات دُولہا کیلئے ہی ہوتے تھے لیکن برادری اور اہل خانہ بھی اس میں شریک ہوتے تھے اور ہر مرتبہ دلہن کے بناؤ سنگھار میں تبدیلی کی جاتی تھی

بعینہٖ جب سیدہ ملیکۃ العرب محسنہ ء اسلام مخدومہ معظّمہ بی بی صلوٰۃ اللہ علیہا کی رُخصتی کی تقریب مسرت نصیب ہوئی تو دستور کے مطابق اہل خاندان اور آنے والے رؤسائے عرب کی مستورات کو سات مرتبہ پاک دلہن کا جلوہ دکھایا گیا، اب میں ان جلواتِ سابعہ کی اجمالی سی جھلک پیش کرتا ہوں

﴿پہلا جلوہ﴾

قصر اخضر میں سجائے گئے حجلہ ءِ عروسی کے سامنے ایک بہت ہی خوبصورت اور سجا ہوا عروسی تخت ہے، جس کے سامنے صحن میں کل رؤسائے عرب اور اشراف قریش کی عورتیں اور مکہ کی کل شریف زادیاں اپنی اپنی آراستہ و پیراستہ مسندوں پر زیورات سے لدی ہوئی بیٹھی ہیں، اس تخت پر دو سجی ہوئی کرسیاں ہیں جن میں سے ایک کو پاک دلہن نے آ کر زینت بخشا ہے، اور دوسری پر سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں، اس تخت کے قریب دیگر بنی ہاشم علیہم الصلواۃ والسلام کے مردوں کی کرسیاں ہیں

عورتوں کی یہ فطرت ہوتی ہے کہ جب کسی کی شادی ہو تو وہ اپنے لئے شادی کے اس فنکشن (Function) کو چیلنج سمجھتی ہیں اور اپنی شان وشوکت، امارت و دولت اور زیورات کی نمود و نمائش کا ایک فسٹیول (Festival) سمجھتی ہیں، کئی مہینے بھر پور طریقہ سے مقابلہ کرنے کی تیاریاں کرتی ہیں اور زیور، کپڑے، سلائی کڑھائی اور میک اپ وغیرہ پر اپنی دولت جھونک دیتی ہیں

بس یہاں بھی کچھ ایسی ہی فضا تھی کیونکہ عرب کی سب سے عظیم شہزادی کی شادی تھی اس لئے ہر عورت ایڑی چوٹی کا زور لگا کر پوری طرح سج سنور کر آئی ہوئی تھی کہ ہم دلہن کی آرائش سے کم آراستہ نظر نہ آئیں۔ عرب کے دستور کے مطابق حجلہ ءِ عروسی میں پاک دلہن کو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک پھوپھیاں اور پالنے والی والدہ اور بہنؑ سجانے میں مصروف تھیں، یہاں ہونا یہ تھا کہ سات مرتبہ پاک

دلہن کو مختلف انداز کے ساتھ سجایا جانا تھا اور ہر مرتبہ سجانے کی ذمہ داری ایک منفرد مستور کے ذمہ تھی، پہلی مرتبہ دلہن کو سجانے کی حسرت کسی ایک پھوپھی پاک یا پاک ہمشیرہ نے پوری کرنا تھی، ان کے جلوۂ ثانیہ میں دوسری پاک پھوپھی نے سجانا تھا، اسی طرح سب پیاروں نے اپنی اپنی حسرتیں پوری کرنا تھیں

ماں کی یہ فطرت ہوتی ہے کہ اپنی اولاد کے کام خود اپنے ہاتھوں سے کر کے اس کو جو تسکین ملتی ہے وہ کسی دوسرے کے ہاتھوں سے کام کروا کر نہیں ملتی، یعنی ماں اگر اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلا رہی ہو تو جو تسکین اسے اس وقت ملتی ہے وہ کسی نوکرانی کے ہاتھوں کھانا دینے سے نہیں ملتی، اس لئے سبھی پاک پھوپھیاں دلہن کو اپنے ہاتھوں سے سجانا چاہتی تھیں اور بلائی ہوئی مشاطہ عورتوں کو جلوات میں شریک نہیں کرنا چاہتی تھیں

جس وقت پاک دلہن کو سجایا جا رہا تھا تو اس وقت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دُولہا بنا کر دس چچا گھر پاک میں لے آئے، یہاں سہرہ سرائی ہوئی اور تختِ عروسی پر نوشاہ کو بٹھایا گیا، تخت کے پیچھے سارے چچا کھڑے ہو گئے، تخت پر دو سنہری کرسیاں رکھی ہوئی تھیں، ایک کرسی پر نوشاہ کو بٹھایا گیا اور دوسری کرسی پر پاک دلہن نے بیٹھ کر اپنی جلوہ نمائی فرمانا تھی، چاروں طرف لاتعداد کنیزیں کافوری شمع دان اور منقش مشعلدان اُٹھا کر کھڑی تھیں، وہ رات روزِ روشن کی طرح درخشاں نظر آتی تھی، اچانک حجلۂ عروسی کا پردہ آہستہ آہستہ اُٹھایا گیا، شہنائی کی گونج بلند ہوئی، دف کی تھاپ تیز ہوئی، گیتوں کی آواز بلند ہوئی

☆فخرجت فی الجلوة الاولی علیها ثیاب الاخضر معمدة بالذهب الاحمر

www.jamanshah.com

پہلا جلوہ دکھانے کیلیئے شہزادیٔ عالمین صلواۃ اللہ علیہا دلہن کے روپ میں ظاہر ہوئیں ساری بزم نسواں نے دیکھا کہ انہوں نے ریشم کی سبز رنگ کی ایسی عروسی پوشاک زیب تن فرمائی ہوتی تھی جس پر سرخ رنگ کی سونے کی تاروں کی طلاکاری اور کشیدہ کاری کی ہوئی تھی۔ بڑی پاک پھوپھیؑ نے پاک دلہن کو اپنے ہاتھوں سے سجایا تھا اس لئے انہوں نے پاک دلہن کو اپنے شانہ کے ساتھ لگایا ہوا تھا، انہوں نے آ کر شہزادی عالمین کو تخت عروسی پر پاک سرتاج کے ساتھ آراستہ کرسی پر بٹھایا، یہاں آ کر حکم فرمایا کہ سب مستورات صلوات پڑھیں ہم اپنی بہو کا گھونگھٹ اُٹھانا چاہتی ہیں، سب نے صلوات نچھاور کی، حوریں ہمہ تن چشم ہوئیں، خالق نے صلوات کی برسات کی، گھونگھٹ کی رِدا اُٹھائی گئی، سب زنانِ عرب نے دیکھا کہ گھونگھٹ میں جمالِ اِلٰہی جلوہ کشا نظر آیا

☆وعلی راسها تاج من الذهب الوهاج منقوش بالفيروزه وعليها قلائد من الزمرد والياقوت

پاک سر پر ایک ایسا سنہری تاج وہاج تھا جس کے لشکارے سورج کو شرماتے تھے اس تاج کی سنہری پھول پتیوں میں فیروزے جڑے ہوئے تھے، گلوئے مبارک کے قلائد طوطیا رنگ کے زمرد اور گلابی یاقوت کے تھے، عالم ملکوت نے صلوات پڑھی، حورانِ جنت جمالِ ذاتِ اِلٰہی کا مظاہرہ دیکھ کر انگشت بدنداں تھیں

☆ فلما برزت ضربن الدفوف و القينات وانشا صلواۃ اللہ علیہا تجز بالاشعار وتذكر اتصال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بسيده مليكة العرب صلواۃ اللہ علیہا

اس وقت کنیزوں نے دف ڈھولک پر تھاپ لگائی، شہنائی کی آواز گونجی، شہنشاہ

معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک بہنؑ نے نعتیہ سہرے کے بول شروع کیئے ☆

اضحی الفخار لنا و عز شأن ...... ولقد فخرنا یا بنی العدنان

أ سیدةؑ نلت العلا بین الوری ...... و فخرت فیه جملة الثقلا ن

أعنی محمداً الذی لا مثله ...... ولد النساء فی سائر الزمان

فیه المکارم والمعالی والحیاء ...... ما ناحت الأطیار فی الأغصان

صلوا علیه وسلموا و ترحموا ...... فهو المفضل من بنی عدنان

فتطاولی فیه ملیکة واعلمی...... أن قد خصصت بصفوة الرحمن

﴿ترجمہ سہرہ پاک﴾

ساڈے فخر تے عزت دا سورج ہنڑ چمکیائے عین ڈوپہراں تے

ساڈی شان دا فلک بلند راہندائے نت کل آلِ عدناؑن دے وچ

صلوات سلام تے رحمت دی رب اِنج بارش برسائی ہے

نت عزت دی چھل تار راہندی کل وادیءِ اِخوان دے وچ

میڈے ویر دی عظمت ڈیکھ کے ہن خود پٹکے ڈھہندے عظمتاں دے

کونین دا قدتھی پست ویندائے ایندی عظمت دے میدان دے وچ

ساڈے سردار دی عالم وچ کوئی مثل نہیں بے مثل ہن اے

کہیں ماں نہیں ایسا چن پایا رب جانڑدائے کون و مکان دے وچ

ایندے خلق و محبت شان و شرف دیاں نعتاں پنچھی گاندے ہن

میڈے ویر دی عظمت آنونی نہیں کہیں قدسی دے امکان دے وچ

اے بھابھی پاک مقدر تے کرو جتنا فخر او تھوڑا ہے
تہاکوں خالق بخشائے گھر اپنا خود وحدت دے اسمان دے وچ

اس سہرے کی آواز میں بڑی پھوپھی پاک نے پاک دلہن کی رونمائی کی، گھونگھٹ اُٹھایا تو عالمین میں صلوات کی گونج بلند ہوئی، خالق نے بھی فرمایا ہوگا کہ چشم بد دُور (جوڑی کو نظر نہ لگے)، سب چچاؤں نے صدقے اتارے، ویل دی، نثار نچھاور کیئے، زنانِ عرب کو ہوش نہ تھا کہ کس وقت پاک دلہن اپنی آرائش گاہ میں واپس تشریف لے گئیں، جب گیت مکمل ہوا تو دلہن پاک کو ان کے حجلہ ءِ عروسی کی طرف لے جایا گیا تاکہ دوسری جلوہ نمائی کی تیاری کی جاسکے

﴿جلوۂ ثانیہ﴾

دوستو!

پاک دلہن اپنے حجلہ ءِ عروسی میں تشریف لے گئیں یہاں پاک دلہن کے سجے ہوئے تخت کی مسند بھی تبدیل کی گئی کنیزوں نے جلدی جلدی دوسری سجی ہوئی مسند لگائی

☆خرجت علیهاسقلاط اسود مرصع بالدررو الجواهر والابریسم الاسود والاحمر والاصفر والاخضر

ملکہ اولین وآخرین کے تخت عروسی پر ایسی ابریشم کی مسند بچھائی گئی جو بیک وقت چار رنگوں کی تھی یعنی اس میں سیاہ، سرخ، زرد اور سبز رنگ روشنیاں بکھیر رہے تھے، اس مسند پر طلا کاری اور کشیدہ کاری کی ہوئی تھی، وہ مسند سفید موتیوں اور

www.jamanshah.com

گلابی رنگ کے لعل بدخشاں کے ساتھ مرصع تھی

پاک شہزادیؑ کو دوسری پھوپھی پاک آراستہ فرمانے میں مصروف تھیں، عرب کی شریف زادیاں اور رئیس زادیاں انتظار میں تھیں کہ اب دیکھیں کس انداز میں باہر تشریف لے آتی ہیں کہ اچانک دوبارہ حجلۂ عروسی کا پردہ ہٹایا گیا، سب نگاہیں دروازہ پر جمی ہوئی تھی، اب جو پاک دلہن ظاہر ہوئیں تو ان کو چھوٹی پھوپھی پاک نے انہیں اپنے کاندھے سے لگایا ہوا تھا☆

ثم اقبلن لها حتی وقفَت بین یدی رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم ضربن الدفوف

پھوپھی پاک نے آ کر پاک دلہن کو شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں بٹھایا، دوبارہ دفوں اور ڈھولک پر تھاپ لگی شہنائی کی آواز گونجی، یہاں دوبارہ رونمائی ہوئی، ارض وسما میں صلوات کی آواز گونجی، ملکہ کونینؑ صلواۃ اللہ علیہا کے رُخ سے شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی پاک نے گھونگھٹ اُٹھانے کا ارادہ کیا اور شہزادیٔ کونین صلواۃ اللہ علیہا سے فرمایا

☆وقلن یا سیده ملیکة العرب صلواۃ اللہ علیہا لقد خَصَصْتِ بشیء ما خُصَّ بهٖ احد من النساءِ فی قبائل قریش وهنیاً لك بما خَصَّكِ اللهِ من العز الشامل والشرف الكامل بقربكَ من محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پاک شہزادی! آپ کو وہ سعادت نصیب ہوئی ہے جو کائنات کی کسی مقدس مستور کو نصیب نہیں ہوئی، آپ کو مبارک ہو کہ اللہ جل جلالہ نے ہمارے لعل کی دلہن بنا کر آپ کو وہ عزت وشرف عطا فرمایا ہے جو جناب مریم و جناب آسیہ و جناب حوا و جناب سارا کو بھی نصیب نہیں ہوا، اس کے بعد سب مستورات سے فرمایا آپ

www.jamanshah.com

صلوات پڑھیں تاکہ رونمائی کی جائے، ساری مستورات اورارض وسما کی ہر چیز نے صلوات پڑھی، پاک معظّمہ بی بیؑ نے پاک بہو کے گھونگھٹ کی چادر میں ہاتھ ڈالا، اس وقت شہنشاہِ انبیاءصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دُولہا بن کر تختِ عروسی پر جلوہ کش تھے گھونگھٹ اُٹھادیا گیا

☆قد علانور رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد اشرق نوره على جميع المصابيح والشموع و على نور سيده مليكة العرب صلواۃ اللہ علیہا

اس وقت پاک دلہن کی جبین متین سےنور کی چمک ساطع ہوئی وہ سروؐرِکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی کےنورسے جاٹکرائی ،جس سے سروؐرِکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کےنورِذات اِلٰہی نے تجلی ماری، اس کے ساتھ ہی تمام قندیلوں ،شمعوں یا چراغوں کی روشنی معدوم ہوگئی اورسب چیزوں میں پاک دلہن کی جبین مبین اورسروؐرِکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک کےنورکی روشنی جگمگانے لگی ،کنیزوں اورقریش مکہ کی شریف زادیوں نے دف اورڈھولک پر تھاپ لگائی ،شہنشاہِ انبیاءصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک پھوپھیؑ نے گھونگھٹ اُٹھاتے ہوئے دف کی لے پرسہراپڑھا☆

جاء السرور مع الفرح...... ومضى النحوس مع الترح
أنوارنا قد أقبلت...... والحال فيها قد نجح
بمحمدؐ المذكور فی...... كل المفاوز والبطح
لو أن يوازن أحمد...... بالخلق كلهم رجح
و لقد بدا من فضله ...... لقريش أمر قد وضح
ثم السعود لأحمد ...... و السعد عنه ما برح
بسيدهؑ نبت الكمال ...... و بحر نائلها طفح

www.jamanshah.com

یـا حسـنهـا فـی حـلیهـا...... والـحـلـم منهـا مـا بـرح

هذا النبی محمدؐ ...... مـا فـی مـدائـحـه کلح

صـلـوا عـلـیـه لتسـعـدوا...... والـلـه عـنکـم قـد صـفـح

ترجمہ سہرا پاک

ڈکھ اپنی نحوست چا ٹر گئے سکھ گھن کے مسرت آئی ہے

ساڈے صبراں دا اج پھل مل گئے انوار دی بدلی چھائی ہے

ساڈے لعل جیہاں نہیں چن کہیں دا کوئی ساری دنیا چھان گھنے

اخلاق صفات تے ذات دے وچ اے جامع نورِ الٰہی ہے

جیندی مثل ناہی کوئی عالم وِچ ممنون ہا سارا عرب جیندا

رب او شہزادی خود چن کے چا دلہن پاک بنڑائی ہے

جیندا حسن و جمال الٰہی ہے جیندا حلم و کمال الٰہی ہے

جو بنڑ کے مجسم ابدی خوشی ساڈے لعل دے بھانگے آئی ہے

جعفرؑ اے خوشیاں نت راہون ہر پل اے خوشی رہے نت ودھدی

کونین ایں پاک دعا کیتے اپنی جھولی پھیلائی ہے

جلوۂ ثالثہ

دوستو! دوسری دفعہ کی جلوہ نمائی کے بعد ملکہ عرب وعجم معظّمہ بی بیؑ صلواۃ اللہ علیہا کو واپس حجلۂ عروسی میں لے جایا گیا، یہاں دوبارہ آرائش ہوئی، قریش مکہ ورؤسائے

www.jamanshah.com

قبائل کی جملہ مستورات انتظار میں تھیں کہ رب جانے اب پاک دلہن کون سے روپ میں ظاہر ہوتی ہیں کہ اچانک حجلہءِ عروسی کا دروازہ کھلا، سب عورتوں کی نگاہیں حجلہءِ عروسی کے دروازہ پر جم گئیں، پردہ ہٹا اور تیسری پھوپھی پاک ظاہر ہوئیں، انہوں نے پاک دلہن کو اپنے کاندھے کے ساتھ لگایا ہوا تھا، خراماں خراماں کرسی کے قریب آئیں اور یہاں آکر پاک دلہن کو بٹھایا

☆وخرجت صلواۃ اللہ علیہا فی الجلوۃ الثالثۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ثوب أصفر وعلیہا حلّی وجوھر و قد أضاء الموضع من لمعان ذلك الجوھر الذی فی وسط الاکلیل و فی آخر الاکلیل یاقوتۃ حمراء تضیء و قد أشرقت الدار من ذلك الجوھر و من نورھا و حسنھا

دوستو!

جس وقت ملیکۃ العالمین مخدومہ صلواۃ اللہ علیہا تیسری مرتبہ جلوہ نمائی کیلیئے ظاہر ہوئیں تو انہوں نے جواہرات اور موتیوں کے ساتھ سجا ہوا زرد رنگ کا دبیز ریشم کا لباس زیب تن کیا ہوا تھا، پہلے دونوں جلووں سے مختلف انداز کے طلائی زیوارات پہنے ہوئے تھے جن پر یاقوت اور زبرجد کا جڑاؤ تھا

دلہن پاک کے سر پاک پر ایک سنہری تاج سجا ہوا تھا جو کر ذب احمر (سرخ سونا) کا تھا، تاج کی کلغی کے نیچے نورانی پیشانی کے عین اوپر ایک سرخ رنگ کا خاصا بڑا بیضوی یاقوت موزوں تھا جس میں سے گلابی شعائیں نکل کر سارے ماحول کو گلابی کر رہی تھیں

☆وأقبلت [ب رۃ] صلواۃ اللہ علیہا بنت عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام وھی تشرق نوراً وجمالاً

اس وقت شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری پھوپھی پاک نے آ کر رونمائی کی رسم ادا کروائی، پھر دف پر تھاپ لگی، معظّمہ بی بیؑ نے سہرا پڑھتے ہوئے گھونگھٹ اُٹھایا اس سہرے کے الفاظ یہ ہیں☆

أخذ الشوق موثقات الفؤاد ...... وألقت السهاد بعد الرقاد
فليالى اللقاء بنور التدانى...... مشرقات خلاف طول البعاد
فزت بالفخر يا مليكةؑ اذ نلت......من المصطفىؐ عظيم الوداد
فغدا شكره على الناس فرضا......شاملا كل حاضر ثم بادى
كبرالناس والملائك جمعاً...... جبرئيل لدى السماء ينادى
فزت يا أحمدؐ بكل الامانى ...... فنحى الله عنك أهل العناد
فعليك الصلاة ما سرت العيس...... وحطت لثقلها فى البلاد

میں اس پاک سہرے کا لفظی ترجمہ کرنے کی بجائے اپنے الفاظ میں سہرا پیش کرنا چاہتا ہوں

صلوات پڑھو بہو دے رُخ توں میں پئی ہاں گھونگھٹ چیندی
ست بسم اللہ میں بھی آ کھاں ایسی ہے قسمت کیندی
بھاگ سہاگ دی چھانویں بہہ کے سکھ زندگی دے مانڑے
شفق افق دی سرخی لاوے روز بنی کوں مہندی
سکھ اولاد دے سارے ڈیکھے مانگ بھرے نت رحمت
جھولی دے وِچ گل پھل مہکن راہوے لعل کھڈیندی
پتراں دے نت شہر بدھیندے ڈیکھن سکدیاں اکھیاں

www.jamanshah.com

پتر دے پوترے چن چوڑی دے بکل اِچ راہوے پیندی
ایندے صحن اِچ نت بالاں دے راہون چیک چہاڑے
بالاں دیاں کلکاریاں دی رہے خوشبو گھر مہکیندی
جعفرؑ دے وارثؑ دے سر تے خود اے تاج سجانون
ابد تائیں خوشیاں دی بنری راہوے پیر دھویندی

جس وقت معظّمہ بی بیؑ نے سہرا پڑھا تو پورے قصر اخضر میں ایک وجد کی کیفیت طاری ہوگئی، اس سہرے کے دوران سروؐرِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے رُخ انور پر نگاہ فرمائی پاک دلہن نے اپنے سرتاج کی نگاہوں کا لمس اپنے رُخ انور پر محسوس کیا شرم کی سرخی نے جبین مبین پر شفق زاری کی ☆

فلما نظر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی ذلك ازداد فرحاً وسروراً وتشعشع نورہ کمالاً

جس وقت جناب سروؐرِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمال اِلٰہی کو متجلی دیکھا تو ان کے مسرت کے دریا میں موج پہ موج اُٹھی، رُخِ توحید نما پر مسکراہٹ اظہار پذیر ہوئی، مسکراہٹ میں دُرِ دندان ظاہر ہوئے جن میں سے پہلے کی نسبت مختلف انداز کا نور ظاہر ہوا، جس کی چمک سے نہ صرف حورانِ جنت کی آنکھیں خیرہ ہوگئیں بلکہ وہاں موجود تمام لوگوں کو اپنی اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھنا پڑے

جلوۂ رابعہ

دوستو!

شاہی محل کا صحن عرب کے رؤسا و اشراف کی عورتوں سے بھرا ہوا ہے، ہر غریب امیر عورت اپنے آپ کو سجانے اور نمائش و آرائش پر پوری توانائیاں سرف کر کے آئی ہوئی ہے، ہر عورت زیورات، فاخرہ ملبوسات اور رنگ برنگی پوشاکیں پہن کر آئی ہوئی ہے، انہیں احساس ہے کہ انہوں نے جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے جلوات کی تقریب میں جانا ہے اور وہاں ہر مرتبہ پاک دلہن نے نئے انداز کے عروسی جوڑے اور نئے نئے طلائی و نقرئی زیورات سے اپنے جلوات سے حاضرین کو سرفراز فرمانا ہے، ان سب امیرزادیوں کی نگاہیں حجلہءِ عروسی کے دروازہ پر جمی ہوئی ہیں کہ اب چوتھی مرتبہ پاک دلہن کون سے روپ میں ظہور فرماتی ہیں؟ ادھر حجلہءِ عروسی کا پردہ اُٹھا، عورتوں کی نبضیں مدھم ہوئیں، سانس سینے میں جامد ہوئے، آنکھیں جھپکنا بھول گئیں

☆وخرجت صلواۃ اللہ علیہا فی الجلوۃ الرابعۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلیھا من الثیاب الازرق والحلل والجواھر والذھب ما یحیر قلوب الناظرین

جس وقت پردہ اُٹھا تو جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا اپنے سرتاج و معراج کو دیدار کرانے کیلئے چوتھی مرتبہ برآمد ہوئیں، اس مرتبہ انہوں نے نیلے رنگ کی پوشاک زیب تن فرمائی ہوئی تھی اور گھونگھٹ کی ردا بھی نیلے رنگ کی تھی، سنہری زیورات جن میں جواہرات جڑے ہوئے تھے ایسے کھل رہے تھے کہ دیکھنے والوں

کے حیرت سے آنکھیں اور منہ کھلے کے کھلے رہ گئے

☆وبین یدیھا سیدہ ب رۃ صلواۃ اللہ علیہا بنت عبدالمطلب علیہ الصلواۃ والسلام...... وھی تنشد وتذکر اتصال سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا بمحمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ان کو شہنشاہ معظمؐ کی پھوپھی پاک صلواۃ اللہ علیہا نے شانہ کے ساتھ لگایا ہوا تھا اور خود سہرا پڑھ رہی تھیں جس کے الفاظ یہ ہیں☆

حسبك هذا الشرف العالی ...... و دمت فی عز و اقبال

حزت فنونا من خیار النساء ...... و نیل قدر مشرف عالی

مسرتوں کی جوان پریاں بھڑاس دل کی نکال ڈالیں
خدا کے انوار سارے عالم کو رنگ ڈالیں اُجال ڈالیں
کوئی یہ حوروں سے جا کے کہہ دے کوئی نبیوں کو یہ بتائے
سگائی ہے میرے لاڈلے کی وہ سارے آ کر دھمال ڈالیں

جلوۂ خامسہ

دوستو!

چوتھا جلوہ دکھانے کے بعد جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا اپنی آرائش گاہ میں تشریف لے گئیں، ایک ایک جلوہ پر کائنات متحیر ہوتی رہی، سب عورتیں اس انتظار میں تھیں کہ پانچواں جلوہ کس انداز میں دکھایا جاتا ہے کہ پھر پانچویں مرتبہ حجلہءِ عروسی کا پردہ اُٹھا

☆ثم أقبلت فی الجلوة الخامسة فی ثیاب اخضر من الوشی الممسوح بالقضبان

مرصع بفنون من الجواهر و بین یدیها (آ م ن ۃ) صلواۃ اللہ علیہا و ھی تقول صلوا علی خیر الوریٰ

پانچویں مرتبہ پردہ اُٹھا جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا اپنے سرتاج کو پانچویں انداز میں جلوہ دکھانے کیلئے ظاہر ہوئیں، اس مرتبہ سبز رنگ کی بھاری ریشمی پوشاک تھی، جو سونے کے تاروں اور ریشم کے ساتھ بنی ہوئی تھی، اس پر سرخ جواہرات جڑے ہوئے تھے جن کی چکا چوند سے حورانِ جنت کی پیشانی کے تاج شرمارہے تھے

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے آگے شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک اور پھوپھی پاک تھیں جو سہرا سرائی فرمارہی تھی۔ جس کے الفاظ یہ ہیں☆

یا ھذہ أبشری ما مثلہ بشر ...... کالبدر یخطر فی أثوابہ الخضر

شمس الضحیٰ فی مقاصیر رقیہ ...... فیھا عروس فما فی عودھا خور

فھی العروس التی سادت بطلعتھا ...... کل العباد و فیھا العطر و الأثر

سبحان خالقھا من لؤ لؤ نظر ...... تفوق فی حسنھا بالبدو و الحضر

بالشکر للہ شکرا دائما أبدا ...... تزداد من فضلہ و اللہ مقتدر

لاحت بحضرتھا فی الروض لیس لھا......الا الحلی علی اکنا فھا السرر

ھی العروس التی سادت بطلعتھا...... فلیس یشبھھا شمس ولا قمر

(الانوار)

سہرہ پاک

تمام خوشیوں کے سرخ کندن سے ان کے ڈھالے گئے ہیں زیور
حبیب خالق کے نورِ حق سے سبھی اُجالے گئے ہیں زیور
سعادتوں کے لطیف موتی فضیلتوں کے درخشاں گوہر
خدا کے دُرجِ ازل سے دلہن کے سب سنبھالے گئے ہیں زیور
یہ عام زیور نہیں ہیں بلکہ یہ راز سب کو ہیں ہم بتاتے
خزانہ ہائے صفاتِ وحدت سے یہ نکالے گئے ہیں زیور

جلوۂ سادسہ

دوستو!

ہر جلوہ پہلے جلوے سے بہت زیادہ منفرد، زیادہ دلکش اور بھرپور تھا، بلکہ کوئی آنکھ یہ فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی کہ کون سا جلوہ زیادہ دلکش اور دلنشیں ہے

جس وقت پانچویں مرتبہ جلوہ آرائی ہوئی اس کے بعد دلہن پاک اپنی آرائش گاہ میں تشریف لے گئیں، کنیزوں نے جلدی جلدی مسند بدلی، تخت کی چادر بدلی اور ساری آرائش تبدیل کی، جس وقت ہر چیز دوبارہ ایک نئے انداز سے سج گئی تو قصر اخضر کے حجلہءِ عروسی کے سجے ہوئے دروازہ کا پردہ اُٹھا، سب کی نگاہیں دروازہ پر جمی ہوئی تھیں، انہوں نے دیکھا کہ جناب سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک دوسری پھوپھی پاک صلواۃ اللہ علیہا نے پاک دلہن کو اپنے شانہ کے ساتھ لگایا ہوا تھا

www.jamanshah.com

☆خرجت فی الجلوة السادسة علی رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ثیاب من الحریر الاحمر مرصع بالذهب منظوم بالیاقوت الملون و بین یدیها (ب ی ض اء) صلواۃ اللہ علیہا بنت عبدالمطلب علیہ السلام............(الانوار)

پاک دلہن نے سرخ ریشم کا عروسی جوڑا پہنا ہوا تھا جس پر سونے کی تاروں کی کڑھائی تھی، اور اس کشیدہ کاری کے پھولوں کے برگوں میں مختلف رنگ کے یاقوت اور جواہرات جڑے ہوئے تھے، یعنی یاقوتِ احمر، یاقوتِ ارزق، یاقوتِ اصغر، یاقوتِ ابیض، اور یاقوتِ اخضر سے مرصع پوشاک تھی

پاک دلہن کے آگے آگے پاک پھوپھی تھیں جن کا نام پاک سیدہ (ب ی ض ا) صلواۃ اللہ علیہا تھا، انہوں نے حجلہ ءِ عروسی سے نکلتے ہوئے نعتیہ سہرا شروع کیا، کنیزوں نے دف پر تھاپ لگائی، سازوں کی تاروں کی جھنکار سے ملکوت کی روحوں کے تار جھنک اُٹھے، اور شہنائی کی گونج سے عرش کی فضا سرور میں مست ہوئی۔

سہرے کے الفاظ یہ تھے

جنحت الیك مطیة الأمال　　وجـررت فیـه فـواضل الأذیـال
وبلغت مكرمة تطاول فرعها　　زادت عـلـى الهضبات و الأجبال
ولقد حییت بسید ما مثله　　فیمـا مضى من سـالف الأمثـال

﴿سہرا پاک﴾

آج ہمارے دل کی ساری امیدیں بر آئی ہیں
خوشیوں کی باراتیں سج کر آج میرے گھر آئی ہیں
شان و شرف کے سارے رُتبے سجدہ ریزیاں کرتے ہیں

www.jamanshah.com

بن کر دلہن رحمت کل کی ازلی مظہر آئی ہیں
وجد میں ہیں جنت کی حوریں عرش پہ خالق جھوم رہا ہے
اس کے صفاتِ ازل کے گہنوں سے سج بن کر آئی ہیں
نظر اُتارے روحِ دو عالم واری جائے رحمت ازلی
جعفرؑ رب کی صفتیں دیکھنے روئے منور آئی ہیں

پاک دلہن کو آ کر تخت پر اپنے سرتاج کے ساتھ بٹھا دیا گیا، پیاروں نے ودھائیاں دیں، حوروں نے آ کر صدقے اتارے، قدسیوں نے ویلیں دیں خالق نے صلوات نچھاور کی، تھوڑی دیر بعد پاک دلہن کو واپس حجلہ عروسی میں لایا گیا، جہاں پھر مسند بدلی گئی، دوبارہ ہر چیز نئے انداز سے سجائی گئی

جلوۂ سابعہ

عرب کی شادیوں کا یہ دستور تھا کہ دلہن کی سب سے اہم جلوہ نمائی ہمیشہ ساتویں مرتبہ والی ہوتی تھی، اس لئے قصر اخضر میں موجود ہر فرد اسی کا منتظر تھا
ویسے تو ہر جلوہ نمائی پہلی سے بہت زیادہ منفرد تھی مگر ہر کسی کے دل میں یہ جستجو اور سسپنس (Suspence) تھا کہ پتہ نہیں ساتویں مرتبہ والی جلوہ نمائی کیسی ہوگی؟
جس وقت پاک دلہن چھٹی مرتبہ جلوہ نمائی کے بعد اپنے قصر اخضر کے حجلہءِ عروسی میں تشریف لے گئیں تو جناب میسرہ کی زوجہ نے کنیزوں کو حکم دیا کہ تم جلدی جلدی مسند بدلو، اس مرتبہ تخت عروسی پر جو مسند لگائی گئی وہ کوئی زمینی مسند نہیں تھی بلکہ

نورانی مسند تھی، جس کا رنگ سفید تھا اور اس پر سب جواہرات بھی سفید تھے، مگر ان میں سے سات رنگوں کی نوری کرنیں نکل رہی تھیں

جس کسی کی نگاہیں مسند کے موتیوں پر جمتی تھیں تو پھر ہٹنے کا نام نہ لیتیں

سارے عرب کی امیر زادیوں، شرفا زادیوں اور رئیس زادیوں کی نگاہیں حجلہ ءِ عروسی کے دروازہ پر لٹکائے ہوئے دل آویز پردے پر لگی ہوئی تھیں کہ کس وقت یہ ہٹتا ہے اور پاک دلہن ظاہر ہوتی ہیں، جیسے جیسے دیر ہوتی گئی سب عورتوں کے دلوں کی دھڑکنیں تیز ہوتی گئیں یعنی سسپنس بڑھتا گیا...... کافی دیر بعد حجلہ ءِ عروسی کا پردہ آہستہ آہستہ ہٹا اور سب سے پہلے پاک دُولہا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پالنے والی والدہ پاک یعنی امیر کائنات علیہ الصلواۃ والسلام کی والدہ ماجدہ صلواۃ اللہ علیہا ظاہر ہوئیں کیونکہ آخری مرتبہ انہوں نے اپنی پاک بہو کو سجانے کی حسرت پوری فرمانا تھی

جس وقت معظّمہ ءِ دوراں صلواۃ اللہ علیہا ظاہر ہوئیں تو سارے مجمع نسواں نے سانس روک کر دروازے پر نظر جمائی، انہوں نے دیکھا کہ ان کے ساتھ پاک دلہن ظاہر ہوئیں

☆ثم أقبلت صلواۃ اللہ علیہا فی الجلوۃ السابعۃ فی ثیاب من الحریر الابیض مثل بالذھب مرصع بالدرروالجواھر و بین یدیھا سیدہ (ف ا ط م ہ) بنت اسد أم الامام علیؑ ابن ابی طالب علیہاالسلام و ھی تقول أفلح من یصلی علیٰ الرسول و آلہ

ساتویں مرتبہ اپنے سرتاج ومعراج صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جلوہ آرائی فرمانے کیلئے پاک دلہن صلواۃ اللہ علیہا ظاہر ہوئیں تو انہوں نے سفید ریشمی نورارنی عروسی لباس زیب تن فرمایا ہوا تھا جو زرتار کڑھائی کی وجہ سے کافی بھاری اور دبیز تھا۔ وہ عروسی

جوڑا دُرہائے عدن، جواہراتِ فردوس، یاقوتِ ارم، الماسانِ نعیم اور زمردانِ خلد کے ساتھ مرصع تھا، اس عروسی جوڑے کے ایک ایک موتی سے نور کی شعائیں نکل نکل کر پاک دُولہا کے رُخِ روشن کا طواف کر رہی تھیں، حوران جنت انگشت بدنداں تھیں، انبیاء و رسل علیہم السلام مبہوت تھے، فرشتے سر بہ سجود تھے، خالق اپنے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دلہن کے قدم قدم پر صلوات کی ویلیں نچھاور کر رہا تھا

شہنشاہ معظم امیر کائنات علیہ الصلواۃ والسلام کی والدہ ماجدہ صلواۃ اللہ علیہا نے اپنی پاک بہو کو اپنے کاندھے سے لگایا ہوا تھا، ہر ماں کی روز اول سے یہ حسرت ہوتی ہے کہ اپنے لعل کی دلہن کو کاندھے سے لگا کر سب کے سامنے لے آئیں، معظّمہءِ دوراں یعنی امیر کائنات علیہ الصلواۃ والسلام کی والدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا دلہن کو ساتھ لے کر تخت کی طرف روانہ ہوئیں، یہاں آکر انہوں نے پاک دلہن کو آراستہ عاج و آبنوس کی سنہری کرسی پر بٹھایا، شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پالنے والی والدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا نے سب موجودگان کو حکم فرمایا کہ سب صلوات پڑھیں تاکہ رُونمائی کی جائے

کائنات میں صلواۃ کی گونج پیدا ہوئی، جمادات و نباتات و حیوانات و عالم ملکوت و کروبیاں نے اللہ جل جلالہ سمیت صلوات نچھاور کی، سیدہ اُم امیر المومنین علیہ الصلواۃ والسلام نے پاک بہو صلواۃ اللہ علیہا کے رُخ سے گھونگھٹ ہٹایا، پاک دلہن کے روئے انور کے نورِ متجمل نے جا کر عرش اِلٰہی کو روشن کر کے سروَرِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جبین مبین کے نورِ توحید نما کو سلام کیا، اس وقت سروَرِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہونٹوں کی مسکراہٹ سے دُرِ دندانِ مبارک ظاہر ہوئے جن کی روشنی سے عالمین منور ہوئے۔

پاک دلہن کی پیشانی پر ایک نرالے انداز کا تاج آراستہ تھا جس پر انوارِ الٰہی سے منور جواہرات جڑے ہوئے تھے، جس کے ایک ایک یاقوت و زمرد کی چمک کوہ طور کو دعوتِ نظر دے رہی تھی، پاک دلہن صلواۃ اللہ علیہا سر پاک سے لے کر نعلین مبارک تک زیورات سے آراستہ تھیں، کرسی کے عین پیچھے شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہن آ کھڑی ہوئیں، ان کے ہاتھوں میں ایک سنہری طشت تھا جس پر ایک سرخ رنگ کا رومال تھا۔

رونمائی کرنے بعد سیدہ اُم امیر المومنین صلواۃ اللہ علیہا نے پاک دلہن صلواۃ اللہ علیہا سے فرمایا کہ اب آخری رسم آپ نے خود ادا کرنا ہے، پاک دلہن صلواۃ اللہ علیہا اپنی کرسی سے اُٹھیں اور اپنے سرتاج کے سامنے آ کھڑی ہوئیں، شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دُولہا بن کر کرسی نشین تھے، ہاتھ میں آبنوس کا عصا تھا، اس وقت پاک دلہن صلواۃ اللہ علیہا نے اپنا ہاتھ دراز فرمایا، پاک دُولہا کی بہن نے طشت آگے بڑھایا، دلہن پاک نے سرخ ریشمی رومال طشت سے ہٹایا، ساری مخلوق نے دیکھا کہ اس طشت میں ایک سنہری آراستہ تاج تھا، پاک دلہن نے کیا کیا؟

☆أخذت التاج الذهب و وضعت علی راس النبیؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم آتوا بالدفوف وهن يضربن

پاک دلہن صلواۃ اللہ علیہا نے اپنے ہاتھوں سے طشت میں سے سنہری تاج اُٹھایا اور اپنے سرتاج صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر اقدس پر اپنے ہاتھوں سے موزوں فرمایا۔ اس تاجپوشی پر کنیزوں نے فوراً دفوں پر تھاپ لگائی اور شہنائی او پر والے سر میں بجنے لگی، اس وقت آسمان سے آواز آئی

☆السلام علیك یا صاحب التاج و الهِراوة

اے خوبصورت تاج اور عصا والا میرا پاک حبیبؐ ہمیشہ ہمیشہ سلامت رہو

بحار الانوار کی روایت میں ہے کہ پاک دلہن صلواۃ اللہ علیہا نے اپنے پاک سر سے تاج اُٹھایا اور اپنے سرتاج کے پاک سر پر اپنے ہاتھوں سے موزوں فرمایا، اس کے بعد دفوں پر تھاپ لگی ......(بحار الانوار، ملیکۃ العرب)

جس وقت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاجپوشی ہوئی شہنائی کی گونج اُٹھی، کنیزوں نے دفوں پر تھاپ لگائی اور پالنے والی والدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا نے سہرا شروع کیا کائنات جھوم اُٹھی، حبیب رب دوسرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی والدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا کا سہرا سن کر مسکرا رہے تھے، اس سہرے کے الفاظ یہ تھے☆

لقد علوت سیدةؑ فی ذوی الشرف...... حتی ارتقیت من العلیا مراقیها

بالسید الطاهر المبعوث فی صحف...... الرهبان لا شك و الأنباء تنبیها

میں اس سہرے کا ترجمہ کرنے کی بجائے ان کی ترجمانی کرتے ہوئے عرض کروں گا کہ پاک معظّمہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا فرما رہی تھی

﴿سہرہ پاک﴾

سب صلوات کی جوت جگا کر میری بہو کو دیکھیں
سب تقدیس کے دیپ جلا کر میری بہو کو دیکھیں
آسیہ مریم سارا حوا اور جنت کی حوریں
آنکھوں میں سجدوں کو بسا کر میری بہو کو دیکھیں
میری گود کا پالا بیٹھا سر پر باندھ کے سہرا

www.jamanshah.com

کل خوشیوں سے کہہ دو آ کر میری بہو کو دیکھیں
گھونگھٹ میں ہے طور کا جلوہ ہوش اُڑیں گے سب کے
اپنے دلوں پر ہاتھ جما کر میری بہو کو دیکھیں
خالق کی بھرپور تجلی ہے ماتھے کا جھومر
کر لیں تسلی ، گھونگھٹا اُٹھا کر میری بہو کو دیکھیں
بارہ لعل ولایت کبریٰ کی ہے گلے میں مالا
رب سے کہہ دیں فرش پہ آ کر میری بہو کو دیکھیں
جعفرؑ سارے دیں یہ دعائیں ان کی ہوں ابدی خوشیاں
سارے دعائیں دل میں سجا کر میری بہو کو دیکھیں

گریز

یہ مکہ مکرمہ کی ایک امیر الامراء پاک شہزادی کی شادی ہے، عرب کے دستور کے مطابق پاک دلہن نے سات مرتبہ جلواہ آرائی کی، مگر ہمارے سامنے کربلا کی ایک شادی ہے، یہاں بھی چند لمحوں کی دلہن نے سات مرتبہ مختلف انداز کے ساتھ جلوہ آرائی تو فرمائی، مگران دونوں شہزادیوں کی جلوہ آرائی میں بہت فرق ہے

پہلی مرتبہ جب پاک دُولہا اپنے خیمہ عروسی میں آیا تو پاک پردہ داران کے سامنے یہ رسم اس رنگ میں ادا ہوئی کہ جناب غازیؑ پاک علیہ الصلواۃ والسلام نے جناب امیر قاسم علیہ الصلواۃ والسلام کو آ کر مسند پر بٹھایا، امام مظلوم علیہ الصلواۃ والسلام نے دریافت فرمایا

کہ کیا میری بیٹی کو دلہن بنایا جا چکا ہے یا نہیں؟ جناب معظّمہ عالیہ پاک صلواۃ اللہ علیہا نے عرض کیا آپ کا انتظار ہے، یہ سنتے ہی امام مظلوم علیہ الصلواۃ والسلام پاک دلہن کیلئے سجائے گئے خیمۂ عروسی میں تشریف لے گئے اور اپنی پاک دختر کو وہیں یاد فرمایا، جس وقت وہ دلہن کے روپ میں تشریف لے آئیں، امام مظلوم علیہ الصلواۃ والسلام نے پاک دختر کو بنری بنا ہوا دیکھا تو آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے، پیشانی پر بوسہ دے کر فرمایا میری لائق بیٹی! تمہارے بابا کی مجبوریاں ہیں ورنہ ان دکھوں میں آپ کو اس انداز میں دلہن کبھی نہ بناتا، یہ فرما کر پاک شہزادیؑ کا ہاتھ پکڑا، جیسے دلہن کو سہارا دیا جاتا ہے اسی طرح سہارا دے کر خیام سے باہر لے آئے، سب مستورات استقبال کیلئے اُٹھیں، امام مظلوم علیہ الصلواۃ والسلام نے پاک دلہن کو جناب امیر قاسم علیہ الصلواۃ والسلام کی مسند کے ساتھ بٹھایا

دوسری مرتبہ یہ جلوہ آرائی اس وقت ہوئی جس وقت پاک دُولہا جہاد و نصرت امام زمانہ کیلئے تیار ہو کر آخری وداع کیلئے پاک بنریؑ کے خیمۂ اطہر میں تشریف لے آئے، جونہی پاک بنریؑ نے اپنے سرتاج کو اپنے سامنے موجود پایا تو حیران ہوگئیں، پاک بنرے نے فوراً فرمایا ہم آپ سے ملنے آئے ہیں، بنری پاک کے منہ سے بیساختہ یہ فقرہ نکلا کہ ''خالق کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ شہادت سے پہلے مجھے سرتاج کی زیارت تو ہوئی ہے'' یہ وداع بھی کتنا عجیب تھا یہ فقرہ ادا کرنے کے بعد پاک بنریؑ اور پاک بنراؑ دونوں خاموش تھے کہنا تو بہت کچھ چاہتے تھے مگر حالات یہ تھی کہ

www.jamanshah.com

ہے نازک دل ارمان لکھاں پئے سئے سئے درد مچلدن
نہیں لفظ نکلدے ہونٹاں توں پئے اکھیوں نیر نکلدن
ہن لب خاموش مگر دل وِچ پئے درد دے بھانبھڑ بلدن
خاموشی نال پئے دامن وچ اج ہجر دے آنسو ڈھلدن

یہ آخری وداع کتنا عجیب تھا، بنری پاک کا ہاتھ پاک بنرے کے ہاتھ میں تھا دونوں خاموش تھے، تمام باتیں آنکھوں سے بہنے والے آنسو کر رہے تھے، بنری پاک کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے، انہوں نے ابھی کوئی کلام نہیں فرمایا تھا اچانک خیمہ کے دروازہ کے باہر سے دشمنوں کی آواز آئی، اے شہنشاہ کربلا علیہ الصلواۃ والسلام اگر آپ کا کوئی جوان باقی ہے تو بھیجیں، جس وقت پاک شہزادے نے یہ آواز سنی تو بنری پاک کا ہاتھ چھوڑ کر خیمہ سے باہر جانے کا ارادہ کیا، پاک بنریؑ نے پاک بنرے کے دامن کو پکڑ لیا اور عرض کیا اے میرے سرتاج! اب کدھر جاتے ہیں؟ پاک شہزادی نے ان کی آستین پکڑ کر عرض کیا آپ ہمیں کچھ بتائے بغیر کدھر جانا چاہتے ہیں؟ پاک بنرے نے فرمایا میرا دامن چھوڑ دیں اب شادی اس دن ہوں گی جب حسنؑ کا لعل عجل اللہ فرجہٗ الشریف تشریف لے آئیں گے، تمام عزیز و اقارب آئیں گے، دلہن پاک نے گریہ کرنا شروع کیا، ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے، رو کر عرض کیا آپ فرماتے ہیں ہماری خوشیاں آخری زمانہ میں ہوں گی، یہ اس دن ہوں گی جب اس گھر پاک کے پاک منتقم عجل اللہ فرجہٗ الشریف تشریف لے آئیں گے، مگر آپ جانے سے پہلے یہ تو بتاتے جائیں کہ ہم نے یہ آنے والے

دن کیسے گذارنا ہیں؟

کیڑھے منہ دے نال میں ہنڑ آ کھاں ونجوڑ میدان وچالے
میکوں کلہا چھوڑ کے بے شک ونج میڈی زندگی دا بھائیوالے
میکوں ڈس تاں سہی ڈینہ زندگی دے کیویں کٹنن حسنؑ دا لعلے
میں کربل رہاں یا شام ونجاں تہاڈی بیوہ ما دے نالے

جس وقت پاک دلہن نے یہ سوال کیا تو پاک شہزدے نے تسلی آمیز لہجے میں فرمایا

نہ فکر کراہے پردیاں دی خود حافظ ذات خدا ہے
ساڈی والدہ پاک دے نال چا کل ڈینہ زندگی دے گزراہے
نونہہ پتر دا درد ہونداۓ بہوں اوکھا ہر صورت دل پرچاہے
بنڑ قاسمؑ شام دیاں راہاں وِچ تساں آپ خیال رکھاہے

پاک دولہا نے بنری پاک کو وصیت فرمائی کہ ہماری ضعیف والدہ پاک کا قدم قدم پر خیال رکھنا، انہیں ہر لمحہ تسلی دینا اور کوشش کرنا کہ وہ زیادہ دکھی نہ ہونے پائیں...... اس وقت پاک دلہن کے ضبط کے تمام بندھن ٹوٹ گئے اور وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگیں، جس وقت گریہ کچھ کم ہوا تو بہت دکھے دل کے ساتھ پاک بنریؑ نے ایک بین کیا

روکر عرض کرتی ہیں پاک سرتاج جب ہم واپس وطن جائیں گے تو سب پیارے

ہم سے پوچھیں گے کہ کیا آپ کی شادی ہوئی تھی؟ خوشیوں کی رسمیں ادا ہوئیں تھیں؟ تمہارے پاس سہاگ کی کوئی نشانی بھی ہے یا کوئی نہیں؟ اس وقت ہم کیا جواب دیں گے؟ ہم ان کو اپنے سہاگ کی کیا نشانی دکھائیں گے؟

اگر مناسب سمجھیں تو ہمیں اپنے سہاگ کی کوئی نشانی کوئی علامت عطا فرمائیں جو ہم کردگار وفا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اماں پاک کو دکھا سکیں، شہزادہ علیؑ اکبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک بہن کو دکھا سکیں، جب پاک شہزادے نے پاک بنڑی کی بات سنی تو فوراً اپنی آستین کو چاک کیا، آستین کا وہ ٹکڑا پاک بنڑی کو دے کر فرمایا کہ اپنے سہاگ کی یہی نشانی محفوظ رکھنا، پاک بنڑیؑ نے عرض کیا کہ اے مولا حسنؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیارا شہزادہ! دعا فرمائیں کہ شام کے رذیل لوگ بیشک میرا سارا جہیز لوٹ کر لے جائیں مگر آستین کا یہ ٹکڑا محفوظ رہے کیونکہ میرے سہاگ کی یہی ایک نشانی ہے

تیسری مرتبہ پاک بنڑی صلوٰۃ اللہ علیہا نے اس وقت جلوہ آرائی فرمائی کہ جس وقت پاک بنڑے کی لاش خیام میں آئی، امام مظلوم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پاک ہمشیرہ سے فرمایا کہ سب مستورات بنڑے کی لاش پر آئی ہیں مگر جو وارث متام ہے اس لاش کی اصل وارث ہے وہ ابھی تک کیوں نہیں آئی؟ کچھ مستورات جا کر پاک بنڑیؑ کو بنڑے کی لاش پر لے آئیں کیونکہ بنڑے کی لاش پر رونے کا پہلا حق اسی کا ہے

جس وقت امام مظلوم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ ارشاد فرمایا تو مستوراتؑ میں ایک کہرام برپا ہوا کیونکہ کسی کیلئے بھی یہ آسان بات نہیں تھی کہ چند لمحوں کی دلہن کو بیوگی کے عالم میں بنڑے کی لاش پر لے آئیں

جناب امیر قاؑسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک بہنیں پاک بنڑیؑ کے خیمہ کی طرف روانہ

ہوئیں، انہوں نے پاک بنری کے خیمہ میں آ کر دیکھا، پاک بنریؑ خیمہ میں سر جھکا کر آہستہ آہستہ رو رہی تھیں، بنرے پاک کی دونوں بہنوں نے آ کر بنری پاک کو گلے لگایا اور عرض کیا آپ کا سرتاج ایک لحظہ کا مہمان ہے، اس کے بعد پھر قیامت تک اپنے سرتاج کی زیارت نہ کرسکو گی، اب وقت ہے کہ آ کر سرتاج کا آخری دیدار کرلیں۔ یہ سن کر پاک بنریؑ اُٹھیں، ادھر سب پردہ داران کی نگاہیں پاک بنریؑ کے خیمہ کی طرف لگی ہوئی تھیں، پاک دلہن کو آتے ہوئے دیکھا تو تمام مستورات بنری پاک کو پرسہ دینے کیلئے اُٹھیں، دستور ہے کہ صاحب متام کو پرسہ دینے والے گلے میں باہیں ڈال کر بین کرتے ہیں، اس دستور کے مطابق پاک مستورات نے باری باری بنری پاک کو گلے لگایا، جس وقت پاک بنرے کی بہنوں نے آ کر بیوہ بھاوج کو گلے لگایا تو رو کر بین کیا

ہے واہ قسمت تیڈیاں بھینیں دی ہن روندیاں درد ستائیاں
تیڈیاں بھینیں گھن کے بنری کوں تیڈی لاش اُتے ہن آئیاں
بنیؑ مہندیاں سامنے بھینیںؑ دے ہن ہنجواں نال لہائیاں
اینکوں کیں پاسے اساں گھن ونجائے ہنی پچھدیاں امڑی جائیاں

اس کے بعد بھی تین مرتبہ پاک بنریؑ اپنے دُولہا شہزادہ امیر قاسمؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے تشریف لے آئیں، پہلی مرتبہ بارہ محرم کی ڈھلتی رات کو جس وقت قافلہ کربلا سے کوفہ روانہ ہوا اور آخری مرتبہ جس وقت یہ قافلہ پاک شام سے واپس کربلا پہنچا

www.jamanshah.com

لیکن میں اپنے سامعین سے معذرت کروں گا کہ ان کی تفصیل میں اتنا دکھ ہے جو نہ تو آپ سن سکتے ہیں اور نہ ہی میں بیان کر سکتا ہوں اور نہ ہی دامن وقت میں اتنی گنجائش ہے

اب تمام مومنین اور تمام ماتم دار مل کر دعا کریں کہ اللہ کرے اس پاک بنڑیؑ کو ابدی خوشیاں اور ابدی بخت و سہاگ نصیب ہو، پاک حسنؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لخت جگر عجل اللہ فرجہٗ الشریف ان کے پاک دل سے غموں کے سارے داغ خوشیوں اور بے انتہا مسرتوں کے ساتھ ہمیشہ کیلئے مٹا دیں

ہنڑ سہرے پاوے او بنڑاؔ جیندی رہی بارات ترہائی
جیندی مہندی پھپھیاں رو رو کے ہئی ہنجواں نال بنڑائی
او سکھ دی سیج سدا مانڑے جیں پل ناہی سیج ہنڈھائی
جیندی بنڑیؑ ہئی اجاں لانواں وِچ جڈاں لاش بنے تے آئی

﴿ آمین یا رب العالمین ﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّل فَرَجھُم بِقَائِمِھِمْ عَجَلَ اللّٰہُ فَرَجَہٗ الشریف وَ صَلَوَاتُ اللّٰہُ عَلَیہِ وَ عَلیٰ آلِہٖ اَجمَعِین

www.jamanshah.com

هو الله المستعان الكريم
يا مولا كريم عجل الله فرجك و صلوات الله عليك و علىٰ آبائكؑ و آلكؑ و اولادكؑ واصحابك و خدامك ما دام الله تعالىٰ

گیارہویں مجلس

پاک اولاد

دوستو!

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی شادی خانہ آبادی ہوگئی، رُخصتی کے بعد سرورؐ رِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرم توحید کو زینت بخشی، یہاں آنے کے بعد سید العرب علیہ الصلواۃ والسلام نے شہنشاہِ معظم رسول اکرمؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادی خانہ آبادی کی خوشی کا اختتام نہیں فرمایا بلکہ شادی کی دعوتوں کا مسلسل قیام رکھا اور ہر روز ایک دعوت ولیمہ ہوتی تھی، کتاب ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے مصنف لکھتے ہیں کہ شادی کی پر مسرت تقریب سے فارغ ہونے کے بعد سید العرب علیہ الصلواۃ والسلام نے ایک عظیم دعوت ولیمہ کا اہتمام فرمایا اور سب سردارانِ مکہ کو بڑی پر تکلف دعوت دی

شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا سب آنے والوں کا دروازہ پر استقبال کر رہے تھے اور خوش آمدید کہہ رہے تھے، ان کے درمیان دُولہا بن کر سرورؐ رِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی آنے والے ہر مہمان کا بہ نفسِ نفیس خیر مقدم فرما رہے تھے .... (ملیکۃ العرب)

دعوت ولیمہ کا یہ مبارک و مسعود سلسلہ تین رات اور تین دن تک جاری رہا، عرب کی تاریخ میں اس شان سے شادی کا ولیمہ قائم کرنے کی بنیاد سید العرب علیہ الصلواۃ والسلام عم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھی، اس سے پہلے ولیمہ اس قدر شاندار اور عظیم

پیمانے پر نہیں رکھا جاتا تھا، گویا رسم ولیمہ کے موجد سید العرب والعجم علیہ الصلواۃ والسلام تھے
(بحارالانوار، تاریخ خمیس)

شادی کے موقعہ پر جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے اپنے قصر اخضر میں جو دعوت ولیمہ دی تھی اس کے بعد ان کی طرف سے بھی یہ سلسلہ جاری رہا، ولیمہ کی ان دعوتوں کے منتظم اعلیٰ ان کے چچا عمرو ابن اسد تھے، ان دعوتوں کے علاوہ شادی کے بعد بڑے پیمانہ پر لنگر خانے قائم کرنے کا حکم فرمایا گیا، ساری دنیا کو عام لنگر دیا گیا، مکہ سے باہر کے جو غریب مسکین و نادار لوگ تھے یا گداگر وفقراء تھے ان کو مال و زر سے نوازا گیا، سب کو کھانے پینے کی اشیاء بلا روک ٹوک عطا ہوتی رہیں، حتیٰ کہ مکہ سے باہر کے بادیہ نشین لوگوں میں سے بھی کوئی حاجت مند ایسا باقی نہ رہ گیا جو ان کے فیض سے فیض یاب نہ ہوا ہو۔ اسلام کی ہونے والی شہزادی نے دل کھول کر بیوہ عورتوں، یتیموں غریبوں کے گھروں کو ضروریات زندگی کی چیزوں سے بھر دیا...... (ملیکۃ العرب)

عرب کے خود دار معاشرے میں ایسے شریف اور خود دار لوگوں کی کمی نہ تھی جو سوال کرنے کو موت سے بدتر سمجھتے تھے، صدقہ وخیرات کو قبول کرنا اپنی توہین سمجھتے تھے، ان غیور مفلسین اور حاجت مندوں کی طرف تحفے تحائف کے نام پر عطا و نوازشات کا ایک سلسلہ جاری فرمایا گیا تاکہ کسی قسم کا حاجت مند ان کے فیض سے محروم نہ رہ سکے، مکہ اور نواح مکہ سے لے کر مدینہ تک سب رؤسا، تجار، امیر، غریب، سب کو اس دوران نوازا گیا، مؤرخین لکھتے ہیں کہ یہ لنگر خانہ اور تحفہ تحائف کی تقسیم کا سلسلہ متواتر چھ ماہ تک جاری رہا، ان حقائق کی روشنی میں اب

www.jamanshah.com

آپ خود اندازہ کریں کہ یہ گھر کتنا امیر و رئیس تھا......(بحارالانوار کمپانی، ملیکۃ العرب)

﴿ولادت جناب شہزادہ قاؔسم علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

دوستو!

معظّمہ کونینؐ صلواۃ اللہ علیہا کی شادی خانہ آبادی ظہورِ اسلام سے چودہ سال اور کچھ ماہ پہلے ہوئی، اس مقدس شادی کے تین سال بعد جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی گود کو زینت ملی اور شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دستار کے وارث جناب شہزادہ قاؔسم پاک علیہ الصلواۃ والسلام کی اس دنیا میں آمد ہوئی

محققین اس بات پر متفق ہیں کہ شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے پہلی اولاد جناب قاؔسم پاک علیہ الصلواۃ والسلام ہیں۔ صاحب بحار نے ابن عباس کا یہ قول نقل کیا ہے

☆ اول من ولد لرسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمكة قبل النبوة القاسم علیہ الصلواۃ والسلام

(بحارالانوار جلد 22)

یعنی سرؔورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی اولاد جو ظہورِ نبوت سے پہلے مکہ میں تشریف لائے وہ جناب قاؔسم علیہ الصلواۃ والسلام ہیں، جن لوگوں نے بنات کا تصور پیش کیا انہوں نے کافی خرافات بھی لکھی ہیں لیکن انہوں نے ہمارے لئے ایک سہولت بھی فراہم کی ہے اور لکھا ہے کہ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی لے پالک بچیوں میں سب سے بڑی بیٹی (ز ی ن ب) تھی، وہ سرؔورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات طیبہ کے 30 ویں سال پیدا ہوئی، یعنی وہ بیٹی جناب قاؔسم علیہ الصلواۃ والسلام سے تقریباً دو سال چھوٹی تھی

اس پر میں پہلے بحث کر چکا ہوں یہاں صرف اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ سرؔورِ کونین صلی اللہ

www.jamanshah.com

علیہ وآلہ وسلم کی سب سے پہلی اولاد جناب قاسم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، جناب قاسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور سے دو سال بعد اور ظہور نبوت سے دس سال قبل شہنشاہ معظم امیر کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ میں خانہءِ توحید (جسے اس وقت کفارِ مکہ نے عالمی بت خانہ بنایا ہوا تھا) کو قبلہ و کعبہ بنایا اور عین وسط کعبہ میں نزول اجلال فرمایا۔ میں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور اجلال کے ضمن میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ جس وقت شہنشاہِ انبیاءصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا میں آمد ہوئی تو امیر کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ پاک نے آ کر لعل کی زیارت کی اور اپنے پاک سرتاج سید العرب والعجم جناب ابو طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عرض کیا کہ یہ لعل تو ساری کائنات سے منفرد اور حسین ہے، اس وقت انہوں نے جواب میں فرمایا تھا کہ آپ صرف 30 تیس سال انتظار کریں، آپ کی آغوش میں بھی ایسا ہی ایک لعل آئے گا جو اس نورِ اول کا جز و ثانی ہو گا

ان کی پیشین گوئی کے مطابق ٹھیک تیس سال بعد امیر کائنات فخر موجودات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کعبہ کو شرف عطا فرمایا، امیر کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دنیا میں آمد ہوئی تو ساری کائنات میں ایک جشن کا سماں تھا، میں یہ بھی عرض کر چکا ہوں کہ اس پاک خاندان کی خوشیاں ان کے اصلی وطن یعنی آسمانوں پر منائی جاتی ہیں، یہاں تو ان کا لاکھواں کروڑواں حصہ بھی خوشی نہیں کی جاتی، سید العرب والعجم جناب ابو طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں ان دس سالوں میں یہ تیسری بڑی خوشی تھی

میں عرض کر رہا تھا کہ ولی عہد رسالت شہزادہ جناب قاسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دنیا میں آمد ہوئی تو سارے گھر میں بہار کا سماں اور ہر طرف ایک جشن مسرت کا قیام تھا

﴿فضائل﴾

دوستو!

ولی عہد رسالت جناب شہزادہ قاسم علیہ الصلواۃ والسلام کے فضائل کی کوئی انتہا نہیں ہے یہاں میں ان کے فضائل میں سے ایک فضیلت بیان کرتا ہوں کہ کسی شخص نے شہنشاہ معظم امیر کائنات علیہ الصلواۃ والسلام سے شہزادہ پاک کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ ''اگر شہزادہ قاسم علیہ الصلواۃ والسلام اس دنیا میں ظاہراً زندہ رہ جاتے تو ختم نبوت کا اعلان ہی نہ ہوتا اور ان کی نسل طیب کا ہر فرد نبی ہوتا''

میں یہاں شہزادہ قاسم علیہ الصلواۃ والسلام کی شان میں ایک سرائیکی نظم عرض کرنا چاہتا ہوں

اے فرزند ختم رسلؐ روحِ عصمت رسالت دی پگ عصمتاں دی جوانی
کرم دا سمندر تے عظمت دا سورج اے نورِ الٰہی دی ازلی روانی
اے مخدومۂِ کل دا کل مان ویرن اے اکبرؑ نما پاک سرورؑ دا جانی
اے حسنینؑ دا پاک ماما تہاڈی ہے رب دے کرم تے سدا حکمرانی
تہاڈے تقدس تے عظمت دا پنچھی ہے عرشی کلس تے سدا بہہ بولیندا
شرف دے ہمالے تے تہاڈیاں عطائیں دا ڈِیوا ہے بلدا تے روشن کریندا

....

سلونی دی مالک زباں وی تہاڈے فضائل سنڑ یندیں سنڑ یندیں نہیں تھکدی

www.jamanshah.com

تہاڈیاں عظمتاں دے قصائد دے جملے دھڑا دھڑ سجیندیں سجیندیں نہیں تھکدی
تہاڈی خدا بوس رِفعت دے قصے بیاں خود کریندیں کریندیں نہیں تھکدی
تہاڈے مراتب دے پھُل پاک ہونٹاں کنوں خود کریندیں کریندیں نہیں تھکدی
اُنہاں ہا اے فرمایا جے ایں جہاں کوں ہمیشہ کیتے چا تساں زیب ڈیندے
نہ اعلان ختم نبوت دا ہوندا جاں پگ پاک بابے دی تساں بدھیندے

....

تہاڈی ثنا شان کیویں بیاں ہو ثنا دا وزن کوئی زباں چا نہیں سنگدی
ثنا دی ایں نازک پری دی کمر وی اے بھاری تیڈیاں عظمتاں چا نہیں سنگدی
خرد دی جواں شاخِ نازک تہاڈی ثنا دا اے بوجھل جہاں چا نہیں سنگدی
تے الفاظ دیاں کرچیاں دی اے دنیا تیڈی شان دا آسماں چا نہیں سنگدی
تخئیل دے پر تتلیاں توں بھی نازک اے نورِ الٰہی دی سٹ کیا پچیسن
اے عظمت دے سدرہ تے جبریل وانگوں کھڑو کے اگوں تے نہ کوئی پر مریسن

....

تیڈے نقش نعلین دا پاک پانی وی مرسل دعائیں دا کر بول پیون
تیڈے پاک قدماں دا دھوکل فرشتے عبادت دی مصری دے وِچ گھول پیون
تیڈے راہ دی گردِ سفر آ کے قدسی عبادت دے نال آ کے نت تول پیون
نبیاں دی عصمت دیاں بے عیب حوراں تیڈی پاک نعلین کوں جھول پیون
تیڈیاں عظمتاں دی کچہری دے اندر کہیں دی بھی عظمت اَلا وی نہیں سنگدی
اَلانون تاں جائے خود اَلانون دے کیتے اِرادے دی جھبڑی ہلا وی نہیں سنگدی

www.jamanshah.com

میں اے جانڑدا ہاں تہاڈے ایں گھر دے ہر ہک فرد دا مرتبہ شان ہک ہے
تہاڈے خصائص دا ہر ہک صحیفہ تے اوصاف دا پاک قرآن ہک ہے
تہاڈی ایں وحدت تے ازلی اِکائی دا جو عینی شاہد ہے رحمان ہک ہے
جنم رشتے گھندے نہیں تہاڈے گھر وِچ ہے ہک نور تے اُوندا وجدان ہک ہے
مگر شہنشاہِ نبیاں دی دستار دے پاک وارث تے ہو پگ دے وارث
جے ڈیکھے کوئی ایں حوالے دے نال اج تاں ول ہوتساں آپ کل جگ دے وارث

....

جیکوں گھر نبیؐ دا سمجھدائے زمانہ تہاڈی او ہمشیر دا پاک گھر ہے
جڈاں پگ دے وارث تساں ہو تاں ول تاں تہاڈا اے تطہیر دا پاک گھر ہے
یکے ہن تہاڈے اے ہمشیر زادے اے گھر سینؑ دے ویر دا پاک گھر ہے
تہاڈا ہے اپنا ہر ہک گھر اُنہاں دا حسنؑ دا یا شبیرؑ دا پاک گھر ہے
تساں ٹر پئے ہو گھر کنوں تھی اُباطھے اِتھوں مل گیائے موقع امت شقی کوں
اُنہاں بعد تہاڈے ہے کیا کجھ چا کیتا تے کتنا رُوایا ہے بنت نبیؐ کوں

....

تساں ہوندے جے سینؑ دے پاک سر تے تاں شاید شقی اے نہ جرأت کریندے
نہ حق غصب ہوندا نبیؐ زادیاں دا نہ منبر تے بہہ کفر ظالم اَلیندے
تساں ویر دے نال جے رَل کھڑوندے شقی اِس قدر ظلم تاں نہ وسیندے
شقی اِنج تہاڈے اے ہمشیر زادے نہ زخمی کریندے، نہ پاسہ ڈُکھیندے

www.jamanshah.com

تساں ہک نظر اپنے گھر دو تاں ڈیکھو جیڑھا حال امت شقی کر ڈِتا ہے
مزاراں وی آپس دے وِچ رل نہ سنگیاں کتھاں پاک دھی ہے کتھاں پاک ما ہے

....

تہاکوں سمجھ کے میں منصف تے عادل ہاں انصاف دا آیا بنڑ کے سوالی
تہاڈی ایں ہمشیر دیاں خوشیاں پنداں ہا جیکوں ولایا شقیاں نے خالی
ایں گھر وِچ ڈُکھاں آ کے دیرہ چا لایائے ہے جم گئی ایں ویڑھے تے ہک رات کالی
ہے بے وارثاں وانگوں گزران ہر دی اے توڑے جو ہن کل زمانے دے والی
تہاڈی ایں ہمشیر دیاں پاک دھیاں اُتے اج زمانے دا ہے ظلم جاری
مخالف دی بکواس وی اج ہے جاری تے ہے اپنیاں وی چا عزت وِساری

....

تساں بھین دے گھر دے مالک ہو آقا تے ڈُکھ بھین دا کوئی بھرا سہہ نہیں سنگدا
کرے کوئی شقی ظلم بھینیں تے آقا تاں ول دل کہیں ویر دا سہہ نہیں سنگدا
ہووے ظلم بھینیں اتے بھانجیاں تے کوئی ذی شرف اے جفا سہہ نہیں سنگدا
تے صدیاں توں ویران گھر بھین دا ہو کوئی ویر اے تاں ذرا سہہ نہیں سنگدا
میں انصاف پنداں کرو عدل آقا ہے امت نے کیوں کھڑ کے ظلم اِنج وسایا
جیڑھی سینؑ ہن سارے ویڑھے دی امڑی اُنہاں دا ہئی امت چا پاسہ ڈُکھایا

....

ہے جعفرؑ دی اتنی گذارش اے آقا ہنڑ ہمشیر دا پاک ویڑھا وساؤ
تساں اپنی ہمشیر دی آلؑ ساری کوں ازلی تے ابدی چا خوشیاں ڈِکھاؤ
چا بھیجو تساں منتقمؑ ہنڑ ایں گھر دا تے سارے مصائب دا خود مُل چا پاؤ
مصائب دا کر خاتمہ ایں جہاں توں مسرت کوں ویڑھے دی زینت بنڑاؤ
ساڈے پاک وارثؑ دا مقصد پُجاؤ تہاڈے وسن جگ تے ہمشیر زادے
پاوے تاج سر تے زمانے دا والیؑ تے ہونون ہنڑیں راج آلِ عبا دے

....

﴿وفات جناب شہزادہ قاسمؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

دوستو!

شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دستار کے وارث جناب شہزادہ قاسمؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقریباً دو سال اپنی پاک والدہ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی پاک آغوش کو زینت بخشی ، اللہ جل جلالہ نے ہر والدہ کو حکم فرمایا ہے کہ دو سال تک اپنے بچوں کو اپنا دودھ پلاؤ اور یہ دو سال بچے کیلئے والدہ کی آغوش ہی سب کچھ ہوتی ہے

اسی طرح شہزادہ قاسمؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہ دو سال اپنی والدہ ماجدہ کی آغوش کو زینت بخشی

تاریخ وسیرت کے ماہرین نے کوئی وجوہات نہیں لکھیں مگر اتنا لکھا ہے کہ دو سال پاک والدہؑ کی آغوش کو زینت دینے کے بعد جناب شہزادہ قاسمؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

رحلت فرمائی، میری نظر سے یہ بات نہیں گذری کہ شہنشاہِ انبیاءصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پاک لعل کی تجہیز و تکفین کیسے کی؟ جنازہ کیسے پڑھا؟ اس وقت ظاہراً اعلان نبوت نہیں ہوا تھا مگر نبی تو اعلانِ نبوت سے پہلے بھی اپنی شریعت پر کاربند ہوتا ہے یہ معلوم نہیں کہ کیسے غسل وکفن دیا گیا، کیسے لحد تیار ہوئی کیسے جنازہ پڑھا گیا؟ ایسی کوئی بات میری نظر سے نہیں گزری، مگر ماں سے معصوم لعل کے جدا ہونے کی جو کیفیات ہوتی ہیں ان کا اندازہ تو ہر انسان لگا سکتا ہے، اسی تناظر میں جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے پاک دل کی کیفیت اور درد کو ضرور محسوس کیا جا سکتا ہے

میں واپس اپنی بات پر آتا ہوں کہ جس وقت شہزادہ جناب قاسم علیہ الصلواۃ والسلام کا دنیا سے وصال ہوا تو جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا ہر وقت روتی رہتیں، جس ماں کی جھولی خالی ہو جائے ایک وقت اگر لعل بھول بھی جائے تو دوسرے وقت ضرور یاد آ جائے گا، جھولا دیکھے گی لعل یاد آ جائے گا، اپنی جھولی دیکھے گی لعل ضرور یاد آ جائے گا، دودھ پلانے کا وقت ہوگا لعل ضرور یاد آ جائے گا، ماں بھلانے کی لاکھ کوشش کرے مگر معصوم بچوں کو بھلانا شاید کسی بھی ماں کیلئے ممکن ہی نہیں ہے

یہی کیفیت جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی بھی تھی، دن رات آنکھوں سے آنسو جاری رہتے تھے، دو دن بعد جناب امیر کائنات علیہ الصلواۃ والسلام کی والدہ پاک اپنی پاک بہو کے گھر آئیں، ان کی جھولی میں امیر کائنات علیہ الصلواۃ والسلام تھے، انہوں نے آکر دیکھا کہ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا اپنے لخت جگر کو یاد فرما کر گریہ فرما رہی تھیں، امیر کائنات علیہ الصلواۃ والسلام کی والدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا نے آکر اپنا معصوم ان کی جھولی میں پیش کیا اور فرمایا کہ میری پاک بہو آپ ذرا اس لعل کو دیکھیں،

www.jamanshah.com

کیا یہ وہی نور نہیں ہے کہ جو پہلے آپ کی جھولی کی زینت تھا، میرا یہ چاند آج کے بعد آپ کا بیٹا ہوگا، آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگا، آپ کے سر تاج کا سہارا ہو گا، ان کا ناصر ہوگا، یہ لعل آیا تو ہمارے گھر میں ہے مگر ہے آپ کے پاک گھر کا وارث، یہ اپنی امانت سنبھال لیں

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا جیسے گریہ فرما رہی تھیں، امیر کائنات علیہ الصلواۃ والسلام کو اپنی آغوش میں لیا اور جھولی میں لعل کو مسکراتا ہوا دیکھا تو پاک معظّمہ بی بیؑ کو اپنا لعل بھول گیا، فوراً امیر کائنات علیہ الصلواۃ والسلام کو سینہ سے لگایا اور منہ چوم کر فرمایا اس کو کہتے ہیں نعم البدل کا ملنا

بعض صاحبانِ کتب نے یہ لکھا ہے کہ نعوذ باللہ سید العرب والعجم جناب ابوطالب علیہ الصلواۃ والسلام پر غربت تھی اور وہ امیر کائنات علیہ الصلواۃ والسلام کی پرورش نہ کر سکتے تھے اس لئے انہوں نے یہ لعل سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمایا تھا کہ یہ لعل ہمیں پروان چڑھا دیں۔ دوستو! جو کائنات کو پالنے والا ہو کیا اس کے پالنے کا خرچ گھر والوں کے پاس نہیں تھا؟ جو ذات فرماتے ہیں

☆ان الله معطی و انا قاسم [قسیم]

یعنی اللہ کائنات کو رزق عطا فرماتا ہے مگر تقسیم ہم کرتے ہیں، یہ تو دشمن سے فرمایا گیا تھا شیعہ عقیدہ تو یہ ہے کہ تخلیق رزق سے لے کر عطائے رزق تک سارے کام یہ خود کرتے ہیں، تقسیم کرنا فرشتوں کا کام ہے کیونکہ وہ خادم ہیں، اور امام وقت ناظم کائنات ہوتا ہے، ہم ان مصنفین کو کیا کہہ سکتے ہیں جنہوں نے یہ لکھا ہے کہ سید العرب والعجم جناب ابوطالب علیہ الصلواۃ والسلام نعوذ باللہ انتہائی غریب تھے اور کثیر

www.jamanshah.com

العیال بھی تھے، ان کی غربت کا ذکر میں اپنی پہلی مجلس میں کر چکا ہوں یہاں اعادہ نہیں کرنا چاہتا، صرف اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ امیر کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بچپن میں جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلوٰۃ اللہ علیہا کی آغوش میں صرف اس لئے سونپا گیا تھا کہ وہ اپنے لعل کی جدائی میں غمگین رہتی تھیں، ایک وجہ ایسی ہے جو میرے ذہن میں آتی ہے اور اسے کسی کتاب والے نے نہیں لکھا شاعر ہونے کے حوالے سے صنعت ''حسن تعلیل'' کے انداز میں عرض کر رہا ہوں

اصل وجہ یہ ہے کہ شریعت کہتی ہے جب کوئی مقدمہ ہو اور عدالت میں گواہ پیش ہونا ہوں تو گواہ کی آمدورفت کا خرچ اور گواہ کے خورد ونوش کی جملہ ذمہ داریاں مدعی پر عائد ہوتی ہیں، شہنشاہ معظم امیر کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے گواہ بن کر آئے تھے، ان کا سارا خرچ اصولاً بھی سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کرنا چاہیے تھا، شہنشاہِ معظم امام خامس جناب امام محمدؐ باقر علیہ الصلوٰۃ والسلام حامل علم الٰہی نے جناب جابر سے فرمایا تھا

☆قال دخل رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی ملیکة العرب صلوٰۃ اللہ علیہا حیث مات القاسم علیہ الصلوٰۃ والسلام ابنها وهی تبکی فقال لها ما یبکیكِ

جس وقت شہزادہ قاسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہوا تو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاک گھر میں تشریف لے آئے، یہاں آ کر نگاہ فرمائی تو جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلوٰۃ اللہ علیہا گریہ فرما رہی تھیں، شہنشاہِ معظم نے دریافت فرمایا آپ کیوں گریہ فرما رہی ہیں

☆فقالت درت دریرة (درد کی آخری حد) فبکیت...... (الکافی، وسائل الشیعہ، بحار)

انہوں نے جواب میں عرض کیا، معصوم بچوں کا درد ماں کیلئے انتہائی درجہ کا ہوتا

www.jamanshah.com

ہے ہمارا لعل ہم سے جدا ہوگیا ہے اس لئے گریہ نہ کریں تو اور کیا کریں؟

☆فقال یا سیدہ صلواۃ اللہ علیہا أما ترضین اذا کان یوم القیامۃ ان تجیء الی باب الجنۃ وھو قائم فیأخذ بیدک فیدخلک الجنۃ وینز لک أفضلھا

شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دلاسہ دیتے ہوئے فرمایا کیا آپ اس بات پر خوش اور راضی نہیں ہیں کہ جب آپ جنت کے دروازہ پر تشریف لے جائیں تو آپ کا یہ لعل دروازۂ جنت پر آپ کا منتظر ہو اور آپ کا استقبال کرے اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر جنت کے اعلیٰ مقام تک لے جائے، آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور یہ لعل پھر کبھی آپ سے جدا نہ ہو۔

☆وذلک لکل مومن ان اللہ عزوجل أحکم وأکرم ان یسلب المؤمن ثمرۃ فؤادہ ثم یعذبہ بعدھا ابدا......(بحارالانوار جلد 16)

اس کے بعد فرمایا ہر مومن کیلئے قانون ہے کہ اللہ جل جلالہ اپنے شایان شان نہیں سمجھتا کہ وہ کسی مومن کے جگر کا ٹکڑا یعنی اس کا لعل قبول فرمالے اور اس کے بعد کبھی اسے عذاب میں مبتلا کرے۔ یہ قانون اللہ نے بنایا ہے کہ جو معصوم دنیا سے چلے جاتے ہیں وہ روز قیامت اپنی ماؤں کے استقبال کیلئے دروازۂ جنت پر آ کھڑے ہوں گے

جہاں جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کا معصوم لعل جنت کے دروازہ پر اپنی پاک والدہ کے استقبال کیلئے آیا ہوا ہوگا وہاں ان کے ساتھ مجھے کئی اور معصوم بھی نظر آ رہے ہیں جو اپنی اپنی ماؤں کے انتظار میں ہوں گے

جناب شہزادہ قاسمؑ علیہ الصلواۃ والسلام کے ساتھ فدک کی مالک معظّمہ بی بیؑ صلواۃ اللہ علیہا کے لعل

جناب محسن علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنے ماموں کے شانہ کے ساتھ کھڑے ہوکر اپنی پاک والدہ ماجدہ صلواۃ اللہ علیہا کے انتظار میں ہوں گے، شہزادہ علیؑ اصغر علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی جنت کے دروازہ پر اپنی پاک ماں کے انتظار میں ہوں گے، میرا دل مانتا ہے کہ جب فدک کی مالک مخدومہؑ صلواۃ اللہ علیہا اپنی پاک ماں صلواۃ اللہ علیہا کے ساتھ اپنی سب بہو بیٹیوں کو ساتھ لے کر جنت کے دروازہ پر تشریف لائیں گی تو اس وقت اور بھی بہت سے معصوم اپنی اپنی ماؤں کے انتظار میں وہاں موجود ہوں گے، اس وقت جنت کا دروازہ ایک مقام عزا بن جائے گا، ہر معظّمہ بی بیؑ اپنے اپنے لعل کو اُٹھا کر محسنہءِ اسلام معظّمہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا کے پاس آ جائے گی، ان کو آ کر اپنا لختِ جگر بھی دکھائے گی اور درد بھی سنائے گی، فدک کی مالک معظّمہ بی بی محسن لعل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اُٹھا کر اپنے سینہ سے لگا کر پاک ماں سے فرمائیں گی

تہاڈی جھولی وچہ تہاڈے چن قاؐسم ڈو سال ہا وقت نبھایا
ہا قاؐسم تہاڈا خوش قسمت تساں ہا خود کھیر پلایا
میڈا محسنؑ لعل تاں درداں دا ہے او وکھرا سرمایا
جیکوں چار مہینے دے سن وچہ ہا امت شہید کرایا

میرا دل مانتا ہے کہ جس وقت معظّمہ بی بیؑ پاک والدہ کو اپنے دکھ درد سنائیں گی تو اس وقت شہزادہ علی اصغر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک مادرِ گرامی صلواۃ اللہ علیہا اپنے کمسن لعل کو اُٹھا کر محسنہؑ اسلام معظّمہ بی بیؑ صلواۃ اللہ علیہا کے سامنے آ جائیں گی اور رو کر اپنے بیٹے کو ان کی جھولی میں ڈال کر عرض کریں گی کہ یہ وہ معصوم ہے جس نے ماں کی جھولی کو

www.jamanshah.com

صرف چھ ماہ زینت دی مگر کربلا کے میدان کی بادِ سموم نے اس معصوم غنچے کو مرجھا دیا، میرا دل کہتا ہے کہ جس وقت شہزادہ علی اصغر علیہ الصلواۃ والسلام کی پاک ماں کا ہاتھ معصوم لعل آ کر پکڑے گا تو پاک معظّمہ بی بیؑ صلواۃ اللہ علیہا کو کربلا کا میدان ضرور یاد آ جائے گا، جلدی سے لعل کو اُٹھا کر سینہ سے لگا کر کبھی معصوم کی پیاس یاد کر کے ہونٹوں کو بوسے دیں گی، کبھی گلے کا زخم یاد کر کے معصوم کے گلے پر بوسے دیں گی معظّمہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا کی پاک بہو محسنہءِ اسلام معظّمہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا سے رو کر فرمائیں گی آپ کا یہ لعل ہمیشہ سلامت رہے جب دنیا سے چلا تو تین دن کا پیاسہ نہ تھا آپ کا لعل جب دنیا سے چلا تھا تو ان کا گلا تو زخمی نہ تھا، انہوں نے کبھی آپ کو ماں کہہ کر پکارا تو ہوگا، میرے دل میں تو یہ حسرت بھی رہ گئی کہ میرا لعل کبھی مجھے ماں کہہ کر بلائے گا، یہ حسرت پوری ہونے سے پہلے امت نے میرا لعل مجھ سے جدا کر دیا، مجھے وہ وقت نہیں بھولتا کہ دسویں محرم کی رات تھی، اس معصوم کی معصومہ بہن کی جھولی تھی، میرا معصوم بہت پیاسہ تھا، پاک ہمشیر کے سامنے میرا یہ لختِ جگر نئے انداز سے پیاس کا اظہار کرتا تھا، معصوٗمہ رو کر عرض کرتی تھی

پا منہ وچ انگلیں بھین دیاں ہویں حسرت نال چوسیندا
شاید توں خشک زبان اپنی ہیں بھین کوں ویر ڈِکھیندا
توں شاید کھول کے ہونٹ اصغرؑ ہویں اج پانی طلبیندا
کیوں رو رو کے میڈا چن اصغرؑ ہیں بھین دا جگر ازمیندا

www.jamanshah.com

میری معظّمہ بی بیؑ ہمیں وہ وقت بھی نہیں بھولتا جب میدانِ کربلا میں امت ملعون نے ہماری ممتا کا کل سرمایہ لوٹ لیا، ہم کیسے عرض کریں کہ اس وقت کیا منظر تھا

ترٹیا تارا ما دی قسمت دا بنڑ غربت دی تفسیرے
کنبے ہتھ مظلومؑ دے جاں ڈٹھی اوندے گل تے سرخ لکیرے
تھی روشنی دا رُخ سرخ گیا ڈٹھا سینؑ دا بدر منیرے
اور سرخی سینؑ دے چن تے پئی بنڑیا غربت دی تصویرے

تمام مومنین مل کر دعا کریں کہ اب تو اس معظّمہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا کو اپنا لعل دوبارہ ملے یہ معظّمہ بی بیؑ صلواۃ اللہ علیہا اپنے سب ارمان پورے کرے، ان کی خوشیوں کا موسم جلد آئے، اس پاک ماں کی تمنا تھی کہ میرا لعل جوان ہوگا اور دل میں موجزن تمام حسرتوں کی جی بھر کے تکمیل کروں گی، اس کی خوشیاں کروں گی، اپنے لعل کو سہرے پہناؤں گی، اس کی خوشی کی رسمیں ادا کروں گی، مگر امت ملعون نے نہ صرف اس معصوم کو شہید کیا بلکہ معظّمہ بی بیؑ صلواۃ اللہ علیہا کے سب ارمانوں کو بھی معصوم کے ساتھ شہید کر دیا، اس لئے عرض کر رہا ہوں آپ سب مل کر دعا کریں کہ ان کا پاک منتقم عجل اللہ فرجہ الشریف جلد آئے، ان کا انتقام جلد ہو، سارے مل کر دعا کریں

www.jamanshah.com

مکے ہنڑ تاں موسم غمیاں دا تھیوے پاک صغیرؑ جوانِ
جیکوں تھیون جگ تے نہا ڈتا رب دی تقدیر جوانِ
پاوے سہرے تھی کے نانے دی ازلی تصویر جوانِ
ہووے جگ تے ما دیاں خواباں دی سوہنڑیں تعبیر جوانِ

﴿آمین یارب العالمین﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّل فَرَجھُم بِقَائِمِھِمٌ عَجَلَ اللّٰہُ فَرَجہُ الشریف
وَ صَلَوَاتُ اللّٰہُ عَلَیہِ وَ عَلٰی آلِہِ اَجمَعِین

هو الله المستعان الكريم
يا مولا كريم عجل الله فرجك و صلوات الله عليك و علىٰ آبائكؑ و آلكؑ و اولادكؑ واصحابك و خدامك ما دام الله تعالىٰ

بارہویں مجلس

دوستو!

میں ظہورِ اسلام کے واقعات بیان نہیں کرسکتا کیونکہ یہ موضوع اتنا وسیع ہے کہ اس پر لاکھوں کتابیں لکھی جاچکی ہیں مگر آج بھی یہ موضوع کسی نہ کسی پہلو سے تشنہ نظر آتا ہے، میں فقط اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ اعلان نبوت ہوگیا، روزِ اول سے امیر کائنات علیہ الصلواۃ والسلام اور جناب ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا ظاہری طور پر سرورِؐ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہے، باطناً تو ازل سے تھے ہی، جس وقت سرورِؐ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حرم کعبہ میں نماز پڑھنے کا حکم ہوا تو یہاں آکر سرورِؐ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازیں ادا فرمائیں، امیر کائنات علیہ الصلواۃ والسلام اور جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے علاوہ ظاہری طور کوئی بھی ان کی نمازِ باجماعت میں شریک نہیں ہوتا تھا

صاحب اعلام الوریٰ فی اعلام الہدیٰ لکھتے ہیں جناب عباس سے روایت ہے کہ ہم کعبہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے، میرے ساتھ کئی آدمی بیٹھے تھے، لوگوں نے دیکھا کہ ایک جوان تشریف لے آئے، وہ کعبہ کے سامنے کھڑے ہوگئے، اس کے بعد ایک پردہ پوش بی بی تشریف لے آئیں، وہ آکر شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو کے ساتھ کھڑی ہوگئیں، ان کے بعد ایک شہزادہ تشریف لے آئے، وہ بھی آکر دوسری طرف کھڑے ہوگئے، ان سب نے مل کر نماز ادا کرنا شروع کی، ایک

www.jamanshah.com

شخص کو یہ بات بڑی عجیب لگی، اس نے سوال کیا کہ یہ کون ہیں اور کیا کر رہے ہیں ان کا کیا دین ہے؟ اس وقت جناب عباس نے بتایا کہ یہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور یہ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا ہیں اور یہ معصوم امیر کائنات علیہ الصلواۃ والسلام ہیں جو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں، شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال ہے کہ ایک دن قیصر وکسریٰ کے خزائن ان کے تصرف میں ہوں گے

(ملیکۃ العرب، طبقات واقدی)

دوستو!......حرم کعبہ کے اندر جو سب سے پہلے ظاہر بظاہر نماز پڑھی گئی وہ نماز ظہر تھی، اس کے بعد جب نمازِ عصر پڑھی گئی تو سید العرب علیہ الصلواۃ والسلام وہاں تشریف لے آئے، جناب جعفر طیار علیہ الصلواۃ والسلام ان کے ساتھ تھے، سید العرب علیہ الصلواۃ والسلام نے دیکھا کافی لوگ دیکھ رہے تھے اور نماز پڑھی جارہی تھی، انہوں آ کر فرمایا سب لوگ جمع ہو، یہاں کیا ہو رہا ہے؟

نگاہ فرمائی تو دیکھا کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر کائنات علیہ الصلواۃ والسلام شانہ بشانہ کھڑے تھے اور جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت پیچھے کھڑی تھیں، یہ پہلی رکعت کا قیام تھا، جس وقت سید العرب علیہ الصلواۃ والسلام نے سوال کیا کہ کیا ہو رہا ہے تو جناب جعفر طیار علیہ الصلواۃ والسلام نے عرض کیا بابا جان سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرما رہے ہیں، سید العرب علیہ الصلواۃ والسلام کے ہونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ آئی اور جناب جعفر طیار علیہ الصلواۃ والسلام سے فرمایا آپ کیوں کھڑے ہیں

☆فَقَالَ یَا بُنَیَّ صَلِّ جَنَاحَ ابنِ عَمِّکَ ......(مستدرک، بحارالانوار)

آپ بھی اپنے چچازاد کے دوسرے شانہ کے ساتھ جا کھڑے ہوں اور نماز ادا

کریں ان کا ایک شانہ تو خالی ہے۔(ملیکۃ العرب)

دوستو!...... یہاں میں یہ عرض نہیں کرسکتا کہ نماز کے روز اول قبلہ کون سا تھا کیوں کہ بعض کی رائے ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابتدائی نمازیں کعبہ کی طرف رُخ کر کے پڑھیں پھر بیت المقدس کی طرف رُخ کرنے کا حکم ہوا، پھر کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھی گئی، بعض کا یہ خیال ہے کہ پہلی نمازیں بھی بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے پڑھی گئیں، پھر تحویل کعبہ کا حکم ہوا تو کعبہ کی طرف رُخ کیا گیا اور اس نماز کو ذوالقبلتین کہا جاتا ہے، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اگر بیت المقدس کی طرف منہ کر کے اولین نمازیں ادا کرنا تھیں تو حرم کعبہ میں آنے کیا ضرورت تھی؟ کیونکہ اس دور میں جو یہودی مکہ میں رہتے تھے وہ اپنی نمازیں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھتے تھے اس لئے وہ حرم کعبہ میں آتے ہی نہیں تھے، اگر سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرم کعبہ میں تشریف لے آئے تو نمازیں بھی کعبہ کی طرف رُخ کر کے پڑھیں

یہ مسئلہ ہمارا ہے ہی نہیں، اس لئے اس کو ترک کرتا ہوں، یہ بات اس لئے کی گئی ہے کہ شاید آنے والا کوئی محقق اس پر کامل تحقیق کرے اور حتمی نتیجہ تک پہنچے

مقام عصمت و معصومیت

اللہ جل جلالہ نے اپنی مقدس کتاب میں اپنے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا

☆ وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنىٰ......(سورۃ الضحیٰ آیہ 8)

اے میرے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے ایک وقت آپ کو مالِ دنیا سے بے نیاز

پا یا پھر ہم نے آپ کو ظاہری طور پر بھی غنی کر دیا، جملہ شیعہ سنی مفسرین نے اپنی تفاسیر میں یہ لکھا ہے کہ ☆اغناہ بمال ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا

صاحب تفسیر کبیر جناب فخر الدین رازی لکھتے ہیں کہ ایک دن سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر میں داخل ہوئے تو جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے ان کے رُخ انور پر اُداسی کے آثار دیکھے، قریب آ کر عرض کیا خالق آپ کو کبھی غمزدہ نہ کرے، آج خیریت تو ہے آپ اُداس نظر آتے ہیں؟ اللہ کے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ میں قحط پڑ گیا ہے، مخلوقِ خدا جاں بہ لب ہو تو اللہ کی رحمت ازلی کس طرح یہ درد محسوس نہ کرے، ہم چاہتے ہیں کہ ان پر مال صرف کیا جائے اور ان کو بچایا جائے مگر ہمارے پاس جتنا مال ہے وہ آپ کی امانت ہے، اس کا خرچ کرنا مناسب نہیں ہے، یہ سن کر جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے فوراً بہت سے لوگوں کو جمع فرمایا، ان میں خلیفہ اول بھی موجود تھا، ان کے سامنے غلاموں اور کنیزوں کو حکم فرمایا کہ ہمارے خزانے میں جتنا بھی مال موجود ہے، فوراً سامنے لے آؤ، کافی دیر تک غلام اور کنیزیں سونے کے دینار اور اشرفیاں اُٹھا کر لاتے رہے

☆ قال الصديق واخرجت دنانير وصبتهاحتیٰ بلغت مبلغا لم يقطع بصرى على من كان جالسا قدامى لكثرة المال ثم قالت اشهدوا ان هذاالمال ماله ان شأء فرقة و ان شأ امسكه ......(تفسیر کبیر مطبوعہ مصر)

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے حکم پر سونے اور چاندی کا ڈھیر لگنا شروع ہوا تا اینکہ اتنا بڑا ڈھیر لگ گیا کہ سونے کے ڈھیر کے دوسری طرف بیٹھے ہوئے لوگ

www.jamanshah.com

ہمیں نظر نہ آتے تھے، اس کے بعد فرمایا کہ یہ سارا مال ہمارے پاک سرتاج کا ہے چاہیں تو اسے خرچ کر دیں چاہیں تو بچالیں

میرے عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ نے جو فرمایا تھا کہ ہم نے آپ کو ظاہری مال و دولت سے بے نیاز و تہی دامن دیکھا تو ہم نے آپ کو ظاہری مالِ دنیا سے بھی غنی کر دیا ہے اور جس کے مال سے اللہ جل جلالہ نے آپ ؐ کو غنی فرمایا وہ جناب سیدہ ملیکۃ العرب معظّمہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا کا مال تھا

یہاں میں ایک کلیہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ کسی ایسی غیر معصوم ہستی کے فعل کو اپنا ذاتی فعل قرار نہیں دیتا جب تک وہ کمالِ عصمت و معصومیت میں متحد بالذات اِلٰہی نہ ہو، ہاں جو ذواتِ متعالیات علیہم الصلواۃ والسلام اپنی ذات کو ذاتِ احد کی وحدانیت میں فنا کر دیتے ہیں ان کے قول و فعل اور ان کے جملہ صفات و متعلقات کو اللہ جل جلالہ بڑی بے تکلفی کے ساتھ اپنا فعل و قول و عمل کہہ دیتا ہے

اب اسی بات سے اندازہ کریں کہ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی عظمت و شان کیا ہے؟ اللہ جل جلالہ ان کے مال دینے کو اپنی طرف منسوب کر کے اس راز سے پردہ اُٹھاتا ہے کہ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا جو کچھ کرتی ہیں وہ اپنی طرف سے نہیں کرتیں بلکہ وہ کام میں اللہ کرتا ہوں یعنی میری طرف سے ہوتا ہے کام میرا ہوتا ہے اور اس کا ظہور ان کی طرف سے سرزد ہوتا ہے

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا صرف عالم اسلام کی محسنہ نہیں بلکہ پورے عرب کی محسنہ تھیں، پورے عرب میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ تھا جو ان کے احسانات کی چٹان تلے دبا ہوا نہ ہو، ظہورِ اسلام کے بعد جہاں سید العرب جناب ابو طالب علیہ

الصلواۃ والسلام کا جاہ جلال وعزت ووقار سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کر رہا تھا وہاں جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی عظمت کی فصیل بھی نبوت ورسالت کے تحفظ کیلئے سینہ تان کر کھڑی ہوئی تھی، صرف اتنا ہی نہیں کہ انہوں نے مالی طور پر اللہ جل جلالہ کے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت فرمائی بلکہ ظاہری طور پر محلات کی پر آسائش فضا میں پروان چڑھنے والی شہزادی ہونے کے باوجود انہوں نے شہنشاہِ انبیاء کی حفاظت کی خاطر ظاہری اور جسمانی صعوبات بھی برداشت کیں

تاریخ اسلام گواہ ہے کہ بعثت نبوی کے بعد پورے پانچ سال تک تبلیغ کا حکم نہیں ہوا، بلکہ اللہ کا پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہل خانہ حرم کعبہ میں جا کر نماز پڑھتے تھے، ایک سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ساتھ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا اور امیر کائنات علیہ الصلواۃ والسلام ہوتے تھے یا جناب جعفر طیار علیہ الصلواۃ والسلام ہوتے تھے ان کے علاوہ اور کوئی بھی نہیں ہوتا تھا، ہاں جو لوگ در پردہ مسلمان ہو چکے تھے انہوں نے تقیہ کیا ہوا تھا، وہ اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہلواتے تھے، بلکہ چوری چھپے قرآن کریم کی آیات تلاوت کرتے تھے، 5 بعثت کے بعد یعنی نزول قرآن کے پانچویں سال ایام حج میں یہ آیت نازل ہوئی

☆فَاصْدَعْ بِمَا تُؤمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ...... (سورہ الحجر آیہ 94)

اس آیت کے نازل ہونے کے بعد سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے باہر تشریف لے آئے، اس دن آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا، جبکہ عام مسلمانوں پر روزے ہجرت کے کم وبیش دو سال بعد فرض ہوئے مگر سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس دن روزہ تھا اس دن کفار حج پڑھنے کیلئے مقام صفا ومروہ پر جمع تھے، سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے

www.jamanshah.com

مقام صفا پر تشریف لے گئے اور یہاں انہوں نے بہ آواز بلند تین مرتبہ منادی فرمائی کہ☆ایها الناس انی رسول الله رب العالمین ...... (بحارالانوار)

اس کے بعد مقام مروہ پر تشریف لے گئے اور وہاں جا کر بھی انہوں نے تین مرتبہ یہی منادی فرمائی، ہزاروں کی تعداد میں لوگ جمع تھے جو وہاں بت پرستی کرنے میں مصروف تھے، جس وقت سرورؐ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آواز دی تو سارے بت سجدے میں گر گئے، اس مجمع میں ابوجہل بن ہشام ملعون بھی موجود تھا، اس ملعون نے سب سے پہلے جسارت کی، زمین سے ایک خلافِ شان تحفہ اُٹھایا اور اللہ کے پاک حبیبؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی کو نشانہ بنایا، جسے اللہ کے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے محبوب حقیقی کا تحفہ سمجھ کر پیشانی پر قبول کیا، جس کے ساتھ ہی جبین مبین سے خون جاری ہوا، اللہ کی رحمت ازلی نے فوراً عمامہ چاک کر کے زخم پر باندھا اور زمین پر تشریف فرما ہو گئے، ادھر ابوجہل ملعون نے سب کفار کو کہا کہ اب موقع ہے اللہ کے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کر دیں، ظالمین مکہ کا ہجوم ہاتھوں میں لاٹھیاں اور پتھر اُٹھا کر حملہ آور ہوا، اللہ کے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کرنا شروع کی، اس وقت جناب جبرئیل نے آ کر دیکھا کہ سرورؐ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمین کو زینت بخشی ہوتی تھی

☆فقال یا سیدی ناولنی یدك فأخذ یده فأقعده علی الجبل

جناب جبرئیل نے عرض کیا آقا ہاتھ بڑھائیں، پھر ان کا دست مبارک پکڑ کر اُٹھایا اور عرض کیا اتنی رحمت بھی نہ فرمائیں کہ وجودِ توحید پر حرف آئے

جناب جبرئیل نے اللہ کے پاک حبیبؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُٹھایا اور قریبی پہاڑ کی ایک

غار میں لے گئے

☆ثم أخرج من تحت جناحه درنوكا من درانيك الجنة منسوجاً بالدر و الياقوت و بسطه حتى جل به جبال تهامه......(بحارالانوار18)

جناب جبرئیل نے اپنے پیروں کے نیچے سے ایک غالیچہ برآمد کیا جو جنت کے درہائے مقدس، موتیوں اور یاقوت سے آراستہ تھا، اس کو زمین پر بچھایا، جس کا جلال مہیب پہاڑوں پر چھا گیا، اس وقت پہلے آسمان کا محافظ ونگران فرشتہ جس کا نام اسماعیل ہے وہ بارگاہ میں حاضر ہوا اور آکرعرض کیا کہ آقا امت نے اتنی بڑی گستاخی کی ہے جو ہمارے لئے ناقابل برداشت ہے، آپ ہمیں اجازت دیں ہم اس بدترین مخلوق پر نجوم وشہاب ثاقب کی ایسی بارش کریں کہ ان کا نام صفحہ ہستی سے مٹ جائے

رحمت العالمینؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اس کے بعد ملک الشّمس حاضر بارگاہ ہوا اور عرض کیا کہ آقاؐ مجھے اجازت دیں اس بدترین زمانہ مخلوق پر ایسی آتش باری کروں کہ ان کی راکھ بھی صفحہ ہستی پر نظر نہ آئے

رحمت ازل وابد کے مالکؐ نے فرمایا کہ فی الحال اس کی کوئی ضرورت نہیں

اس کے بعد ملک الارض حاضر ہوا اس نے عرض کیا مجھے اجازت عطا فرمائیں میں ان اشرار خلائق پر پہاڑوں کو ایسا برساؤں کہ تحت الثریٰ تک ان کا نام ونشان نہ ملے، رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فی الحال کوئی ضرورت نہیں

☆وأقبل ملك البحار فقال السلام عليك يا رسول الله قد أمرنى ربى أن أطيعك أ فتأمرنى أن آمر البحار فتغرقهم

اس بعد دریاؤں کا مؤکل ونگران فرشتہ حاضر ہوا اس نے آ کر سلام عرض کیا اور اجازت طلب کی کہ مجھے اذن دیں میں اس ذلیل ورذیل قوم کو ایسا غرق کروں کہ فرعون کی غرقابی دنیا کو بھول جائے

☆فرفع رأسه الى السماء ونادى أنى لم أبعث عذاباً انما بعثت رحمة للعالمين دعونى وقومى فانهم لا يعلمون...... (بحارالانوار)

اس وقت اللہ جل جلالہ کی کل کی کل رحمتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسمان کی طرف نظر فرمائی اور عرض کیا میرا محبّ اول تم نے ہمیں جامۂ بشری میں کل کی کل رحمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے نہ کہ عذاب وقہاریت کا مظہر بنا کر بھیجا ہے، اب تو اس قوم سے درگزر فرما کیونکہ ان کو ہماری حقیقت کا علم ہی نہیں، جس وقت امت ملعون اللہ کے پاک حبیب ازل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ظلم کرنے میں مصروف تھی عین اس وقت ایک شخص نے یہ حالت دیکھی، وہ دوڑا

☆وجاء رجل الى اميرالمؤمنين عليہ الصلوٰۃ والسلام وقال قد قتل محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس نے امیر کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں آ کر عرض کیا کہ کائنات کا مشکل کشا میں ان آنکھوں سے دیکھ آیا ہوں اللہ کے پاک حبیبؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمین کو زینت بخشی ہوئی تھی، ان کی پیشانی سے خون جاری تھا، اپنا عمامہ چاک کر کے پیشانی پر پٹیاں باندھ رہے تھے، مجھے یقین ہے کہ کفار مکہ نے ان کو اب تک شہید کر دیا ہوگا، امیر کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام فوراً ملیکۃ العرب صلوٰۃ اللہ علیہا کے دروازہ پر پہنچے

☆فدق الباب فقالت من هذا قال انا علیؑ عليہ الصلوٰۃ والسلام قالت ما فعل سيدى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لاادرى الا أن المشركين قد رموه بالحجارة ......(بحارالانوار18)

امیر کائنات علیہ الصلواۃ والسلام نے جا کر دروازہ پر دق الباب کیا، جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے آواز پہچانی تو فوراً دروازہ پر تشریف لے آئیں اور آکر پوچھا کون ہیں؟ امیر کائنات علیہ الصلواۃ والسلام نے آگاہ فرمایا، انہوں نے فوراً سوال کیا کہ ہمارے سرتاج کی کوئی خبر؟ وہ تو روزہ سے تھے اور امت کی ہدایت کیلئے تشریف لے گئے تھے، وہ خیریت سے تو ہیں؟ امیر کائنات علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا کہ ہمیں صرف اتنا علم ہے کہ کچھ وقت پہلے وہ ہزاروں دشمنوں میں گھرے ہوئے تھے، لوگوں کے ہاتھوں میں لاٹھیاں اور پتھر تھے، ان کی پیشانی زخمی تھی، عمامہ چاک کر کے انہوں نے پیشانی پر پٹی باندھی ہوئی تھی۔

یہ سن کر جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا ٹھہر نہیں سکے فرمایا آپ ایک منٹ رکیں ہم ان کے افطار کا سامان اُٹھا لیں، پانی کی چھاگل بھی اُٹھا لیں، اس کے بعد وہ جہاں بھی ہیں ہم ان کے پاس جائیں گے

امیر کائنات علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا آپ پردہ دار ہیں گھر سے باہر کیسے جائیں گی؟ ہم خود جاتے ہیں ان کو یہاں لے آئیں گے مگر جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے فرمایا ہم اتنی بڑی خبر سننے کے بعد گھر میں کیسے رہ سکتی ہیں؟ ہم اپنے سرتاج کے پاس ضرور جائیں گے، امت کی منت کریں گے کہ ہمارے سہاگ کو کچھ نہ کہیں، ہم یہ وطن چھوڑ جائیں گے، یہ ہر چیز ان کو دے کر اپنا سہاگ بچا کر کسی بیگانے ملک پر چلے جائیں گے، اللہ جانے پیاس کی وجہ سے ان کا کیا حال ہوگا

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے جلدی سے افطاری کا سامان اُٹھایا اور امیر کائنات علیہ الصلواۃ والسلام کے ہمراہ روانہ ہوئیں کہ ان کو تلاش کریں اللہ جانے اس

وقت کہاں ہوں گے کس حال میں ہوں گے؟ جس وقت صفا ومروہ کی طرف روانہ ہوئیں تو ایک دشمن نے آ کر بتایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی سے خون جاری تھا اور وہ جبال مکہ کی ایک غار کی طرف تشریف لے جارہے تھے جس وقت جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا اس وادی میں تشریف لے آئیں، اس وادی میں کھڑے ہو کر انہوں نے چار آوازیں دیں☆

من أحس لی النبیَ المصطفیٰ ...... من أحس لی الربیعَ المرتضیٰ

من أحس لی المطرود فی الله ......من أحس لی أبا القاسمؐ......(بحارالانوار)

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے آ کر وادی میں روتے ہوئے آواز دی اے ہمارے آنگن کی پاک بہار آپ کہاں ہیں؟ کوئی جواب نہیں ملا، پھر آواز دی اے اللہ کے پاک ومنتخب نبیؐ آپ کہاں ہیں؟ پھر بھی کوئی جواب نہیں ملا، اس کے بعد روتے ہوئے پھر آواز دی اے اللہ کی خاطر گھر سے نکلے ہوئے میرے سرتاج آپ کہاں ہیں؟ ہمیں جواب دیں، پھر بھی کوئی جواب نہیں ملا، اس وقت جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے گریہ فرماتے ہوئے آواز دی قاسمؑ لعل کے پاک بابا آپ جہاں بھی ہیں ہمیں آواز دیں

☆نظر جبریل الی ملیکة العرب صلواۃ اللہ علیہا تجول فی الوادی

اس وقت جناب جبرئیل نے دیکھا کہ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا پہاڑ کی وادی میں دوڑ بھی رہی تھیں اور گریہ بھی فرما رہی تھی ساتھ ہی دردانگیز آوازیں دے رہی تھیں

☆فقال یا رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الاتری الی ملیکة صلواۃ اللہ علیہا قد أبکت لبکائها

www.jamanshah.com

ملائكة السماء والارض ادعها اليك ...... (بحارالانوار)

اس وقت جناب جبرئیل نے روتے ہوئے بارگاہ قدس میں عرض کیا آقا ذرا معظّمہ بی بیؑ کی حالت زار پرتو نگاہ فرمائیں، یہ معظّمہ اس انداز سے گریہ فرمارہی ہیں کہ ان کے رونے کی آواز پر ملکوت ارض وسما بھی دھاڑیں مار کر رورہے ہیں اب آپ ان کو اپنے پاس بلالیں ان کو ان کی پکار کا جواب دیں، جس وقت وہ یہاں تشریف لے آئیں تو ان کو تسلی دینا کیونکہ وہ بہت غمزدہ ہیں

☆فأقرئها منى السلام وقل لها ان الله يقرئك السلام وبشرها أن لها فى الجنة بيتا من قصب لانصب فيه ولاصخب لؤ لؤا مكللا بالذهب (بحارالانوار)

ان کو ہماری طرف سے اور خالق کائنات کی طرف سے سلام پیش کرنا اور یہ بشارت دینا کہ اللہ جل جلالہ نے آپ کیلئے جنت اعلیٰ میں ایک گھر مخصوص فرمایا ہے جو سفید چمکدار موتیوں کا بنا ہوا ہے جس میں یاقوت اور چمکدار زمرد جڑے ہوئے ہیں، اور اس پر سونے کا تاج نما کلس آراستہ ہے، جو کائنات سے ارفع واعلیٰ ہے، اس وقت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب ملیکۃ العرب صلوٰۃ اللہ علیہا کو اپنی طرف بلایا، امیر کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلوٰۃ اللہ علیہا نے آکر دیکھا کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا حالت ہے

☆والدمأ تسيل من وجهه على الارض وهو يمسحها ويردها

اللہ کی رحمت ازلی زخموں سے چور ہے، لباس خون آلودہ ہے اور پیشانی سے خون جاری ہے جس سے زمین رنگین ہوتی جارہی ہے، شہنشاہ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام بار بار اپنی پیشانی سے خون صاف کرتے ہیں مگر خون نہیں رک رہا، یہ جانکاہ منظر دیکھ کر

www.jamanshah.com

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے اور اپنے پاک سرتاج کا سراطہر اپنی جھولی میں لیتے ہوئے روکرعرض کیا

☆فقالت فداك أبى وأمى دع الدمع يقع على الارض ......(بحارالانوار)

آپ پر ہمارے ماں باپ قربان ہوں ان ظالموں نے یہ کیا کیا ہے؟

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا یہ فرما رہی تھی مگر ان کی کیفیت یہ تھی کہ ان کی آنکھوں سے آنسو برس برس کر زمین کو سیراب کر رہے تھے، اس کے بعد جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے اپنے سرتاج کی پیشانی پر پٹی باندھی، سورج غروب ہو چکا تھا، اپنے سرتاج کا روزہ افطار کرایا، سب سے پہلے پانی پیش کیا کیونکہ زخمی کو پیاس زیادہ لگتی ہے، اس کے بعد اپنے سرتاج کو گھر لے آئیں

گریز

اب ذرا میدانِ کربلا کی طرف نگاہ کریں کہ دسویں محرم کا دن ہے، ظہر اور عصر کا درمیانی وقت ہے، ایک مظلوم ہے جو اپنے تمام اعوان وانصار واحباب راہِ خدا میں قربان کرنے کے بعد یکہ وتنہا صحرائے کربلا کی تپتی گرم زمین کو معلیٰ بنا کر اور دنیا و مافی ھا سے بالکل بے نیاز ہوکر عالم استغراق میں تشریف فرما ہے، جس کا نازک بدن زخموں سے چور چور ہے، ہر موئے بدن سے خون کی ایک علقمہ جاری ہے، چاروں طرف سے دشمنوں کا نرغہ ہے، ظلم جب اپنی ہر انتہا سے متجاوز ہوا تو ہر طرف سے خوشی کے نعروں کے ساتھ یہ آوازیں بلند ہوئیں کہ

☆قد قتل الحسینؑ علیہ الصلواۃ والسلام...... قد ذبح الحسینؑ علیہ الصلواۃ والسلام

www.jamanshah.com

جس وقت بھائی کی حصہ دار بہن جناب شریکۃ الحسینؑ معظّمہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا نے یہ آوازیں سنیں تو پاک خیمہ اطہر چھوڑ کر جلدی سے آخری قنات کی طرف چلیں، مگر کیفیت یہ تھی کہ ☆حافية نائحة واضعة يدها علىٰ راسها

قدموں میں نعلین نہیں تھی، ہونٹوں پر بین تھے، اور اپنے دونوں ہاتھ سر اطہر پر رکھے ہوئے تھے، جس وقت یہ آخری قنات کے دروازہ پر پہنچیں تو اس وقت امام مظلوم علیہ الصلواۃ والسلام نے بہ صوتِ امامت آواز دی

☆اختی لقد كسرتِ قلبی ارجعی الی الخيمة

پاک ہمشیرہ! آپ کی اس حالت نے میرا دل پارہ پارہ کر دیا ہے آپ واپس خیمہ کے اندر جائیں، پاک معظّمہ بی بیؑ صلواۃ اللہ علیہا واپس آ گئیں

اس وقت امام مظلوم علیہ الصلواۃ والسلام نے شمر ملعون سے دریافت فرمایا کہ اے ملعون ازل! یہ بتا کہ کیا وقت ہے؟ اس ملعون نے عرض کیا نمازِ عصر کا وقت ہے، امام مظلومؑ علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا کہ ہمارے بابا پاک علیہ الصلواۃ والسلام بھی عین نماز کی حالت میں شہید ہوئے تھے، ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں نماز پڑھنے دو

میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ نمازِ عصر نہیں تھی کیونکہ نمازِ عصر تو شہنشاہِ مظلومیت علیہ الصلواۃ والسلام نے زین ذوالجناح پر موجود رہتے ہوئے نمازِ خوف کی صورت میں ادا فرمائی تھی

یہ نماز وہ تھی کہ جو حضورِ قدس میں پیش ہونے سے پہلے ہر امامؑ ادا فرماتا ہے، جیسے ہم پر لازم ہے کہ بارگاہ امام میں پیش ہونا ہو تو دو رکعت نماز ادا کریں، مگر دیکھنے والوں نے یہ سمجھا کہ یہ نماز عصر ادا فرما رہے ہیں

جس وقت امام مظلوم علیہ الصلواۃ والسلام نے نماز کا اِرادہ ظاہر فرمایا تو ملعونِ ازل نے

عرض کیا کہ اگر آپ کو نماز کوئی فائدہ دیتی ہے تو پڑھ لیں، امام مظلومؑ علیہ الصلواۃ والسلام نے تجدید وضو کیلئے زمین پر تیمّم کرنے کیلئے ہاتھ مارے مگر ہر طرف خون ہی خون تھا یہاں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ امامؑ ہوں یا خود شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کا وضو دائمی ہوتا ہے، ازلی ہوتا ہے، ان کی تطہیر ازلی ہوتی ہے، جس کا اظہار شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وقت فرمایا تھا جب نیند کرنے کے بعد انہوں نے بلا تجدید وضو نماز ادا فرمائی تھی، تو لوگوں کے سوال کے جواب میں فرمایا تھا کہ ہماری آنکھوں کو نیند آتی ہے، ہمارا قلب ہمیشہ بیدار رہتا ہے اس لئے تجدید وضو کی ضرورت ہی نہیں ہے

حقیقت یہ ہے کہ جو ذات خود اللہ کا نور ہو اس کا وضو کیسے حادث ہوسکتا ہے؟

آمدم برسر کلام

جس وقت امام مظلوم علیہ الصلواۃ والسلام نے نماز شروع کی، عین اسی وقت ابن سعد ملعون میدان میں آیا اور امام مظلوم علیہ الصلواۃ والسلام کی نماز کی کیفیت دیکھ کر یہ ملعون اتنا رویا کہ☆ دُمُوعُہٗ تَسِیلُ عَلیٰ خَدَّیہِ وَلِحیَتِہٖ

اس ملعون کے آنسو چہرے سے بہہ کر داڑھی سے ٹپک رہے تھے یعنی امام مظلوم علیہ الصلواۃ والسلام کی مظلومیت اور ہنگامہ ٔدرد نے دشمن کو بھی رُلا دیا تھا

جس وقت امام مظلوم علیہ الصلواۃ والسلام نے اپنی آخری نماز کی تکبیرۃ الاحرام کہی، انہوں نے فرمایا ' اللہ اکبر' یہ آواز صرف لشکر شام وکوفہ نے نہیں سنی بلکہ اس کی گونج پورے عالم امکان میں گونجی، ارواح انبیاء و رسل علیہم السلام، ملکوت و کروبیاں،

www.jamanshah.com

ارواحِ مومنین سب تک پہنچی یعنی ہر ایک نے یا ہر کسی نے یہ آواز سنی، سارے امام مظلوم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آخری سجدہ دیکھنے کیلئے جمع ہو گئے، ادھر یہی آواز پاک ہمشیر صلوٰۃ اللہ علیہا نے بھی اپنے خیمہ میں سنی، وہ اسی آواز کی منتظر تھیں، انہوں نے اپنی پاک بہنوںؑ سے فرمایا دعا کریں، میرا بھائی اب آخری سجدہ دینے والا ہے، اس وقت امام مظلوم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چاروں طرف معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام موجود تھے، کسی طرف سے پاک نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریب آ گئے، کسی طرف سے پاک باباؑ قریب آ گئے، پاک اماں صلوٰۃ اللہ علیہا بیٹے کا سر جھولی میں لینے کیلئے آ گئیں، سبھی پیارے جمع ہو گئے

کائنات کی نظریں اس منظر پر مرکوز تھیں، اس وقت پاک ہمشیرؑ نے فرمایا ہم بھی اپنے بھائی کا آخری سجدہ دیکھنا چاہتی ہیں، مگر امام مظلومؑ نے آخری سجدے کیلئے جو جگہ پسند فرمائی وہ نشیبی (نیچی) جگہ تھی، اس وقت پاک بہن صلوٰۃ اللہ علیہا نے پاک بھائی سے مخاطب ہو کر فرمایا

ہنڑ جھکیاں جاہیں گول نہ توں کیوں لکدائیں عونؑ دی ماتوں
میڈے صبر دے وچ توں شک نہ کرنہی گھٹ تیئں پاک بھراتوں
ایں آخری سجدے دے لمحے نہ بھین توں ویر لُکا توں
توں سامنے ساڈے ڈے سجدہ جھل بھین توں ویر دُعا توں

پاک معظّمہ بی بیؑ صلوٰۃ اللہ علیہا نے رو کر اپنے بھائی سے فرمایا کہ بھائی! ہر بہن کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ جب اس کا بھائی دنیا سے رُخصت ہو رہا ہو تو سب پیارے عزیز

www.jamanshah.com

واقرباء برداشت نہ کرتے ہوئے پشت کر سکتے ہیں، مگر بہن سرہانے بیٹھ کر تمام دُکھ اپنی آنکھوں سے دیکھتی ہے، مجھے بھی اجازت دیں کہ آپ کے پاس آؤں

میں آخری سجدہ ویر تیڈا ہووے حکم تاں ڈیکھن آنواں
ہے ڈاڈھی گرمی چادر دی چھاں آ کے ویر بنڑانواں
ہر کہیں دیاں لاشاں تئیں چائیاں میں تیڈی لاش کوں چانواں
ڈے حکم ہمشیر کوں چن ویرن تیکوں خیمے وِچ گھن جانواں

ستر قدم کے فاصلہ سے پاک بہن نے اپنے پاک بھائی سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ بھائی! کیا سب اعزاء آپ کی آخری نماز دیکھیں ایک بہن غریب نہ دیکھے، مجھے بھی اجازت عطا فرمائیں کہ میں بھی قریب تر ہو کر آپ کا سجدہ دیکھ سکوں، مگر یقین جانو کہ آپ کو کوئی پریشانی نہیں ہوگی، کیونکہ کائنات کی کوئی چیز آپ کی بہن کے تصرف واختیار سے باہر نہیں ہے

میڈے پردے دا کر فکر نہ توں جے اِذن تیڈا مل جاوے
میڈے نال قنات وی چن ویرن وچ بن دے ٹردی آوے
تیڈے کولھوں آ ہمشیر تیڈی کل آخری سنون نبھاوے
ڈیوے آن کے ہتھ تیڈیاں اکھیاں تے ہتھ پیروی آن بنڑاوے

سب زائرین جانتے ہیں کہ پاک خیام سے تل عالیہ صلواۃ اللہ علیہا کافی فاصلہ پر ہے،

www.jamanshah.com

مقتل گاہ سے یہ مقام ستر قدم کے فاصلہ پر ہے، حالانکہ شریعت کا حکم ہے کہ وصیت عام مومن کی ہی کیوں نہ ہو اُسے پورا کرنا واجب ہوتا ہے، چہ جائیکہ امام وقت علیہ الصلواۃ والسلام کی وصیت ہو۔جس وقت امام مظلوم علیہ الصلواۃ والسلام نے آخری نماز شروع کی، پاک معظّمہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا نے قنات کو حکم دیا کہ ہم نے بھائی کی وصیت پر بھی عمل کرنا ہے کہ حدودِ پردہ کو عبور کرتے ہوئے میدان میں نہیں جانا ہے، یہ ہم پر واجب نہیں بلکہ اوجب ہے کیونکہ حکم امام ہے، اور اپنے پاک بھائی کا آخری سجدہ بھی ضرور دیکھنا ہے، اس لئے ہم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ ہم مقتل گاہ کی طرف چلتے ہیں جب تک ہم چلتے رہیں تم نے ہمارے آگے قائم رہنا ہے، کیونکہ ہم نے قنات کو عبور نہیں کرنا ہے، یہ فرما کر پاک معظّمہ مخدومہ صلواۃ اللہ علیہا نے قدم آگے بڑھایا، تطہیر کی قنات بھی آگے کی طرف چلی، اس طرح اس قنات کے اندر رہتے ہوئے پاک بھائی کی مقتل گاہ کے قریب پہنچ گئیں، جس وقت پاک مستورات قریب پہنچے تو اس وقت امام مظلوم علیہ الصلواۃ والسلام نے آخری سجدہ دیا، ظالم نے ضربیں لگانا شروع کیں تو پاک معظّمہ بی بیؑ صلواۃ اللہ علیہا کا بین آیا

ویر میڈا ہے پاک نمازی وچ سجدے شہید نہ ہووے
نماز دے پڑھدیاں توڑیں کوئی میڈے ویر دا ضامن پووے
ہک لحظہ توڑے شمر کمینہ ہنڑ پردہ جوڑ کھڑووے
ہتھ پیر بھرا دے جوڑ گھناں ول اے ارمان نہ ہووے

ایک طرف یہ بہن تھیں، دوسری طرف اس سے بھی زیادہ عجیب اور دردناک منظر

www.jamanshah.com

تھا کہ چار قدموں کے فاصلہ پر مظلوم کرب و بلا کی کمسن معصومہ صلواۃ اللہ علیہا کھڑی تھیں، سامنے پاک بابا کے سر پر ظلم ہو رہا تھا، معصومہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا اُس وقت اور تو کچھ نہیں کر سکتی تھیں، بے بسی سے اپنے پاک بابا کے قریب کھڑی ضربیں گن رہی تھیں، اس وقت خیام سے اس پاک معصومہ صلواۃ اللہ علیہا کی پاک والدہ کی درد بھری آواز آئی کہ

ایویں سامنے سکیاں دھیاں دے نہیں اتنا ظلم وسیندا
جے سامنے ہووے کمسن دھی نہیں پیو کوں مول مریندا
اے ہے واحد آسرا دھیاں دا اَتے ناز ہے کل بھینیں دا
پردیس دے وِچ مجبوراں دا نہیں ایویں ناز مُکیندا

پئی ہے گل توں اُچھل کے رت وہندی ہے کمسن نیر وہیندی
اَج اپنے سنون یتیمی دے پئی ہے خود معصوم کریندی
بک بھر کے خون دا زلفاں وِچ پئی ہے سرخ خضاب اج لیندی
بیٹھی گل تے بوسے ڈیندی ہے رو رو کے ہے بڈ ویندی

امام مظلوم علیہ الصلواۃ والسلام کی مظلومیت بھی کتنی طاقت ور تھی کہ ان کی مظلومیت کو دیکھ کر شمر ملعون جیسے سنگدل اور سفاک شخص نے بھی رونا شروع کر دیا، اس وقت امام مظلوم علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا

www.jamanshah.com

تلے خنجر دے آ کھے سینؑ دا چن قاتل توں ڈسا کیوں روندائیں
جے ریت گرم تے تڑپدا ہے اُجڑی دا بھرا کیوں روندائیں
رئے بصرے دیاں جا گیراں گھن توں جشن منا کیوں روندایں
توڑے عرش زمین تے آ پووے توں ظلم ودھا کیوں روندائیں

اتنے میں اِس ملعونِ ازل نے اپنا ظلم مکمل کیا اور یہ سرا طہر اُٹھا کر روانہ ہوا، پاک مخدومہ معظّمہ عالیہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا نے پاک دائی جناب فضہؑ سلام اللہ علیہا سے فرمایا کہ اس جاتے ہوئے ملعون کو ہماری طرف سے جا کر کہو کہ

تیکوں ہنڑ تاں مل جاگیر ویسی ہے ٹر گیا لعل نبیؐ دا
بے ادبی نال اے سر نہ چا اے مان ہے میں اُجڑی دا
ہوندا اِذن جے میکوں ویرن دا مل پوندا گستاخی دا
نہ ظلم دے نال شہید ہوندا اے آ سرا بھین ڈُکھی دا

آپ تمام مومنین بہتے آنسوؤں سے دعا کریں کہ اب تو اس مظلومؑ کائنات علیہ الصلواۃ والسلام کا گھر جلدی آباد ہو، اس مظلوم کی دکھی بہنیں صلواۃ اللہ علیہن ان کو پھر آباد و شاد دیکھیں، پاک بھائی کے جوان بیٹوں کو سہرے سجاتے ہوئے دیکھیں، یہ گھر پھر اسی طرح آباد ہو جیسے پہلے آباد و شاد تھا بلکہ اس سے بھی ہزاروں گنا زیادہ آباد و شاد

www.jamanshah.com

ہو، ابدی خوشیاں ان کے صحن میں ہمیشہ مسکرائیں، ان کا منتقم عجل اللہ فرجہٗ الشریف جلدی آئے، میرے وارث پاک کا مقصد جلدی پورا ہو، سارے مل کر دعا کریں

وس پونون جگ تے بھین بھرا نت ہونون جگ خوشیاں دے
ڈوہیں بھین بھرا نت شہر ڈیکھن آباد جواں پتراں دے
آوے جعفرؑ دا سائیںؑ گھن خوشیاں مکن اے طوفان ڈکھاں دے
چھوانون ڈاڑھیاں مانواں توں میڈی سینؑ دے کل مس لہندے

آمین یارب العالمین

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّل فَرَجَهُم بِقَائِمِهِمْ عَجَلَ اللّٰهُ فَرَجَهُ الشریف
وَ صَلَوَاتُ اللّٰهُ عَلَیهِ وَ عَلٰی آلِهٖ اَجمَعِین

www.jamanshah.com

هو الله المستعان الكريم
يا مولا كريم عجل الله فرجك و صلوات الله عليك و علىٰ آبائكؑ و آلكؑ و اولادكؑ واصحابك و خدامك ما دام الله تعالىٰ

تیرہویں مجلس

وصال وارتحال

دوستو!

جناب سرورِکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عقد مبارک سے لے کر بعثت تک تقریباً سولہ سال کا عرصہ وہ ہے جس میں جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی زندگی میں شاہانہ شان وشوکت اور جاہ وجلال باقی رہا، اس دوران پاک اولاد نے بھی آغوشِ مادر کو زینت بخشی یعنی پاک بیٹوں کی دنیا میں آمد ہوئی، ایک روایت یہ بھی ہے کہ سیدۂ کونین یعنی فدک کی مالک مخدومہؑ صلواۃ اللہ علیہا کی دنیا میں تشریف آوری بھی بعثت نبوی سے پہلے ہے۔ جیسا کہ علامہ مجلسی نے بحار الانوار کی سولہویں جلد میں نہایت صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ

☆روی أنها ولدت خمس سنين قبل ظهور الرسالة ونزول الوحی

یعنی سیدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا کا دنیا میں ظہورِ اجلال اعلان نبوت سے پانچ سال پہلے ہوا صاحب بحار الانوار نے کتاب مصباحین کے حوالہ سے بھی ایک روایت لکھی ہے کہ آپ کی ولادت بعثت نبوی سے پانچ سال قبل ہوئی تھی

کتاب مقاتل الطالبین میں ابوالفرج اصفہانی لکھتے ہیں کہ آپ کی ولادت بعثت سے پہلے ہوئی

www.jamanshah.com

اکثر صاحبان نے بعثت کے پانچویں یا ساتویں سال دنیا میں آپ کی آمد لکھی ہے اوراس کے ثبوت کیلئے وہ لکھتے ہیں کہ شہنشاہِ انبیاءصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بعثت کے چھٹے سال معراج ہوئی اورمعراج کے ایک سال بعد معظّمہ بی بیؑ صلواۃ اللہ علیہا کی ظاہراً دنیا میں آمد ہوئی ،معراج کے موقع پر سیب جنت یا رطب جنت یا جام شیریں پیش ہوا تھا جو ایک وسیلۂ ظہور قرار پایا تھا،مگر صاحب بیت الاحزان جناب شیخ عباس قمی لکھتے ہیں کہ معراج کے سن سے ولادت پاک کے سن پر استدلال درست نہیں ہے

☆لم یکن معراجه منحصرا فی مرة واحدة حتیٰ لایوافق ذالك بل روی عن امام الصادق علیہ الصلواۃ والسلام انه قال عرج بالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مأة و عشرین مراة الا و قد اوصی الله عزوجل فیها النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالولایة العلی والائمة علیہم الصلواۃ والسلام اکثر مما اوصاه بالفرائض ......(بیت الاحزان،ص 5)

سرورِکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معراج پر جانے کا واقعہ کوئی ایک مرتبہ کا نہیں ہے ایک مرتبہ معراج پر جانے والی موافقت کوئی نہیں کرتا کیونکہ کشاف اسرار وحقائق امام صادق علیہ الصلواۃ والسلام سے روایت ہے کہ سرورِکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو 120 مرتبہ عرش پر بلایا گیا اور ہر مرتبہ اللہ جل جلالہ نے اپنے پاک حبیبؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امیر کائنات علیہ الصلواۃ والسلام کی ولایت کی تاکید فرمائی ، ساتھ ہی سب آئمہ معصومین علیہم الصلواۃ والسلام کی ولایت کی تاکید فرمائی اور بہت سے فرائض کے بارے میں بتایا۔یعنی یہ بات ثابت ہوگئی کہ معراج صرف ایک مرتبہ کا نہیں ہے پھر معظّمہ کونین صلواۃ اللہ علیہا کی دنیا میں تشریف آوری کی تاریخ اورسن کا معراج سے استدلال درست ثابت نہیں ہوتا کیونکہ پتہ نہیں وہ کون سے سال کی معراج کا ذکر ہے؟

www.jamanshah.com

دوستو! اگر ہم ظاہری حیات طیبہ کے مطابق معراجوں کی اوسط نکالیں تو تقریباً دو معراج فی سال بنتے ہیں، اس لئے لفظ معراج سے سال کا تعین کرنا درست نہیں ہے، علامہ مجلسیؒ نے جو روایت لکھی ہے وہ قرین عقل ہے یعنی معظمہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا کی دنیا میں آمد بعثت سے پانچ سال قبل ہوئی، اگر ہم معظمہ کونینؑ صلواۃ اللہ علیہا کی شادی خانہ آبادی کا سن دیکھتے ہیں تو وہ ہجرت کا سال ہے، اگر ہم 7 بعثت کو ظہور تسلیم کریں تو عقد کے وقت ظاہری سن مبارک 7 سال 7 ماہ بنتا ہے، یہ سن عرب میں کبھی بھی شادی کی عمر تصور نہیں ہوتی تھی، یہ روایت شاید تاریخ گھڑنے والے لوگوں نے کسی دوسری لڑکی کی شادی کو سات سال میں ثابت کرنے کی خاطر لکھی ہو مگر وہ بھی جھوٹ تھا اور یہ بھی درست نہیں ہے، بلکہ علامہ مجلسی کی روایت کے مطابق معظمہ بی بیؑ صلواۃ اللہ علیہا کا ظہور بعثت نبوی سے 5 سال پہلے 20 جمادی الثانی بروز جمعہ صحیح ہے، اس تاریخ کے مطابق شادی کے وقت سن مبارک انیس 19 سال تھا، جو روایت اور درایت دونوں لحاظ سے درست نظر آتا ہے، اس وقت امیر کائنات علیہ الصلواۃ والسلام کا ظاہری سن مبارک چوبیس سال تھا، ایک امکان یہ بھی ہے کہ جناب سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلسلہ معراج پہلے سے جاری ہوا اور بعثت سے پانچ سال قبل کے معراج سے ایک سال بعد ظاہراً ظہور اجلال لکھا گیا ہو، ہم نے تو روایات کی بیساکھیوں پر چلنا ہوتا ہے، اصل حقیقت مالک ذات بہتر جانتے ہیں اس لئے میں کوئی حتمی رائے نہیں دے سکتا

www.jamanshah.com

آمدم برسر بیان

میں جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے حالات زندگی کے بارے میں عرض کر رہا تھا کہ بعثت سے پہلے جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی ظاہری حیات طیبہ بڑی شاہانہ رہی تھی، بعثت کے بعد حالات نے یکدم پلٹا کھایا اور سارا عرب شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن ہو گیا، بعثت کے بعد اولین چھ سال مصائب و تکالیف کے سال تھے، کفارِ مکہ کی طرف سے شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسلسل اذیتوں کا سامنا رہا، کبھی کفار ومشرکین بچوں کو سکھا کر بھیجتے کہ جا کر شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سنگ باری کرو، کبھی گلی کوچوں سے گزرتے وقت اوپر سے کوڑا کرکٹ الٹا دیا جاتا تھا، مگر رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ صبر کا مظاہرہ فرمایا

جس وقت بعثت کا ساتواں سال شروع ہوا تو کفار ومشرکین مکہ کی میٹنگ ہوئی کہ پاک بنی ہاشم علیہم الصلواۃ والسلام کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے، یہ بائیکاٹ محرم 7 بعثت سے لے کر ذوالحجہ 9 بعثت تک تین سال مسلسل جاری رہا، اوراس دوران سارے خاندانِ توحید علیہم الصلواۃ والسلام کو شعب ابی طالب علیہ الصلواۃ والسلام میں سخت اذیت ناک زندگی بسر کرنا پڑی۔

شعب ابی طالب علیہ الصلواۃ والسلام

میں مناسب سمجھتا ہوں کہ یہاں شعب میں گزرے ہوئے کٹھن لمحوں کے کچھ واقعات بھی عرض کرتا چلوں، اعلانِ نبوت کے بعد کفار ومشرکین مکہ کے مختلف وفود سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام کی بارگاہ میں آتے رہے کہ آپ اپنے

شہنشاہ لعل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت سے دست کش ہو جائیں یا ان سے فرمائیں کہ وہ اپنے دین کی تبلیغ نہ کریں۔

پہلی روایت یہ ہے کہ سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تم لوگ اگر میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے ہاتھ پر چاند رکھ دو تب بھی میں اپنے اِس یتیم بھتیجے کی نصرت و اعانت سے دست کش نہیں ہوں گا۔

دوسری روایت جس کے زیادہ تر راویان عامۃ میں سے ہیں یہ ہے کہ سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سرکار خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ بیٹا! یہ کفارِ مکہ کہتے ہیں کہ آپ اِس دین جدید کی تبلیغ نہ فرمائیں تو جناب سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ یہ لوگ ہمارے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے پر چاند رکھ دیں، ہم پھر بھی اپنے دین سے دست بردار نہیں ہو سکتے، اس کے بعد سید العرب والعجم جناب ابو طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کفار و مشرکین کے وفد سے فرمایا تھا کہ ہمارا لعل اپنے دین سے دست کش نہیں ہوسکتا اور ہم ان کی نصرت و حفاظت سے دست بردار نہیں ہو سکتے

اس جواب کے بعد دار الندوہ میں اجتماع قریش ہوا اور سوشل بائیکاٹ کا معاہدہ لکھا گیا جس پر عرب کے چالیس قبائل کے سرداروں نے مہریں لگائیں اور اس معاہدہ میں یہ لکھا کہ

خاندان پاک علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ہر قسمی تعلقات ختم کر دیئے جائیں، خاندان پاک سے شادی بیاہ، خرید و فروخت، لین دین، گفتگو اور کلام تک کوئی نہیں کرے گا، خاندان پاک سے اس وقت تک صلح نہ کی جائے گی

☆حتی یسلّموا رسول الله للقتل
تا اینکہ وہ حالات کی تنگی سے گھبرا کر شہنشاہ معظمؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کرنے کیلئے ہمارے حوالے نہ کردیں

(روضۃ الاحباب ج1 ص137، مواہب لدنیہ جلد1 ص67، روضۃ الصفا جلد2 ص285، بحوالہ ملیکۃ العرب245)

جس وقت کفار و ملاعین مکہ نے یہ معاہدہ سائن کیا اور اسے دیوار کعبہ کے ساتھ آویزاں کیا تو اس وقت سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اطلاع ملی انہوں نے فوراً ہجرت کا پروگرام بنایا اور مکہ سے شمال کی طرف پہاڑوں کی درمیانی وادی میں ان کی ایک جاگیر تھی جسے شعب ابو طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کہا جاتا تھا یہاں آکر رہائش پذیر ہو گئے تاکہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھرپور حفاظت کی جا سکے، یہاں تین سال کے عرصہ میں سید العرب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھرپور حفاظت کی اور اکثر رات کو شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر اپنے بیٹوں میں سے کسی کو سلا دیتے تھے تاکہ اگر کفار مکہ حملہ کر بھی دیں تو ہمارا اپنا بیٹا شہنشاہ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا ہو جائے، یہ اسی تربیت کا نتیجہ تھا کہ شب ہجرت امیر کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام تلواروں کی چھاؤں میں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر سو گئے تھے، ان تین سالوں میں نہ کسی طرف سے کسی کو آنے دیا گیا اور نہ کسی کو مدد کرنے کی اجازت ملی، یہ تین سال انتہائی دکھ اور ظاہراً فاقوں کے سال تھے

علامہ ابن ابی الحدید معتزلی لکھتے ہیں کہ اس دوران سامان خورد و نوش مہیا کرنے کی ڈیوٹی امیر کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تھی اور وہ ہر چیز باہر سے لاکر پہنچاتے تھے صرف دو موسم یعنی حج کے موقع پر آپ باہر نکلتے تھے کیونکہ ایام حج کے دوران کوئی

بھی کسی کو نقصان نہیں پہنچا تا تھا، ان ایام میں پاک بنی ہاشم علیہم الصلواۃ والسلام شعب سے باہر آتے تھے اور خرید و فروخت فرماتے تھے، اس دور میں کفار مکہ سال میں دو دفعہ حج ادا کیا کرتے تھے، ایک حج عمرہ کہلاتا تھا جو رجب کے مہینہ میں پڑھا جاتا تھا اور دوسرا ذوالحجہ کے مہینے میں ہوتا تھا، اور اس دوران عمومی حج بھی پڑھا جاتا تھا جو شوال کی پہلی تاریخ کو ہوتا تھا اس کو عام طور پر حج نہیں بلکہ عید کہا جاتا تھا
علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں کہ یہ تین سال بنو ہاشم علیہم الصلواۃ والسلام نے اس حصار میں بڑے مشکل گزارے، اس دوران بعض اوقات فاقہ کشی کی وجہ سے طلحہ یعنی کدو یا کیکر کے درختوں کے پتے بھی استعمال کئے گئے۔ ...... (حوالہ سیرۃ النبی)

دوستو!

یہ بھی عجیب بات ہے کہ ان تین سالوں میں صحابہ کرام میں سے کسی نے بھی جناب سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد نہیں کی، حالانکہ اس وقت خلفائے ثلاثہ اور عشرہ مبشرہ والے سارے اصحاب کلمہ پڑھ چکے تھے، مگر کفار کے معاہدہ کو انہوں نے توڑنے کی کوشش نہیں کی اور کسی نے بھی کوئی چیز شعب میں نہیں بھجوائی، حالانکہ فاقوں کی وجہ سے جب بنی ہاشم علیہم الصلواۃ والسلام کے معصوم بچے روتے تھے تو شعب سے باہر تک ان کے رونے کی آوازیں جاتی تھیں، مگر نہ کلمہ پڑھنے والوں نے کوئی مدد کی اور نہ ہی دشمنوں نے۔ اس دوران کفار و مشرکین مکہ کی ناکہ بندی اتنی شدید تھی کہ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے ایک بھتیجے یعنی حکیم بن حزام نے اپنے غلام کے ہاتھ کچھ گندم چھپا کر بھجوائی مگر راستے میں ابوجہل ملعون نے دیکھ لیا، اس نے غلام کو کہا کہ یہ گندم مجھے دے دو مگر اس نے انکار کیا، یہ چھینا جھپٹی ہو رہی تھی کہ

اس وقت ابوالبختری نے آ کر تفصیل پوچھی ، غلام نے ساری بات کھول کر بیان کی یہ سن کر ابوالبختری نے ابوجہل ملعون کو کہا کہ اس بات کو تم چھوڑو ، اگر ایک بھتیجا اپنی پاک پھوپھیؑ کیلئے کچھ بھیجتا ہے تو کیا ہرج ہے؟ ہشام بن عمرو کے بارے میں بھی روایت ہے کہ وہ بھی کبھی کبھی کچھ غلہ چوری چھپے بھجوا دیتا تھا۔

(محسن انسانیت ص214)

اس دوران گندم کے دو اونٹ ابولہب جیسے دشمن نے بھی ترس کرتے ہوئے خفیہ طریقے سے بھجوائے تھے، ابوالعاص نے بھی گندم کھجور وغیرہ بھجوائی تھی (بحارالانوار)

کفار و مشرکین میں سے بعض لوگوں کا نام تو مدد کرنے والوں میں لکھا ہوا ہے مگر صحابہ کرام کا نام ان مدد کرنے والوں میں کہیں بھی نہیں لکھا ہوا، جبکہ سارے مؤرخین لکھتے ہیں کہ 7 بعثت سے پہلے خلیفہ اول حضرت ابوبکر اور 7 بعثت کے سال خلیفہ ثانی حضرت عمر بھی کلمہ پڑھ چکے تھے، مگر ان کا شعب کے معاملہ میں کوئی کردار نظر نہیں آتا اور نہ ہی کوئی اظہارِ ہمدردی یا اعانت و نصرت کا کوئی عملی مظاہرہ سامنے آتا ہے۔

اس ناقابل برداشت اذیت کے باوجود سید العرب جناب ابوطالبؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہنشاہ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سرپرستی جاری رکھی اور ان کی سرپرستی میں کارِ تبلیغ جاری رہا، جیسا کہ قدیم سیرت نگار ابن ہشام کا بیان ہے کہ

☆رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يدعوا قومه ليلا ونهارا سرا وجهرا مناديا بامرالله لا يتقى فيه احد من الناس

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دن رات پوشیدہ طور پر بھی اور کھلے بندوں میں جیسے موقع

ملتا تھا اللہ کے حکم کے مطابق دعوت حق دیتے رہتے اور اس سلسلہ میں کبھی کسی کی پرواہ نہیں کیا کرتے تھے

اس مصیبت کے وقت میں سرورکونینؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اگر ظاہری طور پر سہارا تھا تو سید العرب جناب ابوطالب علیہ الصلواۃ والسلام اور جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کا تھا، ہر قسمی تکالیف میں بھی جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے کبھی سرورِکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اپنے دکھوں کا اظہار نہیں فرمایا بلکہ شام کو جب سرورِکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں داخل ہوتے تو جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا غم کھا کے، آنسو پی کر، مسکرا کر سرورِکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیر مقدم کرتی تھیں اور تسلی و تشفی دیتیں اور بوقت ضرورت ان کی مرہم پٹی بھی کرتی تھیں۔ جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا اگرچہ اب شہزادیٔ عرب نہیں تھیں بلکہ وہ تحریک اسلامی کی ایک ممبر تھیں، نبوت کی مونس وغمخوار تھیں، رسالت کی پشت پناہ اور اسلام کی معین و مددگار تھیں، حقیقت یہ ہے کہ وہ سرورِکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک وزیر تھیں جن کے پاس پہنچنے کے بعد سرورِکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا کے سب غم بھول جاتے تھے۔ دکھ، درد، رنج وغم دور ہو جاتا تھا اور بے پناہ سکون و اطمینان نصیب ہوتا تھا۔

(شرح بہجہ، اعلام الوریٰ، ملیکۃ العرب)

وصال وارتحال

میں عرض کر رہا تھا کہ 5 محرم 7 بعثت سے لے کر 9 بعثت تک شعب ابی طالب علیہ الصلواۃ والسلام میں پورے خاندان بنی ہاشم علیہ الصلواۃ والسلام کو قید سخت کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کیا گیا تھا

سن 8 بعثت ذوالحجہ کا مہینہ تھا، اس مہینہ میں کفار حج کرتے تھے اور اسے امن کا مہینہ کہا جاتا تھا، ہر ایک اپنے دشمنوں سے بے خوف ہو کر باہر آجاتا تھا، اس مہینہ میں حرم کعبہ میں بہت بڑا اجتماع ہوتا تھا، اس موقع پر سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا کہ آپ جا کر کفار مکہ سے گفتگو کریں اور ان کو بتائیں کہ تم لوگوں نے جو معاہدہ لکھ کر کعبہ پر آویزاں کیا تھا اس پر اللہ جل جلالہ نے دیمک کو مسلط فرمایا دیا ہے، اور سوائے سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام اور اللہ کے نام کے باقی سارے معاہدہ کو دیمک کھا چکی ہے اور یہ ہماری صداقت کا ثبوت ہے۔ یہ سب کچھ دکھایا گیا مگر کفار مکہ نے اپنا رویہ نہیں بدلا، اس واقعہ کے تین ماہ بعد یعنی 26 ربیع الاول 9 بعثت کو سید العرب جناب ابو طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال الیٰ اللہ ہوا، اور شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے شفیق چچا کی شفقت اور سرپرستی سے ظاہراً محروم ہونا پڑا، یہ صدمہ انتہائی اذیت ناک تھا اور ان مشکل حالات میں تو یہ صدمہ ناقابل برداشت بھی تھا

اس کے بعد ”عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد“ والی بات ہوگئی کہ

جس وقت سید العرب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال وارتحال کی خبر مکہ شہر میں پہنچی تو دوست دشمن ان کے وصال پر اشکبار ہوئے، اور اس وقت کفار مکہ سید العرب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کی تعزیت کیلئے ابولہب کے گھر جمع ہوئے جہاں وہ آئندہ کا پروگرام بھی طے کرنا چاہتے تھے

جس وقت سب لوگوں نے تعزیت کر لی تو ابولہب نے سارے قریش مکہ سے مخاطب ہو کر کہا کہ ”میں اپنا دین نہیں چھوڑ رہا مگر میں یہ بتا دوں کہ آج کے بعد

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کی ذمہ داری میں اُٹھا رہا ہوں، اب اگر ان کے ساتھ کوئی تعرض کرے گا تو میری لاش سے گزر کر کرے گا''

جناب سید العرب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال وارتحال سے تقریباً چھ ماہ بعد یعنی 10 رمضان 9 سن بعثت میں جناب ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کا وصال ہوا۔ اس سال یعنی بعثت کے نویں سال کو شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عام الحزن یعنی دکھوں کا سال قرار دیا، بعض روایات میں ہے کہ 10 رجب 9 سن بعثت کو سید العرب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال وارتحال ہوا، اور تین ماہ بعد جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کا وصال الی اللہ ہوا، اس کے بعد ایک سال تک سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبلیغی امور میں زیادہ سرگرم نہیں رہے اور ان کی سرگرمیاں مکہ کے نواح تک محدود رہیں

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے وصال الی اللہ سے تین ماہ بعد اللہ جل جلالہ نے مسلمانوں کو ہجرت کا حکم فرمایا اور حبشہ کی طرف مسلمانوں کا پہلا قافلہ روانہ ہوا 10 بعثت ماہ شوال میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طائف کا سفر پسند فرمایا، زید بن حارث شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے، 10 شوال کے دن وہاں آپ نے تبلیغ فرمائی اور وہاں وہ بدنام زمانہ واقعہ ہوا جس میں شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شدید زخمی کر دیا گیا اور آپ نے ایک یہودی کے باغ میں جا کر پناہ لی۔

یہاں طائف میں بھی آپ پر پتھر کی ایک چٹان لڑھکانے کا پروگرام بنایا گیا تھا اور وہ معجزانہ طور پر ایک فٹبال برابر پتھر پر قائم ہوگئی تھی جو آج بھی قائم ہے۔

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا نے سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قبل از بعثت 14 سال گزارے اور بعد از بعثت 8 سال گزارے، یعنی 22 سال انہوں نے

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رفاقت حیات کا حق ادا فرمایا اور جب وصال الیٰ اللہ ہوا تو ظاہری طور پر کل عمر مبارک کم وبیش 46 سال تھی

آمدم برسر مطلب

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کا وصال وارتحال 10 رمضان کو ہوا اور ان کا مزار حجون جنت المعلی کے مقام پر بنایا گیا تھا جو آج بھی ایک شکستہ مزار کی صورت میں موجود ہے

واقعاتِ ارتحال

مکہ مکرمہ کے شمالی طرف چند میل کے فاصلہ پر پہاڑوں کے درمیان ایک وادی ہے جس کا پرانا نام شعب ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام تھا اور آج اسے شعب علیؑ علیہ الصلواۃ والسلام کہتے ہیں، رات کا وقت ہے، اس شعب میں ایک خستہ مکان ہے، اس مکان کے اندر ایک مسند ہے جس پر قصر اخضر کی شاہانہ فضا میں پلی ہوئی شہزادیؑ ایک بوسیدہ رِدا اوڑھ کر آرام فرما ہیں، مگر آج نہ شاہی ہے، نہ شاہی محل ہے، نہ آرام دہ بستر ہے، نہ کافوری شمع، اور نہ ہی چاندی یا سونے کے شمع دان ہیں، ایک چھوٹا سا مٹی کا چراغ روشن ہے

جناب سیدہ ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے سرہانے اللہ کی رحمت کل موجود ہیں، معظّمہ بی بیؑ صلواۃ اللہ علیہا کا آخری وقت ہے، کسی وقت معظّمہءِ کونین صلواۃ اللہ علیہا نے آنکھیں کھولیں، اپنے سرتاج ومعراج کو اپنے سرہانے موجود پایا، پاک معظّمہ بی بیؑ صلواۃ اللہ علیہا نے پاک سرتاجؐ کا دست مبارک اپنے ہاتھوں میں لے کر عرض کیا کہ آج

ہماری اِس دنیائے فانی میں آخری رات ہے، ہم نے 22 سال آپ کے ساتھ گزارے ہیں، اگر اس دوران ہم سے آپ کی خدمت اور کنیزی میں کوئی کمی بیشی ہوئی ہوتو ہمیں معاف فرمانا

اساں جانڑ دے ہیں چند لمحے دی مہمان ساڈی زندگی ہے
اساں شکر کریندے ہیں خالق دا جیڑھے حال دی بھی گزری ہے
اساں اتنا عرض کریندے ہیں میڈی پونجی صرف ہک دھی ہے
اینکوں ہر ڈکھ توں محفوظ رکھائے اے کنیز بس اے چاہندی ہے

میڈی شرماں والی بچڑی کوں بہوں شرم ہے آقا آندی
جے میں توں ہووے کچھ منگناں، ہے منگن توں بہوں شرماندی
تہاڈی زندگی وچ نہ سوال کرے اے مالک کل عرشاں دی
نہ ایندا سوال کوئی رد ہووے ایں درد توں ہاں گھبراندی

آخر میں اپنی کمسن بیٹیؑ کی پیشانی ءِ اقدس پر بوسہ دے کر فرمایا کہ

میڈے ٹرن دے بعد ایں امڑی دا تساں نہ فرمان بھلا ہے
ہے جگ دشمن تہاڈے بابے دا ایندا خاص خیال رکھا ہے
جڈاں اوکھی ڈیکھو بابے تے تساں ہر حالت بچوا ہے
تساں ما بنڑناں ہے بابے دی میڈے کھیر دی لاج رکھا ہے

سب مومنین و حاضرین و ناظرین مل کر دعا فرمائیں کہ اب فوراً سے بھی بیشتر منتقم آلِ محمدؐ عجل اللہ فرجہٗ الشریف اس دنیا میں تشریف لے آئیں، اور اپنے اجدادِ طاہرینؑ علیہم الصلواۃ والسلام کے کل دکھوں کے بدلے لیں، یہ پاک گھر اللہ کرے اس انداز سے آباد ہو کہ پھر کبھی ان کے پاک گلشن میں خزاں نہ آئے

﴾ آمین یا رب العالمین ﴿

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٌ وَعَجّل فَرَجَھُم بِقَائِمِھِمْ عَجَلَ اللّٰہُ فَرَجَہٗ الشریف وَ صَلَوَاتُ اللّٰہُ عَلَیہِ وَ عَلٰی آلِہٖ اَجمَعِین

www.jamanshah.com
By Maddah Hussain
Regd. 18-06-2001

یا مولا کریم العجل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محسنین اسلام

نذرانۂ عقیدت .... منجانب .... مہتاب اذفر

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہمارے ملک پاکستان میں میڈیا آزاد ہے اور ہر کس و ناکس کو اپنی بات کہنے کا حق حاصل ہے، اس بات پر میں پاکستان کے اربابِ اقتدار کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہر شخص کو اظہارِ رائے کی مکمل آزادی عنایت کی ہے

زیرِ نظر تحریر میں جو گذارشات میں ہدیۂ شعور و نظر پیش کر رہا ہوں وہ صرف اور صرف میری ذاتی رائے ہے اور دوسرے کسی مذہب و ملت کے کسی بھی شخص کا اس سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے

میں اپنی سوچ اور فکر کسی پر مسلط بھی نہیں کرنا چاہ رہا ہوں کیونکہ یہ علمی جارحیت ہے اور میں اس کا مرتکب نہیں ہونا چاہتا، اس لئے کوئی میری ان باتوں سے متفق ہو یا نہ ہو، ان کو تسلیم کرے یا نہ کرے، ان کی توثیق کرے یا تردید کرے، ان کو مانے یا نہ مانے، ہر شخص اپنی اپنی رائے میں مکمل طور پر آزاد ہے

توحید کی آڑ لے کر ہر کسی پر کفر و شرک کے فتوے لگانے والوں سے بھی معذرت

www.jamanshah.com

چاہوں گا کہ وہ بھی اپنے فتوؤں کی پٹاریاں بند رکھیں کیونکہ یہاں خالق کی طرف سے بھی ہر شخص اپنے عقیدہ وعمل میں مکمل آزاد ہے اوراس ضمن میں آخرت میں بھی ہر شخص اپنے اعمال وعقائد کیلئے خود ہی جواب دِہ ہوگا، کسی دوسرے سے اُس کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا

اما بعد

سن 571 عیسوی میں اُس رحیم وکریم ذاتِ واجب الوجود نے اپنی پیدا کردہ مخلوق پر رحمت واسعہ کی انتہا فرماتے ہوئے ہمیں رحمت للعالمین اور شفیع المذنبین کی شکل میں اپنی ذات کا مظہر کامل واکمل عطا فرمایا یعنی شہنشاہِ معظم، ہادیءِ مطلق، سرتاجِ انبیاء ومرسلین، کائنات کی رحمت ازلی، لاکھوں والدین سے زیادہ شفیق ومشفق ذات، وارثِ ھل اتی پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِس دنیا میں ظہورِ اجلال ہوا، میرے اُستادِ گرامی القدر اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے نورِ ذات وصفات کیلئے سب سے بڑی اذیت جامہءِ انسانیت میں تشریف لانا ہے کہ جو اِن پاک ذواتِ متعالیات علیہم الصلوٰۃ والسلام نے مخلوق کی بھلائی اور ہدایت کیلئے برداشت کی

حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کے فلک چہارم پر تشریف لے جانے کے بعد اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل کا جو زمانہ تھا تمام مسلم مؤرخین اُسے دورِ جاہلیت کہتے آئے ہیں۔ میں اپنے محترم قارئین سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا واقعی وہ دورِ جاہلیت تھا، کیا اُس دور کے لوگ جاہل مطلق تھے، کیا وہ لوگ بے وقوف یا پاگل تھے، اور کیا اُن میں عقل وشعور نام کی کوئی چیز موجود ہی نہیں تھی؟

یقیناً آپ سب کا جواب نفی میں ہی ہوگا، کیونکہ اگر ہم دنیاوی یا معاشرتی حوالے سے

دیکھتے ہیں تو وہ ایک اچھا خاصہ ترقی یافتہ دور تھا جس میں اپنے وقت کے دانائے زمانہ لوگ موجود تھے اس بات کا سب سے بڑا ثبوت مظہر پروردگار سرتاج الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ پاک فرمان ہے جس میں آپ اِس بات پر فخر کیا کرتے تھے کہ ہم دو عظیم شخصیتوں کے درمیان تشریف لائے ہیں جن میں سے ایک ایران کا بادشاہ نوشیروان عادل اور دوسرا حاتم طائی ہے کہ جو اپنے دور تک سخاوت میں بے مثل و مثال تھا، اور آج تک اِس ضمن میں مشہور و معروف ہے

لسانی طور پر اہل عرب اتنے زیادہ عالم و فاضل اور فصیح البیان تھے کہ اپنے علاوہ پوری دنیا کے لوگوں کو عجم (یعنی گونگا) سمجھتے اور کہتے تھے یعنی کسی دوسرے پر ان کی نگاہ سرے سے ٹکتی ہی نہیں تھی، اب اسی بات سے اندازہ لگائیں کہ اپنے علاوہ پوری دنیا کو بے زبان سمجھنے والے یہ بلیغ اللسان لوگ جاہل مطلق کیسے ہو سکتے ہیں؟

قدیم شاعری پر ریسرچ کرنے والے احباب بخوبی جانتے ہیں کہ اُس دور میں عربی شاعری عین عروج پر تھی اور دنیائے عرب میں بہت بڑے بڑے نامور شعراء موجود تھے، اور جن شعراء کا کلام فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے سب سے زیادہ بلند پایہ ہوتا وہ اسے لکھ کر کعبہ کی دیوار پر آویزاں کر دیا کرتے تھے جو اس بات کی سند سمجھا جاتا تھا کہ اس سے بہتر کلام اور کوئی کہہ ہی نہیں سکتا ہے

حتیٰ کہ ان شعراء کو اپنی اوقات یاد دلانے کیلئے خود خالق کائنات نے اپنے پاک محبوبِ حقیقی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ فلاں فلاں قرآنی آیات لکھ کر دیوارِ کعبہ پر آویزاں کریں کیونکہ میں ہرگز یہ بات برداشت نہیں کر سکتا کہ آپ کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا شخص فخر کرتا پھرے، اور جب انہوں نے ایسا کیا تو دنیائے عرب

کے تمام فصیح و بلیغ اور قادر الکلام شعراء آیاتِ قرآنی کو پڑھ کر گنگ و دنگ رہ گئے، اور اس قدر حیران و پریشان ہوئے کہ اپنا اپنا کلام جو پہلے کعبہ کی دیواروں پر لگایا ہوا تھا، فوراً اُتار کر اور دُم دبا کر بھاگ نکلے...... کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اُس دور میں اتنے بڑے ماہر لسانیات موجود تھے کہ جن کے مقابلہ میں خود خدا کو آنا پڑا

علم نجوم، کہانت اور تعبیر رویاء یعنی خوابوں کی تعبیر کا علم اس قدر عروج پر تھا کہ ان علوم کے ماہرین زبان سے جو بات نکالتے تھے وہ پانچ سو فی صد درست ثابت ہوتی تھی اور ان کی کسی بات میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہوتی تھی

جبکہ آج کے اِس ترقی یافتہ سائنسی دور میں یہ تمام علوم عنقا ہو چکے ہیں اور مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہماری بداعمالی کی وجہ سے علم و حکمت کو واپس اُٹھا لیا گیا ہے

اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہم اُس دور کو دورِ جاہلیت کیوں کہتے ہیں اور ان لوگوں کو جاہل کیوں سمجھتے ہیں جبکہ وہ آج کے اِس ترقی یافتہ دور سے بدرجہا زیادہ قابل اور باشعور تھے تو اس کا مختصر اور جامع جواب یہ ہے کہ

''چونکہ وہ لوگ علم دین اور انسانی اخلاقیات سے ناواقف تھے، اس لئے جاہل تھے''

سرورِ دو جہاں، علت غائی ممکنات، محسن عالمین بلکہ محسن کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِس جہانِ آب وگل کو شرف بخشا اور چالیس 40 سال تک اپنے کردارِ حسنہ سے اور 23 سال اپنی لسانِ معجز بیان سے رسالت کی تبلیغ فرمائی یعنی

بے دین لوگوں کو دین خداوندی سے روشناس کرایا، بے شعور لوگوں کو شعورِ علم اِلٰہی عطا فرمایا، بے ہودہ گو اور لغو گو آدمیوں کو قاریءِ قرآن حکیم بنا دیا، بت پرست لوگوں کو ایک خدا کا عابد اور زاہد شب زندہ دار بنا کر کعبۃ اللہ کے سامنے سر بہ سجود

ہونے پر مجبور کر دیا، اعلیٰ انسانی اقدار کو متعارف کراتے ہوئے بیٹیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دینے والے لوگوں کو ماں بہن اور بیٹی کی عزت وعظمت بتائی اور مستورات کے گرد تقدس اور پاکیزگی کی ایسی محکم فصیل قائم فرمائی کہ جو قیامت تک باقی رہے گی، آقا اور غلام کے فرق کو ختم کرتے ہوئے سب سے پہلے انسان کی شخصی آزادی کا پرچم بلند فرمایا......اب اگر میں اُس پاک ذاتِ اِلٰہی صفات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات شمار کرنے لگوں تو کم از کم میری عقل نہ تو ان کا احاطہ کرسکتی ہے اور نہ ہی انہیں شمار کرنا کسی انسان کے بس کا روگ ہے

مختصر یہ کہ آپ نے جاہلیت کے اندھیروں کو ختم فرما کر علم وعرفانِ اِلٰہی کی ایسی روشنی بکھیری کہ مخلوق کو خالق حقیقی سے واصل کر دیا اور انسانیت کو عظیم ترین معراج عطا فرمایا کہ آج تک مذہب انسانیت کے پجاری آپ کی ذاتِ والا صفات کے گن گاتے نظر آتے ہیں

گویا آپ نے اس دنیا میں ایک دین جدید کی بنیاد رکھی اس لئے آپ کو بانیٔ اسلام کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے، آپ نے دین اسلام کی سربلندی کیلئے صعوبات برداشت کیئے، لیکن جب آپ کے دین کے دشمنوں نے اسلام کا نام ونشان مٹانے کی ناپاک جسارت کی تو آپ تلوار سونت کر میدان میں آئے اور اسلام کی بقا کی خاطر دفاعی جنگیں بھی لڑیں، زخم کھائے اور اپنے بہت سے پیاروں کی جدائی کے صدمات سہہ کر بھی آخری دم تک دین اِلٰہی کی سربلندی اور سرخروئی کیلئے کام کیا

اس لحاظ سے آپ نہ صرف بانیٔ اسلام ہیں بلکہ اپنے دور میں سب سے بڑے محسن اسلام اور محسن توحید بھی ہیں

جناب سید العرب سرکارِ ابو طالب علیہ الصلواۃ والسلام نے اپنے رعب و جلال، اپنے سکینہ و وقار، اپنے مرتبۂ عظیم اور دنیاوی اثر و رسوخ یعنی جملہ وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے سب سے پہلے اسلام کا عملی دفاع کیا اور جب کفارِ مکہ نے زیادہ مجبور کیا تو آپ نے بہ بانگ دہل اعلان فرمایا کہ اگر میرے ایک ہاتھ پر چاند اور دوسرے ہاتھ پر سورج رکھ دو تب بھی میں اپنے اِس بھتیجے کی اعانت و نصرت سے باز نہیں آؤں گا۔ ہمارے عقیدہ کے مطابق یہ بھی اپنے وقت میں محسن اسلام و ایمان ہیں

جناب حمزہ علیہ الصلواۃ والسلام نے جس انداز میں اپنے رعب وجلال سے کفارِ مکہ کی زبانوں کو مقفل کیا اور پھر ضرورت پڑنے پر تلوار کے جوہر دکھائے وہ کسی تشریح کے محتاج نہیں ہیں، اس لئے یہ بھی محسن اسلام ہیں

جناب ملیکۃ العرب پاک معظّمہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا نے اپنی جملہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ اسلام پر خرچ کر دی اور اپنے پاس کچھ بھی بچا کر نہ رکھا، اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ شعب ابی طالب علیہ الصلواۃ والسلام میں جس وقت آپ نے رحلت فرمائی تو آپ کی ردائے اطہر کو بہت سے پیوند لگے ہوئے تھے

لہٰذا اللہ تعالٰی کو احسان مند ہو کر اپنے پاک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے اِس معظّمہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا کا شکر گزار ہونا پڑا اور یہ اعلان کرنا پڑا کہ یہ پاک بی بی صلواۃ اللہ علیہا اسلام کی وہ محسنہ ہیں کہ قیامت تک جتنے لوگ کلمہ پڑھ کر حلقہ بگوشِ اسلام ہوں گے ان کی گردن میں اِس معظّمہ کے احسانات اور ان کی غلامی کا طوق رہے گا

سن گیارہ ہجری ماہ صفر کے آخری ایام میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دنیائے فانی سے اپنے حقیقی وطن کی طرف کوچ فرمایا اور اہل دنیا کی نگاہوں سے پردہ فرمایا تو

دنیائے اسلام میں ایک ایسا عظیم فتنہ رونما ہوا کہ اکثر اہل اسلام کی نگاہوں پر بھی پردہ پڑ گیا

☆وَالَّذِينَ كَفَرُوا اَولِيَئُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ اِلَى الظُّلُماتِ (البقرہ) کا عملی مظاہرہ اتنے وسیع پیانے پر ہوا کہ مسلمانوں کی اکثریت طاغوتی قوتوں کے چنگل میں پھنس گئی، اسلامی معیار ایک دم بدل گئے، حق کو باطل اور باطل کو حق بنا دیا گیا، سیاہ رات کو دن قرار دے دیا گیا، جہالت کو علم کہا جانے لگا، وراثانِ علم اِلٰہی کے زبان و بیان پر پابندیاں عائد کر کے انہیں گھروں میں عملاً نظر بند کر دیا گیا، اپنے کردار کی پردہ پوشی کی خاطر زیادہ تر لوگوں کو نفاذِ اسلام کے نام پر جنگوں میں الجھا دیا گیا، جس کا نتیجہ شہنشاہِ معظم مولا امیر المومنین علیہ الصلواۃ والسلام اور حامل حلم اِلٰہی مولا امام حسن مجتبیٰ علیہ الصلواۃ والسلام کی شہادت کی صورت میں سامنے آیا اور شہنشاہِ معظم سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پردہ فرمانے کے پچاس 50 سال بعد اِس طاغوتی فتنہءِ عظیم کے ثمرات یزیدیت کی صورت میں عیاں ہوئے، اور وہ تمام کام جو یزید ملعون کے آباء واجداد کرنا چاہتے تھے مگر مسلمانوں کی لعنت ملامت کے ڈر سے نہ کر سکے، اِس ملعونِ ازل نے اعلانیہ کرنا شروع کر دیئے جس کی تفصیل تقریباً ہر شخص جانتا ہے

اسلام پر یہ بہت کڑا وقت تھا کہ جس وقت اس کے جملہ اقدار پامال ہو رہے تھے، اس کے بنیادی اصولوں کو تبدیل کر کے مسخ کیا جا رہا تھا، ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام کی طویل محنت شاقہ خاک میں ملائی جا رہی تھی اور مسلمانوں کے اذہان کو جاہلیت کی ظلمت کی طرف دھکیلا جا رہا تھا

اللہ تعالیٰ کے حقیقی نمائندہ، نورِ الٰہیہ کے امین اور جانشین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سب کچھ کیسے برداشت ہوسکتا تھا؟ اُس کڑے وقت میں اسلام کو اپنے دامن کرم میں پناہ دینے کیلئے اور اس کی دائمی بقا کیلئے حجۃ اللہ فی العالمین، امام زمانہ، محسن توحید، محسن کائنات اور اسلام کے محسن اعظم مولا امام حسینؑ علیہ الصلواۃ والسلام نے اپنا پورا پاک گھرانہ داؤ پر لگا دیا اور اسلام کو ایک حیاتِ جاوید عطا فرمائی

ہمارے پاک ہادی و مرشد صلواۃ اللہ علیہ اکثر یہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر مولا کریم کرب و بلا علیہ الصلواۃ والسلام اِس کڑے وقت میں اپنا پاک گھر داؤ پر لگا کر اور یہ عظیم قربانیاں دے کر اسلام کو حیاتِ نو عطا نہ فرماتے تو تمام اہل دنیا یزیدیت کا شکار ہو کر جہنم کا ایندھن بنتے اور کوئی ایک شخص بھی یزیدیت کے اس فتنہ سے نہ بچ سکتا

لہٰذا ثابت ہوا کہ نہ صرف مولا امام حسینؑ علیہ الصلواۃ والسلام بلکہ ان کی نصرت کرنے والے تمام افراد اسلام اور توحید اور قیامت تک آنے والی تمام انسانیت کے محسن ہیں

اسی دوران اُموی ملاعین کے یہ ناپاک عزائم سامنے آئے کہ ہم اپنی پوری پوری کوشش کر کے ایک ویرانہ میں چند یومیہ اِس واقعہ کو چھپا دیں گے اور کربلا میں شہید ہونے والے مظلومین کے نام مٹا دیں گے پھر کچھ عرصہ بعد لوگ خود بخود اِس بات کو بھول ہی جائیں گے کہ کربلا کے ویرانہ میں کوئی واقعہ ہوا بھی تھا۔

یہ بات معلوم ہوتے ہی شہنشاہِ معظم مولا امام حسینؑ علیہ الصلواۃ والسلام کی امینۃ الامامت پاک بہن صلواۃ اللہ علیہا تڑپ اُٹھیں اور انہوں نے اہل کوفہ و شام کے نجس عزائم کو مٹی میں ملانے کے عظیم ترین مقصد اور مشن کیلئے مظلومیت کا رنگ اپناتے ہوئے عراق اور شام کا ایک طویل سفر اختیار فرمایا ورنہ دنیا کی کوئی طاقت ایسی تھی ہی نہیں کہ جو انہیں جبراً

کہیں لے جا سکتی
جس کا نتیجہ اور جس کے ثمرات آج ہمارے سامنے ہیں کہ اسلام اور مولا امام حسینؑ علیہ الصلواۃ والسلام دونوں کے نام زندہ و پائندہ ہیں اور ہمیشہ ہمیشہ زندہ و پائندہ رہیں گے۔
لہٰذا یہ تسلیم کیئے بغیر کوئی چارہٗ کار ہی نہیں کہ میری مخدومہ معظّمہ ءِ کائنات پاک عالٰیہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا نہ صرف اپنے پاک بھائی مولا کریم کربلا مولا امام حسینؑ علیہ الصلواۃ والسلام کی محسنہ ہیں بلکہ اپنے تمام بھائیوں کی، اپنے پاک بابا علیہ الصلواۃ والسلام کی، اپنی پاک والدہ ماجدہ صلواۃ اللہ علیہا کی، اپنے پاک نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی، اپنی پاک نانی سیدہ ملیکۃ العرب محسنہ ءِ اسلام صلواۃ اللہ علیہا کی، ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی، دین و اسلام کی بلکہ توحید کی بھی سب سے بڑی محسنہ ہیں جن کے عظیم ترین احسانات کا بدلہ یہ سبھی مل کر بھی ادا نہیں کر سکتے ہیں۔
اس کے بعد اُموی اور عباسی حکومتوں کے ظالمانہ ادوار میں ہمارے پاک آئمہ معصومین و طیبین و طاہرین علیہم الصلواۃ والسلام نے اپنے اپنے وقت میں جس رنگ میں بھی ممکن ہو سکا ہر قسمی تکالیف و صعوبات سہہ کر بھی اسلام اور اپنے پاک اجدادِ طاہرین علیہم الصلواۃ والسلام کی محنت و مشقت کی بقا کیلیئے جتنی محنت ممکن ہو سکتی تھی اس کیلیئے کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی
لہٰذا شیعہ عقیدہ کے مطابق تمام پاک محمدؐ و آلِ محمدؐ علیہم الصلواۃ والسلام اور تمام آئمہ اطہار علیہم الصلواۃ والسلام اور ان کے تمام اعوان و انصار اپنے اپنے وقت میں اسلام اور توحید و رسالت کے محسن ہیں
سن 260 ہجری میں مطلع ولایت کے گیارہویں آفتابِ عالم تاب اور دستارِ نبوت

www.jamanshah.com

کے وارثِ حقیقی مولا امام حسن عسکری علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شہادت کے بعد ہمارے زمانہ کے پاک امام، ہادیءِ دوراں، منتقم آلِ محمدؐ علیہم الصلوٰۃ والسلام، مولا صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہٗ الشریف نے دین خدا کی بقا اور سلامتی کیلئے مصلحتاً غیبت اختیار فرمائی جو تا حال جاری ہے، مگر اُس پاک ذات عجل اللہ فرجہٗ الشریف نے خصوصی شفقت اور کرم فرماتے ہوئے سلسلہءِ ہدایت کو کبھی بھی موقوف نہیں ہونے دیا اور جس طرح سورج بادلوں کی اوٹ میں رہتے ہوئے بھی اپنی روشنی بکھیرتا رہتا ہے بعینہٖ اسی طرح اِس شمس امامت عجل اللہ فرجہٗ الشریف نے بھی اپنے چاہنے والوں کو کبھی اپنے فیوضات و برکات سے محروم نہیں کیا ہے

اس طویل دورِ غیبت میں اسلام کی تبلیغ و ترویج اور بقا کی ذمہ داری اولیاء اللہ، علمائے ربانی اور روحانیین فقراء پر عائد کر دی گئی اور یہ سلسلہ تا خروج جاری رہے گا اور اگر میں یہ کہوں کہ اِس دورِ غیبت میں مالی، جانی، نفسانی اور خواہشاتی قربانیاں دے کر اسلام کی آبیاری کرنے والے یہ عظیم لوگ بھی اسلام کے محسن ہیں تو یہ بے جا نہیں ہوگا کیونکہ دورِ غیبت میں بقائے اسلام کا سہرا اِنہی عظیم لوگوں کے سر ہے

پاک شہنشاہِ معظم سرکار سرتاجِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک مشہور و معروف اور فریقین میں متفقہ علیہ پاک فرمان ہے جس کو تقریباً تمام راویانِ احادیث نے نقل کیا ہے کہ

☆ افضل اعمال امتی انتظار الفرج من الله عز وجل......

افضل العبادة انتظار الفرج...... افضل اعمال شيعتنا انتظار الفرج......

افضل عبادة المؤمن انتظار الفرج ......افضل جهاد امتى انتظار الفرج......

افضل عمل المؤمن انتظار الفرج...... افضل جهاد المؤمن انتظار الفرج......

www.jamanshah.com

احب الاعمال الی اللہ عز و جل انتظار الفرج...... افضل العبادۃ الصبر و الصمت و انتظار الفرج ......افضل العبادۃ شیئان الصبر و انتظار الفرج......

حق سے اِنکار کرنے والوں کیلئے اِس حدیث پاک کے حوالہ جات درج کرنا ضروری ہیں

(الفقیہ 4، وسائل الشیعہ 19، بحارالانوار، الاحتجاج 2، الارشاد 1، ارشاد القلوب 2، اعلام الوریٰ، الامالی صدوقؒ، الامالی طوسیؒ، تحف العقول، تفسیر عیاشی 2، الخصال 2، الدعوات، رجال الکشی، شرح نہج البلاغۃ 1، عیون اخبار 2,1، غرر الحکم، غیبۃ الطّوسی، قرب الاسناد، کشف الغمۃ 2، کشف الیقین، کفایۃ الاثر، کمال الدین 2,1، معانی الاخبار، معدن الجواہر، المناقب 4، مہج الدعوات، نزہۃ الناظر)

درحقیقت یہ پاک فرمان خاص طور پر دورِ غیبت کے شیعانِ امیرالمومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے انتہائی خاص اہمیت کا حامل ہے جس میں پاک محمدؐ و آلِ محمدؐ علیہم الصلوٰۃ والسلام کی فرج و کشائش کے انتظار کو اِس امت آخرالزمان کیلئے تمام اعمال میں سے افضل ترین عمل، افضل ترین عبادت اور افضل ترین جہاد قرار دیا گیا ہے

اس بات کی وضاحت کرنے کی ضرورت تو نہیں ہے کہ اِس خاندانِ اِلٰہیہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کی فرج و کشائش شہنشاہِ معظم پاک امام زمانہ مولا صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی تشریف آوری اور اُن کے ظہور و خروج سے ہی وابستہ ہے کیونکہ یہ عام فہم بات ہے جسے اسلام کے تمام مکاتیب فکر کے اہل علم لوگ جانتے اور سمجھتے ہیں

لمحہ ءِ فکریہ

اب میں دعوتِ فکر دیتا ہوں تمام دنیا کے کلمہ گو مسلمانوں کو، وہ اس نہج پر سوچیں کہ اعلانِ نبوت سے لے کر آج تک جب بھی اور جہاں بھی اسلام پر ذرہ برابر آنچ آئی تو اُس وقت کے دین دار لوگوں اور اسلام کے سرفروشوں نے اس کا بھرپور

www.jamanshah.com

دفاع کیا اور اسلام کی نشر و اشاعت اور تبلیغ و ترویج کیلئے ہر ممکن کوشش کی۔

واقعہِ کربلا کے بعد پاک معظّمہ امینۃ الامامت عالّیہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا نے عزاداری کی بنیاد رکھی، بعد میں آنے والے عزاداروں نے مالی اور جانی قربانیاں دے کر اور ظالمین کے ظلم وستم برداشت کرتے ہوئے عزاداری کے اِس سلسلہ کو قائم و دائم رکھا وہ تمام لوگ شیعہ قوم کے محسن ہیں

بعدازاں عزاداری کی بقا کیلئے ہر دور کے مومنین نے ہر قسمی قربانیاں دے کر اس کی تائید وحمایت میں کوئی کسر باقی نہ رکھی، مجالس عزا کے انعقاد میں جہاں بھی یزیدیوں نے معمولی سی رُکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی تو شیعانِ حیدرِ کرار علیہ الصلواۃ والسلام نے مالی اور جانی قربانیاں دے کر عزادری کا قیام کیا، حتیٰ کہ ناموس قربان کرنے سے بھی دریغ نہ کیا اور اپنے وسائل سے بڑھ کر خرچ کر کے عزاداری کی بقا کو دائمی اور ابدی زندگی عطا کی۔اور حقیقت یہ ہے کہ آج کے اس مذہبی آزادی کے دور کے شیعہ اُن محسنین کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے کہ جن کی محنت شاقہ کی بدولت ہمارے لئے عزاداری کا قیام ممکن ہوا اور جن لوگوں نے ہمیں یہ شعور عطا کیا

لیکن افسوس صد افسوس کہ

سرکار ختمی المرتبت سرتاجِ انبیاء و مرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر اِس دورِ حاضر کی حجت فی العالمین یعنی ہمارے پاک امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف تک تمام پاک ذواتِ متعالیات علیہم الصلواۃ والسلام نے جس عمل کی تاکید فرمائی، تمام آئمہ معصومین علیہم الصلواۃ والسلام نے جسے افضل ترین عمل قرار دیا، جسے افضل ترین عبادت اور جہادِ اکبر بتایا، اُس کی طرف کسی نے توجہ نہ کی اور نہ ہی اسے کوئی خاص اہمیت دی گئی............آخر کیوں؟

www.jamanshah.com

شیعہ قوم پر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ جب چند گنے چنے دین دار لوگوں کے سوا امام العصر والزمان اور سرمایہء آلِ محمدؐ عجل اللہ فرجہ الشریف سے شیعوں میں ناواقفیت اتنی زیادہ بڑھ گئی کہ سرکارؑ نے اُس وقت کے ایک عالم جناب شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ کو خود تاکید فرمائی کہ کم از کم ایک کتاب تو ہماری غیبت کے بارے میں بھی لکھو تا کہ شیعہ لوگ ہمیں بھول تو نہ جائیں، اور علامہ سید محمد تقی موسوی اصفہانی سے فرمایا کہ دعائے تعجیل فرج کی اہمیت اور تاکید کے موضوع پر کتاب تحریر کرو تا کہ دورِ غیبت کے شیعہ دینی ہلاکت سے بچ سکیں

اس کے بعد مختلف علمائے امامیہ نے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت، آپ کے ظہور کے انتظار کی اہمیت اور آپ کی تشریف آوری کی دعائے تعجیل فرج کے موضوع پر کافی کتابیں لکھیں جو اہل تشیع میں کتب غیبت کے نام سے جانی اور پہچانی جاتی ہیں جن میں کمال الدین وتمام النعمۃ، الغیبت، غیبت طوسی، غیبت نعمانی، مکیال المکارم، النجم الثاقب اور دار السلام قابل ذکر ہیں

چونکہ عدم وجدان عدم وجود کی دلیل نہیں ہوتا ہے اس لئے میں حتمی بات تو نہیں کر سکتا اور میں ان علمائے عظام کے حالات بھی زیادہ نہیں جانتا، ممکن ہے کہ انہوں نے کتابیں لکھنے کے علاوہ لوگوں میں ان باتوں کا پرچار بھی کیا ہو اور ان کو تشویق دلانے یا ان کو اس طرف مائل کرنے کی بھی اپنے تئیں کوشش کی ہو مگر ہمیں حالات و واقعات جو کچھ بتاتے ہیں اس کے مطابق کوئی خاطر خواہ نتیجہ ہمیں نظر نہیں آتا ہے اور پھر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ تمام باتیں کتابوں میں دفن ہو کر رہ گئیں اور شیعہ قوم میں معرفت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف، انتظارِ فرجِ محمدؐ و آلِ محمدؐ علیہم الصلوٰۃ والسلام اور

دعائے تعجیل فرج کا شعور معدوم ہوتا چلا گیا اور یہی کیفیت 1950 تک برقرار رہی اس تمام عرصہ کا اگر ہم بغور جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہر دور میں اہل علم و عمل میں سے کچھ نہ کچھ لوگ ایسے رہے ہیں کہ جو اس راز سے آگاہ تھے اور فرداً فرداً انہوں نے اپنی زندگی دعا اور انتظار میں گزاری تھی، جن میں علامہ شیخ عبدالعلیؒ ہروی تہرانی، علامہ محمد سبطین سرسوی اعلی اللہ مقامہٗ اور کراچی کے جناب ادیبؒ نقوی صاحب کے نام قابل ذکر ہیں

1950 عیسوی کا دور وہ ہے کہ جس وقت برصغیر پاک و ہند میں عزاداری عین عروج پر تھی اور اِس میں روحانیت بدرجہ اتم موجود تھی جو عزاداری کی روحِ رواں ہے، اور آجکل جس کا بہت زیادہ فقدان ہے

اُس وقت ہندوستان میں لکھنؤ اس کا بہت بڑا مرکز تھا، اور وہاں علامہ محمد سبطینؒ سرسوی موجود تھے، پاکستان میں کچھی (یعنی دریائے سندھ کے مشرقی کنارے کا جنوبی پنجاب کا علاقہ) عزاداری کے حوالے سے زمانۂ قدیم سے لے کر آج تک مشہور چلا آ رہا ہے اور پاکستان کے تمام نامور ذاکرین عظام کا تعلق کچھی ہی سے رہا ہے جن میں سید امام علیؒ شاہ صاحب، سید کرم حسینؒ شاہ صاحب، مولوی نذر حسینؒ ترک، غمگین پٹھان، سائیں سید علیؒ شاہ صاحب، سید گامنوں شاہ واصف، سید آغا حسینؒ شاہ صاحب، سید فضل حسینؒ شاہ صاحب، جناب احمدؒ بخش بھٹی صاحب اور سید امیر حسینؒ شاہ صاحب قابل ذکر ہیں...... بھکر کے علاقہ میں آغا فیملی عزاداری کے حوالے سے جانی پہچانی جاتی تھی اور شیعہ قوم ان کی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کر سکتی کیونکہ پہلے لکھنؤ اور بعد ازاں بھکر کے نواح میں بستی ڈھانڈلہ میں عزاداری کے

قیام کیلئے جو محاذ قائم ہوئے تھے ان دونوں جگہوں پر آغا شرف حسینؒ شاہ صاحب اوران کے فرزندان کا کردار نا قابل فراموش ہے

سرگودھا کے علاقہ میں جناب سید فضل حسینؒ شاہ پرہیزگار موجود تھے جو اپنے اعلیٰ کردار اور حسن سیرت میں اپنی مثال آپ تھے اور جنہوں نے اپنی عملی تبلیغ سے لوگوں کو دین اسلام سے یوں روشناس کرایا کہ کئی کئی سال پہلے کی گئی چوریاں لوگوں نے واپس کردی تھیں، زمینیں بالشتوں سے بانٹی گئیں کہ کسی دوسرے کا حق ہماری طرف نہ رہ جائے، بہتی ہوئی نہروں اور نالوں سے لوگ اس نیت سے وضو تک نہیں کرتے تھے کہ اس پانی پر ہمیں حق تصرف حاصل نہیں ہے، وغیرہ وغیرہ

لیہ شہر میں سمانوی ساداتِ عظام اور لیکھی فیملی کا کردار عزاداری کے حوالے سے ہمیشہ قابل تعریف رہا ہے

لیکن ہمیں سب سے زیادہ افسوس اِس بات کا ہے کہ ان تمام لوگوں میں سے کوئی بھی شیعہ اپنے زمانہ کے امام عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے نام سے بھی واقف نہیں تھا اور نہ ہی صاحبانِ منبر ومحراب میں سے کسی سرکردہ فرد نے ان کے حوالے سے کبھی کوئی ذکر کیا تھا اور اگر میں یہ کہوں تو بے جا نہ ہوگا کہ معرفت امام وقت عجل اللہ فرجہٗ الشریف (جو کہ ہر شیعہ کیلئے فرضِ عین ہے اور جس کے بغیر انسان جاہلیت کا شکار رہتا ہے) کے حوالے سے پوری شیعہ کمیونٹی میں یہ مکمل تاریکی اور جاہلیت کا دور تھا، جس کی تصویر کشی میرے اُستادِ گرامی القدر نے ان الفاظ میں فرمائی ہے۔

www.jamanshah.com

ذکرِ سلطانؑنِ زمانہ بھول بیٹھا تھا جہاں
اور حقوقِ مہدیؑ ءِ حق کا نہ تھا نام و نشاں
اجتہادی بت کے آگے تھا بشر محو رکوع
ہادیءِ مطلق کی جانب تھا نہ انساں کا رجوع
بے محل بے ربط تھے اسلام کے سارے سجود
داعیءِ اسلام بن بیٹھے سبھی اہل جحود
ذکر مردہ ہو چکا تھا والیؑ ءِ کونین کا
ایک مشکل مسئلہ تھا سانس لینا چین کا

آمدم برسرِ مدعا

میں اس بات پر جتنا بھی فخر کروں جتنا ناز کروں کم ہے کہ اِس تاریک دورِ جاہلیت میں ہمارے پاک مالک ومرشد، ہمارے آقا، ہمارے محسن اعظم، ہمارے راہبر اور ہمارے پاک ہادیءِ دوراں صلوٰۃ اللہ علیہ نے ایک مشن کا آغاز فرمایا جس کا مقصد اعلیٰ شیعہ قوم میں معرفت امام وقت عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا شعور اُجاگر کرنا، انہیں اپنے امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے حقوق وفرائض سے آگاہ کرنا، ان میں انتظارِ فرجِ آلِ محمدؐ علیہم الصلوٰۃ والسلام کا جذبہ بیدار کرنا اور اُنہیں دعائے تعجیل فرج کی طرف مائل کرنا تھا

آپ نے عام علماء کی طرح فقط زبانی کلامی تبلیغ پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنی پاک ذات، اپنی پاک اولاد اور اپنے گھر اطہر کی ہر چیز کو اسی مشن اور مقصد کیلئے وقف فرمایا اور

www.jamanshah.com

لسانی تبلیغ سے زیادہ عملی تبلیغ کا طریقہ اختیار فرمایا، یعنی آپ جو کچھ فرمانا چاہتے تھے پہلے خود اُس پر عمل کر کے دِکھایا کرتے تھے

اب اگر میں اپنے مالک و مرشد صلواۃ اللہ علیہ کی پوری حیاتِ طیبہ کی تفصیل بیان کروں یا اُن کے مقصدِ اعلیٰ کی شروعات سے انتہا تک جزئیات تحریر کروں تو اِس موضوع کیلئے سینکڑوں کتابیں بھی ناکافی ثابت ہوں گی اور دوسری بات یہ ہے کہ میری اتنی اہلیت ولیاقت ہی نہیں ہے کہ رازہائے سربستہ منکشف کرسکوں

البتہ میری ظاہر بین نگاہوں نے جو کچھ دیکھا اور جو کچھ محسوس کیا اُس کا خلاصہ یہ ہے

1 ...... ہمارے پاک مالک و مرشد صلواۃ اللہ علیہ نے اپنے گھر کی ہر چیز حتیٰ کہ اپنی اولادِ طاہرہ تک کو اِس انداز میں مالک زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے نام پاک سے منسوب فرمایا کہ پھر زندگی بھر کسی بھی چیز پر اپنا حق تصرف نہ سمجھا اور نہ کبھی جتلایا

2 ...... دعائے تعجیل فرج کا جو سلسلہ انہوں نے اپنے اِس پاک مشن کے آغاز میں شروع فرمایا تھا وہ ساٹھ سال گزر جانے کے باوجود آج تک بلا توقف جاری و ساری ہے اور اُس میں ایک لمحہ کا تعطل کبھی نہیں آیا ہے، یعنی اُن کے پاک آستان پر آج بھی چوبیس گھنٹے دعائے تعجیل فرجِ آل اللہ کیلئے باری باری دعا گو مصلے پر موجود رہتے ہیں، علاوہ ازیں سال میں دو مرتبہ دعائیہ اجتماعات کا انعقاد کیا جاتا ہے جن میں سے پہلا دس روزہ اجتماع 9 ذوالحجہ سے 18 ذوالحجہ تک اور دوسرا چالیس روزہ اجتماع یکم رمضان المبارک سے دس شوال المکرّم تک ہوتا ہے، جن میں روزانہ پانچ مرتبہ اجتماعی طور پر تمام شرکاء مل کر گریہ وزاری سے دعائے تعجیل فرج مانگتے ہیں

آئمہ معصومین علیہم الصلواۃ والسلام نے اپنے فرامین و احکام میں قبولیت دعا کے جو اوقات

متعین فرمائے ہیں، سارے سال کے اِن تمام اوقات میں بھی دعائے تعجیل فرج کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے

3 ...... مالک کائنات وممکنات امام العصر والزمان عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے عہد کیا کہ جب تک آپ کے پاک گھر میں خوشی اور بہار نہیں آتی ہے، ہم بھی اپنے گھر میں کوئی خوشی نہیں کریں گے، یعنی اپنی تمام دنیاوی اور ذاتی خوشیوں کو اپنے امام وقت عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی خوشیوں پر قربان کر کے زمانے کے سامنے ایک مثال قائم کی اور عملاً بتایا کہ دورِ غیبت کے تمام شیعانِ امیر المومنین علیہ الصلواۃ والسلام کو ایسے ہی کرنا چاہیے

اہل دنیا اِس بات کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں کہ ہماری نسل ضرور باقی رہنا چاہیے مگر آپ نے اپنی اِس بنیادی اور فطری خواہش کو بھی قربان کر دیا اور اپنے پاک فرزندان اور اپنے پاک بھتیجوں کی شادیاں نہ کر کے اپنی نسل تک کی قربانی پیش کی

4 ...... وارثِ آلِ محمدؐ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی غیبت کے دُکھ کو اس حد تک اپنی ذات پر طاری فرمایا کہ ہونٹوں سے مسکراہٹ معدوم ہوگئی اور اپنی ساری حیاتِ طیبہ سوگ میں گزار کر اپنے امام وقت عجل اللہ فرجہٗ الشریف کو یہ یقین دلایا کہ غیبت کے اِس غم میں آپ اکیلے نہیں ہیں بلکہ ہم اور ہمارا سارا گھر بھی آپ کے ساتھ اِس غم والم میں آپ کا برابر کا شریک ہے، اور ہم آپ کے خروج تک آپ کے ہر دُکھ درد میں یونہی شریک رہیں گے

5 ......عزاء اور دعا کو آپس میں متصل فرمایا اور اِس سربستہ راز کو آشکار فرمایا کہ دراصل عزاداری کا مقصد اعلیٰ تو دعائے تعجیل فرج ہی ہے جس میں گریہ سید الآداب ہے اور عزاداری کے اصل وارث ہمارے امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہی ہیں۔

www.jamanshah.com

اس بات کی وضاحت یوں فرمائی کہ کوئی قریبی عزیز یا رشتہ دار فوت ہو جائے، آپ تعزیت کیلئے جائیں اور وہاں جا کر فوت ہونے والے شخص کے اصل وارث کی بجائے دوسرے لوگوں سے اظہارِ افسوس کر کے اور رو کر واپس آ جائیں تو وہ شخص کیا محسوس کرے گا؟ اور کیا وہ آپ کو اپنا خیر خواہ سمجھے گا؟ ہر گز نہیں

مجالس عزا میں ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی پاک بارگاہ میں ان کے اجدادِ طاہرین علیہم الصلواۃ والسلام کا پرسہ پیش کریں اور انہی کے حق میں دعائے خیر کریں اور وہ دعائے خیر یہی دعائے تعجیل فرج ہی تو ہے، یعنی یہ ہمارے پاک مالک و مرشد صلواۃ اللہ علیہ کا ہی احسان ہے کہ شیعوں کو عزاداری برائے دعائے تعجیل کا شعور عطا فرمایا

6 ...... پاک خاندانِ الٰہیہ یعنی محمدؐ و آلِ محمدؐ علیہم الصلواۃ والسلام کا، پردہ دارانِ توحید و رسالت صلواۃ اللہ علیہن کا، اُن کے اسمائے مبارکہ کا، ان کے گھر اطہر کا اور ان کے جملہ منسوبات کا ادب یوں کر کے دِکھایا، جیسا کہ ادب کرنے کا حق ہے۔ نیز عزاداری کو بھی ادب سے مزین فرما کر ادب کو معراج عطا فرمایا اور پھر اپنے پاس آنے والے ہر شخص کو ادب کے زیور سے آراستہ فرمایا

7 ...... ''اکل حلال برائے دعائے تعجیل فرج'' کا تصور پیش کر کے لوگوں کو شیطان کی پیروی سے نجات عطا فرمائی، کیونکہ سورہ بقرہ کی آیہ 168 میں اِرشاد ہوا ہے کہ

☆یَا یُّھَا النَّاسُ کُلُوا مِمَّا فِی الاَرْضِ حَلاَلاً طَیِّباً وَلاَ تَتَّبِعُوا خُطُوٰاتِ الشَّیطَانِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِینٌ ()

منتظرین امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے فرمایا کہ قبولیت دعا کیلئے پاکیزہ دل اور پاکیزہ زبان ہونا ضروری ہے اور ظاہری و باطنی پاکیزگی کیلئے حلال خوری نہایت ضروری

www.jamanshah.com

ہے، اپنے لیئے نہ سہی تو اپنے پاک آقا و مولا عجل اللہ فرجہٗ الشریف کیلیئے ہی سہی اپنے تیئں پوری پوری کوشش کر کے حرام خوری سے اجتناب کرو

8 ......سب سے بڑھ کر یہ کہ انہوں نے اہل دنیا کو وہ عمل عطا فرمایا کہ جو تمام اعمالِ صالح کا سید، سردار اور سرتاج ہے، جو افضل ترین عمل ہے، افضل ترین عبادت ہے، افضل ترین جہاد ہے بلکہ میرے اُستادِ محترم کے ایک قولِ حق کے مطابق یہ اتنا عظیم عمل ہے کہ تمام نیک اعمال کا خدا ہے، یعنی انتظارِ فرج اور دعائے تعجیل۔

یہ وہ چیدہ چیدہ کارہائے نمایاں ہیں کہ جن میں آپ کی پاک ذات واحد و لاشریک اور یکتائے روزگار ہے اور جو کام دورِ غیبت کا کوئی مومن، کوئی عالم، کوئی عامل اور کوئی منتظر آج تک نہیں کر سکا ہے۔

میں یہ بات تسلیم کرتا ہوں کہ یہ دنیا کبھی بھی اچھے لوگوں سے خالی نہیں رہی، ایسے مومنین ہوں گے جو ذکرِ پاک میں ادب کو ملحوظِ رکھتے ہوں گے، دورِ غیبت میں ایسے منتظرین ہر دور میں موجود رہے ہیں کہ جو انتظار اور دعائے تعجیل کے عامل ہیں مگر عوامی سطح پر اِن رازہائے سربستہ کو منکشف کرنے کی توفیق اور کسی کو نہیں ہوئی

آج دنیا کے ہر گوشہ میں العجل یا مولائی و یا سیدی کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں اور دعائے تعجیل فرج انفرادی اور اجتماعی طور پر جگہ جگہ مانگی جا رہی ہے تو یہ اِسی پاک ذاتِ بابرکات والا صفات کا احسانِ عظیم ہے۔

اب اگر میں آپؑ کے احسانات شمار کرنا شروع کر دوں یا ان کی تعلیمات و فرامین کی تفصیل بیان کرنے لگوں تو یہ مضمون بہت زیادہ طویل ہو جائے گا اور دوسری بات یہ ہے کہ میں ایک ذرۂ ناچیز اور بے عقل و شعور ان کی کیا توصیف و ثنا کر سکتا ہوں

اِس مقام پر میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ کی شان میں اُن کے اپنے لختِ جگر یعنی میرے اُستادِ گرامی القدر السید محمد جعفر نقوی نے جو کچھ فرمایا ہے میں وہی آپ کے سامنے پیش کردوں تو زیادہ بہتر ہو گا جس میں سمجھنے والوں کیلئے بہت کچھ ہے

یا مولا کریمؑ

محسنِ اعظم

اے مرا محسن ، مرا وارث ، حقیقی رہنما
تو خدائے معرفت ہے اور حریم کبریا
شکر تیرا کون کر سکتا ہے اے آقا ادا
تیرے ہی در سے ہوئے ہیں گوہرِ عرفاں عطا
کر رہے تھے سب جہالت کے کوئیں میں خود کشی
مر چکی تھی روحِ انساں تو نے دی پھر زندگی

حیدرؑ کرار کی شمشیر ہے تیری زباں
جو کہ حائل ہے ازل سے کفر و حق کے درمیاں
اور تیرے اظہارِ حق کا معترف ہے یہ جہاں
تیرے فرمودات پہنچے از زمیں تا آسماں
دین حق دنیا میں باقی رہ گیا تھا نام کا
تو نے جھنڈا کر دیا اونچا صحیح اسلام کا

www.jamanshah.com

کشتیءِ اسلام کو تو نے سہارا دے دیا
عین طوفانوں کی جوشش میں کنارا دے دیا
یاسیت میں آس کا ایسا نظارا دے دیا
مردہ روح کو جلوۂ احیا دوبارہ دے دیا
ذکر مردہ ہو چکا تھا والیؑءِ کونین کا
ایک مشکل مسئلہ تھا سانس لینا چین کا

تو اٹھا پھر لے کے اپنے دل میں اک عزم قوی
ہر طرف ظلمت ہی ظلمت کی گھٹا تھی چھا چکی
چھا چکے تھے مطلعِ اسلام پر ابر غوی
تو نے دکھ سہنے کی ٹھانی چھوڑ کر ہر اک خوشی
کفر کی بپھری ہوئی موجوں میں نیا ڈال کر
تو نے پتواروں کو سونتا عزمِ حق میں ڈھال کر

اور فضا کی بے قراری میں تھا اک طاری جمود
اور غریو کفر میں مضمر تھا خود حق کا وجود
بے محل بے ربط تھے اسلام کے سارے سجود
داعیءِ اسلام بن بیٹھے سبھی اہل جھود
اپنے مسجودِ ملائک پر خدا حیران تھا
کل کا یہ انسان اِس دم رہبرِ شیطان تھا

www.jamanshah.com

تو نے پھر اس شور میں نعرہ لگایا گونج کر
دین حق کونین کو تو نے بتایا گونج کر
کفر کے ایوان کو جڑ سے ہلایا گونج کر
والیؐ ءِ کونین کا فرماں سنایا گونج کر
گوشے گوشے کو ہلاتی تھی تری حق کی گرج
کفر کے بت چونک اُٹھے سن کے تعجیل فرج

ہے ترا احسان دنیا کو سکھا دینا ادب
تیرے آگے زانوئے تلمیذ تہہ کرتے تھے سب
تھا وجود پاک تیرا رحمت حق کا سبب
کفر کے اس غلغلے میں تھا ادب تب جاں بلب
کفر کے کانوں میں تیرا نعرۂ حق جب گیا
دبدبہ ایسا تھا کفرِ بے ادب بھی دب گیا

تو نے ہر ظلمت بھگا دی گوشۂ ادراک سے
ذہن کو روشن کیا قدرت کے نورِ پاک سے
یوں بھگایا کفر کو اس حلقہءِ لولاک سے
خود صدائے مرحبا آنے لگی افلاک سے
اور جمع پھر ہو گئے چند ایک پروانے ترے
سایۂ رحمت میں آئے اپنے بیگانے ترے

www.jamanshah.com

تو نے عالم کو بتا ڈالے رموزِ کبریا
پھر لٹا ڈالے زمانے پر خزانے بے بہا
تو نے پھر انسانیت کو دین حق تحفہ دیا
مبدۂ رحمت ہے ذاتِ پاک تیری باخدا
حق اماؐم حق کا سمجھانا تیرا منشور تھا
اور تیرے رُخ سے عیاں ربِ زمیں کا نور تھا

ہیں شہنشاہ آج کے عظمت سے تیری سرنگوں
تیرے آگے چل نہیں سکتا تعلم کا فسوں
فیض یاب انساں ہوا تجھ سے بصد حالِ زبوں
تو نے دھویا آدمیت کا ہر اندوہِ دروں
رحمت دارین ہے تیرا وجودِ منتخب
اور وضو تیرا ہے تخلیق ملائک کا سبب

تیرا درسِ معرفت تقدیس کا آئینہ دار
اور ترا حکم صریح ہردم دعا و انتظار
قاؐئم آلِ محمدؐ سے تجھے اتنا ہے پیار
عظمت قاؐئم ہے چہرے سے تیرے نت آشکار
تیرا چہرہ عکس بردارِ خدا ہر بار ہے
روئے انور کی زیارت رب ہی کا دیدار ہے

www.jamanshah.com

تو نے بخشا آدمیت کو بھی عرفانِ حیات
منکشف تو نے کیا انساں پہ رازِ کائنات
ہو چکے تھے بند کھولے تو نے ہی بابِ نجات
فکر انساں کو جلا دیتی ہے تیری بات بات
ذکر سلطانِ زمانہ بھول بیٹھا تھا جہاں
اور حقوقِ مہدئ حق کا نہ تھا نام و نشاں

اجتہادی بت کے آگے تھا بشر محو رکوع
ہادیٔ مطلق کی جانب تھا نہ انساں کا رجوع
مثل شمس حق کیا دنیا میں پھر تو نے طلوع
اس طرح تبلیغِ حق کرتا نہ تھا کوئی شروع
فرضِ انسانی بتائے تو نے ہر انسان کو
بھول سکتا ہے بشر کیسے تیرے احسان کو

تو نے انساں سے کہا یہ اجتہادی بت نہ پوج
حق کا جبہ پہن کر پایا ہے باطل نے عروج
موت سے اقرب سمجھ اس ذات کا یوم خروج
جس کی قدرت کے تصرف میں ہیں سب نجم و بروج
کر تو ہر اک کام کے بارے میں ان ہی سے رجوع
سر جھکا لے تو اسی در پر بصد عجز و خشوع

www.jamanshah.com

تیرے ہی در سے ملا انسان کو درسِ خرد
ذہن کے ہر چوکھٹے میں رکھ دی تصویرِ احد
دل کے آئینے میں ڈالا پرتو روئے صمد
معرفت زندہ رہے گی تجھ سے ہی تا با ابد
اور دعا کو تو نے اندازِ پیامی دے دیا
عبد کو خالق سے شرفِ ہم کلامی دے دیا

اور ترے کردار میں وحدت ہے خود جلوہ نما
جس کا گرویدہ جہاں ہے وہ تری شانِ عطا
اور ملک نعلین کے نیچے بچھائیں پر سدا
کی ہے خالق نے تری قرآن میں وصف و ثنا
تو نے تعجیل فرج کا کر دیا ہے انکشاف
حق امامؑ عصر کا تو نے بتایا صاف صاف

دہر میں اظہارِ حق کا تیرے سر سہرا رہا
آج تعجیل فرج کا دور دورہ ہے سدا
با ضمیر انسان اب تو خود ہمہ تن ہے دعا
تو نے واضح کر دیا کہ منتظر ہے کبریا
انتظارِ غیب میں یہ کیا سے کیا ہے کر دیا
انس کو ہم پایائے ربِ علیٰ ہے کر دیا

www.jamanshah.com

تو نے ذہنیت کے دھاروں کا بھی رخ ڈالا بدل
ہے عطا تیری جبینوں کو یہ سجدہ بر محل
تو نے بخشی خشک ہونٹوں کو شرابِ العجل
اور ولائے پاک جو کوثر کا ہے نعم البدل
تو ہی ہے مردہ ضمیروں کیلئے روحِ مسیح
اور ہے تو گم گشتہ راہی کیلئے رہبر صحیح

طاہر و اطہر ہے تیرا نام اے سلطانِ دیں
انتہا اوجِ مراتب کی ترے ہرگز نہیں
لب پہ ہے ہردم دعا اے رحمت اللعالمیں
بے سہاروں کا سہارا ہے یہی فخر زمیں
نام توضیح سے ہے ظاہر، پر ہے سب کو انتباہ
بے وضو یہ نام ہونٹوں پر لے آنا ہے گناہ

حامدِ سلطانِ دیں اے طالبِ شاہِ زمن
سید عظمت نشاں ، سرمایۂ ملکِ عدن
یاورِ دین خدا اور نائب ابن حسنؑ
ناصرِ سرکارِ کل ، حُسنِ حسینِ پنجتن
تیرے نام پاک ہی سے ہے چھلکتی انتظار
اور حسینؑ ابن علیؑ ہے تیری اُلفت کا مدار

اس ترے محزون چہرے پر سدا چھائے خوشی
تیری آنکھوں میں ہمیشہ رنگ بکھرائے خوشی
ہونٹ تیرے مسکرائیں رُخ پہ چھا جائے خوشی
از سرِنو پھر جوانی تجھ کو دے جائے خوشی
طالبِ راجِ محمدؐ تا قیامت زندہ باد
والیءِ خضرا کی خوشیوں سے ملے تجھ کو مراد

تیرے احسانات کا عالم کو بھی ہے اعتراف
کون کر سکتا ہے تیرے قولِ حق سے انحراف
مجھ پہ بھی تجھ سے ہوا رازِ خفی کا انکشاف
جان جعفرؑ ہے تری نعلین کے محو طواف
اے دعا سکھلانے والے! ہے یہی ہردم دعا
پائے تو ابدی مسرت پورا ہو ہر مدعا

آمین یارب العالمین

www.jamanshah.com